# سید احمد خاں

کا

# سفرنامۂ پنجاب

مؤلفہ

## مولوی سید اقبال علي صاحب

قایم مقام

سب جج بارہ بنکي اودہ

---

سنہ ۱۸۸۴ع

لڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باہتمام لالہ گلاب رائے چھپا اور مشتہر ہوا

سنہ ۱۳۰۱ هجري

# فہرست مضامین سفرنامہ پنجاب

## حالات مقام امرتسر مرتبۂ اول



## حالات مقام گورداسپور

## حالات متعلق لکچر اسلام

## حالات مقام جالندھر مرتبہ دوم



## حالات مقام پٹیالہ



## حالات مقام مظفر نگر

# سید احمد خاں کا سفرنامہ پنجاب

مؤلفہ

## مولوی سید اقبال علی صاحب

# بسم الله الرحمن الرحیم

## دیباچهٔ نوشتهٔ مولوی شبلي صاحب نعماني

جمعے دانشوران و خرد پژوهان یورپ از باستان زمان به ترتیب و تدوین دفاتر سیر و تواریخ مشغول و مشغوف بوده اند و بالخصوص در تسوید سفرنامها که از جنس تاریخ گزیده نوعی است و کار آگهي و عبرت اندوزي را گران بها سرمایه هنر وران آن بلاد چه زحمتها که نه برداشته و چه مایه کوششها که بروے کار نیاورده *

و چون نوبت داوري بعرب رسید و زمانه عنان فرماندهي بدست اسلامیان سپرد ایشان هم سررشته این کار از دست نگذاشتند و در اطراف و اکناف عالم فرا رسیده سفر نامها طراز بستند و نامه را بدر و گوهر انباشتند که بسیارے را ازان در حال ببلاد یورپ بطبع در داده اند *

آرے آنچه بشگفت آورد و حیرت افزاید آنست که در ممالک هند ازین گران مایه متاع اثر نتوان یافت - اگر کسی ازین میان از سیر و سیاحت بهره هم گرفته باشد هیچ از حالات خویش بنامه و خامه نسپرد تا دیگران را مایهٔ دانش و آگهي تواند بود *

این سفر نامهٔ احمدي که مولوي سید اقبالعلي صاحب به تسوید او همت گماشته شک نتوان کرد که در نورد این سفر آنچه از حالات و واقعات پیش آمده است مرد هوشمند بهین نتیجها ازو تواند گرفت و کسی را که درد اسلام داشته باشد بر نصرت و یاوري اسلامیان تواند انگیخت *

اگر این نامه چنانکه هوس کرده ام در قوم جنبشے پدید آورد و ایشان را خون حمیت بجوش آمد و بر زبوني حالت خویش پے برده در رفع مذلت کوشیدند و در اکتساب هر گونه فضل و مزیت دامن سعي برمیان زدند دانستم که شگرف کاري از دست شان کشاد و ناله بجائے رسید ورنه یقین باید شناخت که چند روزے دیگر اسلام را باین روز سیاه نشستن است و بهي خواهان قوم را زمانے همچنان دل باميد موهوم بستن *

# سید احمد خاں کا سفرنامہ پنجاب

مولفہ

## سید اقبال علي صاحب

سید احمد خاں بہادر سي ایس آئي کا سفر پنجاب ایک ایسا دلچسپ سفر هی جسکے حالات سننے کا هر ایک شخص مشتاق هی — در حقیقت اس سفر میں جو واقعات پیش آئے وہ اس زمانہ کے دیگر عجائبات سے کچھہ کم عجیب نہ تھے — همکو اور اؤر بہت سے لوگوں کو خیال تھا کہ اس زمانہ میں اهل هند کا اور خصوصاً مسلمانوں کا یہہ حال هی کہ قومي همدردي اور قومي بھلائي کا کسیکو خیال نہیں هی — قومي بھلائي پر کوشش کرنے والوں کي قدر کسیکي دل میں نہیں هی بلکہ اُن کو اس زمانہ میں اُن کي کوششوں کا صلہ اُنھي لوگوں کي طرف سے جن کي بھلائي کے لیئے وہ کوشش کرتے هیں بجز لعنت و نفرین کے اور کچھہ نہیں هی — بلاشبہہ مبارک هیں وہ لوگ کہ جن کي بھلائي کے لیئے وہ کوشش کریں اور اُنھي سے لعنت و نفرین کا صلہ پاویں اور اُسپر بھي دل و جان سے اُن کي بھلائي پر کوشش کرتے رهیں *

یہہ سچ هی کہ کوئي محب قوم اور کوئي رفارمر کسي زمانہ میں ایسا نہیں گذرا کہ جس کے ساتھہ اُس زمانہ کے لوگوں نے بدسلوکي نہ کي هو اور اُس کو لعنت و ملامت کا نشانا نہ بنایا هو مگر اُسي زمانہ میں ایسے لوگ بھي هوتے تھے جو اُن کي نہایت قدر کرتے تھے اور اُن کي کوششوں میں شریک بھي هوتے تھے همکو خیال تھا کہ یہہ زمانہ صرف پہلي قسم کے لوگوں سے بھرا هوا اور دوسري قسم کے لوگوں سے خالي هی — مگر سید احمد خاں کے سفر پنجاب نے اس خیال کو بالکل مٹادیا گو شمال مغربي اضلاع یا صوبہ اودہ میں جیسیکہ چاهیئے اُن کي کچھہ قدر نہو مگر پنجاب کے لوگوں نے ثابت کردیا کہ وہ قومي بھلائي میں کوشش کرنے والے — قومي همدردي کرنے والے — قوم کي ترقي چاهنے والے — اپنے زمانہ کے رفارمر کي کیسي قدر کرتے هیں — میں اس سفر میں سید احمد خاں صاحب کے

همراه تها جوعزت و قدر و منزلت و تعظیم تواضع دلی جوش سے پنجاب کے لوگوں نے اُن کی کی ہیں نے تو آج تک نہ کسیکی دیکھی اور نہ کسیکی سنی سید احمد خاں صاحب ایک ضعیف آدمی پنشن پانے والے گوشہ نشین ہیں نہ وہ امیر ہیں نہ کسی ملک کے حاکم نہ صاحب مال و دولت مثل اُن کے اور بہت پنشن یافتہ ہیں اُن سے بہت زیادہ متمول اُن سے بہت زیادہ ذی علم اُن سے بہت زیادہ پرہیزگار ہاں ایک جوش قومی همدردی کا جو سید احمد صاحب کے دل میں هی وہ کسی میں نہیں اس سے ثابت هی کہ پنجاب کے لوگوں نے جو کچھہ اُن کی قدر کی صرف اُسی جوهر بے بہا یعنی قومی همدردی کے سبب سے کی اور حقیقت میں اس قدردانی سے پنجاب کے لوگوں نے دنیا کی آنکھہ میں اور غیر قوموں کی نگاہ میں اپنی قدر و منزلت کو قایم کیا اور ثابت کردیا کہ مسلمانوں کی قوموں میں اُنکے آباء و اجداد کے خون کا جوش اب بهی موجود هی وہ اپنی مذهب قوم کی ایسی هی قدر و منزلت کرتے هیں جیسیکہ اُنکے آباء و اجداد کرتے تهے شریف اور اعلی خاندان کے هندو و مسلمان هندوستان کے اب بهی ویسے هی شریف هیں جیسیکہ اُنکے آباء و اجداد تهے اُنکے خون میں حب وطنی قومی همدردی کی رمق اب بهی باقی هی وہ سسکتے هیں مگر مر نہیں گئے اور یہہ سب وہ آثار هیں جنسے ملک کی قوم کی ترقی سے نا اُمیدی نہیں هی *

اس سفر میں سید احمد خاں صاحب کا گذر لودهیانہ جالندهر امرت سر گورداسپور لاهور اور آخر کو جناب وزیرالدولہ مدبرالملک خلیفہ سید محمد حسن خاں بہادر اور جناب مشیرالدولہ ممتازالملک خلیفہ سید محمد حسین خاں بہادر کی ملاقات خاص کے لئے پٹیالہ میں هوا اور چند گهنٹہ مراجعت کے وقت مظفر نگر میں قیام کیا هر مقام پر نہایت قدر و منزلت اور شان و شوکت سے اُنکا استقبال هوا بہت سی اڈریسیں پیش هوئیں اور سوائے پٹیالہ کے هر ایک مقام میں اُنہوں نے لکچر اور اڈریسوں کے جواب دیئے اگرچہ وہ سب لکچر اور اڈریسوں کے جواب زبانی تهے مگر میں نے التزام کیا تها کہ جہاں تک مجهسے هوسکے میں لفظ بلفظ اُنکے ملفوظات کو قلمبند کرتا جاؤں میں سمجهتا هوں کہ میں نے اُس کام کو پورا کیا هی اور وہ ذخیرہ اُنکی تمام تقریروں کا اور تمام

یاد داشتیں اُس سفر کے واقعات کی میرے پاس موجود ہیں اسلیئے میں نے مناسب سمجھا کہ اُن سب کو اس رسالہ میں جمع کردوں اور جو لوگ اُن جلسوں میں موجود نہ تھے اُن تک بھی اُن جلسوں کی کیفیت بذریعہ اس رسالہ کے پہونچاؤں والله المستعان *

## حالات مقام لودھیانہ

۲۲ جنوری سنہ ۱۸۸۴ع کو سید احمد خاں صاحب معہ اپنی پارٹی کے علیگڈہ سے روانہ ہوئے — جناب مولوی حاجی محمد اسمعیل خاں صاحب رئیس اعظم دتاولی ضلع علیگڈہ — اور سید محمد علی صاحب اور مولف رسالہ بندہ اقبال علی اُن کے همسفر تھے - رستہ میں جناب محمد اکرام الله خاں صاحب رئیس دهلی بھی اُنکے شریک هوگئے - جسوقت سید صاحب کھنہ کے اسٹیشن پر پہونچے جہاں سے ضلع لودھیانہ کی سرحد شروع هوتی هی اور لودھیانہ ۲۷ میل رهتا هی وهاں مولوی عبدالله صاحب - منشی عبداللطیف صاحب - منشی نظام الدین صاحب وغیرہ عماید لودھیانہ سے جو بتقریب استقبال از طرف انجمن اسلامیہ رفاہ عام لودھیانہ تشریف لائے تھے ملاقات هوئی - سانہوال کے اسٹیشن پر حاجی چودھری بنا صاحب نے اور چند دیگر اراکین نے استقبال کیا - ۲۳ تاریخ کو سید صاحب لودھیانہ میں پہونچے اسٹیشن پر اُسوقت عجب لطف تھا جبکہ ریل وهاں پہونچنے والی تھی - باشندوں کا ایک جم غفیر جمع تھا اور جس وقت گاڑی اسٹیشن پر پہونچی تو اُسوقت بشاشت اور اشتیاق جو لوگوں کے چہرہ سے معلوم هوتا تھا ایسا عجیب اور لطف انگیز تھا کہ بغیر دیکھے خیال میں نہیں آ سکتا - پلیٹ فارم پر جناب خان بہادر منشی قادر بخش خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - جناب منشی حکیم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - منشی چتر سنگھہ صاحب تحصیلدار - مرزا فتح محمد بیگ صاحب آنریری سکرٹری انجمن قصور - جناب سردار رجھپال سنگھہ صاحب منصف - منشی محمد بخش صاحب - مولوی شریف الحسن صاحب رئیس جگرانوان خلف جناب مولوی رجب علی خاں بہادر مرحوم - مولوی محمد حسن صاحب - لاله درگادت صاحب - میر گل محمد صاحب - خواجہ خلیل شاہ صاحب - مولوی حیدر علی صاحب - حافظ مصباح الحق صاحب - مولوی فرزند

حسین صاحب - آغا وجیہہ حسن صاحب - مولوي غلام محمد صاحب - مولوي سعداللہ صاحب - حکیم ناصر خاں صاحب - مولوي سیف الرحمن صاحب - چودھري غلام احمد صاحب - اللہ دیا صاحب واعظ - ریورنڈ لوئیس صاحب - راے ماموں خاں صاحب رئیس راے کوٹ - راے قطب خاں صاحب - پیرجي جمعیت علي صاحب - مولوي احمد خاں صاحب - اور دیگر عمایدِ لودھیانہ نے استقبال کیا - جسوقت سید صاحب نے ریل گاڑي سے اُتر کر پلیٹ فارم پر قدم رکھا جناب منشي قادر بخش خاں صاحب نے سب سے اول سید صاحب پر دونوں ہاتوں سے پھولوں کا نچھاور کیا اور بہت سے لوگ خوبصورت گلدستے لیئے کھڑے تھے جو قریب آسکا اُسنے گلدستہ نذر کیا جو نہ آسکا اُسنے دور سے ھي پھینک دیا اسقدر ھجوم لوگونکا ھوگیا کہ سید صاحب کھبرا گئے اُنکو اندیشہ ھوا کہ کوئي پلیٹ فارم کے نیچے نہ گر پڑے اس لیئے اُس ھجوم سے علاحدہ ھوکر وہ پلیٹ فارم سے باھر میدان میں آ کھڑے ھوئے سارا ھجوم اُن کے گرد جمع ھوگیا اور پھولوں کے گلدستے جو باقي رہ گئے تھے لوگوں نے دیئے سید صاحب نے حتی المقدور ھرایک شخص سے مصافحہ کیا اور نہایت اخلاق و فروتني سے اُنکي عنایت و مہرباني کا شکر ادا کرتے گئے مولوي فتح محمد بیگ صاحب نے نہایت عمدگي سے گاڑیونکا انتظام کیا تھا تو بھي کثرت ھجوم سے لوگوں کو گاڑیوں پر سوار ھونا مشکل تھا جو گاڑي سید صاحب کي سواري کے لیئے تھي وہ اُس پر سوار ھوئے اور بقیہ گلدستے جو لوگوں کے پاس رہ گئے تھے وہ اُنھوں نے گاڑي پر نثار کیئے اُس وقت یہہ شعر بالکل حسب حال تھا -

ترا بسیر وتماشاے باغ حاجت نیست * کہ گل بشوق نثارت پریدہ می آید

تخمینہ کیا گیا ھی کہ آٹھہ سو آدمیوں سے زاید پلیٹ فارم اور اسٹیشن کے میدان میں سید صاحب کے استقبال کو موجود تھے *

سید صاحب نے نواب علي محمد خاں بہادر جھجر والہ رئیس اعظم لودھیانہ کي عالیشان کوٹھي میں جو یورپین اور ایشیائي تکلفات سے راستہ تھي قیام فرمایا جناب نواب صاحب ممدوح نے نہایت مہرباني اور عنایت سے مراسم مہماں نوازي ادا کیئے اور نواب محمد فیاض خانصاحب جناب ممدوح کے فرزند سے جو نہایت دیندار و پرھیز گار صاحب ورد و وظایف ھیں ملاقات ھوئي تمام حاضرین نے اطعمہ لذیذہ جو نہایت تکلف

اور خوبي سے تيار کيئے گئے تھے تناول کيئے اور جناب نواب صاحب کا شکريہ ادا کيا *

جناب نواب صاحب ايک نہايت مشہور و معروف خاندان سابق نواب جھجر کے رکن اعظم اور نہايت با اخلاق و متدين اور ذي فہم و فراست هيں اخبار ديکھنے کا بھي شوق هی اور صاحب معلومات مفيدة هيں اور شان رياست اُنکے هر ايک اوضاع سے پائي جاتي هی *

کھانے کي ميز پر جناب منشي حکيم الدين صاحب اکسترا اسسٹنٹ کمشنر لودهيانه بھي جو نواح ميرتهه کے متوطن هيں تشريف رکھتے تھے اگرچہ منشي صاحب موصوف ان تمام موقعوں ميں شريک تھے مگر بظاهر معلوم هوتا تھا کہ وہ سيد صاحب کے خيالات سے مختلف هيں کھانے کے بعد منشي صاحب و سيد صاحب برابر کرسيوں پر آبيٹھے اور مدرسة العلوم کا اور سيد صاحب کي تصانيف کا اور تهذيب الاخلاق کا ذکر هوتا رها ميں اُن سے دور تھا اور تمام گفتگو ميں نے نهيں سني اخير گفتگو غالباً يہہ تھي کہ سيد صاحب نے کہا کہ جو شبہات علوم جديدة اور انگريزي علوم کي ترويج کے سبب پيدا هوتے هيں اور جو مذهب اسلام کے برخلاف معلوم هوتے هيں اُنکا حل کرنا اور اُنکو بيان کرنا ضرور هی - منشي صاحب نے کہا کہ جب اس قسم کے شبہات لوگوں کو هوں اُسوقت ضرورت اُنکي نسبت لکھنے کي هوسکتي هی مگر وہ شبہات خود آپ پيدا کرتے هيں - سيد صاحب نے کہا معاف فرمائيئے وہ شبہات ميں پيدا نهيں کرتا بلکہ هزاروں کے دلوں ميں وہ شبہات موجود هيں اور کوئي شخص انگريزي پڑھا هوا يا علوم جديدة کا جاننے والا يا ادهر اودهر سے سننے والا ايسا نهيں هی کہ جسکے دل ميں وہ شبہات نهوں *

تمام دن کثرت سے لوگ سيد صاحب کي ملاقات کو آتے رهے نهايت لطف رها اور ادهر اودهر کي اور کبھي از علوم جديدة کے مسايل کي جو بظاهر مخالف اسلام معلوم هوتے هيں اور کبھي تفسير و تهذيب الاخلاق کي اور کبھي اُن شبہات کے حل کي جو اسلام کي نسبت لوگوں کے دلوں ميں تھے يا سنے تھے باتيں هوتي رهيں اُسي مجمع ميں سيد صاحب نے ايک دو نوجوان لڑکوں کو ديکھا جو لال ٹوپي اور پوري ترکش دريس پہنے هوئے تھے سيد صاحب اُنکو بار بار ديکھتے تھے اور متعجب

ہوتے تھے کہ یہہ دونوں نوجوان صاحب کون ہیں جب سید صاحب کمرے میں سے باہر نکلے تو اُن دونوں لڑکوں سے ملے اور بات چیت کی معلوم ہوا کہ وہ دونوں لودھیانہ مشن اسکول میں انگریزی پڑھتے ہیں سید صاحب نے اُنسے مشن اسکول کی پڑھائی کا اور انجیل کی تعلیم کا اور اسکول میں عیسائی مذہب کے موافق تمام لڑکوں کو جمع کرکے مقدس پریر کا حال پوچھا مگر جب سید صاحب کو معلوم ہوا کہ اُن نوجوانوں میں سے ایک یعني معین الدین صاحب منشي حکیم الدین صاحب کے فرزند ہیں جنکے خیالات ہم لوگوں کي طرز سے مختلف ہیں تو سید صاحب کو کمال تعجب ہوا *

کھانے کے بعد چودھري قادر بخش اور شیخ جما کشمیري صاحبان نے جو لودھیانہ میں رہتے ہیں نہایت دلي خلوص سے چاہ کي دعوت کي اور بہت عمدہ کشمیري چاہ اپنے گھر سے بنواکر لائے اور سید صاحب اور تمام حاضرین کو نہایت محبت سے پلائي حاجي محمد اسمعیل خاں صاحب اُن کشمیري صاحبان کي اس تواضع کو جو نہایت دلي خلوص سے اُنہوں نے کي نہایت پسند کرتے تھے مجھکو تو اُن میں سے ایک صاحب کا دوسرے صاحب سے نہایت خوشي اور دلي جوش سے یہہ کہنا کہ "لؤ لؤ حضرت نے چاہ پینا منظور کرلیا اور مانگتے ہیں" نہایت ہي پیارا معلوم ہوا سید صاحب نے اُن کشمیري صاحبان کا بہت بہت شکر ادا کیا *

سہ پہر کے وقت خان بہادر منشي قادر بخش خاں صاحب سید صاحب کو اور ہم سب کو شہر دکھانے لیگئے لودھیانہ بہت بڑا شہر اور غلہ کي بہت بڑي تجارت گاہ ہی اور انگریزي کپڑوں کي نقلیں بھي وہاں خوب بنتي ہیں — عیسائیوں کي بھي وہاں آبادي کثرت سے ہی اور بہت بڑا محلہ اُن سے آباد ہی اُنکے عبادت خانے اُنکے اسکول اُنکے زنانے بورڈنگ ہوس اُنکے مکانات دیکھکر اسقدر ضرور معلوم ہوتا تھا کہ گویا یہہ آبادي ہمارے ملکي آبادي کا حصہ نہیں ہی اُنکي صفائي اور ستھرا پن مکانات کي آراستگي سے ایک قسم کي شایستگي معلوم ہوتي تھي جب وہاں سے پھر کر آئے تو نواب علي محمد خاں صاحب نے سید صاحب کو اپنے باغ کي سیر دیکھائي جو کوٹھي کے احاطہ میں واقع ہی اور خوبصورتي سے بنایا

گیا هی اُسکے پاس ایک احاطه هی جس میں نواب صاحب نے مسجد بنائي هی اور کچھه انتظام چند طالب علموں کے رهنے اور عربي زبان اور دینیات کے علوم پڑھنے کا کیا هی جزاهالله فی‌الدارین خیرا *

شام کو ٹون هال میں لکچر دینا قرار پایا تها وقت معین پر ٹون‌هال میں نهایت کثرت سے لوگ جمع هوگئے اگرچه ٹون‌هال کا هال وسیع هی مگر لوگ اسقدر کثرت سے تهے که اُس میں سما نه سکے دروازوں میں اور برامدوں میں بهي لوگ بهر گئے وہ بهي کافي نهوئے سنا هی که بهت سے لوگوں کو برامدوں میں بهي جگهه نملي اور لاچار اُنکو واپس جانا پڑا جس ارمان بهرے دل سے آئے تهے حسرت بهرے دل سے واپس گئے *

اس مجلس کے صدر انجمن جناب نواب علي محمد خاں صاحب تهے اُنهوں نے ایک مختصر و برجسته تقریر میں سید صاحب کي تشریف آوري کا شکریه کیا اور قومي تعلیم اور قومي همدردي اور باهمي اتفاق پر لکچر دینے کي درخواست کي *

اسکے بعد سید صاحب کهڑے هوئے اور ایک نهایت پر مغز اور فصیح لکچر دیا جو الفاظ اُس بے اختیاري کي حالت میں سید صاحب کي زبان سے نکلتے تهے مرزا دبیر اور انیس مرحوم کے مرثیوں کا کام دیتے تهے سامعین بے خود سے هوگئے تهے اور قریباً سب کي چشم تر تهي اور بعضے ضبط نکرسکے اور بے اختیار چیخیں نکل گئیں *

اس لکچر کا کچهه حصه سید صاحب نے لکهه لیا تها اُنکا اراده تها که پنجاب میں سب لکچر تحریري هوں تاکه لوگونکو اور خصوصاً اُن لوگونکو جو اُنکي مخالفت کرتے هیں اور سید صاحب کي تحریر و تقریر کو غلط طور پر بیان کرتے هیں ( جیسا که ایک دفعه پٹنه کے لکچر میں هوا تها ) ایسا کرنیکا موقع نه رهے مگر وہ ایسا نهیں کرسکے یهه لکچر بهي پورا تحریر نهیں هوسکا اور پنجاب میں تمام لکچر زباني هوئے جو حصه اس لکچر کا تحریري نه تها بروقت لکچر کے میں اُسکو لکهتا گیا تها اور بعد کو سید صاحب کو دکهلا لیا هی اور کسي قدر اُنهوں نے اُسکے مضمون کو جهاں الٹ پلٹ هوگیا تها درست کردیا هی اور باقي لکچر بهي اسیطرح اُن کے ملاحظه کے بعد چهاپه هونگے - با این همه میں اقرار کرتا هوں که جو الفاظ کي خوبي اور الفاظ کي بندش کي عمدگي جسطرح پر که لکچر دیتے

وقت سید صاحب کي زبان سے نکلتي تھي شاید وہ مجھسے محفوظ رہي هو مگر هائي هینتڈ لکھنے کا طریقہ اینگک اردو کي تحریر کے لئے نہیں نکلا هی اسلئے امید هی کہ جو کچھہ لغزش میري تحریر میں هوگي اس کو سید صاحب اور نیز اس رسالہ کے پڑھنے والے معاف فرماوینگے - بہر حال جو لکچر کہ لودھیانہ میں دیا گیا وہ یہہ هی *

# لکچر مقام لودھیانہ میں

جناب صدر انجمن اور دیگر احباب —

آپ صاحبو نے جو مسافر نوازي کي اور مجھہ سے ایک ناچیز شخص سے ملنے کے لئے تکلیف فرمائي میں اسکا دلي شکریہ ادا کرتا هوں - اپني قوم کے اسقدر بزرگوں کو اپنے ارد گرد دیکھنے سے میرے دلمیں ایک قومي مجمع کي خوشي اور قومي همدردي کا جوش پیدا هوتا هی ایک مشہور مقدس مقولہ هی کہ یداللہ فوق الجماعۃ یہہ مقولہ میرے دل کو تسلي دیتا هی کہ خدا هماري قوم کو جسکا آفتاب اقبال افق زوال کے قریب پہونچ گیا هی بلکہ اس میں غروب هوگیا هی اور کچھہ کچھہ شعاعیں اس کي دکھائي دیتي هیں برکت دیگا اور از سرنو هماري قوم کو سرسبز و شاداب کریگا او خد تو ایسا هي کر آمین *

اے دوستوں مگر قوم کا لفظ ایک ایسا لفظ هی جسکے معنوں پر کسیقدر غور کرني لازم هی - زمانہ دراز سے جس کي ابتدا تاریخي زمانہ سے بھي بالاتر هی قوموں کا شمار کسي بزرگ کي نسل میں هونے یا کسي ملک کے باشندہ هونے سے هوتا تھا محمد رسول اللہ صلعم نے ( بابي انت و امي یا رسول اللہ ) اس تفرقہ قومي کو جو صرف دنیاوي اعتبار سے تھا مٹا دیا اور ایک روحاني رشتہ قومي قایم کیا جو ایک حبل المتین لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ سے مضبوط هی - تمام قومي سلسلے تمام قومي رشتے سب کے سب اس روحاني رشتہ کے سامنے نیست و نابود هوگئے اور ایک نیا روحاني بلکہ خدائي قومي رشتہ قایم هوگیا اسلام کسي سے نہیں پوچھتا کہ وہ ترک هی یا تاجیک وہ افریقا کا رهنے والا هی یا عرب کا وہ چین کا باشندہ هی یا ماچین کا وہ پنجاب میں پیدا هوا هی یا هندوستان میں وہ کالے رنگ کا هی یا گورے رنگ کا بلکہ جس نے اس عروۃالوثقی کلمہ توحید کو مستحکم پکڑا وہ ایک قوم هوگیا بلکہ ایک روحاني باپ کا بیٹا کیونکہ

خدا نے فرمایا ھی " انما المومنون اخوة فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون " کون شخص ھی جو دو بھائیوں کو ایک باپ کا بیتا نہیں جانتا پھر جبکہ خود خدا نے تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائي فرمایا ھی تو ھم سبکا ایک روحانی باپ کي اولاد ھونے میں کیا شک رھا ھی *

اے بھائیوں مگر مجھے اسبات کے دیکھنے سے افسوس ھی کہ ھم سب آپس میں بھائي تو ھیں مگر مثل برادران یوسف علیہ السلام کے ھیں آپس میں دوستي و محبت یکدلي و یک جہتي بہت ھي کم ھی حسد و بغض و عداوت کا ھرجگھہ بد اثر پایا جاتا ھی جسکا نتیجہ آپسکي نااتفاقي ھی - شیطان جس نے خدا سے وعدہ کیا کہ " لاقعدن لھم صراطک المستقیم " ایک مقدس اور بظاھر نہایت نوراني حیلہ سے آپس میں بھائیوں کے جنکو خدا نے بھائي بنایا ھی نفاق ڈالنے میں کامیاب ھوتا ھی اور جسطرح کہ ھمارے باپ آدم اُس کے دھوکہ کو خالص دوستي سمجھکر دھوکہ میں آگئے اُسیطرح ھم بھي اُسکے دھوکہ میں آتے ھیں اور اُس نفاق کو جو ھر حالت میں مردود ھی ایک مقدس لباس پہناتے ھیں یعني مذھبي مقدس لباس کا خلعت اُسے عنایت کرتے ھیں *

اے بھائیوں کون شخص ھی کہ جو اسبات کو نہیں جانتا کہ من قال لااله الاالله فھو مسلم - من استقبال قبلتنا فھو مسلم - ومن ھو مسلم فھواخ - امام اعظم رحمة الله علیه کا مذھب منصور ھی کہ لا نکفر اھل القبلة با این ھمه فروع مسائل میں اختلاف ھونے کے سبب کسطرح ھماري قوم نے اُس حبل المتین کي بندش کو توڑا ھی اور اُس رشتہ اخوت کو جسے خدا نے قایم کیا تھا چھوڑا ھی - جس قصبہ و شھر میں جاؤ جس مسجد و امام بازہ میں گذرو باھم مسلمانوں کے شیعہ و سني وھابي وبدعتي لامذھب و مقلد ھونے کي بنا پر آپسمیں نفاق و عداوت پاؤگے ان نااتفاقیوں نے ھماري قوم کو نہایت ضعیف اور تکرے تکرے کردیا ھی - جمعیت کي برکت ھماري قوم سے جاتي رھي ھی قومي ھمدردي اور قریب سرفي اور قومي امور کے انجام میں اس نالایق نا اتفاقي نے بہت کچھہ بد اثر پھونچایا ھی - ھندوستان میں مسلمانوں کي تعداد کچھہ زیادہ نہیں ھی وہ تعداد میں کم ھیں دولت میں کم ھیں تجارت میں کم ھیں - اور اس باھمي نفاق و عداوت سے تکرے تکرے ھوکر اصغرالتصغیر کا صیغہ یعني

کم از کم ہوگئے ہیں پس ہماري قوم کي ترقي کا سب سے اول مرحلہ یہہ ہی کہ ہم آپسکي محبت سے اس عداوت و نفاق کو یکتائي اور یک جہتي سے مبدل کریں *

برادران من یکتائي اور یک‌جہتي سے میرا مقصد یہہ نہیں ہی کہ سب لوگ اپنے اپنے عقاید کو چھوڑکر ایک عقیدہ پر ہو جاویں یہہ امر تو قانون قدرت کے برخلاف ہی جو ہو نہیں سکتا نہ پہلے کبھي ہوا اور نہ آیندہ کبھي ہوگا مگر اس اتفاق کے قایم رکھنے کي جس کي ہمکو ضرورت ہی ایک اَوْر عقلي و نقلي راہ ہی جس کي پیروي قومي اتحاد کا ذریعہ ہوسکتي ہی - انسان جب اپني ہستي پر نظر کریگا تو اپنے میں دوحصے پاویگا ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ اپنے ابناء جنس کا - انسان کا دل اور اُس کا اعتقاد یا مختصر طور سے یوں کہو کہ اُس کا مذہب خدا کا حصہ ہی جس میں دوسرا کوئي شریک نہیں اُس کے عقاید کي جو کچھہ بھلائي یا برائي ہو اُس کا معاملہ اُسکے خدا کے ساتھہ ہی نہ بھائي اُس میں شریک ہی نہ بیٹا نہ دوست نہ آشنا نہ قوم پس ہمکو اُس بات سے جسکا اثر ہر ایک کي ذات تک محدود ہی اور ہم سے کچھہ تعلق نہیں ہی کچھہ تعلق رکھنا نہیں چاہیئے ہم کو کسي شخص سے اس خیال پر کہ وہ شیعہ ہی یا سني وہابي ہی یا بدعتي لامذہب ہی یا مقلد یا نیچري یا اُس سے بھي کسي بدتر لقب کے ساتھہ ملقب ہی جبکہ وہ خدا و خدا کے رسول کو برحق جانتا ہی کسي قسم کي عداوت و مخالفت نہیں رکھني چاہیئے بلکہ اُس کو بھائي اور کلمہ کا شریک سمجھنا اور اُس اخوت کو جسکو خدا نے قایم کیا ہی قایم رکھنا چاہیئے نہایت افسوس اور نادانی کي بات ہی کہ ہم کسي سے ایسے امر میں عداوت رکھیں جسکا اثر خود اُسي تک محدود ہی اور ہمکو اُس سے کچھہ ضرر و نقصان نہیں - جو حصہ کہ انسان میں اُسکے ابناء جنس کا ہی اُس سے ہمکو غرض رکھني چاہیئے اور وہ حصہ آپسکي محبت باہمي دوستي ایک دوسرے کي اعانت ایک دوسرے کي ہمدردي ہی جس کے مجموع کا نام قومي ہمدردي ہی - یہي ایک طریقہ ہی جس سے خدا کے حکم کي بھي اطاعت اور آپس میں برادرانہ برتاؤ قومي اتفاق قومي ہمدردي قایم ہو سکتي ہی جو قومي ترقي کے لیئے پہلي منزل ہی *

مگر همکو یهہ بات بهي بهولني نهیں چاهیئے که ان روحاني بهائیوں کے سوا آؤر بهي همارے وطني بهائي هیں گو وہ همارے ساتهہ اُس کلمه میں جس نے هم مختلف قوموں اور مختلف فرقوں کو ایک قوم اور آپس میں روحاني بهائي بنایا هی شریک نهیں هیں مگر بہت سے تمدني امور هیں جنمیں هم اور وہ مثل بهائیوں کے شریک هیں - اسي زمین پر هندوستان کي هو یا پنجاب کي دکن کي هو یا همالیه کي هم دونوں رهتے هیں اُسي ملک کي هوا سے اُسي ملک کے پاني سے اُسي ملک کي پیداوار سے دونوں کي زندگي هی - هزاروں امور تمدن ایسے هیں که بغیر همارے اُنکو اور بغیر اُن کے همکو چارہ نهیں همسایه کا ادب همارے مذهب کا ایک جزو هی اور یهي همسایگي وسعت پاتے پاتے هم ملکي و هموطني کي وسعت تک پهونچ گئي هی اُن هموطن بهائیوں میں بهي دو حصے هیں ایک خدا کا اور ایک ابناے جنس کا خدا کا حصه خدا کے لیئے چهوڑو اور جو حصه اُن میں ابناے جنس کا هی اُس سے غرض رکهو تمام امور انسانیت میں جو تمدن و معاشرت سے تعلق رکهتے هیں ایک دوسرے کے مددگار رهو آپس میں سچي محبت سچي دوستي دوستانه بردباري رکهو که دونوں قوموں کو ترقي کرنے کا یهي رسته هی *

اتفاق کي خوبیاں لوگوں نے بہت کچهہ بیان کي هیں اور وہ ایسي ظاهر هیں که کوئي شخص اتفاق سے بهي اُن کو بهول نهیں سکتا بہت بڑے بڑے واقعات جو دنیا میں گذرے هیں اور جن کو پراني تاریخیں یاد دلاتي هیں اور جن کي یاد سے ایک عجیب اثر همارے دلوں میں هوتا هی وہ سب باهمي اتفاق کا نتیجه هی ایک نا چیز ریشه گیاہ جو تنها نهایت کمزور هوتا هی باهمي اتفاق سے ایسا قوي و زبردست هو جاتا هی که بڑي سے بڑي قوت کا مقابله کرتا هی اسوقت تعلیم یافته دنیا میں جو کچهہ ترقي هی یا نا مهذب ملکوں میں جو کچهہ طاقت هی وہ سب اتفاق کي بدولت هی - بعض قابل ادب بزرگوں کا قول هی که جسطرح اصلي دوستي دنیا میں نا پید هی اسیطرح آپس کا اتفاق بهي نا ممکن هی اُن کي دلیل یهہ هی که تمام انسانوں کي طبایع اور اُن کے اغراض مختلف هیں اور جبکه اغراض مختلف هیں تو ضرور هی که وہ ایک دوسرے کے مخالف هوں - کوئي قوم مهذب یا نا مهذب ایسي نهیں پائي

جاویگی جسمیں باہم حسد و نفاق عداوت اور باہمي حقارت نہ پائي جاتي
ہو - ہاں یہہ بات سچ ہی مگر جس اتفاق پر ہم بحث کرتے ہیں وہ
شخصي اتفاق نہیں ہی بلکہ قومي اتفاق ہی آپسمیں ہمارے بمقتضاے
بشریت کیسا ہي نفاق ہو جو خدا کے نزدیک ایک سخت گناہ ہی مگر
وہ قومي اتحاد اور قومي اتفاق کا مانع نہیں ہی اس دعوی کو میں ایک
تاریخي واقعہ سے ثابت کرونگا - جس زمانہ میں کہ حضرت علي مرتضی
اور معاویۃ ابن ابي سفیان میں محاربات ہو رہے تھے اور روم کبیر کا
شاہنشاہ ہماري اس باہمي جنگ و جدال کو نہایت غور سے تک رہا
تھا روم کے شاہنشاہ نے اُس وقت کو غنیمت سمجھا اور مسلمانوں کے
مفتوحہ ملکوں پر فوج کشي کا ارادہ کیا حضرت معاویۃ نے باوجود اُس
شکر رنجي کے جو حضرت علي مرتضی سے تھي قیصر روم کو خط لکھا
کہ اگر تونے مسلمانوں کے ملک کے کسي حصہ پر فوج کشي کي تو
یقین جاننا کہ علي مرتضی کي طرف سے جو پہلا شخص فوج لیکر
تیرے مقابلہ کو آوے گا وہ میں ہونگا یہہ خط اب تک تاریخ کي
کتابوں میں بجنسہ موجود ہی — دیکھو باہمي نزاع نے قومي اتفاق
میں کچھہ خلل نہیں ڈالا تھا - اسي زمانہ کي تازہ نظیر پر خیال
کرو کہ جن لوگوں نے البرٹ بل کي مخالفت کي وہ سب نہ آپس میں
دوست تھے اور نہ سب کے اغراض متحد تھے بلکہ صرف قومي اتفاق تھا
جس پر سب متفق تھے - قومي بھلائي یا قومي برائي کا اثر تمام قوم کے
لوگوں پر پہونچتا ہی اور اسي لیئے جلب منفعت یا دفع مضرت میں
سب لوگ متفق ہوتے ہیں اور شخصي تنازعات کو اُسوقت کچھہ اثر باقي
نہیں رہتا - اس زمانہ میں جو سب سے بڑا سبب ہماري قوم کے تنزل کا
ہی وہ یہي ہی کہ اُسمیں قومي اتفاق کا خیال نسیا منسیا ہوگیا ہی
کسیکو بجز اپني ذاتي منفعت کے قومي بھلائي اور قومي منفعت کا کبھي
خیال بھي نہیں آتا - اگر کوئي کچھہ کرتا بھي ہی تو اُسکو پہلے اپني غرض
مدنظر ہوتي ہی اور قومي بھلائي کے پردہ سے اُسکي پردہ پوشي کرني
چاہتا ہی یہي وجہہ ہی کہ ہمارے کاموں میں برکت نہیں ہوتي *

بھائیوں میں یہہ نہیں کہتا کہ ہماري قوم میں نیکي کا خیال نہیں
ہی - نہیں اُن میں بہت کچھہ نیکي ہی اور بہت سے نیک کام اُن سے

هوتے هیں کیسي کیسي عالیشان مسجدیں کیسے کیسے عالیشان امامبارے کیسي کیسي نفیس خانقاهیں اُنکي نیکي کي یادگاریں موجود هیں - اب بهي هر شهر و قصبه میں دیکهوگے که لوگ کسقدر خیر و خیرات کرتے هیں بهوکوں کو کهلاتے هیں حج و زیارت میں روپیه خرچ کرتے هیں مسجدیں بنواتے هیں کوئي ایسا کام جس میں اُن کي دانست میں مذهبي نیکي هو دل و جان سے اُس میں مصروف هوتے هیں - مگر اے دوستوں میں تمام لوگوں سے جو اس مجمع میں موجود هیں نهایت ادب و عاجزي سے سوال کرتا هوں که هر ایک شخص اپنے دل پر هاتهه رکهکر سچے دل سے سوچے که وه یهه سب نیکي کے کام کس لیئے کرتا هی - سب لوگ قبول کرینگے که اس نیت سے یهه کام کیئے جاتے هیں که قیامت میں اُن کو اُس کا بدلا ملیگا اور روز حشر میں اُنکو ثواب حاصل هوگا - اگر یهه میرا خیال صحیح هی تو اے بهائیوں درحقیقت یهه سب کام خود غرضي اور ذاتي منفعت کے هیں نه ابناے جنس کي بهلائي اور قومي همدردي کے - جب تک که همارے دل میں یهه جوش نه پیدا هو که جو کام هم کریں وه قوم کے لیئے کریں نه اپنے ثواب آخرت کے لیئے اُس وقت تک قومي همدردي کا جوش پیدا نهیں هوسکتا - اگر ابهي ایک مسجد بنانے یا قران مجید کي تلاوت کے لیئے ایک مکتب قایم کیا جاوے تو هر شخص کي خواهش هوگي که بقدر اپني استطاعت کے اُس میں اعانت کرے ایک غریب آدمي جس سے کچهه نهوسکتا هو وه بهي کسي نه کسي دن اُس مکتب کے کسي طالب علم کو دو روتي اور دال کے پیاله دینے پر همت کریگا ایسا کرنے سے اُس کے دل کا اصلي خیال یهه هی که اُسکو ثواب هوگا جو عین خود غرضي اور ذاتي منفعت کا نشان هی برخلاف اس کے اگر کوئي ایسا کام کیا جاوے جو قوم کے لیئے نهایت ضروري هو اور کیسي هي کچهه قوم کو اُس کي ضرورت هو اور اُس کے نهونے سے کتنا هي کچهه قوم کا نقصان هوتا هو اور کیسي هي کچهه وه ذلیل هوتي جاتي هو مگر لوگوں کے خیال میں اُس سے ثواب آخرت کي کچهه توقع نهو تو بهت کم لوگ ایسے هونگے جو اُن کي طرف متوجهه هوں - برادران من اس تقریر سے میرا مطلب یهه نهیں هی که میں اُن ثواب کے کاموں کو برا جانتا هوں یا اُن کي کچهه حقارت کرتا هوں بلکه میرا مقصد اس تقریر سے اور ان

مثالوں سے یہہ ھی کہ میں اصلي قومي ھمدردي کو آپ صاحبوں کے ذھن نشیں کرنے میں کوشش کروں اور قومي ھمدردي کے کاموں میں دوسرے کاموں سے جو امتیاز ھی اُسکو تمثیلوں سے بتلاؤں *

برادران من کوئي قوم اور کوئي ملک اس سے خالي نہیں ھی جو اپنے ذاتي ثواب حاصل کرنیکي نیت سے متعدد قسم کے کاموں میں نہایت سرگرمي سے کوشش نکرتا ھو اور بے انتہا روپیہ اس میں نہ صرف کرتا ھو - بلکہ اس زمانہ میں جو ملک مہذب و تربیعت یافتہ کہلاتے ھیں وہ ان کاموں میں سب سے بڑھے ھوئے ھیں - مگر اُسیکے ساتھہ وہ لوگ خالص قومي ھمدردي اور خالص قومي بھلائي کے کاموں میں بھي پیچھے نہیں رھے ھیں اگر وہ دائیں ھاتھہ سے آخرت کے کاموں میں کوشش کرتے ھیں تو بائیں ھاتھہ سے خالص قومي بھلائي کے کاموں میں بھي بلا خیال ثواب آخرت کوشش کرتے ھیں ھماري قوم میں یہي بات نہیں ھی اگر وہ بھي اپنا داھاں ھاتھہ خدا کے کاموں میں اور بائیاں ھاتھہ خالص قومي ھمدردي کے کاموں میں لگاوے تو جو ادبار ھماري قوم پر ھی بہت جلد دور ھوجاوے او خدا ھماري قوم کے دونوں ھاتوں میں قوت دے آمین *

اے دوستوں اگرچہ میں لے اپني پریشان تقریر سے آپکا وقت ضایع کیا مگر مجھکو اجازت دیجیئے کہ قومي ترقي کي نسبت جو میرے خیالات ھیں اُنکو بھي کسیقدر بیان کروں - نہایت خوشي کي بات ھی کہ ھماري قوم میں ابتک اپنے باپ دادا کا فخر باقي ھی اگلے بزرگوں کي عظمت کو یاد رکھنا قوم کي آیندہ ترقي کي یک گونہ بشارت ھی - ایک مدت دراز سے ھماري قوم کي ترقي مثل ایک ایسي بند جھیل کے ھوگئي تھي جس کا نہ پاني بہتا ھو نہ اُسے میں کچھہ حرکت ھو اور نہ اُس میں کسي اَوْر طرف سے پاني آتا ھو - تند ھوا کے جھوکوں اور آفتاب کي گرمي سے اُسکا پاني روز بروز خشک ھوتا جاتا ھو - مگر میں دیکھتا ھوں کہ چند سال سے اُس بند پاني میں کچھہ حرکت آئي ھی تمام ملک میں کیا بنگالہ کیا ھندوستان کیا پنجاب اور کیا دکن سب کي زبان پر سب کے قلم پر یہہ بات جاري ھی کہ مسلمانوں کي حالت خراب ھی وہ روز بروز تنزل کرتے جاتے ھیں اُنکو کچھہ کرنا چاھیئے - وہ لوگ صرف

کہنے هي پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ کچھہ کچھہ کرتے بھي جاتے هیں جابجا انجمنیں قایم هوتي هیں اخباروں میں آرٹیکل پر آرٹیکل لکھے جاتے هیں مدرسے اور اسکول بناتے هیں یہہ نہایت عمدہ نشانیاں هیں جس قوم کو یہہ خیال هوا کہ هم تنزل کي حالت میں هیں اور اُس کے ساتھہ اُس میں کچھہ تحریک بھي پیدا هوئي تو یہہ پہلي سیڑھي ترقي کي هی ایسي حالت میں یہہ امر بھي لازمي هی کہ ترقي کرنے والوں کے خیالات مختلف هوتے هیں کوئي کچھہ کرنے لگتا هی کوئي کچھہ اپني قوتوں کو بعوض اس کے کہ ایک جگھہ جمع کریں پریشان کردیتے هیں جو کام اصلي هی اُسکو چھوڑتے هیں اور جو اُسکي فرع هی اُسکو اختیار کرتے هیں جس کے سبب سے کسي میں بھي کامیابي نہیں هوتي – اس زمانہ میں یہي حال هماري قوم کا هی مگر پاني کا خاصہ هی کہ جب وہ بہتا هی تو چاروں طرف پھیلتا هی پھر رفتہ رفتہ جو ٹھیک رستہ هی اُسکو اختیار کرلیتا هی اس لیئے همکو اپني قوم سے اُمید هی کہ رفتہ رفتہ وہ بھي ٹھیک رستہ قومي ترقي کا پالیگي اور تمام مختلف خیالات ایک اصلي مرکز کي طرف جمع هوجاوینگے *

اے بھائیوں تعلیم کا اور خصوصاً قومي تعلیم کا معاملہ جیسا نازک هی ویسا هي مشکل بھي هی – هماري قوم نے نہ کبھي اُسپر غور کي هی اور نہ اُن ملکوں کو جہاں قومي تعلیم کو ترقي هی دیکھا هی اور اگر دیکھا هی تو اُسکي ترقي کے اسباب پر بہت کم غور کي هی – میرے بال اسي فکر میں سفید هوگئے هیں قومي تعلیم پر غور کرتے کرتے پچیس برس سے زیادہ کا زمانہ گذر گیا هی – یہہ زمانہ اب نہیں رها کہ هم لوگوں کو مسجدوں اور خانقاهوں میں بٹھاکر اور اُن کو خیرات کي روٹي دیکر یا چھوٹے موٹے اسکول و مکتب قایم کرکے قومي تعلیم کو ترقي دے لینگے – یہہ کام اُسوقت مفید هوتے هیں جب کہ قوم نے اعلی سے اعلی سامان قومي تعلیم کا مہیا کرلیا هو مگر هم نے اُس اعلی تعلیم کا جو درحقیقت قومي ترقي اور قومي افتخار کا باعث هی کچھہ سامان نہیں کیا تو اس پاني کي پھوهار سے کھیتي سرسبز نہیں هوتي هماري وهي مثل هی کہ مرجھائے هوئے درخت کي جڑ میں پاني دینے کي عوض اُس کے پتوں پر پاني چھڑکتے هیں اور سوکھے هوئے چشموں میں سے نہریں کھودکر پاني

لانیکي توقع کرتے هیں مجهکو اُمید هی که هماري قوم اس باریک مگر نهایت روشن نکته پر کبهي نه کبهي غور کریگي اور اُس وقت میري ان باتوں کي جو اس وقت قابل مضحکه یا شیخ چلي کے خیالات معلوم هوتے هیں قدر کریگي مگر مجهکو یهه ڈر هی که وقت جاتا نه رهے اور ایسے وقت پر هم کرنا چاهیں جب کچهه کرنے کے قابل نرهیں - اے خدا ایسا وقت هماري قوم پر نه آنے دے اور اس سے پهلے که هم کچهه کرنے کے قابل نرهیں همکو سنبهال لے آمین *

انهي تمام خیالات کا باعث هی جو میں نے علیگڈه میں ایک قومي مدرسه قایم کرنے کي کوشش کي هی اور میرے دوستوں نے جو درحقیقت باني مدرسه کے لقب پانے کے وهي مستحق هیں اُس میں مدد دي هی آپ کو معلوم هی که علیگڈه میرا وطن نهیں هی نه میري وهاں کوئي جاگیر هی نه زمینداري صرف قومي تعلیم کے لیئے مناسب مقام خیال کرکے اُس جگهه مدرسه کي بنیاد ڈالي هی - قومي بهلائي کے خیال پر اپنا وطن چهوڑ کر وهاں کي سکونت اختیار کي هی میں سمجهتا هوں که وه مدرسةالعلوم ایسے طور پر قایم هوا هی جو ایسي تعلیم و تربیت کے لیئے جو اس زمانه میں قومي ترقي کے لیئے درکا هی مناسب و مفید هی جبتک که کوئي خود جاکر اُس کو ندیکهے طالب علموں کي طرز معاشرت اُن کي پابندي صوم و صلواة کو ملاحظه نکرے اُسکے بورڈنگ هوسوں کو اور اُن میں طالب علموں کے رهنے کي کیفیت کو اُن کي دینیات کي تعلیم کو اُن کي دنیوي تعلیم کو بچشم خود ندیکهے اُس کي حالت بخوبي بیان نهیں هوسکتي میں نهایت خوش هوں که اِس مجمع میں بعض بزرگ ایسے موجود هیں جنهوں نے بچشم خود ان سب باتوں کا معائنه کیا هی وه مدرسه هماري قوم کے بچوں کے لیئے اُنکي تعلیم کا گهر هی که تمام هندوستان میں اُسکے سوا دوسرا گهر نهیں هی - اُسنے بهت کچهه ترقي کي هی جو اُمید سے بهت زیادههی بي اے کلاس تک اُس میں پڑهائي هوتي هی اور طالب علم کلکته یونیورسٹي کے امتحانوں میں کامیاب هوتے هیں اس قدر کثرت سے مسلمان طالب علم اُس میں هیں که میں بظن غالب بلکه بطور یقین کے کهه سکتا هوں که اُسقدر مسلمان کسي کالج و اسکول میں نهیں هیں حال میں وه کالج انٹرنس و ایف اے امتحانوں

کے لیئے سنتر هوگیا هی پس قومي گهر یا قومي تعلیم ایسے درجہ تک پهونچ گئي هی کہ اگر قوم دلي کوشش اور بے نظیر فیاضي سے مدد کر کے اُسکو تکمیل تک نہ پهونچاوے تو نہایت افسوس کا مقام هوگا اے دوستوں میں نہایت صداقت سے تمکو یقین دلاتا هوں کہ اگر یهہ تدبیر قومي بهلائي کي قومي مدد سے پوري نهوئي تو آیندہ کوئي تدبیر قومي ترقي کي کبهي کامیاب نهوگي اور مجهکو اور قوم کے تمام خیرخواهوں اور ترقي میں کوشش کرنے والوں کو یقین هوجاویگا کہ هماري قوم کي جاں کندني ایسي حالت پر پهونچ گئي هی جس سے جانبري ممکن نہیں هی او خد تو ایسا مت هونے دے آمین *

برادران من هماري گورنمنت نے اپني مهرباني سے اپني رعایا کي تعلیم میں بہت کچهہ کیا هی تمام رعایا ملکہ معظمہ قیصر هند کو شکر گذار هونا واجب هی مگر میں تم سے سچي بات کهتا هوں کہ قومي تعلیم اور قومي عزت همکو اُس وقت تک حاصل نہیں هونے کي جب تک کہ هم اپني تعلیم کا کام خود اپنے هاتهہ میں نہ لینگے گورنمنت کی قدرت سے خارج هی کہ وہ همارے تمام مقاصد کي تکمیل کرسکے قومي کاموں میں صرف گورنمنت پر بوجهہ ڈالنا اور اُسي کے هاتهہ کو تکتے رهنا نہایت بزدلي اور بے عزتي کا کام هی — همارا فرض هونا چاهیئے کہ هم اپنے قومي کام کو خود اپني مستعدي سے انجام دیں اور گورنمنت سے صرف اُس کي امداد کے متوقع رهیں اگر یهہ هوگا تو قوم اور گورنمنت دونوں اپنا اپنا فرض ادا کریگي *

هماري قوم کا جو حال هی وہ غیر قوموں کي نظروں میں نہایت حقارت سے دیکها جاتا هی میں ایک واقعہ بیان کرونگا — اگر مسلمانوں میں کچهہ غیرت هی تو اُسکو سنکر بجز مرجانے کے اور کوئی علاج نہیں — کیمبرج یونیورسٹي لندن کے ایک کالج میں بہت سا روپیہ توفیر میں جمع هوگیا تها اور اُس کے خرچ کرنے کو جگهہ نہ تهي وهاں کے منتظموں نے تجویز کي کہ اُس کالج میں جو گرجا هی بہت عمدہ نہیں هی اُس کو توڑ کر عمدہ گرجا بنایا جاوے اور دس لاکهہ روپیہ اُسمیں خرچ کرنا تجویز هوا — اتفاقاً ایک مسلمان بهي وهاں موجود تها اُس نے کہا کہ اگر یهہ روپیہ همکو مل جاتا تو هماري قوم کے لیئے ایک عمدہ کالج جسکي ضرورت هی بن جاتا

اور گرجا کي تعمير سے بھي زيادہ مفيد و ضروري کام ميں کام آتا - يہہ سنکر ايک شخص نے جو اُس کالج سے تعلق رکھتا تھا جواب ديا کہ اگر تمھاري قوم ايسي ھی کہ وہ اپني تعليم کا انتظام بھي نہيں کرسکتي تو اُسکا جيتے رھنے سے مرجانا بہتر ھی وہ اس لايق نہيں ھی کہ اُس کي کچھہ بھي مدد کي جاوے - ھماري قوم کا اب يہہ حال ھوگيا ھی کہ وہ قومي کام کيطرف کچھہ بھي توجہہ نہيں کرتي - بڑے افسوس کي بات ھی کہ لودھيانہ سے شہر ميں جو ايک بڑا شہر ھی اور جہاں بہت سے مسلمان آباد ھيں مشنري اسکول بہت کثرت سے ھيں اور مسلمانوں کو يہہ شرم نہيں آتي کہ مشنري تعليم گاھوں ميں وہ اپنے لڑکوں کو بھيجتے ھيں - اُن کو کچھہ جوش پيدا نہيں ھوتا - اُن کو کچھہ غيرت نہيں آتي کہ وہ اپنے لڑکوں کا خودکچھہ بندوبست کريں وہ کتے کي طرح اپنے لڑکوں کو خيراتي روٹي پر جلاتے ھيں اور ايسے خيراتي اسکول ميں اپني اولاد کو تعليم کے واسطے بھيجتے ھيں اور خود کوئي بندوبست اپنے بچوں کي تعليم کا نہيں کرتے - مگر اے بھائيوں اس بات کو سمجھو کہ خود تعليم دينے کا خيال کرکے ايک چھوٹا مدرسہ قايم کرنا اور ايک ھندوستاني سو ڈيڑہ سو روپيہ ماھواري کا ھيڈ ماسٹر مقرر کرکے قومي تعليم کا بندوبست کرنا بالکل ناممکن ھی - تعليم اُسوقت تک نہيں ھوسکتي جبتک تعليم کا پورا سامان اور عمدہ عمدہ مدرس اور ايک عمدہ تعليم گاہ موجود نہو اے بھائيوں اپنے بچوں کي عمدہ تعليم کا خيال کرو اور اُن کي زندگي کو خراب مت کرو اس مجمع ميں امير اور غريب سب لوگ جمع ھيں خيال کرو کہ ان سب کے لڑکے کس قسم کي صحبت ميں رھتے ھيں اور کن لوگوں کے ساتھہ اپني ابتدائي عمر کا زمانہ بسر کرتے ھيں — اور اسي سبب سے وہ کيسے خراب ھوتے ھيں بہت سے لڑکے اپنے مربيوں کے طريقے ديکھہ ديکھہ کر جو جو باتيں سيکھتے ھيں وہ اُن کي تعليم اور تربيت پر جو کچھہ خراب اثر ڈالتي ھيں اُسکو آپ لوگ خوب سمجھہ سکتے ھيں - قومي تعليم ايک بند مکان ميں ھوني چاھيئے جہاں پر کہيں سے بيروني صحبت کا اثر نہ پہونچتا ھو - قوم کے لڑکے ايک محفوظ بورڈنگ ھوس ميں ملکر رھيں آپس ميں بورڈر ھونے ھم کالج ھونے کي وجہہ سے آپس ميں محبت رکھيں - آپ لوگ ھمارے محمدن کالج کو ديکھيں کہ آپس ميں طالب علم کيسا دوستانہ اور برادرانہ برتاؤ رکھتے ھيں

ایک دوسرے کي بیماري میں کیسي مدد کرتے هیں - ایک دوسرے کے رنج و راحت میں کیسے شریک هوتے هیں - اسي ساتهه کي وجهه سے انکے اخلاق باهمي درست هوتے هیں - آپ اس بات کو خوب یاد رکهئیے که قومي تعلیم کبهي علحده علحده نهیں هوسکتي - اپنے اپنے طور پر تعلیم کرنا بچوں کو سواے غارت کرنے کے اور کچهه نتیجه نهیں دیتا — اے میري قوم کے لوگوں اپنے عزیز اور پیارے بچوں کو غارت نه کرو - ان کي پرورش کرو ان کي آینده زندگي اچهي طرح بسر هونے کا سامان کرو مجهکو تم کچهه هي کهو - میري بات سنو یا نه سنو — مگر یاد رکهو که اگر تم ایک قومي تعلیم کے طور پر ان کو تعلیم ندوگے تو وه آواره اور خراب هونگے - تم انکي ابتر حالت کو دیکهوگے اور بے چین هوگے - روؤگے اور کچهه نه کر سکوگے - تم اگر مرجاؤگے تو اپني اولاد کي خراب زندگي دیکهکر تمهاري روحیں قبروں میں تڑپهنگي اور تم سے کچهه نهوسکیگا - ابهي وقت هی اور تم سب کچهه کرسکتے هو - مگر یاد رکهو که میں یهه پیشین گوئي کرتا هوں که اگر اور چند روز تم اسي طرح غافل رهے تو ایک زمانه ایسا آویگا که تم چاهوگے که اپنے بچوں کو تعلیم دو - انکي تربیت کرو - مگر تم سے کچهه نهوسکیگا ( چیرز ) مجهکو کچهه کهو - کافر - ملحد - نیچري - میں تم سے خدا کے سامنے کچهه سفارش نهیں چاهتا - میں تم سے اپني شفاعت کے واسطے خواستگار نهونگا - میں جو کچهه کهتا هوں تمهارے بچوں کي بهتري کے لیئے کهتا هوں - تم انهیں پر رحم کرو - اور ایسا کچهه کرو که آینده کو پچتانا نه پڑے - وما توفیقي الا بالله العلي العظیم ( بڑے زور سے چیرز ) *

اس مجمع میں ایک بزرگ سن رسیده بهي موجود تهے جو سید صاحب کو نهایت هي برا کها کرتے تهے اُنهوں نے حاجي محمد اسمعیل خاں صاحب سے کها که میں نے سید صاحب کو بهت کچهه برا بهلا کها هی آپ میري خطا اُن سے معاف کرادیں اسمعیل خاں صاحب نے اُنکو ٹال دیا مگر وه اپنا جوش ضبط نکرسکے اور خود کهڑے هوکر آگے بڑهے اور روکر سید صاحب سے معافي چاهنے لگے - سید صاحب نے کهڑے هوکر نهایت فروتني سے اُنسے مصافحه کیا اور کها که اوه یهه کوئي ایسي بات نهیں هی میں آپکي عنایت کا شکر کرتا هوں آپ تشریف رکهیئے مجهے کچهه بهي اسکا خیال نهیں هی *

اسکے بعد جناب خان بہادر منشي قادر بخش خاں صاحب کھڑے ہوئے اور مندرجہ ذیل الفاظ سے سید صاحب کا شکریہ ادا کیا *

جناب سید صاحب —

جو جو کوششیں آپ نے ہماري قوم کي بھلائي کے واسطے کیں اسکے شکریہ ادا کرنے کے واسطے ہمکو الفاظ نہیں ملتے اور نامملن هي که کسطرح سے هم اسکا صله ادا کردیں بجز اسکے که هم دعا مانگیں که خدا اسکا صله آپکو دے - سید صاحب نے آبدیدہ هوکر کہا که مجھکو اسکا صله نہیں چاهیئے خدا اسکا صله بھي قوم هي کو دے آپنے یہاں تشریف لائے اور تکلیف اوٹھائے سے جو کچھه عزت همکو دي یهه بھي اسي قومي بھلائي کا سبب تھا هم آپ سے کچھه کهه نہیں سکتے آپ کي دعوت بھي هم سے نہیں هوسکتي دعوت کا نام لینا بھي گویا منهه چڑانا هي مگر تاهم هم لوگوں نے اور انجمن قصور نے تھوڑا تھوڑا کرکے روپیه جمع کیا هی جو ابھي موجود هی یهه آپ کے پیشکش کیا جاتا هی که آپ قبول فرماویں یهه متفرق روپیه جو رئیس اور عهدهدار غیر عهدهدار پیش کرتے هیں درحقیقت قوم کي بھلائي کے لیئے هی جسکا قوم کي بھلائي میں صرف کرنیکا آپکا اراده هي اور دعوت کا صرف حیله هی جو لوگ اس میں شریک هیں میں انکي تفصیل بھي بیان کیا چاهتا هوں تاکه لوگ دیکھیں که کن لوگوں نے همت اور فیاضي کي هی اور جو لوگ اس میں شریک نہیں هیں وہ سمجھیں که وہ کیسے پست همت هیں *

فہرست جس میں چھوٹي اور بڑي سب قسم کي رقمیں تھیں پڑھي گئی اور جناب خان بہادر نے ایک تھیلي جس میں مبلغ ایکهزار پانسو چوراسي ابیض نوراني اور چار آنه بھرے هوئے تھے بتقریب دعوت از جانب احباب لودھیانه و قصور سید صاحب کے پیش کش کي *

سید صاحب اپني کرسي پر سے اوٹھے اور کہا *

## تقریر سید صاحب

اے دوستو میں اُن دوستوں کا جنھوں نے قومي بھلائي کے واسطے چندہ دیا بہت شکر گذار هوں اس چندہ میں بہت بڑي بڑي رقمیں بھي هیں اور چھوٹي بھي هیں مگر میں اُن چھوٹي رقموں کي بہت زیادہ

قدر کرتا هوں کیونکه اُن لوگوں نے اپنی بہت سی ضرورتوں کو ملتوی رکھکر چندہ دیا هی ایسی رقموں کی قدر بڑی رقموں سے بہت زیادہ هی اے صاحبو میں جو یہاں آیا تو میرے ساتھہ جو مہربانی پریسیڈنٹ مجلس نواب صاحب نے کی اُسکا میں عمر بھر ممنون رهونگا میں اپنے دوستوں منشی قادر بخش خاں خان بہادر اور مولوی فتح محمد صاحب کا جنہوں نے اس قومی کام میں کوشش کی شکر ادا کرتا هوں وہ بھی اُسی قوم میں شامل هیں جسکے ساتھہ اُنہوں نے همدردی کی هی پس اگر وہ خود اپنا آپ شکر کریں تو بھی کچھہ مضایقه نہیں مگر وہ اپنا شکر خود نہیں کرسکتے اسلیئے میں اُنکا شکر ادا کرتا هوں *

اس چندہ کی نسبت یہہ قرار پایا که اس روپیه سے مدرسةالعلوم میں ایک پخته بورڈنگ هوس بنایا جاوے اور اُسپر مندرجه ذیل کتبه بطور یادگار کے لگایا جاوے *

## از زر عطیه

### احباب ضلع لودهیانه و قصور صوبه پنجاب

که بتاریخ بست و سوم جنوری سنه ۱۸۸۴ ع بمقام لودهیانه بتقریب دعوت سید احمد خاں بہادر سی ایس آئی عطا فرمودند —

## تعمیر یافت

بعد اسکے حافظ صدرالدین صاحب یاد تخلص نے سید صاحب کی مدح میں مندرجه ذیل اشعار اپنے تصنیف کیئے هوئے پڑھے *

آج کیا بحر هدایت کا وہ گوهر آیا
دستہ بند چمن شرع پیمبر آیا

ظلمت جہل کو هی جسنے کیا هند سے دور
آسماں پر سے وہ خورشید زمیں پر آیا

کیا آمادہ ترقی کا همارے ساماں
آج لودهیانه میں وہ صاحب افسر آیا

فیض مقدم سے هوا جسکے منور پنجاب
آج وہ صاحب اقبال و خوش اختر آیا

یاد خاموش ابھی جاهل و ملا سن کر
تجھکو کہدینگے که یہه اُمت نیچر آیا

اسپر نہایت زور سے قہقہہ ہوا اور بڑے زور سے چیرز دي گئي اور سید صاحب بھي نہایت خوش ہوئے اور اخیر مصرع کي بہت داد دي *

بعد اسکے محمد معین الدین صاحب خلف منشي حکیم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اُٹھے اور نہایت عمدہ تقریر پڑھي - یہہ تحریر اگرچہ میں نے اُن سے لے لي تھي مگر وہ گم ہوگئي لاچار اُسکي نقل اُنسے منگائي گئي جو ذیل میں مندرج هی *

## تحریر محمد معین الدین صاحب

اے حاضرین با تمکین — !

آج ایک خاص خوشي کے سبب سے میں ایک ایسے لایق اور فائق مجمع کے سامنے کچھہ تھوڑا سا بیان کرنے کے واسطے کھڑا ہوتا ہوں - بلند همتي اور صبر سے جو که همیشه عالموں اور مہذبوں کا شیوہ هی آپ براہ مہرباني میرے اس نامکمل اور ٹوٹے بھوٹے فقرات کو سنیئے ! اے حاضرین ! مجھکو یہہ بات بیفائدہ معلوم ہوتي هی که میں آپکے سامنے آپ لوگوں کے یہاں جمع ہونیکا باعث بیان کروں کیونکہ آپ سب صاحبان نے وہ اشتہار جو که معاونان مدرسةالعلوم کي طرف سے تقسیم کیا گیا تھا پڑہ لیا ہوگا *

اے صاحبان - ! آج کا دن اس شہر کے واسطے کیسا مبارک هی که یہاں آج وہ شخص تشریف فرما هی که جسنے اپني هم قوموں کے واسطے جان اور مال سے دریغ نہیں کیا *

اے عالي جناب سید صاحب - ! هم آپکا شکریہ اُس مستقل مزاجي کي بابت ادا کرتے هیں جسکو آپ نے اپني قوم کي بہبودي کي بابت برتا هی *

اے همارے معزز سید صاحب - ! هم آپکي عنایتوں کا شکریہ پورے طور پر ادا نہیں کرسکتے هم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے هیں که آپکي محنتوں کا نتیجہ جو آپنے همارے واسطے کي هیں همیشه صفحہ روزگار پر قایم رهے *

اے عالي جناب سید صاحب - ! آپنے مدرسةالعلوم کي نگراني میں گرمي کي دهوپ اور سرما کي سردي اوٹھائي حالت بیماري میں بھي آپ نے قوم هي کا غم کہایا - ! آپکي قومي محبت کي یہہ یادگار همیشه صفحہ روزگار پر رهیگی *

اے حاضرین — ! ہمکو جناب آنریبل سید صاحب کا شکریہ بدل و جاں ادا کرنا چاہیئے - اگر مسلمانوں کے خیر خواہوں اور مدرسۃالعلوم کي تاریخ بنائي جاے تو ہر صفحہ پر بخط جلي جناب آنریبل سید صاحب کا نام پایا جائیگا *

اے حاضرین — ! میں آپکي خدمت میں بکمال خوشي عرض کرتا ہوں کہ وہ دن نزدیک آتا جاتا ہی کہ جناب آنریبل سید صاحب کي ظل عاطفت میں یہہ مدرسۃالعلوم ایک یونیورسٹي بنجائیگا اور اُنکے معزز مددگاروں کے نام آب زر سے اُسپر لکھے جائینگے - ہم دعا مانگتے ہیں کہ اللہ تعالی سید صاحب کي حیات میں ترقي فرماوے اور اُنکو حوادث روزگار سے مامون رکھے *

اے حاضرین — ! بانیان مدرسۃالعلوم کي صرف ہم ہي تعریف نہیں کرتے بلکہ آیندہ نسلیں بھي اُنکو اپنے خیر خواہوں کي طرح یاد کرینگي کہ جنکے ذریعہ سے ہماري وہ قوم جو کسي زمانہ میں سب سے زیادہ عالم اور مہذب تھي اور یورپ میں جسکي بدولت علم اور تہذیب کا چرچا پھیلا تھا اور اب جہالت میں پڑي ہی - گرداب ادبار سے نکلتي جاتي ہی اور اے صاحبان آیندہ نسلیں اسیکي بدولت فخر کیا کرینگي اور پھر اپنے تئیں اُسي مرتبہ پر پہونچائینگي *

اگر میں آپ سے یہہ سوال کروں کہ اس زمانہ میں وہ شخص کون ہی کہ جسنے اپنے تمام اوقات مسلمانوں کي بہبودي میں صرف کیئے ہوں اور وہ کون شخص ہی کہ جس نے اپني تمام خوشیوں اور اپنے آرام اور تندرستي کو اپني قوم کي بہبودي کے لیئے خرچ کیا ہو ؟ اے صاحبان آپ بےشک ڈھونڈھیں اور تلاش کریں مگر سواے آنریبل سید صاحب کے اور کوئي بایں صفت موصوف نپاؤگے *

اگر کوئي اجنبي شخص علیگڈہ جا نکلے اور کالج کے خوشنما مکانات اور باغات کو دیکھے تو بلاشبہہ وہ دریافت کریگا کہ اسکا باني کون ہی اور اپنے دل میں کہیگا کہ بلاشبہہ یہہ کسي ایسے شخص کي محنتوں کا نتیجہ ہی کہ جسنے اپنے آپ کو فنافي القوم کے مرتبہ تک پہونچایا ہو *

اے صاحبان — ! میں آپکي خدمت میں بڑے ادب سے عرض کرتا ہوں کہ اس عمدہ کام میں شامل ہونے والوں کے نام جنہوں نے اسپر عمل

فرمایا ''اناالله لایغیر مابقوم حتی یغیروا ما بانفسہم '' کبھي صفحہ روزگار سے محو نہونگے - اِسپر جو سوال ہوسکتا ہی اُسکا جواب یہہ ہی کہ گو خدا نخواستہ لاکھوں برسوں کے بعد تبدیلات زمانہ کے سبب سے یہہ عمارت پاکیزہ صفحہ روزگار سے محو ہوجائے اور جہاں اب باغ ہیں جنگل ہي جنگل نظر آئے تو بھي اے سامعین اُن خیر خواہوں کے نام زبان زد خلائق رہینگے اگر کوئي مسافر اُس ویرانہ پر سے گذریگا تو غیب سے اُن عمارات کے بانیوں کے نام سنیگا جن میں سب سے پہلے خیر خواہ قوم سید صاحب کا نام ہوگا *

اے صاحبان— ! اگرچہ یہہ بات بےفائدہ ہی مگر میں بیان کرنے سے باز نہیں رہ سکتا اور اس سے پہلے کہ میں بیٹھوں بڑے افسوس کے ساتھہ بیان کرتا ہوں کہ میرا دل بہت بھرا ہوا ہی لیکن میري زبان بہت کمزور ہی ( لکنت کرتي ہی ) ورنہ میں جناب آنریبل سید صاحب کي کوششوں کو اور عنایتوں کو جو اُنہوں نے اہل اسلام یعني اپني قوم کي بہبودي کے واسطے کي ہیں وضاحت سے بیان کرتا — ! *

اب میں دعا کرتا ہوں کہ ہمارے معزز خیر خواہوں کي طرح جنہوں نے قومي ہمدردي کو ایسے زور و شور سے اپنے اس بے سروپا اور زیر و زبر شدہ قوم کو جو کہ علم دولت وغیرہ وغیرہ میں پیچھے سب سے پڑي ہوئي ہی کوشش کي ہمارے اور بھي معزز صاحبان کو ایسي کوشش کرنے کي توفیق حاصل ہو — آمین *

الراقـــــــــــــــــم اثم

معین الدین احمد عفي عنہ

اس کے بعد سید صاحب اپني کرسي پر سے اُٹھے اور اس طرح پر گفتگو کي *

# تقریر سید صاحب

اے میري قوم کے نوجوان عزیز بچے -

میں نہایت خوش ہوں اپني اُس عزت سے جو تمنے اپنے پیارے اور دلچسپ خیال ظاہر کرنے میں میري نسبت ظاہر کي زیادہ خوشي اس بات کي ہی کہ تمہارے دل میں ایسے خیالات پیدا ہوئے - تمہارے بیان

میں کئی جگہہ پر قوم کا لفظ آیا ھی - مگر یاد رکھو کہ قوم کوئی چیز نہیں ھی جبتک کہ وہ قوم قوم نرھے - ایک ایک شخص جو اسلام کے گروہ میں داخل ھی وہ سب ملکر مسلمانوں کی ایک قوم کہلاتی ھی - جبتک وہ اپنے عزیز مذھب کے پیرو اور پابند ھیں تبھی تک وہ قوم ھیں- یاد رکھو کہ اسلام جسپر تمکو جینا ھی اور جسپر تمکو مرنا ھی - اُس کو قایم رکھنے ھي سے ھماري قوم قوم ھی - اے عزیز بچے اگر کوئی آسمان کا تارہ ھو جاوے مگر مسلمان نرھے تو ھمکو کیا وہ تو ھماري قوم ھي نرھا پس اسلام کو قایم رکھہ کر ترقي کرنا قومي بہبودي ھی اُمید ھی کہ تم ھمیشہ اُس کو قایم رکھوگے اور اُس کے ساتھہ تمام باتوں میں ترقي کرتے جاؤگے کہ یہي قومي ترقي ھوگي جو تمکو بھي فایدہ دیگي اور قوم کو بھي عزت ھوگي اور آیندہ آنے والي نسلیں بھي اُس سے فایدہ اُتھاوینگي ( چیرز نہایت جوش سے ) *

جس وقت سید صاحب یہہ تقریر کرتے تھے مجھے تعجب ھوا تھا کہ اُنھوں نے اس طرز سے کیوں تقریر کي بعد کو مجھے خیال آیا کہ سید صاحب کو معلوم ھوچکا تھا کہ وہ لودھیانہ کے مشن اسکول میں تعلیم پاتے ھیں اُس خیال پر سید صاحب نے اس طرز سے گفتگو کي *

بعد اس کے منشي عبداللہ صاحب نے انجمن مفید عام لودھیانہ کي طرف سے ایک اڈریس پیش کي اور عمدگي سے پڑھي اور ایک پوتل کے خوبصورت گول بکس میں بند کرکے نذر کي *

سید صاحب پھر کرسي پر سے اُتھے اور اڈریس کا جواب دیا وہ اڈریس اور سید صاحب کا جواب ذیل میں مندرج ھی *

## سپاس نامہ بعالي خدمت جناب آنریبل نجم‌الہند سید احمد خاں بہادر

منجانب انجمن مفید عام لودھیانہ -

انجمن جب اپنے فرایض منصبي پر نظر ڈالتي ھی تو اس سے زیادہ کوئي فرض اُس کو نظر نہیں آتا کہ وہ انڈیا کے رفارمر اور ملک ھند کے نامي حکیم نجم‌الہند سید احمد خاں بہادر باني مدرسۃ‌العلوم للمسلمین کا خیر مقدم کہے - اور سید موصوف کي خدمت میں خود اُن کے اور اُنکے

رفقاء عالي منصب كي تشريف آوري اور احسانات كا جو أنهوں نے قوم پر ملك پر كيئے هيں اور جس ميں سے انجمن كو بهي اس وجهه سے كه وه بهي أسي قوم اور ملك كي هى جو أن كي عنايات اور احسانات كا مرهون هى حصه ملا هى شكريه ادا كرے *

يهه شكريه گو بظاهر سيد صاحب ممدوح كي خدمت ميں انجمن كي طرف سے پيش كيا جاتا هى مگر جب بنظر تعمق ديكهتے هيں تو معلوم هوتا هى كه يهه شكريه شاكر اور مشكور له كے اتحاد كے باعث پهر أسي طرف عود كر آتا هى جدهر سے ادا كيا گيا - كيونكه سيد صاحب نے تو قومي همدردي كا كام ترقي كے اس درجه پر پهنچا ديا هى كه بغير كسي مبالغه كے يهه كهنا درست هى كه أنهوں نے فنا في القوم كا رتبه اپني ذات كے ليئے خاص كرليا هى - اس كے ثبوت كے ليئے سامعين كے سامنے يهي ايك تازه واقعه ظاهر كردينا كافي هوگا كه أنهوں نے جناب نواب گورنر جنرل بهادر ويسراے هند كي كونسل كي ممبري سے بعذر عديم الفرصتي تار پر استعفاء ديكر اس فقره كا كوئي بهي مستثنى باقي نركها كه " حضرت كے تمام اوقات صرف قوم كي خدمت اور همدردي ميں صرف هوتے هيں " *

پس اس سے زياده قومي همدردي كا خيال كيا هوسكتا هى - اب ديكهنا چاهيئے كه وه كونسا كام تها جس سے ايسي كم فرصتي تهي - كيا كوئي تجارت يا سركاري خدمت يا اور كوئي ذاتي منفعت ؟ هرگز نهيں - يهه تو ايسے الفاظ هيں كه جن كو اسجگهه استفهام انكاري كے طور پر بهي زبان پر لاتے هوئے شرم آتي هى هر شخص كا دل خوب جانتا هى كه وه كام جس ميں اسقدر مصروفيت تهي صرف قوم كے ڈوبتے هوئے بيڑے كو پار لگا دينے كي سعي صادق تهي جو كاميابي كے ساتهه سرسبز هوئي اور هوتي جاتي هى *

آپنے همارے بيڑے كو ساحل مراد پر پهونچانے كے واسطے ممالك مغربي و شمالي ميں نهايت بلند و مستحكم لايٹ هوس تعمير كيا هى جس سے اهل هند كو سلامتي كا كناره سامنے نظر آنے لگا هى *

بهت سے جهاز علم تهذيب ترقي كي كهيپ سے لدلدا كر منزل مقصود كو روانه هوئے هيں جنكے ناخدا خدا كے بتلائے هوئے قاعدے و بالنجم هم يهتدون كے موافق هند كے ستاره كيطرف هر وقت ديكهتے هوئے اور أسكي رفتار سے راستة كا پته ليتے هوئے سيدهے چلے جا رهے هيں - جو بهت جلد

اُس بندرگاہ پر لنگر انداز ہونگے جو ممالک مغربي و شمالي کے لائٹ ہوس کي روشني سے منور ہی اور عنقریب ہم اُس کو بندرگاہ سویز سے زیادہ آباد دیکھنے کي اُمید کرتے ہیں - کیونکہ ملک ہند کي حالت موجودہ کو جب ہم پہلي حالت سے موازنہ کرتے ہیں تو باعتبار ترقي تعلیم و تہذیب کے ایسا نمایاں فرق نظر آتا ہی جسکے خیال کرتے ہي بے ساختہ یہہ شعر منہہ سے نکلتا ہی -

سہیلے بر اوج عجم تافتہ * ادیم یمن رنگ زو یافتہ

دیکھو اس روشن ستارہ کے پرتو سے اس ملک کے بہت سے مردہ دلوں میں جان تازہ آگئي ہی اور وہ حب قومي کي خوشبو سے ادیم یمن کي طرح مہک رہے ہیں *

سید صاحب ! گو باعتبار لقب آپ کو نجم الہند کہا جاتا ہی لیکن آپنے اس بر اعظم کے باشندوں کي طبیعتوں کو اپنے نوراني خیالات کے کرنوں سے روشن کرنے کے سبب نہ ستارہ ہند بلکہ نیر اعظم ہند ہونے کا واقعي منصب حاصل کیا ہی *

الحق کہ قوم کا جہاز ایسي حالت میں تھا کہ اُس کے پار ہونے کے لیئے آپ جیسے روشن ستارہ اور ایسي جگمگاتي روشني اور ایسے هي ناخدا اور اُس کے ایسے عزم و استقلال اور ایسے هي مبارک ہاتھہ اور ایسے هي سعي صادق اور ایسے هي ہم درد دل کي ضرورت تھي - اور یہہ ساري باتیں آپ کی ذات مجمع الصفات کے سوا کسي ہمارے ہم وطن میں في زماننا دکھلائي نہیں دیتیں *

کچھہ شبہہ نہیں کہ ہمدردي قومي آپ کے لیئے موضوع ہوئي ہی اور آپ ہمدردي کے لیئے - آپ اپني عالي ہمتي سے فراخ حوصلگي سے الوالعزمي سے اور بلند نظري سے جو ہمارے خیالات کي رسائي سے بہت دور ہی کچھہ هي خیال فرماویں - مگر زمانہ دیکھتا ہی اور زبان حال وقال سے کہہ رہا ہی کہ اب اس قوم کا شکستہ جہاز ساحل مراد پر پہنچا مگر یہہ کسکي محنت سے کسکے دل سوزي سے کسکے شفقت بھرے ہاتوں اور محبت بھرے دل کي جانفشاني سے ؟ یہہ دیکھیئے ! میرے بولنے سے پہلے ساري مجلس کي آنکھیں بے ساختہ خود بخود بالاتفاق اُس بابرکات کے مبارک چہرہ پر جا پڑیں جو اُس اسم سامي سے موسوم ہی جو

سوالات کے جواب میں واقع ہوتا ہی - وہ کون ہی ? ہمارے ذي احتشام مہمان جناب سید احمد خاں بہادر نجم‌الہند جنکي میزباني کي عزت سے آج یہہ انجمن خوشي کے مارے پھولي نہیں سماتي *

سید صاحب ! ھند کي انجمنوں نے جو آپ کے ھي مقدس ہاتھہ کے لگاے ہوئے پودے ھیں اپني اپني لیاقت کے موافق آپ کي خدمت میں سپاسنامے پیش کیئے ہونگے اور کرتے ھیں مگر حق یہہ ہی کہ نہ آپ کي عنایت اور اوصاف کا بیان اُن میں ہوا نہ ہوسکتا ھی اور نہ آپ کي ذات بابرکات اُسکي محتاج ھی مگر اس انجمن نے جسکي عمر ابھي بہت تھوڑے دنوں کي ھی جسکي طفولیت کا زمانہ ابھي بہت باقي ھی جسکو آپ کي شفقت پر ابھي بہت دنوں ناز کرنا ھی اپنے ننھے سے منھہ سے توتے پھوٹے الفاظ میں اپني خوشي کے جوش کا اظہار کرنا چاہا ھی جو اُسکو آپ کي قدم بوسي سے حاصل ہوئي اور جسکو ظاہر کرنے کي ابھي اُس میں پوري قوت بھي نہیں آئي - اس بات کا انجمن خود اقرار کرتي ہی کہ یہہ مختصر نذرانہ آپ کے سامنے پیش ہونے کي قابلیت نہیں رکھتا - مگر انجمن اپنے بساط عجز میں اس سے بہتر کوئي چیز نہیں دیکھتي جو پیش کش ہونے کي قابلیت رکھتي ہو - پس یہہ خاکا انجمن کے خلوص عقیدت کا ان الفاظ کے ذریعہ سے کھینچکر آپ کي نذر کیا جاتا ھی تاکہ وقتا فوقتا آپ کو اس انجمن اور اس شہر کي یاد دلاتا رہے - اب اس دعا پر خاتمہ ھی کہ آپ کي نیکیوں کے موافق آپ کے کام میں برکت ہو مورخہ ۲۳ جنوري سنہ ۱۸۸۴ع *

خاکسار

قادر بخش خاں — محمد عبداللہ خاں عفہ عن‌اللہ — علي محمد خاں
ویس پریسیڈنت انجمن — سکرتري انجمن مفید عام — خادم انجمن
لودھیانہ

## جواب سید صاحب کي طرف سے

میں انجمن اسلامي لودھیانہ کے پریسیڈنت اور مربیوں کا جنھوں نے یہہ اڈریس مجھے دیا ھی شکریہ ادا کرتا ہوں اس بات کے سننے سے کہ لودھیانہ میں ایک انجمن اسلامیہ قایم ہوئي ھی مجھے اسقدر خوشي ہوئي ھی جسکو میں بیان نہیں کرسکتا ہوں میري خواہش اور دعا ھی

که مسلمانوں کي يهه مجلس ترقي پائے اڈريس میں جو الفاظ ميري نسبت بيان کيئے میں اپنے تئیں ان الفاظ کا مستحق نهیں سمجهتا مگر اس وجهه سے که گو وه شخص جسکے واسطے يهه اڈريس پيش کيا گيا هی اسکا مستحق نهو مگر آينده اس کي اُميد پڑتي هی که هماري قوم میں ايسے لوگ پيدا هو جائينگے جو الفاظ اسوقت جوش همدردي سے ميري نسبت بيان کيئے وه اسکے مستحق هونگے میں پهر شکريه آپ کي عنايتوں کا کرتا هوں اور دعا کرتا هوں که خدا آپ کو خوش رکهے اور آپ کي مجلس کو برکت دے ( چيرز ) *

اس کے بعد ڈاکٹر عثمان خاں صاحب تخلص غني کهڑے هوئے اور سيد صاحب کي تشريف آوري کي مبارک بادي میں يهه شعر پڑهے *

ادائے شکر هی تشريف کا لانا مبارک هو
غريبوں پر هميشه لطف فرمانا مبارک هو

يهه رونق کروفر اور شان شاهانه مبارک هو
مبارک هو مبارک هو يهاں آنا مبارک هو

دعا گو با ادب تسليم کو يهاں سر جهکائیں هیں
خوشي سب کو نهايت هی که خود تشريف لائے هیں

سيد صاحب نے ڈاکٹر صاحب کا اُن کي اس مهرباني پر شکر کيا *

اس کے بعد مولوي مرزا فتح محمد صاحب کهڑے هوئے اور نهايت عمده اور لطيف طرز سے مندرجه ذيل گفتگو کي *

## تقرير مولوي مرزا فتح محمد صاحب

جناب سيد صاحب ! —

آپ کے احسان عام اور عنايتوں اور قومي همدردي اور دلسوزي کے شکريه میں عهده برا هونا ايک ايسے فصيح هندوستاني کا کام هی جو آپ هي کي طرح دل و دماغ رکهتا هو — نه ميرے جيسے عام شخص کا — اس باره میں میں تو اسقدر کهه سکتا هوں که " خاموشي از سپاس تو حد سپاس تست " دوسري يهه وجهه بهي هی که جس چيز کا کوئي شکريه ادا کيا جاتا هی تو پهلے اُن چيزوں کا تذکره کرنا ضروري هوتا هی جنکي شکر گذاري منظور هو اور اس تقدير پر بهي پهر اُنهیں کار ناموں کا تذکره کرنا لازم آتا هی جو اپني قوم کے ليئے کيئے هیں پس اُن واقعات کا تذکره کرنا بهي ايک

قوي دل آدمي کا کام ھی سمجھے تو مسلمانوں کي پہلي اور موجودہ حالت پر خیال کرکے کچھہ بولنے کي طاقت باقي نہیں رھتي - البتہ ان چند مختصر فقروں سے اُن امور کي طرف اشارہ ھوسکتا ھی کہ جو احسان عام اور عنایتیں خواہ ابقاء قوم کے متعلق ھوں خواہ اخلاق و تمدن کے متعلق ھوں آپ کے جد امجد نے اپني قوم کے لیئے مبذول فرمائیں وہ سبکي سب جناب نے باتباع اپنے جد امجد کے اپني تمام قوم سے مرعي رکھیں - اور باطاعت اُن کے پورا کرنے کي کوشش کي - یہہ سچ ھی کہ آپنے اسلام کو دنیوي اور دیني برکتوں میں جیساکہ وہ ابتدا میں تھا ویسا ھي دکھانے میں سعي فرمائي - مگر یہہ ایک بندھا ھوا قاعدہ ھی کہ جسطرح تمام مادي چیزیں بہ سبب امتداد مدت کچھہ کچھہ تغیر پذیر ھوتي ھیں اسیطرح ھرایک مذھب زمانہ کے گذرنے کے باعث سے بیروني خیالات کے مل جانے سے کچھہ اور کا اور ھي ھوجاتا ھی - جب اسلام کا آفتاب روشن ھوا جسکو تیرہ سو برس کا عرصہ گذرا ھی اُسمیں بموجب قاعدہ صدر طرح طرح کي بیروني آمیزشیں ھوئي ھیں - آپ نے صرف اُس روشن آفتاب اسلام سے کالے پیلے بادلوں کو جو بیروني آمیزش سے عبارت ھی ھٹانا چاھا ھی اور اصلي روشن صورت دکھانے کي کوشش کي ھی - مگر انسانوں کا یہہ ایک فطرتي اصول ھی کہ جس چیز کو وہ ذرا اجنبي حالت میں دیکھتے ھیں یا اپني سمجھي ھوئي باتوں سے بڑھکر خیال کرتے ھیں اُس سے عموماً نفرت کیا کرتے ھیں - آپنے اس مشکل سے مشکل تر معاملہ کو اس طرح حل کیا کہ آپنے اُس اجنبي مفھوم کا خود نمونہ بنکر دکھایا - جولوگ قوموں کے سلسلہ تنزل اور ترقي کے اسباب پر غور کرنے پر متوجھہ ھوئے ھیں بخوبي جانتے ھیں کہ کسي بڑے سے بڑے امر کو بآساني انجام دینے کے لیئے جیسا یہہ طریقہ سہل ھی کہ بجاے کہنے کے عمل کرکے دکھایا جاوے اور کوئي طریقہ آسان نہیں ھی - کیونکہ انسان بہ نسبت کانوں کے آنکھوں سے بہت جلد تعلیم پاسکتا ھی - سو آپنے اُن تمام نبوي اخلاق اور طرز طریق پر خود عمل کرکے دکھا دیا اسلیئے میں کہہ سکھتا ھوں کہ -

شجاعت میں کرم میں عدل میں اخلاق حسنہ میں
وھي رستہ ھی تیرا جوکہ رستہ تھا تیرے جد کا

الغرض ان مشکلات کے حل کرنے میں جو محنتیں مذکورہ بالا برداشت

کي گئیں اُن کا شکریہ ادا کرنا بھي آپ ھي جیسے شخص کا کام ھوسکتا ھی - میں زباني شکریہ سے قطع نظر کرکے ایک ضروري بات کو بیان کرنا چاھتا ھوں - ھر ایک چیز کا شکر زباني ھي نہیں ھوتا بلکہ شکر کبھي اطاعت سے - کبھي بعض افعال کے کرنے سے بھي ھوتا ھی میں یقین کرتا ھوں کہ اکثر اوقات شکر علاوہ اپنے فرایض انساني ادا کرنے کے جسکا شکر کیا جاتا ھی اُس کي خوشنودي کے لیئے بھي ھوتا ھی - پس سید صاحب کي خوشنودي کس امر میں ھی - صرف اس امر میں کہ مدرسۃالعلوم کا کام ھر طرح سے مکمل ھو جاوے جسکا مکمل ھونا ھماري ھي بہتري کے لیئے ضروري سے ضروري تر ھی - یہہ شکر " بیک کرشمہ دوکار " کا مصداق ھی - ایک سید صاحب کي خوشنودي اور پھر اس میں بھي ھماري ھي سراسر بہتري موجود ھی اور وہ یوں ھوسکتا ھی کہ مدرسۃالعلوم کو روپیہ سے مدد دي جاوے - اگر میں غلطي نہیں کرتا تو ابھي مدرسۃالعلوم کي تکمیل کے لیئے قریباً بیس ھزار روپیہ سالانہ کي مستقل آمدني کا مہیا ھونا ضروري ھی اور اُس کي اسقدر ضرورت ھی کہ علاوہ روحاني برکات کي فضیلت اور بزرگي کے وہ جو ویسراے اور گورنر جنرل ھند کي کونسل کا ایک آنریبل ممبر رھچکا ھی ایک ایک روپیہ اور آتھہ آتھہ آنہ کے لیئے ملکوں ملکوں مانگتا پھرتا ھی اور اُسکو بھي اپني دعوت میں قبول کرنے سے عار نہیں کرتا اور پھر آتھہ آتھہ آنہ دینے والونکا دلسے مشکور ھوتا ھی اس سے سامعین خیال فرما سکتے ھیں کہ اُس ضروري کام کے لیئے روپیہ کي کہانتک ضرورت ھی پس اس مطلب پر متوجہہ ھونا اور اُس کو پورا کرنا سید صاحب کا اصلي شکریہ ھی اور یہہ شکریہ ایسا سہل ھی جس کا ادا کرنا ھمارے قابو میں ھی پس اس شکریہ کے ادا کرنے کي طرف توجہہ ضروري اور کار آمد ھی - مگر یہہ بھي یاد رکھنا چاھیئے کہ جو کچھہ ابھي سید صاحب نے فرمایا - کہ اگر بہت جلد اسطرف توجہہ نہ کروگے تو یاد رکھو کہ پھر آپ توجہہ کرنے کے قابل بھي نہ رھوگے - سو میں بھي کہتا ھوں کہ ایسے اسباب ھمارے گرد و پیش موجود ھوتے جاتے ھیں کہ اگر ھم مدعاے مذکور کے انجام میں کچھہ بھي تغافل کرینگے تو پھر ھمکو اُسپر متوجہہ ھونا ھي نہایت مشکل ھو جائیگا - پس اولاد پر رحم کرو - علاوہ اس کے یہہ بات نہایت شرم کي ھی کہ قریباً چھہ کروڑ مسلمانوں سے تمام ھندوستان میں

ایک تعلیم گاہ یعني اپنے بچوں کي تعلیم پانے کا ایک گھر بھي نہ بن سکے - اگر دو دو پیسے فی مسلمان لیئے جاویں تو کسقدر روپیہ جمع ھوسکتا ھی- میں ایک اور ضروري بات بھي جو سید صاحب نے نہیں کہي اور شاید اُن کو کہني مناسب بھي نہ تھي عرض کرتا ھوں - آپکو معلوم ھی کہ مدرسۃالعلوم کسیقدر تعمیر بھي ھوچکا اور بي اے کلاس تک اُس میں تعلیم بھي ھوتي ھی - اور کالج کي حد تک بھي پہونچ گیا ھی اور جس کو خدا کے فضل سے اب یہہ بات بھي حاصل ھوگئی ھی کہ اُس کے طلباء کا امتحان وھیں لیا جایا کرے مگر اس کے ساتھہ ھي یہہ بات بھي ھی کہ اُس میں ابھي بہت کچھہ کام باقي ھی -- سید صاحب کي جو کچھہ کہ عمر ھی وہ حد طبعي کے قریب تک پہونچ گئي ھی - خدا نخواستہ اگر وہ ھم میں نرھیں تو پھر ھماري اس قوم سے جس کا اب یہہ حال ھی کہ وہ کہنے سننے سے - ترغیب سے ترھیب سے - چمکار نے سے - پہلوں کے حالات سنانے سے - آیندہ کے خطرات جتانے سے اپني حالت پر رحم نہیں کھاتي اور اپنا کام نہیں کرتي اُنمیں سے بھي کوئي ایسا شخص پیدا ھو جو قومي آسودہ حالي کے لیئے بیشمار تکلیفوں کا متحمل ھوسکے - پس سید صاحب کو نہ شکریہ کي نہ تعریف کي نہ دعا کي کوئي خواھش ھی صرف روپیہ کي ضرورت ھی سو ھم سب کو ادھر متوجہہ ھونا چاھیئے اور روپیہ جمع کرنے کي کوشش کرني چاھیئے - اخیر میں ھم دعا کرتے ھیں کہ او خدا - ! تو ھم کو یہہ توفیق دے *

سید صاحب نے اس گفتگو کا نہایت مختصر لفظوں میں شکریہ کیا اور کہا *

## تقریر سید صاحب

میں مولوي فتح محمد صاحب کي اسپیچ کا شکریہ اداکرتا ھوں جو کچھہ کہ اُنہوں نے قوم کو ھمدردي اور قومي کام کي طرف رغبت دلانے میں کي ھی جو کچھہ اُنہوں نے اپني طویل تقریر میں پہلے بیان کیا اُسکو اسوقت میں یوں ھي رھنے دیتا ھوں مگر جو الفاظ کہ اُنہوں نے اپني اسپیچ کے اخیر میں بیان کیئے ھیں اُسکا شکریہ تمام مسلمانوں کو ادا کرنا چاھیئے اور تمام مسلمانوں کو اُسپر توجہہ اور غور کرکے قومي کام کو جسکا اُنہوں نے ذکر کیا ھی انجام پہونچانا لازم ھی *

اس تقریر پر کارروائي ختم هوئي اور قریب ۱۲ بجے رات کے جلسه برخاست هوا *

میں جب اُن پنجابي رئیسوں کي زبان سے نهایت عمدگي کے ساتهه همدردي اور قومي ترقي کے جوش میں بهرے هوئے الفاظ پنجابي لهجه میں سنتا تها تو چونکه یهه پهلا مرتبه تها که لایق پنجابي اسپیکروں کي تقریریں سنوں مجهکو عجب طرح کا لطف اس میں آتا تها اور جب وه سید صاحب کي عمر کا حال بیان کرتے تهے اور لوگوں کو جلد اس قومي کام کي طرف توجهه کرنیکي ترغیب دیتے تهے تو لوگوں کے دلوں پر عجب طرح کا اثر هوا تها بهتوں کي آنکهیں ڈبڈبا آئي تهیں بهتوں کے آنسو جاري هوگئے تهے *

اسي مقام لودهیانه ے ایک فیض سید صاحب کا شروع هوچکا تها بهت سے مسلمانان نوجوان تعلیم یافته مذهب اسلام پر جو جو شبهات اُنکو تهے سید صاحب کے سامنے بیان کرتے تهے اور سید صاحب اپني پر اثر تقریر سے اُن شبهوں کو رفع کرتے تهے پنجاب میں علوم جدیده کي روشني مسلمانوں میں به نسبت همارے صوبه کے زیاده پهونچي هی وهاں مشنري اسکول اور مشنریوں کا کاربار بهي به نسبت همارے صوبه کے زیاده معلوم هوتا هی مشنریوں کے اخبار بهي وهاں چهپتے هیں مباحثے اور رد و قدح کي کتابیں بهي زیاده چهپتي هیں هندوستاني عیسائي بهي جو تعلیم یافته بهي هیں وهاں زیاده هیں پس یهه ایک امر لازمي هی که وهاں کے نوجوان تعلیم پانے والوں کے دلوں میں هر قسم کے شبهات پیدا هوں اور کم سے کم یهه که جو شبهات وه سنتے هیں اُنکے تسلي بخش جوابوں کي اُنکو تلاش هو پس جس چیز کي وه تلاش کرتے تهے سید صاحب کي تقریر میں پاتے تهے میں نے سنا هی که ایک نهایت معزز مسلمان پنجابي نے ایک بهت بڑے شهر میں ایک مجمع میں جسمیں بهت معزز لوگ جمع تهے نهایت صفائي اور سچائي سے کها که میرے دل میں مذهب اسلام کي طرف سے اسقدر شبهات تهے که میں اُسکو سچا مذهب نهیں جانتا تها اور اُسکے چهوڑنے پر آماده تها صرف سید صاحب کي تحریرات پڑه پڑه کر مجهکو اسلام کي سچي روشني ثابت هوئي اور اب جسقدر مجهکو اسلام کے برحق هونے پر یقین هی شاید کسي کو نهوگا *

سید صاحب ابھي لودھیانہ ھي میں موجود تھے کہ انجمن اسلامیہ جالندھر کي طرف سے ایک ڈپوٹیشن استقبال کے واسطے یہاں پہونچا جس میں بزرگان مندرجہ ذیل شامل تھے منشي نہال الدین خاں صاحب رئیس جالندھر - ضیاءالدین خاں صاحب رئیس جالندھر منشي گل محمد خاں صاحب رئیس و وکیل جالندھر - محمد بیدار خاں صاحب رئیس جالندھر ان سب بزرگوں سے نہایت خوشي سے ملاقات ھوئي اور یہہ سب بزرگ لکچر کے جلسہ میں بھي شریک تھے اور جالندھر کي روانگي کے وقت آنکا انتظار کر رہے تھے *

لودھیانہ کا سفر نہایت حسن و خوبي سے ختم ھوا اس مقام پر جو کچھہ ھوا اسکي مبارکي خان بہادر منشي قادر بخش خاں صاحب کے لیئے ھی وہ نہایت عالي خیال اور قومي ترقي کے خواھاں ھیں قومي بھلائي کے کاموں میں ھمیشہ پیش قدمي کرتے رھتے ھیں سید صاحب کے چندہ یادگار میں بھي اُنہوں نے بہت کچھہ کوشش کي تھي اور علیگڈہ میں تشریف لاکر مدرسۃالعلوم کو بھي ملاحظہ کیا تھا - خدا کرے کہ ھماري قوم میں خان بہادر سے اور لوگ بھي پیدا ھوں تاکہ قومي کاموں کے انجام میں مدد ملے خدا تعالیٰ خان بہادر کو زندہ و کامیاب رکھے آمین *

---

# حالات مقام جالندھر

## مرتبہ اول

چوبیسویں جنوري سنہ ۱۸۸۴ ع کو نو بجے صبح کے سید صاحب لودھیانہ سے روانہ ھوئے بزرگان لودھیانہ نے جس طرح استقبال کیا تھا اُسي طرح مشایعت کي ریلوے اسٹیشن پر رؤساء و عمایدِ اور افسران وعہدہداران رخصت کرنے کے لیئے جمع تھے اُن لوگوں کي باتوں سے اور چہروں سے نہایت افسردگي رخصت کے وقت پائي جاتي تھي - سب لوگ کہتے تھے کہ اگر سید صاحب کچھہ زیادہ قیام فرماتے تو لوگوں کو بہت خوشي ھوتي *

غرض کہ سیدصاحب ھر ایک سے رخصت ھوکر ریل کي گاڑي میں معہ اپنے احباب ھمراھي کے سوار ھوئے اور جو بزرگ کہ جالندھر سے بطریق استقبال تشریف لائے تھے یعني منشي نہال‌الدین احمد صاحب و ضیاءالدین خاں صاحب و منشي گل محمد خاں صاحب و محمد بیدار خاں صاحب بھي اُسي گاڑي میں بیٹھے جس میں سید صاحب اور ھم سب تھے ریلوے کیمرج کثرت احباب سے کھچا پچ بھرگئي اور نہایت خوشي سے رستہ کٹنا شروع ھوا *

ایسے مجمع احباب میں اور خصوصاً جس میں سید صاحب بھي موجود ھوں بجز نئے اور پرانے خیالات کے اور کیا باتیں ھوسکتي ھیں احباب میں سے کوئي کسي امر کي نسبت جس کا علوم جدیدہ یا فطرت کے برخلاف اسلام میں ھونے کا شبہہ ھوتا تھا اور کوئي کسي امر کي نسبت سید صاحب سے سوال کرتا تھا اور سید صاحب اپني تقریر پر تاثیر سے اُس کا بیان اور اُس کي اصلیت اور حقیقت بیان کرتے تھے اور ثابت کرتے تھے کہ اصل اسلام پر جسکو سید صاحب ٹھیٹ اسلام فرمایا کرتے ھیں نہ علوم جدیدہ سے اور نہ قدیمہ سے اور نہ نیچر سے کچھہ بھي شبہہ وارد ھوسکتا ھی - جہاں تک کہ میں خیال کرتا ھوں یہہ کہہ سکتا ھوں کہ سید صاحب کے بیان سے لوگوں کے دلوں کو بہت تسلي اور تسکین ھوتي تھي اور مذھب اسلام جیساکہ برحق ھی ویساھي اُنکو دکھائي دیتا تھا *

جب ھماري ٹرین شہر جالندھر کے اسٹیشن پر پہونچي تو ایک بڑا

مجمع روساء و عمايد و افسران سرکاري کا معه بہت سي دواسپه گاڑيوں اور فٹنوں کے نظر آيا - جب سيد صاحب گاڑي پر سے اُترے تو نہايت زور سے لوگوں نے چيرز دي سيد صاحب نے گاڑي پر سے اُترتے هي خان بہادر سردار يار محمد خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - سيد محمد علي خاں صاحب تحصيلدار - سيد دلاور علي صاحب منصف - فقير سيد ظفرالدين صاحب کوتوال - منشي عزيزالدين صاحب سپرنٹنڈنٹ - بابو لچھمن داس صاحب منصف - مولوي سيد مراد علي صاحب مدرس هائي اسکول - پنڈت شيو نراين صاحب پليڈر - بابو سلامت رائے صاحب پليڈر - شاه محمد خاں صاحب پليڈر - منشي عمر بخش صاحب پليڈر - عبدالرحمن خاں صاحب مختار - محمد يوسف خاں صاحب خلف سردار محمد يار خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر - شيخ ظهير خاں صاحب - شمس الدين خاں صاحب - فضل کريم خاں صاحب - مير نظام الدين خاں صاحب - اصغر علي خاں صاحب رؤساء جالندهر سے ملاقات کي اور اور تمام حاضرين سے جهاں تک ممکن هوسکا باظهار شکر گذاري ملاقات کرتے تھے - اسمتقام پر بهي اکثر لوگوں کے هاتوں ميں خوبصورت خوبصورت گلدستے رنگين پهولوں کے تھے اور سيد صاحب اور اُن کے همراهي مسافروں کو خوب گلدستے ديئے گئے *

سفر کے پرو گرام ميں جالندهر کے قيام کا وقت بہت تهوڑا تجويز هوا تها اس ليئے بزرگان جالندهر نے يهه تجويز کي تهي که جب سيد صاحب اسٹيشن سے روانه هوں تو رستہ ميں جالندهر کا ٹون هال ملاحظه کرتے جاويں جو گاڑياں سيد صاحب اور اُن کے همراهيوں کے ليئے تجويز هوئيں تهيں اُن ميں وه سوار هوئے اور اور لوگ بهي اپني اپني گاڑيوں ميں سوار هوئے مجموع اُنيس گاڑياں تهيں جو ريلوے ترين کي مانند آگے پيچهے چلي جاتي تهيں *

هم سب لوگ ٹون هال ميں پهونچے اور اُس کو ديکها جالندهر کا ٹون هال نہايت عمده هی هال بهي خوبصورت اور معتدل درجه کا وسيع هی مگر اُسکا احاطه نہايت هي خوبصورت هی بہت عمدگي سے روشيں بني هوئي هيں اور چمنوں ميں نہايت خوبصورت هري کهانس لگائي هوئي هی جو مثل فرش زمردين کے معلوم هوتي هی بلکه زمرد کے فرش

میں بھي ایسي شادابي نہیں ہوسکتي جا بجا یورپین حکام اور اُنکے ساتھیوں کے لانتنس کھیلنے کے لیئے نشان بنے ہوئے ہیں اور اُن کے لیئے ہرطرح کي فرحت کے سامان موجود ہیں مگر اس بات کے سننے سے افسوس ہوا کہ ہندوستاني جن کے روپیہ سے یہہ سب کرشمہ ہی اُس سے بہت ہي کم فائدہ اُٹھا سکتے ہیں - سید صاحب نے بھي اسبات سے افسوس کیا اور کہا کہ یہہ ہمارا ہي قصور ہی کیونکہ ہم خود اس لایق نہیں ہیں کہ اس سے فائدہ اُٹھاویں *

بزرگان جالندھر نے اول چاہا تھا کہ سید صاحب کا لکچر ٹون ہال میں ہو مگر معلوم نہیں کہ اُنکي یہہ خواهش کیوں پوري نہیں ہوئي اور کیوں اُنکي راے بدل گئي اور بعوض ٹون ہال کے اُس کوٹھي کے احاطہ میں لکچر دینا قرار پایا جہاں سید صاحب کا ٹھہرنا تجویز ہوا تھا *

ٹون ہال کے دیکھنے کے بعد سید صاحب اور ہم سب کنور ہرنام سنگھہ بہادر اہلو والہ کي کوٹھي میں پہونچے جو سید صاحب کے قیام کے لیئے تجویز ہوئي تھي - ہم نے دیکھا کہ اُس کوٹھي کے احاطہ میں ایک بڑا شامیانہ تنا ہوا ہی اور شطرنجیوں کا فرش بچھا ہوا ہی اور بہت سي بینچیں اور کرسیاں لگي ہوئي ہیں اور یہہ مقام لکچر کے لیئے تجویز ہوا ہی - کچھہ شبہہ نہیں کہ منتظموں نے اُس مقام کي آراستگي اور فرش فروش اور بینچیں و کرسیاں جمع کرنے میں نہایت محنت و تکلیف گوارا کي ہوگي اور اُسکو نہایت عمدگي سے آراستہ بھي کیا تھا مگر افسوس ہی کہ لکچر کے لیئے وہ جگہہ مناسب نہ تھي *

خیر ہم سب نہایت آرام سے اُس کوٹھي میں ٹھہرے نہائے دھوئے کپڑے بدلے کھانے کے کمرہ میں گئے جہاں نہایت عمدگي و لیاقت سے میز پر کھانا چنا ہوا تھا جناب سردار یار محمد خاں صاحب نہایت شفقت و عنایت سے مراسم میزباني ادا فرماتے تھے ہم سب نے کھانا کھایا اور پھر ڈرینگ روم میں آبیٹھے اور لکچر کے وقت کا جو چار بجے قرار پایا تھا انتظار کر رہے تھے *

لکچر کے وقت معین سے پہلے جناب کرنیل ینگ صاحب بہادر کمشنر اور سردار بکرماں سنگھہ بہادر سي ایس آئي اور برون صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور پادري وائي کاف صاحب اور پادري گولک ناتھہ صاحب

سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے اور ادھر اودھر کي بات چیت هوتي رهي - شامیانہ کے نیچے بہت سے لوگوں کا جمع هونا شروع هوگیا تھا منتظموں نے جسقدر لوگوں کے جمع هونیکا خیال کیا تھا اُس سے بہت زیادہ لوگ جمع هوگئے تھے *

جالندھر کي مجلس اسلامي کي جانب سے سید صاحب کي خدمت میں اڈریس پیش هونے اور لکچر دینے کا ایک هي وقت بزرگان جالندھر نے مقرر کیا تھا جو مناسب نہ تھا اور آخر کار اسي سبب سے جالندھر میں اور نیز لاهور میں دونوں جگھہ خرابي هوگئي *

جبکہ ٹھیک چار بجے سردار یار محمد خاں صاحب کمرہ میں تشریف لائے اور سید صاحب سے مقام لکچر میں چلنے کو کہا هم سب وهاں گئے سب حاضرین نے نہایت دلي جوش سے چیرز دي اول سید صاحب کي ممبران میونیسپل کمیٹي جالندھر و دیگر روساء و عماید سے ملاقات هوئي اور سب لوگ اپني اپني کرسیوں پر بیٹھہ گئے صاحب کمشنر بہادر سید صاحب کے پاس تشریف فرما هوئے مگر خلقت کے هجوم کا یہہ حال تھا کہ دم بدم بڑھتا جاتا تھا هر کس و ناکس کا ایک مجمع کثیر اکھٹا هوگیا جسکي تعداد کئي هزار آدمي لوگ خیال کرتے هیں انتظام میں کسیقدر بے لطفي هوئي بهر حال جوں توں کرکے اُردو اڈریس پیش هوئي اور منشي سید دلاور علي صاحب نے نہایت بلند آواز اور فصاحت سے اُسکو پڑھا - اُسکے بعد فقیر ظفرالدین صاحب نے اُس اڈریس کا انگریزي ترجمہ پڑھا اُسوقت لوگوں کي کثرت اور زیادہ هوگئي تھي اور لوگوں کي آواز بھي بند نہوتي تھي اُس غل میں انگریزي اڈریس اُن لوگوں میں سے بھي بہت کم نے سني جو قریب تر بیٹھے هوئے تھے *

اسکے بعد هائي اسکول جالندھر کے طالب علموں کي جانب سے ایک اڈریس پیش هوئي اور رائے بھگت رام صاحب خلف رائے سالگرام صاحب آنریري مجسٹریٹ و رئیس جالندھر طالب علم هائي اسکول نے اُسکو پڑھا سید صاحب بھي نہایت مشکل سے اُس اڈریس کو سن سکے - وہ اڈریسیں جو پیش هوئیں ذیل میں مندرج هیں *

# ایڈریس انجمن اسلامیہ

## بخدمت عالی جناب جوادالدولہ عارف جنگ آنریبل مولوی سید احمد خاں صاحب بہادر سی ایس آئی

ہمارے آنریبل سید!

ہم ممبران انجمن اسلامیہ جالندھر اس ضلع کے مسلمانوں کی طرف سے خصوصاً اور دیگر باشندوں کی جانب سے عموماً آپ کی اس توجہہ کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتے ہیں - کہ آپنے ہماری درخواست کو قبول فرمایا اور آج ہمکو اپنی تشریف آوری سے اس سپاسنامہ کے ذریعہ سے اپنی محبت اور اخلاص دلی ظاہر کرنے کا موقع دیا *

اسوقت ہم آپ کو اس جلسہ میں رونق افروز دیکھکر نہایت مسرت اور خوشی سے اپنے آپ کو اور اپنے شہر و ضلع کو مبارکباد دیتے ہیں - اور کہتے ہیں " مبارک ہی گورنمنٹ اور قوم کا خیر خواہ " *

آپکی ذات با برکات سے جو کارہاے نمایاں اور نیک کارروائیاں گورنمنٹ انگلشیہ دام اقبالہ کی خیر خواہی اور قوم و ملک کی بہتری کے لیئے وقوع میں آئی ہیں اس موقع پر اُن سب کا شمار کرنا ہمارا کام نہیں - لیکن اگر ہم اُن سب کے لحاظ سے آپ کی ذات پر فخر کریں تو نا زیبا نہوگا *

ہندوستان میں قومی ہمدردی کا لفظ گذشتہ صدی میں پہلے پہل آپ ہی کی زبان مبارک پر آیا اور آپ نے اُسی نہایت عمدہ اسلوب سے علمی اور عملی طور پر اس وقت تک نبہایا - وقتاً فوقتاً - ہر ایک موقع پر مسلمان فرماں پذیر قوم کو گورنمنٹ کی منشاء مبارک سے مطلع کرنا اور گورنمنٹ کو قوم کی حالت زار پر توجہہ دلانا اور اُنکے ضروری مطالب و مقاصد کو نہایت عجز کے ساتھہ پیش کرنا آپ کا معمولی کام رہا ہی جو خیر خواہ ملک کا بھاری فرض ہی *

جب آپنے مسلمانوں کو علمی ترقی کے لحاظ سے بہت پست حالت میں دیکھا تو اُنہیں گورنمنٹ کی اس فیضان عام سے مستفیض ہونے کی پوری رغبت دلائی پھر جب آپنے بعض لحاظ سے مسلمانوں کے لیئے ایک علیحدہ اسلامی کالج قایم کرنے کی ضرورت دیکھی تو لنڈن میں جاکر وہاں

کي يونيورسٹيوں کو ديکھا اور اُنکے نمونه پر عليگڈه ميں مدرسة العلوم للمسلمين کي بنا ڈالي *

اگرچه اسلامي سلطنتوں کے مختلف عهدوں ميں بغداد اور اندلس وغيره ميں بڑے بڑے اسلامي بيت العلوم قايم تھے ليکن مفلس قوم سے بھيک مانگ کر بيت العلوم قايم کرنا آپ هي کا کام هی - جو غالباً دير تک صفحه تاريخ پر آپ کے نام نامي کے ساتھه ياد گار رهيگا *

هم اس سے بھي غافل نهيں هيں که کمال قومي همدردي نے آپ کو اس امر پر آماده کيا هی که جسطرح معزز اور تونگر لوگوں کے لڑکے لندن ميں جاکر امتحان سول سروس کے بعد معزز عهدوں پر ممتاز هوتے هيں اُسيطرح سے مفلس اور غريب مسلمانوں کے بچے بھي گورنمنٹ کے اس فيض سے محروم نه رهيں - يهه بھي آپ هي کي همت کا مقتضي هی *

آپ نے ممبر کونسل هونے کے زمانه ميں بھي قوم کو فراموش نهيں کيا - ٹيکے اور قاضيوں کا ايکٹ اس امر پر کافي دليل هی *

اهل هنود اور عيسائي صاحبوں کو بھي آپنے هميشه نظر مساوات سے ديکھا هی اور هم قوم سمجھا هی - چنانچه مدرسة العلوم ميں هندو اور عيسائي طالب العلموں کے سب حقوق مسلمانوں کے برابر رکھے گئے هيں - اسليئے اهل هنود اور عيسائي صاحبان بھي آپ کي بے تعصبي کے شکر گزار هيں *

ممبر کونسل هونے کے زمانه ميں جو رائيں ملکي معاملات ميں آپ ظاهر فرماتے رهے هيں اکثر اهل هنود اُنکي قدر کرتے رهے هيں - بلکه بعض هندو اهل الراء اپنے بعض هم مذهب ممبروں پر آپ کو ترجيح ديتے هيں *

اب جو آپ نے محض قومي همدردي کے ليئے پنجاب کا سفر فرمايا اور هم لوگوں کو اپني راے کے اظهار کا موقع ديا - اسليئے هم لوگ اس سپاسنامه کے ذريعه سے اپني خوشنودي اور شکرگذاري ظاهر کرکے آپ کو اطمينان دلانا چاهتے هيں - که عموماً قوم کے اهل الراے آپ کے کارناموں کو غور کي نگاه سے ديکھتے هيں - اور اُنکے حسن و قبح کو سوچتے هيں اور يهي امر کاميابي کي دليل هی *

هم لوگ اُميد رکھتے هيں که قوم کي کم توجهي کے وهم سے آپ کي عالي همتي اور قومي خيرخواهي ميں کسي طرح کا فرق نهيں آئيگا -

اور اس انجمن پر آپ ہمیشہ بزرگانہ توجہات مبذول فرماتے رہینگے *

اخیر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالی آزادی بخشنے والی گورنمنٹ کا سایۂ ہما پایۂ ہمارے سرپر ہمیشہ قایم رکھے - اور اُسکے زیر سایہ ہماری قوم اور! گورنمنٹ کے خیر خواہ کی کارروائیوں میں برکت دے - ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد *

آپکا مخلص انجمن کا خیر اندیش
یار محمد خاں عفی عنہ

اکسٹرا اسسٹنٹ

To

THE HON'BLE
MAULVI SAIYAD AHMED KHAN,
BAHADUR, C. S. I.

SIR,

We, the members of the Anjuman-i-Islamia of Jullundur, desire on this occasion to express on behalf of the Mahomedan residents of this District especially and on behalf of others generally, the sincere gratitude we owe you, for permitting us to offer this address to you, and to evince the high regard and esteem we cherish for you.

We cannot help congratulating ourselves and the residents of this city and District generally, in as much as we have the good fortune of having you in the midst of us now, and we would give vent to our feelings by exclaiming blessed is he who is loyal to the crown and who is a well-wisher of the nation to which he belongs.

It is not within our province to recount the numerous deeds by which you have, during your career in life, eminently evinced your loyalty to Government, and your desire to promote the welfare of your country; but it would not be inappropriate in us to feel proud of you with reference to them, as we cannot refrain from doing.

It was in the latter part of the last century of our era that we learnt from you what it is to be patriotic, and you have by your example shewn us what it is to be really patriotic in practice as well as in theory. Your main object has invariably been, on the one hand to make known to the loyal Mahomedan subjects of this country the benevolent intentions of Government with regard to them, and on the other to bring to the notice of Government, with prudence and ability, their condition and wants which is eminently the prerogative of all who love their country.

When you found the Mahomedans of this country sunk in ignorance, you endeavoured to instil in them the desire of availing themselves of the liberality of Government as regards the diffusion of knowledge among the masses, and when you felt convinced on several grounds that a separate College should be established for Mahomedans, you undertook to visit England and to inspect the Colleges and Universities of the country; and on your return thence laid the foundation of a grand Mahomedan Institution at Aligarh on the model of English Schools.

There were great Educational establishments in Turkey and Spain when the Mahomedans were in power, but they were maintained at State expense. In these days we know of no instance among our countrymen, of any one attempting to establish an institution by the charitable contributions of the public, and this you only have succeeded in doing, and for this great deed your name "will run down in history and posterity will turn to you a reverential eye."

We are fully aware that purely patriotic feelings impelled you to wish that just as the sons of the rich and respectable people of this country obtain high Government appointments by prosecuting their studies and passing the Civil Service Ex-

amination in England, the sons of the comparatively poorer classes should have similar advantages in this country by being brought up in the institution you have established.

When a member of the Legislative Council you were not unmindful of the interests of the Mahomedans, as is evinced by your endeavours to have the Qazees and Vaccination Acts passed.

You have been equally mindful of the interests of Hindus and Christians, who are not debarred from reaping the benefits of the Institution you have established. They too are therefore grateful to you for your unprejudicial feeling of benevolence towards them. The opinions, you expressed on questions affecting the rights of people of this country, while a member of the Legislative Council, were considered weighty and sound by the Hindus, and they gave you preference to the Hindu Members of the Council as a representative of their interests.

We now wish to express our sincere gratitude and thankfulness to you for your visit to the Panjab, which is purely owing to your disinterested and patriotic feeling and for giving us the opportunity of expressing the high regard and esteem we cherish for you by means of this address, and we would humbly assure you that the wise and prudent throughout the nation, appreciate highly all that you have done for your country and have begun to ponder on it seriously. This, we would venture to say, is sufficient evidence of your eminent success.

We sincerly trust that if ever you find that your actions are not appreciated in the light they ought to be, you will impute the circumstance to the ignorance which prevails among the people and not consider it as one calculated to thwart your noble aspirations for promoting the welfare of your country, and that you will continue to be kind and considerate to this humble Community of Mahomedans.

We shall conclude with the prayer that the protection of our benign Government, which always emboldens us to act independently, will rest on us and crown with success the efforts of the well-wisher of our country and nation.

We remain
Sir
Your Obedient Servants
the Members of the Anjumani
Islamiah of Jullundur.

Jullundur,
24*th January*, 1884.

---

## اڈریس از جانب طلباے گورنمنٹ اسکول جالندھر

جناب سید صاحب نجم الہند —

میں کل طلباء گورنمنٹ اسکول کي طرف سے جناب سید صاحب بہادر نجم الہند کا اُن تکالیف کي عوض جو اُنہوں نے جالندھر تشریف لانے میں برداشت کي ہیں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ہم جناب سید صاحب بہادر کو اُن اُمید بھري آنکھوں سے دیکھتے ہیں جس طرح عرب میں دھوپ سے جلا ہوا قافلہ ایک سرسبز اور شاداب نخلستان کي طرف نگاہ کرتا ہی *

جناب سید صاحب صرف ایک قوم یا ایک خاص فرقہ کے ہي مددگار نہیں ہیں بلکہ وہ جناب بابو کیشب چندر سین اور سري سوامي دیانند سرستي کے پیروں کو بھي اُسي نظر عنایت سے دیکھتے ہیں کیونکہ وہ خاص مسلمانوں کے ہي معاون نہیں ہیں بلکہ وہ کل ملک کے مددگار کل ہندوستان کے جان نثار ہیں - آج کا دن جالندھر کے واسطے عموماً اور ہم طلباء کے واسطے خصوصاً ایک مبارک دن ہی جس میں ہم کو ایک حامي قوم اور معاون ملک بزرگ کي زیارت نصیب ہوئي *

بندہ بھگت رام طالبعلم گورنمنٹ اسکول
جالندھر جماعت پنجم

ان اڈریسوں کے ختم ہونے پر شور و غل زیادہ ہوگیا ہر چند لوگ چپ کرنا چاہتے تھے مگر غل بند نہوتا تھا آخر کار سید صاحب اڈریسوں کا جواب دینے کو کھڑے ہوئے اُنکو دو اڈریسوں کا جواب دینا تھا اور اُنکا ارادہ تھا کہ ان اڈریسوں کا اور خصوصاً طالب علموں کي اڈریس کا جواب کسیقدر طویل دیا جاوے اُنھوں نے اڈریسوں کا جواب اسطرح پر شروع کیا *

## تقریر سید صاحب اُن اڈریسونکے جواب میں

پریسیڈنت و دیگر بزرگان —

بزرگان و رئیسان جالندھر نے جو کچھہ میرے ناچیز کي قدر و منزلت کي ہی اور جس مہرباني و محبت سے میرے ساتھہ پیش آئے ہیں میں اُسکا دلي شکریہ ادا کرتا ہوں اے دوستو جو کچھہ آپ نے میري خدمات قومي کا ذکر کیا ہی اور آپ نے براہ قدرداني اُسکي تعریف کي ہی میں یقین کرتا ہوں کہ وہ آپنے صرف براہ محبت و عنایت فرمایا ہی اور مجھے اس بات کا یقین ہی کہ جو کچھہ کہا گیا ہي وہ ایسے شخص کي نسبت کہا گیا ہی جو اُسکا استحقاق نہیں رکھتا مجھکو آپ لوگوں کا یہہ جوش ہمدردي دیکھکر خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ اس ملک کے ہندو و مسلمانوں کو اس بات کا خیال اور جوش پیدا ہوا ہی کہ جس شخص کي نسبت وہ صحیح یا غلط طور پر خیال کرتے ہیں کہ وہ کچھہ قومي خدمت کرتا ہی اُسکو تعریف کا مستحق سمجھتے ہیں میں تو کسي طرح سے اس تعریف کا سزاوار نہیں ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگلے زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوجائینگے جو واقعي اس تعریف کے مستحق ہونگے جو آپ نے آج ایک ایسے شخص کي نسبت کي ہی جو حقیقت میں اُسکا مستحق نہیں ہی — اے حضرات آپ نے جو کچھہ میري اُس عزت کا ذکر کیا ہی جو برٹش گورنمنت سے مجھکو عنایت ہوئي ہی اُسکي بابت مجھکو چند الفاظ کہنے ضروري ہیں میں اپني عالي قدر گورنمنت کا شکرگذار ہوں جس نے میري ناچیز خدمتوں کي عزت کي مجھے بہت سے خطاب دیئے ٹیٹل دیئے عزت دي مگر آپ یقین سمجھیئے کہ میں اپنے اس قومي خطاب کو جو قوم براہ مہرباني مجھے دیتي ہی اُس سے بہت زیادہ معزز سمجھتا ہوں — چیز جو کچھہ

میري ناچیز خدمات کا جو بحیثیت ملازم یا رعایا گورنمنٹ ہونے کے آپ نے ذکر کیا هی اُس میں آپ مجهے معاف کیجیئے کا کہ کچهہ غلطي هوئي هی میںنے گورنمنٹ کي کوئي خدمت نہیں کي بلکہ جو کچهہ میںنے کیا هی وہ میںنے اپنے پاک مذهب اور سچے هادي کے حکم کي تعمیل کي هی همارے سچے هادي نے همکو هدایت کي هی کہ تم جس گورنمنٹ کے امن میں هو اُسکي اطاعت کرو اُسکے خیر خواہ اور وفادار هو پس جو کچهہ کہ گورنمنٹ کي خدمت مجهسے هوئي هو وہ حقیقت میں میرے مذهب کي خدمت تهي - آپ نے سنا هوگا کہ همارے پیشوا نے کیا کہا تها اُسنے همکو هدایت کي هی کہ حاکم وقت بادشاہ وقت کي اطاعت کرو " و لوکان عبدا حبشیا " پس آپ خیال کیجیئے کہ جب همکو ایک کالے منهہ کے غلام بادشاہ کي اطاعت کي هدایت کي گئي هی تو هم ان گورے منهہ والے حاکموں کي اطاعت سے کیوں منهہ پهیریں *

جسوقت ان گورے منهہ والے حاکموں کا لفظ سید صاحب کي زبان سے نکلا تو اُنهوں نے مسٹر ینگ کمشنر کي طرف اشارہ کیا - اُسوقت مسٹر ینگ نے نہایت اخلاق سے بطور اشارہ شکریہ کے اپني توپي سرپر سے کسیقدر اوتارلي *

اس فقرہ پر اور لوگوں نے بهي نہایت زور سے چیرز دي اور تالیاں بجائیں جو لوگ پیچهے کهڑے هوئے تهے اُنهوں نے اس شوق میں! کہ کیا هو رها هی آگے بڑہ آنیکا قصد کیا اور دهکاپیل سے تمام انتظام میں ابتري پڑگئي اور غل اسقدر هوگیا نہ کہنے والے کي بات بهي سنائي ندیتي تهي تهوڑي دیر سید صاحب کهڑے رهے کہ اگر غل موقوف هو تو وہ اور کچهہ کہیں مگر غل موقوف نہوا جناب صاحب کمشنر بہادر خود اوٹهے اور غل بند هونے اور لوگوں کے بیٹهہ جانیکي کوشش کي مگر کچهہ فائدہ نہوا - تهوڑي دیر اور انتظار کرکے سید صاحب کرسي پر بیٹهہ گئے اس انتظار میں کہ اگر انتظام هوجاوے تو وہ پهر کهڑے هوں - حقیقت میں وهاں عام لوگ نہیں بلکہ عوام کثرت سے گهس آئے تهے جنکو لکچر سننے سے کچهہ بهي تعلق نہ تها - صاحب کمشنر نے سید صاحب سے کہا کہ یہہ عوام لوگ جاهل محض کیوں چلے آئے هیں - سید صاحب نے کہا کہ یہہ لوگ سمجہتے هیں کہ ریچهہ کے ناچنے کا تماشا هی اسلیئے گهس

آئے هیں اور هر شخص آگے بڑھ کر اُسکو دیکھنا چاهتا هی *

جب دیر هوگئی اور انتظام کے هونے کی توقع نرهی تو سید صاحب اور صاحب کمشنر بہادر اُٹھہ گئے اور مجلس کا خاتمہ هوگیا سید صاحب جناب صاحب کمشنر کے ساتھہ هوا کھانے چلے گئے اور صاحب کمشنر بہادر کی کوٹھی میں جاکر چاء پی قریب مغرب کے جناب صاحب کمشنر بہادر اُن کو کوٹھی قیام گاہ میں پہونچا گئے *

صاحب کمشنر بہادر کو اس بے انتظامی کا افسوس هوا اُن کے نزدیک لکچر ٹون هال میں هونا چاهیئے تھا جس میں هر طرح کی خوبی تھی اور هر طرح کا انتظام هوسکتا تھا اُن کو اسبات کا نہایت افسوس تھا کہ منتظموں نے اُن سے کیوں نہ کہا تاکہ وہ خود ٹون هال میں بخوبی لکچر هونیکا انتظام کردیتے *

اس لکچر کے نہونے کا درحقیقت نہایت افسوس هی انجمن اسلامیہ جالندهر کی طرف سے سید صاحب کو لکھا گیا تھا کہ وہ اپنے لکچر میں اسلام کی گذشتہ اور موجودہ اور آیندہ حالت کی نسبت بھی کچھہ بیان کریں اس لیئے سید صاحب نے جالندهر کے لکچر میں مندرجہ مضامین پر لکچر کا دینا قرار دیا تھا *

۱ — اسلام کی گذشتہ اور موجودہ حالت اور ترقی آیندہ کی سبیل *

۲ — قومی تعلیم اور یہہ کہ وہ کیونکر هوسکتی هی *

۳ — اتفاق باهمی کی ضرورت مسلمانوں میں آپس میں اور هندوؤں اور مسلمانوں دونوں میں *

۴ — مسلمانوں کی سوشیل حالت آپس میں اور اُسکے برتاؤ کی موجودہ حالت مسلمانوں اور انگریزوں میں اور اُسکی ترقی کی ضرورت *

سید صاحب کا ارادہ تھا کہ اس لکچر کو بھی پورا پورا لکھہ لیں چنانچہ پہلا مضمون اُنہوں نے لکھہ لیا تھا اور دوسرے مضمون کا بھی کچھہ حصہ لکھا گیا تھا باقی لکچر ناتمام تھا جسکو وہ زبانی بیان کرتے *

سید صاحب کا ارادہ تھا کہ اس ناتمام لکچر کو چاک کردیں مگر اُنکے دوستوں نے اصرار کیا کہ جسقدر لکھا هوا هی یہہ بھی نہایت عمدہ هی اسیقدر کو اس مقام پر چھاپ دیا جاوے چنانچہ وہ ناتمام مسودہ اُنہوں نے عنایت کیا جسکو هم بجنسہ اس مقام پر ثبت کرتے هیں —

بزرگان جالندھر یقیني میرے ممنون ہونگے کہ اگرچہ اتفاقات سے نہایت ضروري مضامین پر سید صاحب کا لکچر اُنکے شہر میں نہوا مگر میں اُسکا ایک حصہ اس رسالہ کے ذریعہ سے اُن تک پہونچاتا ہوں *

# نا تمام مجوزہ اور غیر متلو لکچر مقام جالندھر کا

صدر انجمن و دیگر بزرگان -

آج مجھکو آپ صاحبوں کي خدمت میں کھڑے رہنے سے نہایت خوشي ہی میں آپ صاحبوں کي اُس عنایت و محبت کا شکر کرتا ہوں جس سے اپنے مجھکو یہاں بلایا ہی اور آپ صاحبوں کے ارشاد کي تعمیل سے جو افتخار مجھکو حاصل ہوا ہی وہ ہمیشہ میرے لیئے عزت کا باعث ہوگا - مسلمانوں کا مجمع میرے دل کو نہایت خوش کرنے والا اور اُن کي ترقي کے خیالات میري روح کو نہ صرف اس زندگي میں بلکہ آیندہ زندگي میں بھي تروتازہ رکھنے والے ہیں الحمد لله کہ میں یہہ دونوں باتیں یہاں پاتا ہوں *

بزرگان من — اکثر بزرگوں کو اسلام کي گذشتہ اور موجودہ حالت اور ترقي آیندہ کي سبیل کي تفتیش رہتي ہی اسلام کا لفظ اور اُسکي گذشتہ اور موجودہ حالت اور ترقي آیندہ کي سبیل کي تفتیش سنکر مجھکو تعجب ہوتا ہی - اسلام ایک لازوال نور ہی جو ہمیشہ سے روشن ہی اور ہمیشہ روشن رہیگا - اسلام خود خدا کا نور ہی جو مثل اُسکي ذات کے ازلي و ابدي ہی - یہي نور اسلام آدم کے سینہ میں تھا - اسي نور اسلام نے نوح اور شیث اور یعقوب و ابراہیم موسی و یحیی و عیسی تمام انبیاء علیہم السلام کے دلوں کو منور کیا تھا - یہي نور اسلام ہی جو فاران کے پہاڑ پر چمکا اور اسمعیل کے دل میں اوترا اور اُس کنکریلي ریتیلی زمین کو منور کیا جسکو ہم عرب یا حجاز کہتے ہیں وہیں اُس نے اپنا گھر بنایا اور ابراہیم نے کہا جبکہ وہ اور اسمعیل اُس گھر کي دیواروں کو اُٹھا رہے تھے " ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم " خدا نے اُس کو قبول کیا پس وہ مقبول ہی اور ہمیشہ مقبول رہیگا - اُسي نور نے آخرکار سینہ مبارک محمد رسول الله صلعم سے ظہور کیا وہ نور نہ کسي خاص قوم کے لیئے مخصوص

تھا نہ کسي خاص ملک کے لیئے وہ تمام دنیا کے لیئے روشني تھا اور روشني هی اور روشني رهیگا هر ایک مسلمان کے سینہ میں وهي نور هی اُس میں نہ کبھي تغیر هوا هی نہوگا - اختلاف فرق سے جو مذهب اسلام میں دکھائي دیتے هیں اُس نور میں کچھہ نقصان نہیں آتا - تهوڑي دیر کے لیئے اسلام کے تمام مختلف فرقوں کا تصور کرو اور تمام مختلف باتوں یا مسئلوں کو حذف کرتے جاؤ حذف کرتے کرتے بہت کچھہ باقي رہ جاویگا جس پر سب فرقے متحد هونگے پس وهي نور اسلام هی جو با وصف اختلافات کے سب میں بلا نقصان کے منور هی *

مختلف فرقوں کے باهمي مباحثے اور ایک کو دوسرے کي تکفیر اُس پاک نور میں کچھہ نقصان نہیں ڈالتي بلکہ اُس کو اور زیادہ منور کرتي هی - ایک مسلمان فلاسفر یا یوں کہو کہ ایک بدبخت نیچري یہہ سمجھتا هی کہ اسلام کو اگر دلایل عقلي اور مسایل علمي سے تطبیق دیکر استحکام دیا جاوے تو اُن کے دلوں میں جو علمي تحقیقاتوں پر وثوق رکھتے هیں زیادہ تر موثر هوگا - ایک مقدس عابد و زاهد خدا پرست سیدھا سادا مولوي اُس کي تکفیر کرتا هی اور کہتا هی کہ خدائي باتوں تک انسان کي ناقص عقل نہیں پہونچتي مذهبي باتوں کو بغیر عقل کي مداخلت کے ماننا چاهیئے کچھہ لوگ ایسے هوتے هیں جن کو پہلے شخص کي باتوں سے تسکین هوتي هی کچھہ ایسے هوتے هیں جو دوسرے مقدس بزرگ کي باتوں پر ایمان رکھتے هیں مگر باوجود اس اختلاف کے نور اسلام کو برابر ترقي هوتي رهتي هی لوگ سمجھتے هیں کہ اُن دونوں کے دو مختلف رستے هیں مگر درحقیقت یہہ ایک غلطي هی وہ دونوں اُسي ایک نور کے حامي هیں اور اُن دونوں کي کوششیں ایک هي مقصد اور ایک هي منزل کو پہونچتی هیں ابوذر غفاري رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پکڑا آنا اور حضرت ابو ذر کا کہنا لا واللہ صاحب المال کافر اور حضرت عمر کا فرمانا لولا رجعت من هذا لا جلدنک ثم قول ابي ذر افعل ماشئت انی سمعت عن حبیبي محمد رسول اللہ صاحب المال کافر و انا علیہ مادمت حیا فاخرجہ عمر رضی اللہ عنہ عن بلد حبیبہ صلعم فہذہ کلها فی الظاهر متناقضة لکن من کلیهما یضی نور الاسلام اعلی من ضیاء الشمس فی نصف النهار پس اے بهائیو، تم اسلام کي گذشتہ

اور موجودہ حالت کیا پوچھتے ہو اور اُس کي آیندہ ترقي کي سبیل کیا سوچتے ہو وہ خدا کا نور ہی وہ جیسا تہا ویساهي هی اور ویساهي رهیگا وہ پورا هی اور پورا هوگا والله متم نورہ ولو کرہ الکافرون *

هاں اگر تمهاري مراد اسلام سے اهل اسلام هی تو بلاشبهه اُن کي گذشتہ اور موجودہ اور آیندہ حالت نہایت دل خراش هی - اسلام مٹني کي یا چهپني کي کوئي صورت نہیں هی جو سب کو دکهائي دے اسلام کي حالت مسلمانوں کي حالت سے دکهائي دیتي هی اگر اُن کی حالت اچهي هی تو اسلام کي حالت بهي اچهي هی اگر اُن کي حالت بري هی تو اسلام کي حالت بهي بري هی - انسان کي اچهي اور بري حالت کا هونا دو امر سے متعلق هی ایک اخلاقي دوسرے تمدني یعني دنیاوي *

اخلاقي حالت کے بهي دو حصے هیں ایک وہ هی جس پر نجات عقبی منحصر هی دوسرا وہ هی جو دنیا میں لوگوں پر نیک اثر ڈالنے والا اور نیکي کا نمونہ بنکر لوگوں کو نیکي کي راہ بتانے والا هی اور عقبی میں اعلی درجات پر پہونچانے والا *

میں یقین کرتا هوں کہ پہلا حصہ تمام مسلمانوں کو جو لااله الاالله محمد رسول الله پر یقین کرتے هیں حاصل هی اسباب میں تمام اهل اسلام جو سابق میں گذرے اور جو اب موجود هیں اور جو آیندہ هونگے سب برابر هیں - دوسرے حصہ میں البتہ نہایت تفاوت درجات هیں اگلے زمانہ میں نہایت بزرگ اور مقدس با خدا ولی الله گذرے هیں جن کے انفاس کي برکت سے لوگوں نے بہت کچهہ هدایت پائي هی اُنکي برکت سے هزاروں انسانوں کے دلوں میں نور خدا کي روشني پیدا هوئي هی اُنهوں نے اپنے تئیں مجسم نیکي بناکر اسلام کو اور اُس کي خوبیوں کو مجسم کر دکہلایا هی وہ همارے سرتاج تهے اُن سے همیشہ همکو اور هماري قوم کو افتخار کا باعث هوگا افسوس هی کہ بظاهر ایسے بزرگوں سے همارا زمانہ خالي هی یا شاید هماري آنکهیں اس قابل نہیں هیں کہ هم ایسے بزرگوں کو دیکهیں اسباب میں میں آیندہ کے لیئے پیشین گوئي نہیں کرسکتا کہ هماري قوم میں ایسے مقدس و بزرگ لوگ پیدا هونگے یا نہیں مگر میں خدا کي رحمت سے نا اُمید بهي نہیں هوں - اے دوستوں جبکہ همکو یقین کامل هی کہ هم نجات پاوینگے پهر همکو اور کیا چاهیئے فرض

ڈرو کہ ھمکو اعلی درجات عقبی کے نہ ملینگے لیکن ایک ذراسا ھي کونہ بہشت کا مل جاویگا تو وہ کیا کچھہ کم ھوگا - مجھہ سے تو اقرار نامہ لکھوالو کہ مجھے تو بہشت میں پھونس کي ایک جھونپڑیا کافي ھوگي *

عقبی سے تو ھمکو بالکل طمانیت اور دلي تسلي ھی جو کچھہ فکر و تردد ھی وہ تمدني حالت کا ھی اگر ھماري دنیاوي حالت ذلیل ھوگي تو اُسکے ساتھہ اسلام کي بھي ذلت ھی ھمکو اپني دنیاوي حالت کے درست کرنے میں کوشش کرني چاھیئے نہ دنیا کے لیئے بلکہ دین کے لیئے - نہ اپنے لیئے بلکہ خدا کے لیئے *

ھمارے بزرگوں نے اس دنیا میں کیا علم میں اور کیا عمل میں کیا دولت میں اور کیا حکومت میں کیا شان میں اور کیا شوکت میں کیا رزم میں اور کیا بزم میں کیسا کچھہ اعلی درجہ حاصل کیا تھا جس کے سبب تمام قوموں میں معزز تھے اور اسلام کي شان اُن سے دیکھائي دیتي تھي اب ایک ھم ھیں کہ اپنے اسلاف کو بٹہ لگاتے ھیں نہ ھمارے پاس دولت ھی نہ حکومت نہ علم ھی نہ فضیلت نہ زر ھی نہ زور ھی سب سے ذلیل اور تمام قوموں سے بدتر ھیں - ھر ایک ھمکو ٹھکراتا چلتا ھی ھمارا سر ھرایک کے پاؤں کے تلے اور ھرایک کا پاؤں ھمارے سرپر ھی - اے دوستوں تم یقین جان لو کہ جو شخص خدا کي خوشنودي چاھتا ھی جو شخص ثواب آخرت کا طالب ھی جو شخص بہشت میں اپنے لیئے ایک موتی کا محل بنانا چاھتا ھی جو شخص قوم کے ساتھہ ھمدردي کرنا چاھتا ھی اُسکا فرض ھی کہ اپني قوم کو اس ذلیل حالت سے نکالنے میں کوشش کرے تم مسجدیں بناتے ھو بغیر اس کوشش کے کہ اُس میں نماز پڑھنے والے بھي قایم رھیں - تم خانقا ھیں بناتے ھو اور اُن میں عبادت کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کي سلامتي کي فکر نہیں کرتے - تم خدا کا گھر اینٹ مٹي سے بنانے پر رغبت رکھتے ھو اور زندہ خانہ زندہ خدا کي زندگي کي کچھہ پرواہ نہیں کرتے ھوشیار ھو خبردار ھو جان لو کوئي عبادت کوئي خیرات کوئي خیر جاري قومي ھمدردي سے بہتر نہیں ھی *

اے بھائیوں قوم کي موجودہ حالت تو تمھارے سامنے ھی اُس کي آیندہ حالت تمھارے ھاتھہ ھی اگر تم فیاضي کروگے قوم کے ساتھہ ھمدردي کروگے اُس کي آیندہ حالت درست ھو جاویگي اگر بے پرواھي کروگے نفسا نفسي میں پڑوگے قوم کي حالت روز بروز ذلیل و خوار و ابتر ھوتي جاویگي

مگر اے دوستوں میري بات سن لو میں سچ کہتا ہوں سچي بات کڑوي لگتي هی میں نہایت دل سوزي سے تمکو سخت لفظوں میں سمجھاتا ہوں کہ اگر تم قوم کي بھلائي میں کوشش نکروگے تو تمھاري آیندہ نسلیں اپنے اسلاف کو کوسینگي اور خود تمھاري روحیں اپني اولاد کو ذلت کي حالت میں دیکھہ کر قبروں میں تڑپینگي پھر وہ عذاب اُن کو دوزخ کے عذاب سے بھي زیادہ تر سخت معلوم ہوگا - براے خدا سمجھو اپني جان پر اپني اولاد کي جان پر اپني ارواح پر رحم کرو اور قوم کي بھلائي پر متوجہہ ہو *

دوستان من - قوم کي بھلائي اور ترقي اُسیوقت ہوسکتي هی جبکہ زمانہ کے مناسب اُنکي ترقي کے اسباب جمع کیئے جاویں اس زمانہ میں قومي ترقي صرف زمانہ کي حاجتوں کے موافق تعلیم پر منحصر هی همکو دینیات کي تعلیم اپنے عقاید اپنا مذهب درست رکھنے کے لیئے کافي هی سو وہ کتني هی تم میري بات نہ سنو اُسکي سنو جسکي بات سنني سب پر فرض هی رسول مقبول صلعم نے اُس اعرابي سے کیا فرمایا جس نے کہا یا نبي‌الله دلني على عمل اذا عملتہ دخلت‌الجنة قال تعبدالله ولا تشرک بہ شیئاً و تقیم‌الصلواة المکتوبتہ وتودي الزکواة المفروضة وتصوم رمضان قال والذي نفسي بیدہ لاازید علي هذا شیئاً ولا انقص فلما ولي قال‌النبي صلعم من سرہ ان ینظر الی رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا دینیات کي تعلیم تو تمام ہوئي اب آگے اسپر جتني چاهو بحثیں بڑھاؤ اور جس قدر چاهو حاشیے لگاؤ - دنیاوي ترقي کے لیئے جو تعلیم درکار هی وہ بلاشبہہ پیچ در پیچ هی مگر میں کہے دیتا ہوں جو تم چاهو سو کرو مگر جب تک تم اعلی سے اعلی تعلیم کا سامان مہیا نکرلو گے اور اپني اولاد کي تعلیم کے لیئے ایک عالیشان گھر نہ بناؤگے جس میں بھیج کر تم اپنے بچوں کي تعلیم اُن کي صحت کي حفاظت اور اُن کے اخلاق اور عادات کي درستي اُن کے چال چلن کي نگہباني سے بے فکر نہوجاؤ اُسوقت تک یہہ مطلب حاصل نہوگا بھائیوں میں نے اُنھي خیالات سے توکلا علی‌الله علیگڈہ میں ایک ایسا هي عالیشان گھر تمہارے بچوں کے لیئے بنانے کي بنیاد ڈالي هی بہت کچھہ اُس میں ہوچکا هی اور بہت کچھہ ہونا باقي هی - قومي گھر قوم کي امداد بغیر قایم نہیں ہوسکتا میں اپني قوم کے اُن بزرگوں کا جنھوں نے

اُس میں مدد کي اور اپني غیر قوم کے وطني بھائیوں کا جنھوں نے فیاضي کي اور درماندہ قوم کو خیرات دي اور حق انسانیت ادا کیا دل سے شکر گذار ھوں لیکن اگر وہ اپني پوري مراد تک نہ پھونچے تو کیا کرایا سب اکارت ھی اے بھائیوں اگر تم کو خدا نے پلاؤ کي رکابي دي ھی تو ایک چھوتي ھدي اپني قوم کے آگے بھي ڈالو اگر خدا نے تمکو سوکھي روتي دي ھی تو ایک تکڑا اُسکا اپني قوم کے بھوکے بچوں کو بھي دو سب لوگ ملکر مدد کرو اور اُس قومي گھر کو پورا کرو اور ڈرو اُس دن سے جب خدا تم سے کہیگا کہ میں بھوکا تھا تمنے مجھکو کھانا ندیا میں پیاسا تھا تمنے مجھکو پاني ندیا میں حاجت مند تھا تمنے میري حاجت روائي نہیں کي — خدا ان سب باتوں سے پاک ھی مگر وہ اس پیرایہ میں تمکو سکھاتا ھی کہ قوم کي خبر لو قوم کي مدد کرو قوم کي حاجت روائي کرو — تم ان باتوں کو بخوبي سمجھتے ھو اور اگر نہیں سمجھتے تو اب سمجھہ لو آگے تمکو اختیار ھی چاہو کرو چاھو نکرو وما توفیقي الا باللہ العلي العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین *

اے دوستوں اب میں تمکو یہہ بتانا چاھتا ھوں کہ قومي تعلیم اور جس تعلیم سے قومي عزت حاصل ھو کیونکر ھوسکتي ھی —

( واضح ھو کہ اسیقدر لکچر تحریر ھوا تھا )

رات کے وقت کھانا کھانے کے بعد بہت دوستوں سے ملاقات رھي سب کو لکچر کے ملتوي ھونیکا اور بالتخصیص خان بہادر سردار یار محمد خاں صاحب اور مولوي شیخ مراد علي صاحب کو نہایت افسوس تھا *

مولوي شیخ مراد علي صاحب ضلع اسکول جالندھر میں اول مدرس ھیں اور نہایت نیک با اخلاق ھیں اُنکو بھي مسلمانوں کي ترقي کا دل سے خیال ھی جہاں جہاں وہ رھے ھیں کچھہ کچھہ مسلمانوں کي بہتري کے لیئے اُنھوں نے کیا ھی — جالندھر میں اُنھي کے باعث سے انجمن اسلامیہ قایم ھوئي ھی جہاں تک کہ اُنکا مقدور ھی قومي بھلائي میں کوشش کرتے ھیں سید صاحب کے جالندھر آنے کے ابتداءً سلسلہ جنباني اُنھوں نے ھي کي تھي — دعوت کا زر چندہ جمع کرنے میں وہ بہت ساعي رھے اور جسقدر روپیہ ملا وہ اُنھي کي کوشش کا نتیجہ تھا *

احباب جالندھر ھر موقع پر اس فکر میں تھے کہ جو افسوس لکچر کے ملتوي ھو جانے سے ھی وہ کسیطرح رفع ھو امرتسر پھونچنے کي تاریخ مقرر ھوچکي تھي اور سید صاحب زیادہ قیام جالندھر میں نہیں کرسکتے تھے آخر کار سید صاحب نے لاھور سے مراجعت کرتے وقت جالندھر تھرنے کا وعدہ کیا — یہہ قرار پایا کہ سید صاحب مراجعت کے وقت سردار بکرما سنگھہ بہادر سي ایس آئي کي کوتھي میں قیام کرینگے اور اُنھي کي کوتھي میں لکچر دیا جاویگا *

اب ھم جالندھر کو چھوڑتے ھیں اور امرتسر کو جاتے ھیں امرتسر اور گورداسپور اور لاھور ھوتے ھوئے پھر جالندھر آوینگے اور اُسوقت کے حالات اُسیوقت لکھینگے *

# حالات مقام امرتسر

۲٥ جنوري سنه ۱۸۸۴ ع کو سید صاحب معه اپنے همراهي دوستوں کے جالندھر سے روانه امرتسر هوئے احباب امرتسر نے جن میں خان بہادر سردار یار محمد خاں صاحب اور مولوي شیخ مراد علي صاحب بھي شامل تھے ریلوے پلیٹ فارم تک مشایعت کي رخصت کے وقت دوبارہ جالندھر میں قیام کرنے کا مکرر وعدہ لیا ریل روانه هوئي اور سب دوست رخصت هوئے - جب ریل کرتار پور کے اسٹیشن پر پہونچي تو لاله رامچندر صاحب زمیندار کرتار پور اور وهاں کے اسکول کے طالب علم اور چند اور لوگ جو براہ مہرباني سید صاحب کے دیکھنے کو آئے تھے اسٹیشن پر موجود تھے - سید صاحب سب سے ملے اور اُن کي تشریف آوري کا شکریه کیا لاله رامچندر صاحب نے ۹۱ جو بطریق چنده جمع کیئے تھے سید صاحب کو نذر کیئے - اس چنده میں مولوي سید غلام محي الدین صاحب مدرس اور طلباء اسکول کا چنده بھي شامل تھا جو ایسے چھوٹے اسکول کے غریب طالبعلموں نے ایک ایک آنه دو دو آنه کرکے جمع کیا تھا - سید صاحب نے اس چنده کو نہایت خوشي اور افتخار کے ساتھه قبول کیا اور کہا که مجھکو اس چنده سے جو افتخار هوا هي بڑے بڑے نوابوں کے چنده سے بھي ایسا نہیں هوا *

جب هم بوتاري کے اسٹیشن پر پہونچے جہاں سے امرتسر دو اسٹیشن باقي رهتا هي تو خواجه یوسف شاہ صاحب رئیس امرتسر و ممبر میونیسپل کمیٹي سے جو مجلس اسلامیه امرتسر کي طرف سے بطریق استقبال آئے تھے ملاقات هوئي - اُن کو هم سے ملکر اور همکو اُن سے ملکر نہایت خوشي هوئي خواجه یوسف شاہ صاحب دو دفعه علیگڈه بھي آچکے تھے مدرسة العلوم کے فونڈیشن اور افتتاح عمارت جدید مدرسة العلوم کے دونوں جلسوں میں شریک تھے پوراني ملاقات نے اس تازه ملاقات کو زیاده تر مزیدار کردیا تھا خواجه یوسف شاہ صاحب بھي هماري گاڑي میں آبیٹھے هم سب دوستانه باتوں میں مصروف هوئے اور ریل چل کھڑي هوئي *

اثناے راہ میں خواجه یوسف شاہ صاحب نے سید صاحب سے کہا که امرتسر کے نوجوان تعلیم یافته لوگوں نے یہه ارادہ کیا تھا که آپ کي گاڑي کو

استیشن سے فرودگاہ تک بعوض گھوڑوں کے وہ نوجوان گھسیٹ کر لیجاویں سید صاحب نے کہا کہ نہایت بیجا اور نا مناسب اور ہر ایک پہلو سے محض نا واجب اور خلاف مصلحت هی اگر یہہ ارادہ فسخ نہیں ہوا تو میں ہرگز پسند نہیں کرونگا بلکہ امرتسر میں نہ ٹھہرونگا *

جب ہماری گاڑی امرتسر استیشن کے قریب پہونچی تو بزرگان امرتسر کا ایک بڑا مجمع جو سید صاحب کے استقبال کو آیا تھا دکھائی دیا پلیٹ فارم پر حاجی غلام حسن صاحب جو ایجوکیشن کمیشن میں ممبر بھی تھے اور شیخ غلام حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ - منشی محکم‌الدین صاحب - میاں اسداللہ صاحب وکیل - خواجہ احمد حسن صاحب - میر غلام قادر صاحب بھی موجود تھے - سید صاحب نے تمام لوگونسے نہایت احسانمندی بھرے دل سے ملاقات کی - ایک یوری ہوتل سید صاحب کے اور اُن کے ہمراہیوں کے ٹھہرنے کو تجویز کی گئی تھی اُس ہوتل میں سید صاحب بمعیت خواجہ یوسف شاہ صاحب اور حسن اول وحسن مثنی یعنی حاجی غلام حسن صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب کے تشریف لے گئے اور نہایت آرام سے اُترے - مجلس اسلامیہ امرتسر نے سید صاحب کی تشریف آوری کے انتظام کا اور جو جو کچھہ اُن کے لیئے کرنا تھا اُس کا پروگرام چھاپ کر مشتہر کیا تھا سید صاحب نے اُسکو دیکھکر تعجب کیا کہ ان بزرگوں نے ایک غریب آدمی کے آنے کے لیئے جو بغرض گداگری آیا هی کیسا کچھہ اہتمام کیا هی *

سید صاحب نے جو یہہ ارادہ کیا تھا کہ وہ کسیکی دعوت نہیں کھانے کے اور صرف نقد روپیہ هی لینگے یہہ قاعدہ اول هی منزل لودھیانہ سے توٹ گیا تھا خان بہادر منشی قادر بخش خاں صاحب اکسترا اسسٹنٹ لودھیانہ اور خان بہادر سردار محمد حیات خان بہادر سی ایس آئی جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور نے قبل شروع سفر بذریعہ خط و کتابت اس میں بہت تکرار کی تھی قادر بخش خاں صاحب نے دو سخت اعتراض پیش کیئے تھے ایک یہہ کہ ہم لوگ بھی علیگدہ آتے ہیں اور کثر آوینگے پھر ہم کو بھی ضرور ہوگا کہ نہ ہم آپکے ہاں ٹھہریں نہ کھاویں خیر یہہ بات تو ایک حجت الزامی تھی مگر جس دلیل نے کہ سید صاحب کو لاجواب کردیا وہ یہہ تھی کہ قادر بخش خاں صاحب نے لکھا

که آپ اپني دعوت کا نقد روپیه اول لے لیں اُس کے بعد آپکو هم لوگوں کے هاں تهرنے اور کهانا کهانے میں کیا عذر هی - محمد حیات خاں صاحب نے ایک لطیف بات یهه لکهي که گورداسپور میں کوئي هوتل یا کوئي مقام تهرنے کے لیئے نہیں هی ڈاک بنگله نهایت چهوتا سب لوگوں کي سمائي کے قابل نہیں هی معهذا چوبیس گهنته کے بعد سب کو وهاں سے نکال دیا جاویگا پس اگر میرے گهر پر نه تهروگے تو بجز سایه درختان و میدان کے آپکو تهرنے کے لیئے نه کوئي جگهه ملیگي نه کهانیکو کچهه ملیگا اتفاق سے جب گورداسپور پہونچے تو مینه برسا تها اور خوب هي سردي هوگئي تهي اگر خان بهادر کے گهر میں نہوتے تو وهاں سے زندہ نه پهرتے - بهر حال سید صاحب کا مقصد پورا هوگیا بلکه بمصداق مثل مشهور که دوهري اور چپري هوگئي هر جگهه دعوتیں اور مهمانیاں بهي خوب اوڑائیں اور دعوت کے نقد روپیه بهي خوب لیئے *

امرتسر کے مسلمانوں نے جنکے سرگروہ خان بهادر خان محمد شاہ خاں صاحب رئیس اعظم امرتسر تهے رات کے وقت تون هال میں سید صاحب کے لیئے ایک ایوننگ پارتي دي جس میں استیشن کے یورپین اور هندوستاني عماید اور روساء سب مدعو تهے نهایت عمدگي اور خوش سلیقگي اور آرایش سے یهه جلسه هوا تون هال نهایت عمدہ تها اور روشني بهي نهایت خوب تهي ایک کمرے میں انواع اقسام کے میوجات اور طرح بطرح کي متهائیوں سے اور پهولوں کے گلدستوں سے میز سجي هوئي تهي اور ایک کمرہ میں چاء اور کافي کا کافي سامان مهیا تها سب لوگ بے تکلف کهاتے پیتے تهے اور آپس میں دوستانه ملاقات اور هنسي خوشي کي باتیں کرتے تهے *

هم سب کو زیادہ خوشي ڈاکٹر سید حسن صاحب بلگرامي کي ملاقات سے هوئي جو ایک مشهور خاندان بلگرام کے رکن اور جناب مولوي سید حسین صاحب بلگرامي بي اے پرایوت سکرتري هز هائنس نظام حیدرآباد کے بهائي هیں - ان پر مسلمانوں کي قوم کو نهایت افتخار هی مسلمانوں میں یهي ایک صاحب هیں جنهوں نے ولایت میں جاکر ڈاکٹري کا علم سیکها اور نهایت عمدہ طور سے امتحانوں میں کامیاب هوئے اور جس طرح یورپین ڈاکٹر عهدہ پاکر آتے هیں اُسي طرح عهدہ پاکر وہ

هندوستان میں تشریف لائے ہیں اور جو فوج کہ امرتسر میں مقیم ہی اُس میں ڈاکٹر ہیں *

غرضکہ یہہ جلسہ نہایت حسن و خوبي سے انجام کو پہونچا بہت بڑي رات گئے سید صاحب خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب و دیگر احباب کا شکر ادا کرنے کے بعد رخصت ہوئے اور اپني فرودگاہ پر تشریف لائے *

چھبیسویں جنوري سنہ ۱۸۸۴ع کو سید صاحب معہ اپنے دوستوں کے خان بہادر آغا کلب عابد صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب اور خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب والد ماجد حاجي غلام حسن صاحب کي ملاقات کو تشریف لیگئے کلب عابد خاں صاحب نے نہایت زر کثیر صرف کرکے امرتسر میں ایک مکان طیار کرنا شروع کیا ہی معلوم نہیں کہ کیا مکان بنیگا لوگ کہتے ہیں کہ سراے کے نام سے موسوم ہوگا سب سے اول اُسکا نہایت عالیشان دروازہ بالکل ایشیائي قطع کا نہایت پختہ اور مضبوط بنا ہی اُسکے پہلوؤں میں متعدد کمرے ہیں بجز کواڑوں کے کسي جگہہ اُس میں لکڑي نہیں لگائي گئي ہی جب وہ مکان طیار ہوجاویگا جسکا ابھي پورا نقشہ بھي مکمل نہیں ہی تو نہایت عجیب مکان ہوگا *

امرتسر کي جدید عمارتوں میں دو مسجدیں اور ایک سراے بھي ذکر کے قابل ہی *

## پہلي مسجد

خان بہادر میاں محمد جان صاحب مرحوم نے بنائي ہی جو امرتسر کے رئیس اور آنریري مجسٹریٹ بھي تھے مسجد عمدہ اور پختہ ہی بیس تیس ہزار روپیہ کے خرچ میں بني ہوگي سنہ ۱۲۸۹ ہجري میں تعمیر ہوئي ہی اور اُسکے بننے کي تاریخ یہہ ہی —

### عبادت خانہ دین محمد

## دوسري مسجد

شیخ خیرالدین صاحب آنریري مجسٹریٹ امرتسر نے بنائي ہی پہلي مسجد سے بھي عمدہ ہی سنہ ۱۲۹۴ ہجري میں طیار ہوئي ہی

اور چالیس پچاس هزار روپیه سے کم اُسپر صرف نهوا هوگا اُسکي تاریخ یهه هی *

## جزاک الله في الدارین خیرا

## سراے جدید

امرتسر میں مسافروں کے تهرنے اور آرام پانیکے لیئے کوئي سراے نهیں تهي خان بهادر خان محمد شاه خاں صاحب نے اپني فیاضي سے سنه ۱۲۹۴ هجري میں شیخ خیرالدین صاحب کي مسجد کے قریب ایک عمده اور پخته سراے بنائي هی جسپر پچاس هزار روپیه صرف هوا هی یهه تینوں عمارتیں سوا لاکهه ڈیڑه لاکهه روپیه کے خرچ سے بني هیں جنکے تین شخص باني هیں - اس تذکره سے مقصد یهه هی که مسلمان اب بهي بهت کچهه فیاضي کرتے هیں مگر اسبابت پر کم خیال کرتے هیں که مسلمانوں کو درحقیقت کس امر کي ضرورت هی *

سید صاحب نے جب ان عمارتوں کو دیکها تو کها که اگر یهه عمارتیں مسلمانوں کے مدرسے هوتے تو کیا عمده بات هوتي اُس وقت مجهکو بے اختیار کسي شاعر کا یهه شعر یاد آیا ---

در طوف حرم دیدم دي پیر مغاں میگفت

ایں خانه بایں خوبي آتشکده با یستے

تیسرے پهر کو سید صاحب حسب درخواست ممبران مجلس اسلامیه ' امرتسر کے مدرسه اسلامیه میں تشریف لے گئے جسکے سالانه انعام کي تقسیم سید صاحب کي تشریف آوري پر ملتوي تهي - جس وقت سید صاحب اُس محله کي حد پر پهونچے جهاں وه مدرسه تها تو حاجي غلام حسن صاحب - منشي حکیم الدین صاحب - میاں اسدالله صاحب - شیخ شاه محمد صاحب - خواجه احمد حسن صاحب نے استقبال کیا - جسوقت سید صاحب نے مدرسه کے اندر قدم رکها تو تمام طلباء نے نهایت بلند آواز اور دلي جوش سے چیرز دي - مدرسه نمونجات دستکاري سے اور فرش و فروش میز و کرسي سے آراسته تها اس مدرسه میں پنجاب کے مڈل اسکول تک بالفعل پڑهائي هوتي هی اور ایک جماعت مذهبي علوم کے پڑهنے کي بهي هی - لوآر پرایمري کلاس میں ایکسو نو لڑکے اور

اپر پرایمري میں اُننچاس اور مڈل میں بتیس اور مذهبي کلاس میں پچیس کل دوسو پندرہ لڑکے حاضر تھے اور رجسٹر میں دوسو پچاس لڑکوں کے نام درج تھے - پینتیس لڑکے بوجوهات مختلف غیر حاضر تھے - سید صاحب کو اسبات کے معلوم هونے سے کہ اس اسکول میں صرف اٹھارہ لڑکے مشنري اسکول کو چھوڑکر آئے هیں اور چھیاسٹھہ لڑکے گورنمنت اسکول کو چھوڑکر آئے هیں کسیقدر دل تنگي هوئي اُنکا خیال تھا کہ مشنري اسکول سے بہت کم لڑکے آئے اور گورنمنت اسکول سے جولڑکے آئے اُن کي نسبت سید صاحب کو یہہ تردد تھا کہ اسکول کے ماسٹر گورنمنت اسکول کے ماسٹروں سے عمدہ هیں یا نہیں مگر اُنہوں نے اُسوقت اپنے اس خیال کو کچھہ ظاهر نہیں کیا - سید صاحب کو اسبات کے دریافت هونے سے کہ اس مدرسہ میں سني اور شیعہ اور هندو سب داخل هیں نہایت خوشي هوئي - مجھکو اسبات کا افسوس هوا کہ مڈل کلاس میں صرف چودہ مسلمان تھے اور چوبیس هندو اور اپر پرایمري کلاس میں اُنتیس مسلمان تھے اور چھبیس هندو اور لوآر پرایمري کلاس میں ایکسو اکیس مسلمان تھے اور بارہ هندو جس سے صاف ثابت هوتا هی کہ هر جگہہ مسلمانوں کي تعلیم کسقدر گھٹتي هوئي هی هرجگہہ اعلی کلاس میں مسلمانوں کي تعداد بہت هي کم دکھائي دیتي هی *

خان بہادر خان محمد شاہ خان صاحب بھي اس مجلس میں بطور سرپرست مدرسہ موجود تھے - جب سید صاحب اپني کرسي پر بیٹھہ گئے تو خواجہ یوسف شاہ صاحب نے اسطرح پر تقریر کي :-

## تقریر خواجہ یوسف شاہ صاحب منجانب ممبران مدرسہ اسلامیہ امرتسر

جناب آنریبل سید صاحب بہادر —

مجھکو ممبروں نے هدایت کي هی کہ کچھہ مختصرسا حال اس مدرسہ کا آپکي خدمت میں عرض کروں دس بارہ برس هوئے کہ امرتسر کے بعض معزز لوگوں کو یہہ خیال هوا کہ دنیوي تعلیم کے سوا دیني تعلیم میں بھي ضعف آتا جاتا هی اسلیئے ایک سرمایہ ایسا جمع کیا جاوے

جس سے ایک مدرسہ یہاں اس غرض سے قایم ہو کہ بچوں کو دونوں طرح کي تعلیم دیجاے مگر سرمایہ کافي نہونیکے سبب سے کوئي قاعدہ یا ضابطہ تعلیم کا جاري نہوسکا لیکن مسجد میں ایک مدرسہ قایم کیا گیا جس میں مروجہ علوم دیني و دنیوي جاري کیئے گئے اس میں کوئي شک نہیں هی کہ دنیوي ترقي بغیر انگریزي داني کے نہیں هوسکتي مگر هملوگوں سے کچھہ بن نہیں پڑتا تھا خوش قسمتي سے جناب نواب صاحب بہاول پور یہاں تشریف لائے اور هم لوگوں نے اُنکي خدمت میں مدرسہ کا حال ظاهر کیا اور اُنھوں نے براہ مہرباني سو روپیہ ماهواري اُسکے صرف کے واسطے منظور فرمایا وہ مدد هملوگوں کو ملنے لگي اور اُمید هی کہ جاري رهیگي آمدني کي ترقي هونے کے سبب سے انگریزي کي تعلیم بهي جاري کردي گئي اسوقت یہاں پر منجملہ دو سو پچاس طلبہ درج رجسٹر کے دو سو پندرہ حاضر هیں کل طلبہ میں سے ایک سو اٹھتر سني گیارہ شیعہ اور اکسٹھہ هندو هیں هملوگوں نے گورنمنٹ سے بهي مدد کي درخواست کي هی جناب سر چارلس ایچیسن صاحب اس ملک کے لفٹننٹ گورنر جنکو تعلیم کا بہت خیال هی یقینا براہ مہرباني مدد کرینگے اور اس خیال سے ایک سال میں اس مدرسہ میں انٹرنس تک کي تعلیم جاري هونے کا خیال هی محتاج مسلمان طالب علموں کے لیئے جو صرف دیني تعلیم چاهتے هیں انتظام کرنا ضروري تھا اس سے انجمن اسلامیہ امرتسر نے ایک مذهبي تعلیم کي جماعت قایم کرنیکي تجویز کي هی اس ملک میں دیني تعلیم میں ترقي کرنے سے ایک نتیجہ پیدا هوتا هی کہ وہ پنجاب یونیورسٹي میں امتحان دیکر مولوي یا مولوي عالم کا درجہ حاصل کرسکتا هی اس مدرسہ میں جو طلبہ کے واسطے سالیانہ انعام تجویز هوا تھا وہ ابتک اُنکو دیا نہیں گیا اور آرزو تھي کہ وہ انعام آپ کے هاتھہ سے تقسیم کیا جاے میں ممبروں کي طرف سے درخواست کرتا هوں کہ آپ براہ مہرباني اپنے هاتھہ سے طالبعلموں کو تقسیم فرمائیں — سید صاحب نے بسم اللہ کرکے جو لڑکے انعام پانے والے تھے اور اُن میں سے مندرجہ ذیل حاضر تھے اُنکو انعام تقسیم کیا — شاہ هدایت — حافظ رحمان — اللہ دین — غلام حیدر — گوپي رام — احمد اللہ — مولا بخش — رحمت اللہ — نراین داس — رام سنگھہ — حسین بخش — مہر بخش —

رحمت الله ثاني - غلام مصطفى - يوسف شاه - مهردين *

بعد تقسيم انعام کے سيد صاحب کهڑے هوئے اور يهه تقرير فرمائي *

# تقرير سيد صاحب

جناب پريسيڈنٹ اور ارکان مجلس —

ميں انجمن اسلاميه کے ممبروں کا جو اس مدرسه کے باني هيں اور جو وه ابهي چهوٹا دکهلائي ديتا هی مگر جسکي نسبت خدا سے اُميد هی که اُسکے فضل سے کسيوقت بڑا مدرسه هوجائيگا نهايت شکر کرتا هوں که اُنهوں نے مجهسے عاجز آدمي سے درخواست کي که ميں يهاں حاضر هوکر انعام تقسيم کروں گو ميرے هاتهه اس انعام کے تقسيم کرنے کے لايق نهيں مگر انجمن اسلاميه کے ممبروں کے ارشاد کي تعميل سے مينے اُسکو تقسيم کيا هی خدا کرے يهه تقسيم اس اسکول کو اور اسکول کے لڑکوں کو مبارک هو (چيرز) ميرے دوست خواجه يوسف شاه صاحب نے اس اسکول کا کچهه حال اور اُسکي بنا اور قيام کا کچهه تاريخي حال بيان کيا هی مجهے اُسکے سننے سے خوشي بهي هوئي اور افسوس بهي هوا ميں خيال کرتا هوں که خوشي کے اظهار سے پهلے افسوس کا بيان کروں تاکه آپ کو منتظر نرهنا پڑے معلوم هوا که مدت سے يهاں کے بزرگوں کو ايک ايسے اسکول کے قايم کرنے کا خيال تها - جيسے روشن ضمير ممبر اور اپني قوم کے ليئے دين و دنيا کي ترقي چاهنے والے اس شهر ميں هيں جو شهر که چهوٹا بهي نهيں هی اور مسلمانوں کي آبادي کے لحاظ سے تجارت گاه هونے کے سبب سے بمقابله اور مقاموں کے کم آباد اور کم دولتمند بهي نهيں هی کسي اور شهر ميں کم تر هونگے مگر افسوس هی که اُنهوں نے کوئي ايسا کام نهيں کيا جسکي اُميد آگے چلکر کچهه زياده هو مسلمانوں کا شهر مسلمان نيک لوگوں کي آبادي مسلمانوں کي تجارت گاه هونے کے لحاظ سے يهه امر بڑے افسوس کا هی که يهه مدرسه رياست بهاولپور کي مدد پر چل رها هو اور پهر اُس پر گورنمنٹ کي مدد کي بهي حاجت هو اگر ميں سنتا که شهر کے مسلمانوں نے فياضي سے اسقدر مدد دي که اخراجات سے بهي زياده روپيه هوگيا تو ميں بهت خوش هوتا آپ مجهکو معاف کيجيئے کا ميں اپنے اس خيال کے اظهار

سے باز نہیں رہ سکتا کہ مجھے اُمید ہی کہ اپ لوگ کسی دن اسطرف
متوجہہ ہوکر اپنے معمولي اور خصوصاً غیر ضروري اخراجات اور اپنے ارام
کے مصارف اپني رسومات کي فضول خرچیوں کو کم کرکے اپنے بچوں کے
حال پر رحم کرکے آپس کي اَمداد سے اس مدرسہ کو غني کرینگے اور اعلی
درجہ تک پہونچاوینگے اے میري قوم کے لوگوں کیا هماري قوم ایسي بھي
نہیں رھي هی کہ اپنے بچوں کي ابتدائي تعلیم کا بھي بغیر بھاول پور کي
ریاست اور گورنمنٹ کي مدد کے بندوبست نہ کرسکے کیا اب هماري قوم کے
لوگ اپنے بچوں کي روٹي اور کپڑے کے واسطے بھي گورنمنٹ کو تکلیف
دینگے اور اُس سے مدد مانگینگے آپ خوب خیال رکھیئے کہ گورنمنٹ کي
مدد همارے آزادانہ انتظام میں کچھہ نکچھہ مخل هوتي هی جو هم کرنا
چاهتے هیں اُس میں بہت سي پابندیاں کرني پڑتي هیں تمهاري ذاتي
مدد میں تمکو کسي کي پرواہ نهوگي جب تم اپني مدد سے اپنا مدرسہ جاري
کروگے تمکو اختیار هوگا چاهو قران پڑھاؤ چاهو مذهب کي تعلیم کرو چاهو
فارسي کا درس دو غرضکہ جو چاهو سو کرو یہہ باتیں هرگز تمکو اُسوقت تک
حاصل نہیں هوسکے گیں جب تک تم گورنمنٹ کے ایڈ پر اپنا مدرسہ
چلانا چاهو کچھہ شک نہیں هی کہ تم اس لایق هو اور ضرور هو کہ یہہ کیا
ایک اسکول هی تم بہت بڑا اسکول قایم کرسکتے هو قوم کے حال پر
یهي امر بڑا افسوس دلانے والا هی کہ هم لوگ قوم کے سوا گورنمنٹ کي مدد
ڈهونڈهتے هیں مگر یہہ افسوس اسي اسکول پر نہیں هی بلکہ هرجگہہ یهي
افسوس هی هم خود بهي اسي افسوس میں شامل هیں صرف اتنا فرق
هی کہ جب هماري قوم چهوٹے چهوٹے کاموں کے لیئے بهي بیروني امداد پر
بهروسا کرتي هی تو یہہ افسوس زیادہ هو جاتا هی — مجھے جس بات کي
خوشي هوئي وہ یہہ هی کہ هماري قوم جو بالکل غفلت میں پڑي تهي
اور اُسکو ذرا بهي خیال نہ تها کہ اپني اولاد کے واسطے اپنے بچوں کے لیئے
کیا کرنا چاهیئے اُسپر اب لوگ متوجہہ هوئے هیں زیادہ خوشي اسبات
سے هی کہ یہہ امر کچھہ امرتسر هي میں نہیں هی بلکہ اور مقاموں
میں بهي اسي قسم کي کارروائي هورهي هی بڑي خوشي کي بات هی کہ
امرتسر نے بهي اس معزز کام کو اختیار کیا هی اور آپ لوگوں کي کوشش
امرتسر میں ایک اسکول قایم کرنے کي طرف مایل هوئي هی اور اُسمیں

مذهبي تعليم کي بهي بنياد پرتي هی يهه وه خيال هی جو باره برس پهلے ميرے خيال ميں آيا تها ميں نے خيال کيا تها که هر مسلمان جو خدا پر يقين رکهتا هی اور جو اسلامي مذهب رکهتا هی اُسپر فرض هی که اپنے بچوں کي ديني تعليم سے بهي غافل نهو ميئنے جو انعام آپ کے کهنے سے تقسيم کيا اور شايد يهه پهلي عزت هی جو آپنے مجهکو دي هی تو اسبات کے ديکهنے سے مجهے زيادہ خوشي هوئي که چهوتي عمر کے لڑکے بهي انعام پانے والوں ميں شامل تهے جسقدر ايسے لڑکے اس قسم کے انعام پانے والوں ميں شامل هوں اُسيقدر قوم کو ملک کو اسکول کو مبارک باد دينا چاهيئے اسي سے آيندہ ملک کي بهبودي اور ترقي کي اُميد هی مجهے اُميد هی که يهه جماعت روز بروز ترقي کريگي — آپ مجهے معاف کرينگے اگر ميں کچهه اپنا خيال بچوں کي مذهبي تعليم کي نسبت بيان کروں کتب مذهب اسلاميه ميں اعلى سے اعلى مسايل عقايد اور ادنى سي ادنى باتيں بهي بيان هوئي هيں بهت سے ايسے مسايل بهي هيں جو اس لئيے کتابوں ميں مندرج هيں که اگر اتفاقيه ضرورت پيش آوے تو جسکو ضرورت هو ديکهه لے يا پوچهه لے جب اسقدر جزئيات اُن کتابوں ميں مندرج هيں تو ضرور هی که اُن ميں بهت سے مسايل ايسے بهي هيں جن کو بهائي بهن سے باپ بيٹے سے صاف صاف بيان نهيں کرسکتا مذهب اسلام ميں جهاں اور بهت بڑے بڑے اصول هيں وهاں يهه بهي بهت بڑا اصول هی که الحياء من الايمان اسليئے ميں مذهبي کتابونکے معلموں سے نهايت عاجزي سے کهتا هوں که اُن مسايل کي تعليم اسطرحپر هوني چاهيئے که لڑکوں کي حيا باقي رهے اور يهه نوبت نه آجاے که لڑکوں ميں بے غيرتي آوے اور اُن کے ساتهه کے غير مذهب کے لڑکے بلکه خود اسي مذهب کے لڑکے باهر جاکر دل لگي کي طرحپر هنسي اوڑاويں حجاب اور شرم جس چيز سے باقي رهے اُسيطرح پر تعليم هوني چاهيئے اور اسکا خيال رکهنا نهايت ضرور هی *

اب ميں اسکول کے مسلمان طلبه کي نسبت چند لفظ کهنا چاهتا هوں اگرچه اکثر لڑکے بهت چهوٹي عمر کے هيں جو شايد اسبات کو اچهي طرح نه سمجهه سکيں ليکن کچهه لڑکے زيادہ عمر کے بهي هيں اس ليئے ميرا يهه کهنا شايد بيجا نهوگا — هماري قوم کے لڑکے اس بات کو ياد رکهيں

کہ ہمارا باعث نجات طریقہ اسلام کا ہی اُسکو ہم قایم رکھیں اسلام نے ہمکو یہہ بھي سکھایا ہی کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھہ دوستانہ اور برادرانہ سلوک رکھیں میں اس اسکول کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اس میں ہندو اور مسلمان دونوں قوم کے لڑکے شامل ہیں ہندو ہمارے ہموطن بھائي ہوگئے ہیں جس نے جامۂ انسانیت پہنا ہی اُس کي یہہ خواهش ہوگي کہ هندوستان میں دونوں قومیں برابر ترقي کریں هندو ہوں یا مسلمان یا هندوستان کي کوئي قوم ہو ملک کي بہتري کے لیئے سب کو ایک ہونا چاهیئے اسکول کے طالب علموں میں علاوہ ہموطن بھائي ہوتے کے اسکول بھائي ہونے کي بھي صفت ہوتي ہی اُمید ہی کہ یہہ طالب علم پبلک لیف کے زمانہ کو پہونچکر باہم محبت رکھینگے جس سے ملک کو ترقي ہوگي اب میں دوبارہ شکریہ کرتا ہوں اُس عزت کا جو ممبروں نے مجھے دي ہی اور جس سے مجھکو ان چند الفاظ کے کہنے کا موقع ملا ( چیرز ) *

اس کارروائي کے ختم ہونے پر اُسي جلسہ میں جملہ مدرسین مدرسہ کي جانب سے مندرجہ ذیل ایڈریس بطور شکریہ سید صاحب کي خدمت میں پیش ہوئي *

## شکریہ

### جو مدرسین مدرسۃ المسلمین امرتسر نے جناب آنریبل سید احمد خاں صاحب بہادر سي ایس آئي کي خدمت میں پیش کیا

عالي جناب —

هم جملہ مدرسین مدرسۃالمسلمین امرتسر هندو و مسلمان آپ کي تشریف آوري سے جس کے لیئے هم کیا بلکہ هر شخص بہت دنوں سے اور دل سے مشتاق و منتظر تھا — اپني اُمیدوں کے حسب منشاء پورا ہونے پر اعلی درجہ کي خوشي اور مؤدبانہ شکریہ کا اظہار کرتے ہیں *

جب هم یہہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے وہ بزرگ آج ہمارے سامنے موجود ہیں جو تھوڑا عرصہ گذرا کہ مقام پٹنہ میں ایک جم غفیر کے سامنے بآواز بلند

هندو اور مسلمانوں کو هندوستان کي دولهن کي دو رسيلي آنکهيں قرارديکر اُسکي خوبي اور قدر و منزلت کے لیئے يهه ضروري تصور فرماتے تهے که برابر دونوں کي غور و پرداخت هو برابر دونوں کو فروغ هو - جب هم يهه ديکهتے هيں که همارے غريب اور کس مپرس ملک کي ترقي کے وه سچے خير خواه همارے سامنے موجود هيں جو اپنے قلم جادو رقم سے لارڈ مکالي کي روح ميں جان ڈالتے هيں اور اپني تحريروں سے اُن لوگوں کي تحريروں اور تقريروں کو رد کرتے هيں جو اهل هند کي تعليم کو مشرقي علوم کي متعدد کتابوں اور پرانے اور ناممکل خيالات پر محدود رکهنا چاهتے هيں جب هم يهه ديکهتے هيں که آج همارے مدرسه ميں همارے اور هماري آينده نسلوں کي علمي اور عقلي اور اخلاقي ترقي کے وه سچے مربي رونق افروز هيں جنهوں نے اپني کبهي جنبش نه کهانے والي همت اور استقلال اور اپني تحرير و تقرير کے پر زور اثر سے هندو مسلمان بلکه بڑے بڑے مقتدر فاتح قوم کے اراکين سے بهي بلا قيد مذهب چنده ليکر مقام عليگڈه ميں وه عاليشان اور مشهور و معروف کالج قايم کيا جس ميں ابتدائي تعليم سے ليکر يونيورسٹي کي انتهائي تعليم تک کا بندوبست هے اور جو اپني حيرت انگيز ترقي سے اس ملک کے تمام پرانے کالجوں سے سر برآورده هوتا جاتا هے اور جب هم يهه ديکهتے هيں که همارے پچيس کروڑ هندوستانيوں کے وه فصيح البيان خير خواه آج يهاں تشريف فرما هيں جو اپنے ملک کے وکيل هوکرکلکته کونسل هال ميں کهڑے هوکر بيدهڑک اپنے بے زبان موکلوں کي وکالت کرتے تهے - اُنکے حقوق کي طرف گورنمنٹ کو توجهه دلاتے تهے - اُن کي شکايات سے گورنمنٹ کو مطلع کرتے تهے - اُن کي امن و آسايش کے لیئے نيک قوانين بنانے ميں صلاح ديا کرتے تهے - تو همارے دل اُس حقيقي خوشي اور احسانمندي سے لبريز هو جاتےهيں جو هر شخص کے دل ميں اپنے مربي اور محسن کي تشريف آوري سے ايک زبردست اثر پيدا کيا کرتي هے جس کے روکنے سے وه قدرتاً عاجز هوتا هے — کيا ممکن هے که جس وقت هم يهه خيال کريں که وه سب کار نمايان جن کا گننا بهي اس وقت بهت مشکل معلوم هوتا هے همارے ملک هي کے ايک عالي دماغ اور بلند همت عالي وقار کي هيں تو همارے دلميں خوشي اور فخر نهو -

کیا ممکن هی که وه مرد خدا جس کا نام اُن سب کارنمائیوں کے سبب سے هر خاص و عام کی زبان پر چڑھا هوا هی همارے شهر میں تشریف فرما هو اور همارے مدرسه تک قدم رنجه فرماوے اور هم اس میں اپنا اعزاز و امتیاز سمجھکر اُس کا شکریه نه بجا لاویں — نہیں هرگز نہیں — بلکه هم اسے اپنی خوش قسمتی و فخر سمجھکر بڑے ادب سے یهه دعا کرکر ختم کرتے هیں که خداوند تعالی آپ کی عمر کو درازی بخشے اور آپ کے قواے جسمانی اور دماغی کو جو اپنی قوم و ملک کی بهتری کو اپنا اعلی فرض جان کر اُس کی ترقی و بهبودی میں مصروف رهنا اپنا فخر جانتے هیں تقویت دے — اور جس قدر خیر خواهی اور همدردی آپ کے دل میں هی اُس کو اور بهی زیاده کرے — اور اس کے اظهار و تکمیل کا پورا پورا سامان آپ کے در دولت پر همیشه مهیا رکھے - آمین ثم آمین *

تم سلامت رهو هزار برس
هر برس کے هوں دن پچاس هزار

## تقریر سید صاحب بجواب ایڈریس مدرسه اسلامیه امرتسر

حضرات مدرسان مدرسه اسلامیه -

میں آپ کا دلی شکریه اس ایڈریس کے پیش کرنے کا خصوصاً اُن الفاظ کا جو آپنے براه عنایت میری نسبت ظاهر کیئے ادا کرتا هوں آپنے اپنی ایڈریس میں مدرسة العلوم کا کچهه ذکر کیا هی اور میری کوششوں کا کچهه بیان کرکے مجھکو اُسکا بانی قرار دیا هی مگر حقیقت میں میں اُسکا مستحق نہیں هوں کیونکه میںنے تنها کچهه نہیں کیا اور نه کرسکتا تها اس تعریف کے مستحق اور بانی هونے کے لقب پانے کے اور بهت سے لوگ مستحق هیں جنهوں نے اس میں کوشش کی اور مدد دی هی جن میرے دوستوں نے اُسمیں مدد کی اور جو بانی هونے کے لقب کے سزاوار هیں اُن میں سے دو دوست وه هیں ( حاجی محمد اسمعیل خانصاحب

رئیس دتاولي اور راقم اثم اقبال علي کیطرف اشارہ کیا ) جو یہاں بیٹھے ہیں اور وهي بشمول اور دوستوں کے اس تعریف کے مستحق ہیں آپنے هندوؤں کے ساتھہ همدردي کرنے کا جو بیان کیا هی اُس کے متعلق میں اپنا خیال چند مختصر لفظوں میں ادا کرنا چاهتا هوں میرا خیال یہہ هی کہ مذهب اسلام کا سب سے بڑا اصول خدا کو ایک جاننا اور انسانوں کو بهائي سمجهنا هی آپ خیال کیجیئے کہ انسان کي زندگي دو حصوں میں بسر هوتي هی ایک مذهب کے متعلق دوسرا دنیوي امور کے متعلق مذهب کي روسے نہ میں کسي هندو کي چتا پر جلونگا نہ کوئي هندو میري قبر میں دفن هوگا مگر جو مخلوق کہ ایسي پیدا هوئي هی جیسیکہ هم – جیسي صورت خدا نے هماري بنائي هی ویسي هي اُنکي بهي بنائي هی — جسطرح کہ هم آنکهہ ناک کان رکهتے هیں اُسیطرح وہ بهي آنکهہ ناک کان رکهتے هیں – پس جو مخلوق اس صورت کي هو اُن کے آپس میں بهائي هونے میں کچهہ شک نہیں اور یہي سبب هی کہ ایک کا دوسرے سے دنیوي امور میں بہت کچهہ تعلق هی پس اُن سب کے ساتهہ اُسطرح سے ملنا لازم هی جسطرح اپنے بهائي سے اور اُنکو بهي ایسا پیار کرنا انسانیت کا مقتضي هی جیسا اپنے بیٹے کو ( چیرز ) *

خواجہ یوسف شاہ صاحب نے تحریک کي کہ سید صاحب کي تشریف آوري کي تقریب میں مدرسہ میں دو دن کي تعطیل کیجاوے حاجي غلام حسن صاحب نے تائید کي اور تعطیل منظور هوئي *

اس کے بعد جلسہ برخاست هوا اور جسطرح پر لوگوں نے سید صاحب کا استقبال کیا تها اُسیطرح پر مشایعت کي *

اس جلسہ کے ختم هونے کے بعد خواجہ یوسف شاہ صاحب اور حاجي غلام حسن صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب سید صاحب اور اُن کے ساتهي دوستوں کو امرتسر کے سرکاري باغ کي سیر دکهانے کو لے گئے – باغ نہایت هي خوبي اور عمدگي سے آراستہ هی اور نہایت پر فضا اور دلکشا هی – سکهوں کے زمانہ حکومت کے اکثر مکانات جو اُن کي حکومت کو یاد دلاتے هیں وهاں موجود هیں اور تصرفات جدیدہ سے ایسے هی زیادہ تر مفید هوگئے هیں جیسیکہ حکومت کي تبدیلي پنجاب کو مفید هوئي

هی - وهاں ایک - نوحاشمہ مکان بنا ہوا ہی اُسکے ایک طرف اوپر کے درجہ میں کتب خانہ ہی باقی درجے آرام و آسایش کے لئے مہیا ہیں *

ایک امر جو قابل غور اور لایق عبرت ہی اور جس سے ایک جھلک اسبات کی دکھائی دیتی ہی کہ قومی ترقی کسطرح ہوتی ہی اس مکان میں مشاہدہ ہوتی تھی یعنی اُس کے نیچے کی منزل کا بڑا ہال ایک یوروپین گرانڈ افسر کی تجویز سے بطور تھیٹر کے آراستہ کیا گیا ہی - جب کسی کار خیر یا قومی رفاہ عام کے کام کی ضرورت ہوتی ہی تو لایق انگریز اور عالی خاندان قابل لیڈیاں اس میں تماشا کرتی ہیں اور گاتی ہیں اور تماشا دیکھنے والوں کو جن میں یقین ہی کہ بجز گورے منہہ والوں کے کالے منہہ والا کوئی نہیں ہوتا دام دیکر ٹکٹ خریدنا ہوتا ہی اور اسطرحپر جسقدر روپیہ جمع ہوتا ہی اُس کام میں صرف کیا جاتا ہی *

سید صاحب ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ ہم نے مدرسۃالعلوم کے لئے روپیہ جمع کرنے کی ہر طرح پر کوشش کی امیروں سے التجا کی والیان ملک سے درخواست کی قوم سے بھیک مانگی غیرت کو طاق پر رکھا اور غیر قوموں کے سامنے گداگری کے لئے ہاتھہ پھیلایا لاٹری کا جوا کھیلا مگر پوری کامیابی نہیں ہوئی قوم کی اور ملک کی حالت یہہ ہی کہ کھیل تماشے ناچ رنگ مسخرا پن سے روپیہ وہ دیتے ہیں پس اگر کالج کمیٹی کے ممبر بھی ملکر ایک تھیٹر بنائیں اور خود مقدس مقدس ممبر اُس میں گانے والے اور تماشا کرنے والے ہوں تو صرف تین چار شہروں میں تماشاکرنے سے کافی روپیہ ہاتھہ آجاوے - اُنہوں نے فرمایا کہ خیال کرو کہ جب ہماری یہہ قومی تھیٹر کی پارٹی کسی شہر میں پہونچے اور اشتہار دیا جاوے کہ مولوی سمیع‌اللہ خاں بہادر سب جج علیگڈہ اسطرح کا سوانگ بھرینگے اور مولوی سید فریدالدین احمد خاں بہادر سب جج کانپور یوں یوں روپ بدلینگے - مولوی سید زین‌العابدین خاں بہادر سب جج آگرہ اسطرح ٹھٹول کرینگے - مولوی سید مہدی علی خاں منیر نواز جنگ بہادر ریونیو سکرٹری گورنمنٹ نظام حیدرآباد یہہ غزل گاوینگے - مولوی مشتاق حسین صاحب ممبر صدر بورڈ ریونیو حیدرآباد کے ہاتھہ میں ڈنڈہ ہوگا اور محتسب کا سوانگ دکھاوینگے اور لوگ تکرار کرینگے کہ " محتسب را درون خانہ چکار " منشی محمد ذکاء اللہ صاحب پروفیسر میور سنٹرل کالج الہ‌آباد " چہ غم " کا

تماشا دکھاوینگے — مولوي سید اقبال علي اسطرح سے ہنس مکھہ جوان رعنا کا سوانگ بھرینگے — مولوي سید مہدي حسن صاحب یاد فراموش کي نقل کرینگے اور سید مہر تراب علي صاحب ڈپٹي کلکٹر بہادر ایٹہ پھواز برھیل کے روٹھہ بیٹھنے کا تماشا کرینگے — مولوي خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل علیگڈہ کفایت شعاري کے ساتھہ سوداگروں کي دوکانوں اور نیلاموں کے مجمع میں اسباب خریدنے کي نقل کرینگے — نواب ضیاء الدین احمد خاں بہادر پرستان کے بادشاہ بنکر آوینگے — وزیر الدولہ مدبرالملک خلیفہ سید محمد حسن خاں بہادر پرنس بسمارک کي نقل اوتارینگے — مولوي الطاف حسین صاحب حالي اپنا مسدس گاوینگے اور فلاں صاحب یہہ نقل کرینگے اور فلاں صاحب وہ نقل کرینگے اُن صاحب کے گلے میں ڈھولک ہوگي اور وہ صاحب سارنگي بجاوینگے اُن کے ہاتھہ میں مجیرے ہونگے اور اُن کے پاس دوتارا اور آنریبل سید احمد خاں بہادر سي ایس آئي بمصداق اس شعر کسي شاعر تجربہ کار کے کہ —

رو مسخرگي پیشہ کن و مطربي آموز
تا داد خود از کہتر و مہتر بستاني

ہر ایک مجلس کے مسخرے ہونگے — تو کسقدر لوگ تماشا دیکھنے کو آوینگے اور کسقدر روپیہ ہاتھہ آجاویگا — اگر ہم لوگ ایسا کریں اور اسطرح پر اپني قوم کي بھلائي کے لیئے روپیہ جمع کریں تو دنیا میں کوئي قومي عزت ایسي نہیں ہی جو اس پارٹي کو نصیب نہو اور عقبی میں کوئي اعلی سے اعلی رتبہ ثواب کا ایسا باقي نرھے جو یہہ پارٹي حاصل نکرے *

اگرچہ میں نے اس تحریر میں بہت گستاخي کي ہی مگر مجھکو معاف کیا جاویگا کیونکہ — سید صاحب ہي کے یہہ الفاظ ہیں جو میں نے لکھے ہیں *

اس مقام پر امرتسر کي ایک خاص بات کا بیان کرنا بے موقع نہوگا — امرتسر میں مسلمانوں نے بھي مثل پارسیوں کے تھیٹر بنایا ہی — سنا ہی کہ وہاں عمدہ نقلیں ہوتي ہیں اور گانا بھي اچھا ہوتا ہی — تھیٹر بنانا اور مردوں کو عورتوں کے کپڑے پہناکر عورت بنانا جیسیکہ پارسي تھیٹر والے کرتے ہیں نہایت حماقت کي بات ہی — مثل مشہور ہی کہ " جب ناچنے نکلے تو گھونگٹ کاھیکا " یا تو کوئي ایسي نقل نہو جس میں عورتوں

کي نقل بنانے کي ضرورت هو ورنہ تهيٹر ميں عورتوں کي جگهہ عورتوں هي کا هونا چاهيئے - ميں نے سنا هی کہ امرتسر کے تهيٹر ميں درحقيقت عورتوں کو بهي شامل کيا هی *

لوگوں نے بيان کيا کہ اُس تهيٹر ميں مسلمانوں کے قومي تنزل کي بهي نقل هوتي هی اور مسدس حالي کے بند گائے جاتے هيں - اُس نقل ميں ايک مقام نہايت موثر آتا هی اور لوگوں کے دل پر بہت اثر کرتا هی - ايک پردہ کهولا جاتا هی جس ميں سمندر لهريں مارتا هوا اور ايک جهاز جس ميں لوگ سوار هيں طوفان ميں آيا هوا اور ڈوبتا هوا دکهائي ديتا هی - اُس وقت مسدس حالي کا يهہ بند گايا جاتا هی *

جهاز ايک گرد اب ميں پهنس رها هی
پڑا جس سے جو کهوں ميں چهوٹا بڑا هی
نکلنے کا رستہ نہ بچنے کي جا هی
کوئي اُن ميں سوتا کوئي جاگتا هی
جو سوتے هيں وہ مست خواب گراں هيں
جو بيدار هيں اُن پہ خندہ زناں هيں
کوئي اُن سے پوچهو کہ اے هوش والو
کس اُميد پر تم کهڑے هنس رهے هو
بُرا وقت بيڑے پر آنے کو هی جو
نچهوڑيگا سوتوں کو اور جاگتوں کو
بچوگے نہ تم اور نہ ساتهي تمهارے
اگر ناؤ ڈوبي تو ڈوبينگے سارے

گانے والا يا گانے والي ان بندوں کے گانے ميں موقع بہ موقع اُس جهاز کي طرف جو ڈوبنے کو هو رها هی اشارہ کرتي جاتي هی - اس کا ايسا سما بندھ جاتا هی کہ لوگوں کي آنکهوں ميں سے آنسو نکل پڑتے هيں *

مجهکو اس تهيٹر کے ديکهنے کا نہايت شوق تها مگر سيد صاحب نے ايسي باتيں کهيں جنسے ميرا دل ٹهنڈا هوگيا - سيد صاحب نے کها کہ هر ملک ميں کچهہ تفريح کا بهي سامان هونا چاهيئے جس سے وہ لوگ جو اپنے دماغ کي قوت مفيد اور عمدہ کاموں ميں صرف کرتے هيں کسي وقت تفريح بهي حاصل کريں — تهيٹر ميں ايک لازمي امر يهہ هی کہ

نصیحت آمیز باتوں اور بداخلاقي کے عیوب دکھانے کے ساتھہ ایسي باتیں بھي هوتي هیں جو بد اخلاقي یا بدنفسي کي باتوں کو بھي یاد دلاتي هیں یا سکھاتي هیں پس تھیٹر ایسے ملک میں هونا چاهیئے که جہاں تعلیم نے اور سوسئیٹي نے لوگوں کے دل پر ایسا اثر کردیا هو که اُن کے دل پہلي قسم کي باتوں سے موثر اور دوسري قسم کي باتوں سے ذهول کرنے کے قابل هوں — هندوستان کي حالت ایسي نہیں هی — یہاں مفید کام تو کوئي نہیں کرتا پھر اگر تفریح هي تفریح هو تو کیا هوگا — علاوہ اس کے دل میں نہایت مختلف اثر پیدا هوتا هی بجاے اس کے که پہلي قسم کي باتوں سے وہ موثر اور دوسري قسم کي باتوں سے ذهول کریں وہ دوسري قسم کي باتوں سے موثر هوتے هیں اور پہلي قسم کي باتوں سے ذهول کرتے هیں — سید صاحب نے فرمایا که جب میں قاهرہ دارالسلطنت مصر میں تھا تو ایک دن وهاں کے عجایب خانه کو جس میں قدیم مصریوں کي نہایت قدیم چیزیں اور ممیاں موجود هیں دیکھنے گیا تھا اتفاقاً وهاں مصر کے ایک پاشا بھي جن کا نام مصطفی تھا یا اور کچھہ تشریف لائے — اسمعیل پاشا خدیو سابق مصر نے جو تھیٹر قایم کیا تھا اور اُس کے لیئے نہایت عمدہ عمارت بنائي تھي اُس کا ذکر هوا سید صاحب نے نہایت مختصر لفظوں میں کہا که پہلے ملک کي حالت درست کرلو تب تھیٹر بناؤ *

اسي رات ٹون هال میں بزرگان امرتسر کي جانب سے ایک اڈریس سید صاحب کو دیا گیا یہه اڈریس نہایت عمدہ و خوشخط لکھا هوا تھا اور بہت خوبي سے اُسپر طلائي کام بنایا گیا تھا دوسو پچاس عماید امرتسر جنکے سرگروہ جناب خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب تھے اس اڈریس کے پیش کرنیکو ٹون‌هال میں جمع هوئے تھے — حاجي غلام حسن صاحب رئیس امرتسر نے نہایت دلي جوش سے اور بہت خوبي سے اُسکو پڑھا جو لفظ اُنکے منہه سے نکلتا تھا معلوم هوتا تھا که دل سے نکلتا هی اور لوگوں کے دلوں پر اثر کرتا هی وہ اڈریس پڑھے جانے کے بعد خریطه زرنگار میں رکھه کر سید صاحب کی نذر کي گئي سید صاحب نے دونوں هاتھوں سے لیکر اُسکو سرپر رکھا اور ایک مختصر مگر پر مطلب اُسکا جواب دیا چنانچه وہ اڈریس اور سید صاحب کا جواب دونوں ذیل میں مندرج هیں *

# ایڈریس انجمن اسلامیہ امرتسر

## بمقام ٹون ہال

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

### حامداً و مصلیاً

بعالی خدمت جناب آنریبل سید احمد خاں صاحب بہادر
سی - ایس - آئی

بیا کہ منتظر مقدم تو یارانند
نہادہ چشم براہ تو دوستدارانند
کنوں کہ گرم شدہ بزم ہم نوائیہا
بہر طرف کہ روی بلبلاں ہزارانند

عالیجناب —

آراکین انجمن اسلامیہ امرتسر آج کسی ایسے شخص کے سامنے ایڈریس دینے کو حاضر نہیں ہوئے - جو بباعث گورنمنٹ کے اشفاق کے کسی اعلی عہدہ پر مامور ہو — یا صرف بلحاظ اپنی خاندانی عظمت کے زمانہ کی آنکھوں میں ممتاز ہو — بلکہ انجمن اپنا ایڈریس اُس شخص کے سامنے پیش کرنیکو ہی — کہ جس نے علاوہ اعزاز سرکاری اور شرف خاندانی و لیاقت ذاتی کے اپنے اعلی درجہ کی ہمدردی اور جانفشانی سے فنا فی القوم کا رتبہ حاصل کیا - آپ کے کارنامے اپنی عالمگیر شہرت کے سبب محتاج بیان نہیں — وہ قیام عالم تک سنہری حروف میں تاریخ کے صفحوں پر روشن رہینگے مسلمانوں کو اس موجودہ تباہ حالت میں آپ جیسے بیدار مغز سر پرست کی بہت ضرورت تھی جسکو مسبب الاسباب نے اُنکی خوش قسمتی سے پیدا کیا - قوم کی مصلحت اندیشی و خیر طلبی جو آپ کے وجود باجود میں پائی جاتی ہی کوئی نئی بات نہیں - بلکہ یہہ اُس اعلی خاندان کا جسکے آپ ذریات سے ہیں جبلی خاصہ اور آپکا جدی ورثہ ہی آپنے جو اس مسلمانوں کی سقیم حالت میں اُنکی درستی اور اصلاح پر کمر باندھی یہہ آپکی

شان کے بہت هي مناسب اور موزوں هی - یہه روز افزوں ترقي اور آپکے مساعي جمیلہ کا اس جلدي سے بارور هونا جو نظر آرها هی محض آپکي حسن نیت اور خالصة لله کوششوں کا نتیجہ هی — ورنہ کسکا حوصلہ تھا کہ ایسے اهم کام کے انجام دهي کا کفیل هوسکے اور پھر اُسکو اس خوبي اور خوش اسلوبي سے کر دکھائے جیسا کہ آپ سے ظہور میں آیا — غرض کہ هر طرح اس قوم کي قافلہ سالاري آپ هي کے لیئے زیبا هی —

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

مدرسة‌العلوم‌مسلمانان جسکے باني مباني آپ هیں اُن لاانتہا جان کاهیوں اور عرق ریزیوں کا ثمرہ هی جسکو آپنے اپني درماندہ قوم کي بہبودي کي غرض سے رفیق حجرہ و جلیس انجمن بنا رکھا تھا — یہہ ممکن نہ تھا کہ اسکو یہہ شادابي اور سرسبزي نصیب هوتي جو آج اسکو حاصل هی - اگر آپ کے اعلی دماغ کو جسے دست قدرت نے اِسي اور ایسے هي کاموں کے واسطے موضوع کیا تھا اس میں دخل نہ هوتا - اس کالج کي بنیادوں کے استحکام کے ساتھہ جو خیر جاري هی آپ کي یادگار دائمي قایم رهیگي اور صلہ گرانمایہ اسکا کہ جزاے خیر هی حق تعالی آپکو بخشیگا — آپ کي ایجاد پسند طبع نے اسی خیر جاري پر اکتفا نہیں کیا بلکہ محمدن سول سروس فنڈ کي فراهمي کا نیا قاعدہ آپکي عمدہ تجاویز کا ایک ادنی نمونہ هی — جس میں اگر حسب مراد کامیابي هوگئي تو اهل اسلام بہت کچھہ اُمیدیں اپني فلاح کي رکھہ سکتے هیں — انجمن اسلامیہ امرتسر نے بھي اس فنڈ کي تائید میں کوشش کي هی اور کسیقدر کامیابي بھي هوگئی هی — اُمید هی کہ عنقریب اطلاع مفصل اسکي آپکي خدمت میں کي جائیگی — آپ کي اسقدر کوشش اور عرق ریزیوں کا اتنا فائدہ تو ضرور هوا هی کہ قوم نے خواب غفلت سے کروٹ لي هی — جابجا تعلیم مغربي کي اشاعت پیش نظر هی — چنانچہ اس جگہہ بھي ایک مدرسہ موسومہ بہ مدرسة‌المسلمین یہاں کے مسلمانوں نے قایم کیا هی — جسکي وسعت بحالت خاطر خواہ هونے کے مسلمانوں کے حق میں فائدہ سے خالي نہوگي - حق تو یوں هی کہ هندوستان میں مسلمانوں کي تعلیم کے لیئے جو کچھہ هوچکا هی یا هو رها هی یا جسکي آیندہ هونے کي اُمید هی یہہ صرف آپ هي کي کوششوں کا نتیجہ هی —

مختصر یہہ هی که شاعرانه مبالغے بهي آپ کے محامد کثیرہ کو بتفصیل بیان کرنے سے قاصر هیں - اب هم اراکین انجمن اس اڈریس کو اس دعا پر ختم کرتے هیں که الله تعالی آپکو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے -

از طرف انجمن اسلامیه امرتسر بالتاریخ ۲۶ ربیع الاول سنه ۱۳۰۱ مطابق ۲۶ جنوري سنه ۱۸۸۴ع *

پریسیڈنٹ انجمن اسلامیه — حاجي خان محمد شاہ خاں بهادر

آنریري سکرٹري انجمن اسلامیه — شیخ غلام حسن

# سید صاحب کا جواب اڈریس

صدر انجمن و ممبران مجلس اسلامیه و دیگر برادران ودوستان -

آج یہہ دوسري عزت هی جو امرتسر میں میري عزیز اور پیاري قوم نے مجهکو دي هی گو میں اُس عزت کا مستحق نہیں هوں مگر جو همدردي اور مسافر نوازي میرے هموطن اور میري قوم کے بزرگوں نے امرتسر میں مجھ ناچیز کے ساتهه کي اُس سے مجھے اُمید هی که هماري قوم میں اب یہہ بات پیدا هو چلي هی که وہ جس شخص کو اپنے خیال میں ملک کي بهلائي یا قوم کي خیر خواهي کرنے والا سمجھتے هیں اُس کي قدر کرتے هیں میں قبول کرتا هوں که یہہ اڈریس جو مجھے دي گئي میں اُسکا مستحق نہیں هوں مگر اس جوش سے جو اس وقت ظاهر کیا گیا هی میں خدا سے اُمید رکهتا هوں که هماري قوم میں ایسے لوگ پیدا کریگا جو اس عزت کے مستحق هونگے ( چیرز ) میں سب سے زیادہ اپنے حالات جانتا هوں میں ایک گنهگار شخص هوں میرے اعمال اچھے نہیں هیں مگر میرا دل خدا کي رحمت اور اُسکي بخشش سے مایوس نہیں هی ایسے گنهگار کو مجلس اسلامیه سے جسکا نام همیشه مقدس هی اور همیشه مقدس رهیگا اڈریس کا دیا جانا اُس کي بڑي اُمیدوں کا باعث هی مجهکو اُمید پڑتي هی که جس طرح بندوں نے میرے گناهوں سے چشم پوشي کرکے مجهکو عزت دي هی خدا بهي میرے ساتهه اُسیطرح پیش آئیگا اور میرے گناهوں کو معاف کریگا آپ نے اس اڈریس میں کچهه قومي همدردي کا ذکر کیا هی اسکا دعوی کرنا یا اسکا مستحق هونا

بہت مشکل اور اهم امر هی میں اپنے تئیں نه اس کے لایق سمجھتا هوں نه اسکا مستحق نه اپنے میں ایسا مقدور دیکھتا هوں که میں ایسا کام کروں جس سے میں اُسکا مستحق هوں لیکن بیشک میرے دلمیں ایک جوش اور ایک آرزو هی که میری قوم جو ذلت میں پڑتی جاتی هی دولت سے محروم هوتی جاتی هی شان و شوکت کو جو باپ دادا کی کمائی تھی غارت کرتی جاتی هی اُس کو پھر حاصل کرے جہاں تک مجھسے هوسکتا هی میں اُس میں کوشش کرتا هوں - مدرسةالعلوم بے شک ایک ذریعه ترقی قومی کا هی یہاں پر قوم سے میری مراد صرف مسلمانوں هی سے نہیں هی بلکه هندو اور مسلمان دونوں سے هی- مدرسةالعلوم بلاشبهه مسلمانوں کی ابتر حالت کے درست کرنے کے لیئے اور جو افسوسناک محرومی اُنکو یورپین سینز اور لٹریچر کے حاصل کرنے میں تھی اُس کے رفع کرنے کو قایم کیا گیا مگر اُس میں هندو مسلمان دونوں پڑھتے هیں اور تربیت جو هندوستان میں مقصود هی دونونکو دی جاتی هی هملوگ آپس میں کسی کو هندو کسی کو مسلمان کہیں مگر غیر ملک میں هم سب نیٹو یعنی هندوستانی کہلائے جاتے هیں غیر ملک والے خدا بخش اور گنگا رام دونوں کو هندوستانی کہتے هیں غیر ملکوں میں جب هم لوگ جاتے هیں تو هندو اور مسلمان کے نام سے نہیں پکارے جاتے هیں بلکه نیک دل لوگوں سے نیٹو یعنی هندوستانی کا اور تنگ دل لوگوں سے نیگرو یعنی کالے منهه یا وحشی هندوستانی کا لقب دونوں کو برابر ملتا هی اور یهی سبب هی که هندوؤں کی ذلت سے مسلمانوں کی اور مسلمانوں کی ذلت سے هندوؤں کی ذلت هی پھر ایسی حالت میں جبتک یهه دونوں بھائی ایک ساتھه پرورش نپاویں ساتھه ساتھه یهه دونوں دودھ نه پیئیں ایک هی ساتھه تعلیم نپاویں ایک هی طرح کے و سایل ترقی دونونکے لیئے موجود نه کیئے جاویں هماری عزت نہیں هوسکتی مدرسةالعلوم کے قایم کرنے میں میرا یهی مطلب تھا مگر میرا کیا مقدور تھا که میں اُس کو انجام دے سکتا میں اُن لوگوں کا شکر گذار هوں جنہوں نے اُس میں مدد کی اس مدد میں؛ میں مسلمانوں کا اسقدر مشکور نہیں هوں جسقدر هندوؤں کا هوں جنہوں نے بطور خیرات کے اپنے بھائیوں کی مدد کی مدرسه کی عمارت کی دیواروں اور محرابوں پر بہت سے هندوؤں کے

نام کندہ ہیں جس سے ہمیشہ کو یہہ یادگار قایم رہیگی کہ ہندوؤں نے اپنے درماندہ مسلمان بھائیوں کي کس فیاضي سے مدد کي تھی *

سرکاري نوکري کي بھي نسبت مجھکو یہہ کہنا چاھیئے کہ کوئي وقار اور کوئي عزت کسي قوم کو اُسوقت تک حاصل نہیں ہوسکتي جبتک وہ حکمراں قوم کے ساتھہ درجہ حاصل نکرے اور اپنے ملک کي حکومت میں حصہ نلے دوسري قومیں مسلمانوں یا ہندوؤں کو محرري یا ادنی عہدوں پر دیکھکر عزت نہیں کرتیں اور نہ کرسکتي ہیں بلکہ جو گورنمنٹ اپني رعایا کو اس قسم کے اعزاز سے محروم رکھے وہ بھي عزت کي نظر سے نہیں دیکھي جاسکتي عزت تبھي حاصل ہوگي جب ہمارے ملکي بھائي حکمراں قوم کے ساتھہ برابر کے عہدے رکھتے ہوں گورنمنٹ نے صداقت اور نیک نیتي نیک دلي اور انصاف سے اپنے ہر ملک کي رعایا کو اُن عہدوں کے پانے کے لیئے برابر کا حق دیا ہی البتہ ہندوستانیوں کے لیئے بہت سي مشکلات اور بے انتہا موانع ہیں مگر ہمکو استقلال کے ساتھہ کوشش کرني چاھیئے کسي تکلیف کے کسي مشکل کے کسي مصیبت کے خوف سے پیچھہ نرھنا چاھیئے ہمارے ہندوستان کے بھائي بنگالیوں نے جو اس زمانہ میں ہندوستان کي تمام قوموں کے فخر اور سرتاج ہیں کوشش کرکے ایک درجن بنگالي سویلین بنا لیئے ہیں مگر اُن کے بھائیوں کو کسي ملک کے ہوں خواہ پنجاب کے یا ہندوستان کے مسلمان ہوں یا ہندو اُنکو شرم نہیں آتي کہ وہ پیچھے رہے جاتے ہیں اور اپني قوم کي آنکھوں میں غیر قوم کي آنکھوں میں ذلیل ہوتے ہیں بنگالیوں کے بعد میں اور ہندو بھائیوں کي بھي قدر کرتا ہوں کہ اُنہوں نے بہت کچھہ کیا ہی گو میں اس کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ اُنہوں نے ابھي کام پورا نہیں کیا ابھي اُن کو بہت کچھہ کرنا چاھیئے ہم مسلمانوں کو سب سے زیادہ غیرت کرني چاھیئے کہ وہ سب سے پیچھے ہیں اگر اُن کو یہہ خیال ہی کہ اُن کے بزرگ بڑے معزز اور ممتاز تھے تو اُن کو اور بھي زیادہ غیرت کرني لازم ہی مسلمانوں کا فرض ہی کہ کوشش کرکے اپنے ملک میں ایسے عہدے حاصل کریں جن کے حاصل کرنے کا حق گورنمنٹ نے اُن کو بخشا ہی گو میں نے یہہ جملہ خاص مسلمانوں کي نسبت کہا لیکن اگر میں لال بہاري گنگارام خدا بخش میں سے کسي کو مجسٹریٹ یا کمشنر یا اسي طرح کے کسي

عہدہ کي کرسي پر بیٹھا دیکھوں تو مجھکو برابر خوشي ہوگي کیونکہ اُسي وقت ہمارے ملک کے لوگوں کي دوسري قوم کي نظروں میں کسیقدر عزت ہوگي اسلیئے میں کہتا ہوں کہ تعلیم کے ساتھہ کچھہ اس طرف بھي رغبت ہو کہ ہمارے ملک کے لوگ مقابلہ کا امتحان دیکر سول سروس میں داخل ہوں *

آپنے براہ مہرباني میرے اُس ذریت میں سے ہونے کا جو مقدس اور پاک ھی اس اڈریس میں ذکر کیا ھی میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ میں اُس پاک شخص کي ذریت میں ہوں جس کے لب مبارک جو آخري وقت پر ہلتے تھے تو اُمتي اُمتي کہتے تھے میں اُس ذریت میں ہونے کا نہ اسوقت بلکہ جب تک میں اس دنیا میں ہوں فخر کرونگا اور مرنے کے بعد بھي مجھکو اس کا فخر ہوگا مگر میں ٹھیک اُس ذریت میں ہونے کا اور اپنے فخر عالم دادا کے پوتے ہونے کا حق اُسوقت ادا کرونگا جب میں بھي مرتے وقت ایسي حالت میں کہ سانس کو سینہ میں گنجایش نرھي ہو اور ہونٹ بھي نہایت آہستہ اور خفیف حرکت کرتے ہوں قومي قومي کہتا ہوا مروں - میں دعا کرتا ہوں کہ خدا ایسا ھي کرے آمین ( بہت زور سے چیرز ) *

باوجودیکہ بزرگان امرتسر نے سید صاحب کي مہماني کا خرب انتظام کیا تھا اور نہایت عمدہ اور لطیف کھانے ہروقت کھلاتے تھے اور شیخ غلام حسن صاحب - خواجہ یوسف شاہ صاحب - حاجي غلام حسن صاحب نہایت اخلاق و محبت سے ہر وقت بذات خود سید صاحب کي مہمانداري میں مصروف رہتے تھے مگر سید صاحب " نقدہ حرمتہ " ھي کے مشتاق تھے بزرگان امرتسر نے اُسکو بھي پورا کیا اور ایڈریس کے بعد چمکتے ہوئے سفید سفید مبلغ ایکہزار پچاس روپیہ بہ تقریب دعوت اُسیوقت پیش کیئے اور ساڑھے چار سو روپیہ کے اور عطا فرمانے کا وعدہ کیا جو وفا بھي ہوا - سید صاحب اُس پیشکش کو جسے وہ ابیض نوراني کہا کرتے ھیں لیکر نہایت خوش ہوئے اور شکریہ ادا کیا اور یہہ تجویز کي کہ اس روپیہ سے مدرسۃالعلوم علیگدہ میں ایک پختہ بورڈنگ ہوس بنایا جاوے جسپر مندرجہ ذیل کتبہ لگے *

# از زر عطیه

## ممبران انجمن اسلامی و دیگر احباب امرتسر صوبه پنجاب

که بتاریخ بست و ششم جنوری سنه ۱۸۸۴ع بمقام امرتسر بتقریب دعوت سید احمد خاں بہادر سی ایس آئی عطا فرمودند —

## تعمیر یافت

ستائیسویں جنوری سنه ۱۸۸۴ع تاریخ روانگی گورداسپور قرار پاچکی تھی اور وهاں سے پهر امرتسر میں واپس آنے پر ایک لکچر دینا ٹهرا تها چنانچه سید صاحب اُسی تاریخ امرتسر سے گورداسپور روانه هوئے اکثر احباب اسٹیشن پر رخصت کرنے کو تشریف لائے حاجی غلام حسن صاحب خواجه یوسف شاه صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب نے سید صاحب کو نهیں چهوڑا وه بهی هم سب کے ساتهه گورداسپور کو راهی هوئے اب هم گورداسپور کو جاتے هیں اور وهاں سے واپس آنے کے بعد پهر امرتسر کے حالات لکهینگے *

---

# حالات مقام گورداسپور

هم سب امرتسر هي ميں تھے كه سردار شير سنگهه صاحب منصف گورداسپور نجم الهند سردار محمد حيات خاں بهادر كا خط ليكر گورداسپور سے امرتسر ميں تشريف لائے اور تاريخ و وقت پهونچنے گورداسپور كا دريافت فرماكر گورداسپور چلے گئے هم سب لوگ بهي ستائيسويں جنوري سنه ۱۸۸۴ع كو روانه گورداسپور هوئے - جب سيد صاحب بٹاله كے استيشن پر پهونچے تو راے رام داس صاحب تحصيلدار اور منشي ٹيك چند صاحب نايب تحصيلدار اور شيخ ناصرالدين صاحب اور شيخ محمد بخش صاحب اور شيخ بركت علي صاحب رئيسان بٹاله سيد صاحب كي ملاقات كے ليئے استيشن پر موجود تھے رئيسان ممدوح نے مبلغ پندره روپيه بطريق دعوت سيد صاحب كو عنايت كيئے سيد صاحب نے اُس كو شگون نيك سمجها اور نهايت احسانمندي سے اُن كو ليا اور مختصر مگر دلچسپ لفظوں ميں اُن كا شكريه كيا *

## الفاظ شكريه جو سيد صاحب نے كهے

حضرات -

شايد ريل كي روانگي ميں بهت تهوڑا عرصه باقي هى اس سبب سے ميں كچهه زياده شكريه اُن كي عنايت كا ادا نهيں كرسكتا ليكن آپ صاحبوں كا نهايت ممنون هوں كه آپنے مهرباني كركے ميرے واسطے تكليف فرمائي اور ايك قومي كام كي غرض سے چنده بهي عطا كيا آپ صاحبوں كو خيال كرنا چاهيئے كه هماري قوم كي حالت بهت خراب هوگئي هى اور هر قسم كي ترقي ميں وه سب سے پيچهے هى آپ صاحبوں كو كوشش كركے اس كو آگے بڑهانا چاهيئے آپ صاحب بهت سے مشهور كام كرتے هيں مسجديں بنواتے هيں اور اور بهي نيك كام كرتے هيں ليكن وه سب اس ليئے كيئے جاتے هيں كه اُن كاموں كي وجهه سے آپ كو بهشت ميں جگهه مليگي وه سب كام آپ كے دين كے هيں جبكه آپ دنيا ميں بهي هيں اور اُس سے آپ كو كسيطرح چهٹكاره نهيں تو اس كے فائده كے واسطے بهي آپكو كچهه كرنا چاهيئے دنيا ميں عزت ايك بڑي چيز هى مگر وه هرشخص كو فردا فردا كسي طرح سے نهيں ملسكتي جب تك كه اُس قوم كو جس

میں کا وہ شخص ہی عزت حاصل نہو اگر ایسي قوم میں سے جو ذلیل هی کسي خاص شخص کو عزت حاصل هو تو اُس سے قوم کو تو کیا عزت هوگي وہ خود اس وجہہ سے کہ وہ اُسي ذلیل قوم میں کا شخص هی همیشہ ذلیل هي رهیگا پس جو لوگ اپني عزت چاهتے هیں اُن کا یهي فرض هی کہ قوم کی عزت بڑهانے میں کوشش کریں جب قوم ذلت سے نکل جاویگي اور پهر اُسمیں سے کوئي شخص کسي قسم کي عزت حاصل کریگا تو اُس کي اصلي عزت هوگي اور وہ بهي کل قوم کي عزت کا باعث هوگا اُمید هی کہ مجهہ مسافر کي اس صدا کا آپ همیشہ خیال رکهیں گے *

بٹالہ کے رئیسوں کي بہت خواهش تهي کہ سید صاحب وهاں چلیں مگر فرصت اور وقت نہ تها *

گورداسپور کے سول استیشن پر منشي گور چرنداس صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب اور شیخ احمد علي صاحب پلیڈر سے جو بتقریب استقبال تشریف لائے تهے ملاقات هوئي - تهوڑي دیر نگذري تهي کہ گورداسپور کا استیشن جہاں همکو اوترنا تها آ گیا پلیٹ فارم پر کثرت سے لوگ جمع تهے جن میں نجم‌الهند سردار محمد حیات خاں بہادر مثل کوکب اقبال دور سے نمایاں اور درخشاں تهے *

گاڑي کے پهونچتے هي گورداسپور کے اسکول کے تمام طلباء نے جو کثرت سے پلیٹ فارم پر ایک طرف جمع تهے اور نیز تمام لوگوں نے جو وهاں موجود تهے نہایت جوش دلي سے چیرز دي اور هرے هرے کا غل مچایا - سید صاحب نے گاڑي پر سے اوترتے هي اپنے قدیم دوست مکرم خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب سي ایس آئي سے ملاقات کي - میں نے کہا خوب قران‌السعدین هوا نجم‌الهند سے نجم‌الهند ملے اگر گهٹا کر کہو تو یوں کہو کہ نجم هندوستان کا نجم پنجاب سے خوب اقتران هوا اور اگر سچ سچ کہو تو یوں کہو کہ هندوستان کا آفتاب پنجاب کے آفتاب سے مل گیا *

نجم‌الهند نے نجم‌الهند سے سردار محمد حیات خاں صاحب پوپلزئي اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور سردار پرتاب سنگهہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور راے بوٹا مل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - منشي منو لال صاحب تحصیلدار - مولوي محمد شفیع صاحب صدر منصف - سید

عنایت علي صاحب منصف - لاله بشن داس صاحب ڈپٹي سپرنٹنڈنٹ
بابو من موهن سرکار صاحب هیڈ ماسٹر- شیخ نبي بخش صاحب پلیڈر -
شیخ سبحان علي صاحب رئیس - بابو نرنجن لال صاحب اسسٹنٹ
انجنیر - ڈاکٹر اوري خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن - سردار شیر سنگهه
صاحب منصف - مولوي محمد علي صاحب منصف - باوا کرم سنگهه
صاحب سپرنٹنڈنٹ - لاله نراین داس صاحب دسٹرکٹ انجنیر - بابو
گهوسن صاحب سکنڈ ماسٹر - نتهے خاں صاحب رئیس - منشي صاحب
مرزا صاحب مسلخواں - پنڈت نگر رام صاحب پلیڈر - بابو شوق
محمد صاحب مسلخواں - باوا لچهمن سنگهه صاحب شرف - منشي
نبي علي صاحب نایب تحصیلدار - مہنت بشمبر ناتهه صاحب گدي
نشین گوردوارہ گورداسپور - منشي فضل داد خاں صاحب انسپکٹر پولس -
میاں فیض محمد صاحب - باوا پرتاب سنگهه صاحب هیڈ کلرک دفتر
انگریزي - نراین سنگهه صاحب ڈپٹي انسپکٹر کي اور اور صاحبوں کي جو
وهاں موجود تهے ملاقات کرائي خوب مصافحے هوئے نجم الهند نے نجم الهند
اور اُن کے ساتهي احباب کو پهولوں کے گلدستے عنایت کیئے *

مینهه برس چکا تها پلیٹ فارم پر کسیقدر کیچڑ هوگئي تهي سب
صاحبوں نے ایسي حالت میں که ابر محیط تها اور ترشح کے بهي آثار باقي
تهے اور سردي بهي خوب چمک رهي تهي نهایت گرمجوشي سے اسٹیشن
پر تشریف لانیکي جهاں کچهه سایه بهي نه تها تکلیف گوارا کي تهي بزرگان
گورداسپور نے پلیٹ فارم هي پر اڈریس کا پیش کرنا قرار دیا تها چنانچه
وه اڈریس نهایت مطلا و مذهب خوشخط و خوشنما خریطه اطلسین
زرین میں پیش کي گئي نجم الهند خان بہادر سردار محمد حیات خاں
صاحب نے ایک اونچي جگهه پر کهڑے هوکر اُس اڈریس کو پڑها سید
صاحب نجم الهند اُن کے سامنے کهڑے هوئے تهے اور جو لوگ نیچر کے
برخلاف امورات کے واقع هونے کے منکر هیں وه دو آفتابوں کو گورداسپور کے
پلیٹ فارم پر چمکتے هوئے دیکهکر تعجب کرتے تهے اڈریس پڑهے جانے کے
بعد سید صاحب کو نذر کي گئي اور سید صاحب نے لطف آمیز اُسکا
جواب دیا جو ذیل میں مندرج هے *

# سپاسنامہ از جانب باشندگان ضلع گورداسپور ملک پنجاب

## بعالیخدمت جناب آنریبل سید احمد خاں بہادر

## نجم الہند سي - ایس - آئي - دام اقبالہ

جناب معلی آپکي تقریب رونق افروزي گورداسپور کو باعث فخر و مباہات سمجھکر ہم سب لوگ بشوق دل آپکو خیر مقدم کہنے کے واسطے حاضر ہوئے ہیں *

گو ہم میں سے اکثروں کو آپکي زیارت کرنیکا موقع اس سے پیشتر حاصل نہیں ہوا الا جناب کا نام نامي جو بسبب فنا في القوم ہونے اور قومي خدمات کے سبب سے نہ صرف خطہ ہند میں بلکہ دور دراز مملکت میں بھي اظہر من الشمس ہی اُس کے دل افروز پرتوہ سے یہہ گوشہ پنجاب بے نور نہیں تھا - اور اسلیئے جو محبت اور عقیدت ایک سچي اور راست باز محب قوم اور خیر خواہ ملک سے قدرتا قوم اور باشندگان ملک کو ہوني چاہیئے اُسکے ثبوت کے لیئے آج کے روز کسي خاص اظہار کي ضرورت نہیں بلکہ قوم کے اُس طریق عمل اور جوش محبت سے جو آپ اپنے گرد و پیش دیکھہ رہے ہیں یہہ مقصود حاصل ہی *

آپکے لاانتہا انتھک اور مسلسل رفاہ عام کے کاموں اور خصوصاً مسلمانوں کے ڈوبتے قومي جہاز کو بحر نا اُمیدي سے کنارہ مراد کي طرف تن تنہا دلیرانہ ( فمن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ) پڑھکر ڈھکیلنے سے جو جو محنتیں تکالیف مزاحمتیں جناب نے اوٹھائیں ہیں اُس سے ہملوگ ناواقف نہیں ہیں *

تشریحاً اُن سب امور رفاہ عام کو جو آپکي ذات والا صفات سے ظہور پذیر ہوئے ہیں ذکر کیا جاوے تو ہمارا یہہ ایڈریس طول ہوجائیگا اسلیئے مختصراً عرض ہی کہ آپکي وفادارانہ خدمات سلطنت ایام نازک سنہ ۱۸۵۷ع میں باعث فخر قومي ہیں - آپکا معدلانہ طریق ایام حکومت جوڈیشل ضرب المثل رہیگا - مدرسۃ العلوم علیگڈہ کي بنا اور اُسکا عدم سے حالت موجودہ تک پہنچانا اور اُسکي آیندہ ترقي میں بدل و جان

ساعي رهنا قوم پر وہ بھاري احسان هى كه نه صرف موجودہ نسلوں کے ليئے بلکه خدا کے فضل و کرم سے آيندہ ابدالابد تک قوم کي خوشحالي سرسبزي دنياوي اور روحاني نعمتوں کا ذخيرہ لازوال آپنے مهيا کرديا هى - جسکا شکريه فرزندان هند کي هر ايک نسل پر دائما لازم هى *

شخصي کام هميشه معرض زوال ميں رهتے هيں مگر جس عاقلانه اور مدبرانه تدبير سے آپنے اس قومي گهر کي قوم کي طرف سے بنياد رکھي هى - هم بصدق دل خدا سے التجا اور دعا کرتے هيں که جب تک خاک هند کي نسليں دنيا پر قائم هيں يهه قومي ملجا هميشه قايم رهيگي آمين *

طريق تعليم اور نگراني اخلاق طلبا اور انتظام مدرسةالعلوم نهايت قابل اطميناں سنے جاتے هيں - جسکے تحسين اور مبارکباد کے مستحق عموما منتظمان و ارکان مدرسةالعلوم اور خصوصاً آپ هيں *

ايک اور امر جسکي طرف آپکا صلح کل خيال هميشه مبذول رها - قابل نهايت طمانيت و شکرگذاري عامه هى اور وہ اتحاد مابين هر فرقه بشر اور خصوصاً هندو اور مسلمان گروهان عظيم هند کا هى - آپکي تقرير سنه ۱۸۷۳ ع بمقام لاهور اور سال گذشته کا لکچر بمقام پٹنه ايک موثر هدايت اور کامل ثبوت آپکي دلپذير نيکوئي کا هى جسکو هم کبهي نهيں بهولينگے جو نعمتيں اور برکتيں اس اتحاد سے ايک با امن اور عادل سلطنت قيصر هند ميں هم باشندگان ملک کو حاصل هوسکتي هيں أنکا اظهار آپکے عالي خيالات سے بخوبي هوتا هى اور يهه أس پاک خيال کا نتيجه هى که آپنے خوان نعمت مدرسةالعلوم عليگدہ بلا تميز ملت هر فرقه اهل هند کے واسطے عام کيا هى *

ليجس ليٹف کونسل هند کے آنريبل ممبر هونيکي حيثيت سے جو کچهه ملک کو فوائد آپکي رفاہ جو اور منصفانه وکالت سے پهونچے هيں أنکا هم لوگ ته دل سے شکريه ادا کرتے هيں آپکي تقارير باجلاس ليجس ليٹف کونسل کو هم نهايت غور اور توجهه سے پڑهتے اور سنتے تهے اور اطمينان کے ساتهه فخر کرتے تهے که همارا راست باز وکيل نهايت موثرانه اور مودبانه همارے حقوق هماري دلي خواهشوں اور فوائد کو أس عالي

کونسل میں پیش کر رہا ہی جسکی نظیر دنیا میں بہت کم ملتي ہی *

اخیر پر ہم اپنے اس ناچیز سپاسنامہ کو اس سپا س پر ختم کرتے ہیں کہ خداوند کریم قوم اور ملک کے بھاگوں سے آپکو اُس عرصہ دراز تک زندہ و تندرست اور خوشحال رکھے اور ہمیشہ آپکا مددگار ہو - آمین *

اس ایڈریس پر علاوہ دستخط خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب سي ایس آئي کے پچاس بزرگوں کے اور دستخط تھے جن میں سے اکثر کے نام نامي اوپر مذکور ہوئے ہیں *

## سید صاحب کا جواب اڈریس

بزرگان من -

آج اس پلیٹ فارم پر ایسے مقام میں جو پنجاب کے کونہ پر واقع ہی اس ہمدردي سے جو میري عزت کي گئي ہی ہمیشہ جبتک میں زندہ رہونگا اسکو یاد رکھونگا سچ بات تو یہہ ہی کہ جن چیزوں کا آپنے براہ مہرباني مجھکو مستحق تصور کیا ہی درحقیقت میں اُس کا مستحق نہیں ہوں ( لوگوں نے کہا نہیں نہیں ) لیکن جو کچھہ آپنے کیا یہہ آپ کي برادرانہ شفقت سچي محبت ہمدردي اور جوش حب قومي کا سبب ہی آپنے جو کچھہ ذکر میري خدمات سنہ ۱۸۵۷ع کا کیا اگرچہ جس شخص نے میرے سامنے یہہ اڈریس پڑھي اُس کي خدمتیں مجھہ سے بہت زیادہ ہیں اور وہ مجھہ سے بہت زیادہ تعریف کا مستحق ہی - لیکن میں خوش ہوں کہ کچھہ خدمتیں برٹش گورنمنٹ کي اُس مکروہ زمانہ میں مجھہ سے بھي ہوئیں میں سمجھتا ہوں کہ ہر مسلمان پر بلکہ ہر رعایا پر جو عادل گورنمنٹ کي رعایا ہو ایسا هي کرنا فرض ہی - مدرسۃالعلوم جس کا آپنے بہت تعریف کے ساتھہ ذکر کیا ہی واقعي ہماري قوم کے لیئے جس میں ہندو اور مسلمان سب شامل ہیں ایسا هي ہوگا جیسا آپنے اُس کو خیال کیا مگر خدا اُس کو پورا کرے اُسکے باني ہونے کا خطاب جو آپنے مجھے دیا ہی اصل میں اسکا استحقاق اُنھي لوگوں کو حاصل ہی جنھوں نے روپیہ اور محنت سے اُس میں مدد کي اور مدد دیئے جاتے ہیں قومي کام میں واقعي اُسوقت تک

مدد نہیں ہوسکتي جبتک کہ لوگوں کے دلوں میں ملک کي بھلائي قومي همدردي اپنے ملک کے تمام بچوں کي تربیت کا جوش نہ آجاے بیشک میں اسقدر کہونگا کہ یہہ جوش میرے دل میں هی میں ضرور کہونگا اور یقین دلاؤنگا کہ میرے دل میں یہہ جوش شاید زیادہ هی اُسي کے سبب سے میں نے قوم کي کچھہ خدمت کي هی اُس کے قوم بنانے کي مجھے تمنا هی مجھے اُمید هی کہ [هندوستان میں جس میں خدا نے همکو اور همارے هندو بھائیوں کو آباد کیا هی جس سے اُسکا منشاء پایا جاتا هی کہ هم دونوں گروہ بھائي هوکر اور ایک دوسرے کو بھائي سمجھکر ایک دوسرے کو مدد دیں روز بروز ترقي کریگا پنجاب اور پلیٹ فارم گورداسپور پر یکجائي مجمع ان دونوں گروهوں کا دیکھکر معلوم هوتا هی کہ ایک دوسرے کي مدد کرتا هی اسي چیز کي هندوستان میں ضرورت هی میرے یہاں آنے میں دونوں گروهوں نے ایک ساتھہ خوشي کي اور ایک هي ساتھہ همدردي کا اظہار کیا جس سے میري اُمید کو بہت تقویت هوتي هی میري دعا هی کہ خدا هندوستان میں هندو اور مسلمان دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کي مدد کا خیال پیدا کرے اور ایک کو دوسرے کا حامي کرے آمین اب میں اُس عنایت و محبت کا جو آپ جیسے بزرگوں اور سرداروں نے مجھہ جیسے ناچیز کے ساتھہ اس پلیٹ فارم پر کي هی دوبارہ شکریہ ادا کرتا هوں *

اسکے بعد هم سب لوگ اپني اپني سواریوں میں سوار هوئے اور جناب خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب سي ایس آئي کي کوٹھي میں پہونچے — کوٹھي نہایت خوبي و خوش سلیقگي سے آراستہ تھي کوٹھي کے قریب متعدد خیمے جن میں قالینوں کا فرش تھا مہمانوں کے لیئے کھڑے هوئے تھے - کوٹھي میں متعدد آتش خانے اور خیموں میں آتش دان مہیا تھے — بارش کے سبب سردي زیادہ هوگئي تھي اُسوقت اتش خانے گلذار بہشت کا مزا دیتے تھے *

اسی تاریخ چار بجے سید صاحب گورداسپور کے ضلع اسکول کو دیکھنے تشریف لے گئے جہاں ایک مختصر لکچر دینا قرار پایا تھا - اسکول نہایت خوبي و خوشنمائي سے آراستہ کیا گیا تھا مختلف رنگوں کي

جھنڈیاں لگائي تھیں کالج کے بڑے ھال میں عجب قسم کي جھنڈیاں لٹک رھي تھیں — کسي جھنڈي پر سنھري حرفوں میں لکھا تھا " مرحبا سیدي " کسي پر یہہ مصرعہ لکھا ہوا تھا - " مقدمت خیر و بس ھمایوں باد " — کسي جھنڈي پر لکھا تھا " نالج از پاور " knowledge is power کسي جھنڈي پر لکھا تھا " اکسلسیر " Excelsion کسي جھنڈي پر اُفق سے آفتاب طلوع ھرتا ھوا بنایا تھا - ان تمام باتوں سے ثابت ھوتا تھا کہ کس خوشي اور دلي جوش سے اُن بزرگوں نے سید احب کي تشریف آوري اور اداے تعظیم کے لیئے سامان کیئے تھے *

سید صاحب کے اسکول میں پہونچنے پر بہت زور سے چیرز دي گئي جب گونج کم ھوئي اور سب لوگ اپني اپني کرسیوں اور بینچوں پر بیٹھہ گئے تو نجم الھند سردار محمد حیات خاں بہادر سي ایس آئي نے حسب درخواست ارکان مجلس صدر انجمن کي کرسي کو رونق بخشي اور اپني کرسي پر سے اُوتھہ کر یہہ تقریر کي *

## تقریر نجم الھند سردار محمد حیات خاں بہادر سي ایس آئي

حضرات - میں آپ لوگوں کا ممنون ھوں کہ آپنے مجھے میر مجلس ھونے کي عزت دي اور میں نجم الھند نہیں بلکہ آفتاب ھند آنریبل سید احمد خاں بہادر کا ممنون ھوں کہ وہ یہاں کچھہ بیان کرینگے آپ لوگ ان کي عمدہ نصایح اور بے بہا پندوں کو جو جوھر بے بہا اور گوھر بے قیمت ھونگي تحمل اور دل کے کان لگاکر سنیئے ھمارے ھون ھار بچے نئي پود کے اور ھمارے بزرگ سورت ھیڈ ماسٹر من موھن سرکار ان باتوں کو زیادہ غور کے ساتھہ سنینگے ھمارے بچے اس کے سننے سے سیدھي راہ پر ھوجائینگے اور وہ نصیحتیں اور پند جو سید صاحب کي زبان سے ادا ھونگي ھملوگوں کے لیئے بہت مفید ھونگي اور اُن سے بہت عمدہ تعلیم حاصل ھوگي *

اسکے بعد سید صاحب اپني کرسي پر سے اُٹھے اور ایک دلپذیر لیکچر دیا جو ذیل میں مندرج ھی *

# سید صاحب کا لکچر مدرسہ گورداسپور میں

پریسیڈنٹ و دیگر بزرگان و طالبعلمان —

اسوقت میں آپ صاحبوں کي خدمت میں تعلیم اور اتفاق پر چند الفاظ بیان کرونگا جیسا کہ مجھسے ارشاد کیا گیا هی - اے صاحبو میں اس لایق نہیں هوں کہ اس هال میں جو ایک تعلیم گاہ هی جس میں لایق هیڈماسٹر اور ٹیچر موجود هیں اور اور بھي بہت سے لایق لوگ تشریف رکھتے هیں تعلیم و تربیت کے باب میں کچھہ کہنے کي جرأت کروں مگر میں اپنے خیال نسبت تعلیم اور اتحاد کے جو کچھہ کہ هیں اسلیئے بیان کرنیکي جرأت کرتا هوں کہ جو کچھہ اُس میں غلطیاں هونگي اُس کي اصلاح هوجائیگي - اے صاحبو همارے ملک هندوستان میں جو کہ غالباً صدیوں سے ان دو قوموں سے جو هندو اور مسلمان کے لفظ میں تقسیم کي گئي هیں آباد هیں اُن کے بزرگوں کي عظمت اور فضیلت اور ناموري ایسي نہ تھي جو بھولي جاے هندوؤں کے بزرگ جسقدر کہ اُنھوں نے تمام علوم ریاضیات هندسہ حساب لاجک فلاسفی مارل سینس میں ترقي کي آجتک اُنکي کتابیں اُنکي یادگار نشانیاں هیں جس سے اُنکي اولاد کو فخر هی مسلمان بعد کو اس ملک میں آکر آباد هوئے وہ بھي اپنے بزرگوں کی عمدہ تحریرات عمدہ تالیفات اور تصنیفات پر فخر کرتے هیں اُنھوں نے علم کي هر شاخ میں ترقي دي گو یہہ علم یونانیوں سے حاصل هوئے مگر اُنھوں نے اُسکو ایسے درجہ تک ترقي پر پہونچایا کہ یونان اور انگلستان دونوں کو اُنکي شاگردي سے فخر حاصل هوا یہہ باتیں یقیناً بہت سے لڑکے اور جوان یاد کرکے فخر کرتے هونگے مگر - اے دوستو بزرگوں کي بات یاد کرکے فخر کرنا اور خود کچھہ نہونا حمیت کے خلاف هی بلکہ اپني جہالت اور کم علمي سے اُن بزرگوں کے نام کو بھي بٹہ لگانا هی نہایت افسوس هی ان دونوں قوموں پر جنکے بزرگ ایسے گذرے اور یہہ جہالت میں پڑکر بزرگوں کو بھي بدنام کریں اس زمانہ میں علم کا بہت چرچا هورها هی لیکن همکو تعلیم کے معاملہ میں اول غور کرنا چاهیئے کہ کیا چیز هی جسکو هم سیکھیں اور کیا چیز هی جسکا سیکھنا همکو مفید نہوگا میں اُس بزرگ زبان کو جو سنسکرت هی جسکو همارے ملک کے باشندوں کا ایک حصہ

عزيز رکھتا هی اور واقعي وه اپنا ثاني بهي نهيں رکهتي هی يا اُس مقدس زبان کو جو عربي کهلاتي هی جسکو ميں دل سے مقدس سمجهتا هوں اور جو اس قابل بهي هی که تمام علوم اور سينس اُس ميں لائے جاسکتے هيں دل سے پسند کرتا هوں مگر باوجود ان سب خوبيوں کے جو اُن زبانوں ميں هی سوال يهه هی که همکو کيا کرنا چاهيئے اگر هم بغير غور اور خيال ضرورت کے تعصب يا نيچرل خواهش سے اپني ان دونوں زبانوں کو تعليم کا ذريعه قرار ديں تو يقين کرنا چاهيئے که جس چيز کے حاصل کرنے کي همکو ضرورت هی اُس کو چهوڑ بيٹهينگے ( چهوڑ ) ميرا مطلب يهه نهيں هی که ان مقدس اور پراني زبانوں کو بالکل چهوڑ بيٹهيں سمجهنے کي يهه بات هی که بالفعل همکو ضرورت کس چيز کي هی اور کون زبان هم کو علوم کے اعلی مطالب کي طرف لي جاسکتي هی اُس کے جواب ميں ميں يهه کهونگا که انگلش لينگوج ايک زمانه تها که همارے هاں کي کتابيں علوم اور فنون سے بهري هوئي تهيں مگر اب ديکهنا چاهيئے که علوم اور فنون نے کهاں تک ترقي کي ميں سمجهتا هوں که جن علوم کے بيج همارے بزرگوں نے بوئے تهے وه اب برو مند اور تناور درخت هوگئے هيں اور اُنميں ايسے پهل پهول لگے هيں اور ايسي خوشنما شاخيں نکلي هيں اور ايسے لذيذ ميوے لٹکے هيں که وه ايک نئے درخت معلوم هوتے هيں علوم جديده جو بالکل نئے هوں اور جنکا وجود مطلقاً همارے بزرگوں کے زمانه ميں نه پايا جاتا هو واقعي تهوڑے هيں اور زياده وهي هيں جو اگلے بزرگوں کے پاس تهے مگر حقيقت ميں اُسوقت وه بيج تهے اور اب وه پهلدار درخت هوگئے هيں پس اب همارا اُن بيجوں پر هي فخر کرنا اور اُن بار آور درختوں کے سايه سے فايده نه اُٹهانا اور اُن لذيذ ميووں کے ذائقه سے محروم رهنا همکو نکچهه فايده دينے والا هی نکچهه عزت بخشنے والا اگر هم هي علوم ميں ترقي کرتے جاويں تو اُن بيجوں کا جو همارے باپ دادا نے بوئے تهے همکو فايده حاصل هوگا نهيں تو هم اُن پرانے کهنه گلے هوئے بيجوں کو جن ميں بسبب کهنگي کے نمو کي بهي طاقت نهيں رهي هی هاتهه ميں لئيے بيٹهے رهينگے همکو اب هري هري شاخيں اور ميوے دار ٹهنياں ليني چاهيئيں جو ميووں کے گچهے اُسميں لٹک رهے هيں اُن سے تمتع حاصل کرنا چاهيئے پس اب يهه بات قابل

دیکھنے کے ہی کہ وہ علوم کن کن زبانوں میں ہیں اور اُن میں سے ہمکو کس زبان کو اختیار کرنا چاهیئے تمام یورپ میں فرنچ زبان سب سے اعلی اور سب سے زیادہ شیریں اور سب سے زیادہ پولیٹیکل ہی علوم جدیدہ بھی فرنچ زبان میں بہت زیادہ ہیں اور قریب زمانہ آنیوالا ہی کہ جرمن زبان بھی اُس سے زیادہ علوم کے لیئے مخزن ہو جاویگی مگر وہ دونوں زبانیں ہمارے اختیار سے باہر ہیں یہہ علوم انگلش لینگوج میں بھی ہیں اور ہم جو کچھہ ترقی کرسکتے ہیں اِسی زبان کے ذریعہ سے کرسکتے ہیں ہم انگلش گورنمنٹ کے زیر سایہ بستے ہیں جس میں ہمکو ہرطرح کا امن و امان حاصل ہی ہمکو اپنی گورنمنٹ کا بہت شکر گذار ہونا چاهیئے کہ اُس نے ہمکو امن و امان کے سوا تعلیم میں بھی ایسی مدد دی ہی کہ کوئی سلطنت کوئی بادشاہت ایسی ہمکو نظر نہیں آتی جس نے اپنی رعایا کی تعلیم میں ایسی مدد کی ہو اور عمدہ سامان تعلیم کا مہیا کردیا ہو ہندو اور مسلمان دونوں مجھکو معاف کرینگے اگر میں یہہ کہوں کہ بنارس کے گھاٹوں کی سیڑھیوں پر مریوزہ گری کرکے یا مسجد یا خانقاہوں میں بھیک کے ٹکرے کھاکر پڑھنے اور ان عمدہ تعلیم گاہوں میں تعلیم پانے میں کسقدر فرق ہی گورداسپور کوئی بڑا مقام نہیں ہی مگر دیکھیئے کہ گورنمنٹ کی طرف سے تعلیم گاہ موجود ہی پس کوئی وجہہ نہیں ہی کہ ہم شکر گذاری کے ساتھہ تعلیم کا فایدہ نہ اُٹھاویں ( چیرز )

مگر اے دوستوں میری راے اور میرا خیال یہہ ہی کہ کوئی گورنمنٹ ہرایک قوم کی تعلیم کا ذمہ اپنے اوپر نہیں لے سکتی ہی بلکہ میں مضبوطی سے اس راے پر ہوں کہ ممکن نہیں کہ گورنمنٹ اپنی تمام رعایا کی تعلیم کرسکے اس سے بھی سخت میری راے یہہ ہی کہ کوئی قوم جس کو اپنے بچوں اور قوم کی تعلیم کی خواهش ہو جبتک وہ تعلیم کو اپنے ہاتھہ میں نلیوے اُس کی خواهش کا پورا ہونا غیر ممکن ہی جو کچھہ مجھے افسوس ہی یہی ہی کہ ہماری قوم کو ہر جگہہ یہی خواهش ہی کہ گورنمنٹ اسکول قایم ہو مگر یہہ خواهش کسیطرح پوری نہیں ہوسکنے کی کیونکہ گورنمنٹ کی آمدنی بلحاظ اُسکے اور مصارف کے کسی قوم کی تعلیم کیواسطے کافی نہیں ہوسکتی ہندوستانیوں کو ترقی اُسیوقت ہوگی جب وہ اپنے باہمی چندہ اپنے انتظام اپنی قوت سے بلا مداخلت گورنمنٹ اور اُس کے افسروں کے

اپني خود سري اور اپني مرضي کے موافق اپنے بچونکي تعليم کريں ( چيرز )
اے دوستوں تم اسبات کو خيال کرو کہ گورنمنٹ جو ايسي وسيع مملکت
هندوستان ميں حکومت کرتي هى جس ميں مختلف قوميں مختلف
اغراض کے لوگ بستے هيں وہ کسي ايک قوم کي طرفداري يا بهتري کي
کوشش نهيں کرسکتي اُس کو لازم هى کہ اُس کے قواعد تعليم ايسے هوں جو
يکساں سب سے متعلق هوسکتے هوں اور جيسا کہ ميں نے بيان کيا کہ قوم کي
ضرورتيں مختلف هيں پس گورنمنٹ اپني دور انديشي کے قاعدہ سے کسي
خاص فرقہ کي خاص ضرورتوں کو پورا نهيں کرسکتي اور هرگز نهيں کرسکتي
ايک بات اور خيال کرنے کي هى کہ انگريزي گورنمنٹ کي کچهه هي
تعريف کي جاۓ هو کچهه هي عمدگي اُس ميں هو مگر سب سے زيادہ
عمدگي جو اُس ميں هى وہ يهي هى کہ وہ تعليم مذهبي سے بالکل
علحدہ هى اگر گورنمنٹ کسي مذهبي تعليم ميں دخل دے گو کہ وہ نيک
نيتي اور نيک دلي هي سے کيوں نهو همکو شبهہ ميں ڈاليگا اور بهت بڑا
خيال همارے دل ميں پيدا هوگا اس سبب سے بچوں کي تعليم مذهبي
گورنمنٹ کي مصلحت اُسکي پالسي اور اُسکے انتظام حکومت کے بالکل
خلاف هى پس اگر گورنمنٹ کے اسکول همارى دنيوي تعليم کے واسطے
کافي هوں تب بهي ايک ضروري جزو مذهبي تعليم کا رها جاتا هى پس
همارے هموطن اور همقوم لوگوں کو گورنمنٹ پر بوجهہ تعليم کا نڈالنا
چاهيئے اور تعليم کو اپنے هاتهہ ميں لينا چاهيئے گورنمنٹ کا يهہ فرض
هى کہ وہ همکو مدد دے اس سے زيادہ گورنمنٹ سے مانگنا بے غيرتي
هى جهانتک مجهے معلوم هى گورنمنٹ هر اسکول ميں مدد دينے کو تيار
هى هم کيوں کهيں کہ فلاں قسم کي تعليم همکو چاهيئے اور فلاں قسم کے
مدرسے يا کالج همارى تعليم کے ليئے ضرور هيں کيوں نهيں تعليم کو هم لوگ
اپنے هاتهہ ميں ليں اور جسطرح کي تعليم کي ضرورت سمجهيں اُسطرح کي
تعليم ديں کيمبرج يونيورسٹي ميں ابهي ايک ليڈي نے ايک نيا کالج
قايم کيا هى اُس فياض ليڈي نے اُس کالج کے ليئے اپنے پاس سے اٹهارہ
لاکهہ روپيہ ديئے هيں جو يهاں کے حساب سے بيس لاکهہ هوتے هيں ميرے
خيال ميں همارے ملک کے هر ضلع اور هر قصبہ کے لوگ مدرسہ قايم
کرسکتے هيں يهاں کي مردم شماري کچهه هي هو مگر دو دو روپيہ اوسط

في كس دينے سے يہاں کے لوگ لاہور کالج سے زيادہ عمدہ ايک کالج گورداسپور ميں تيار کرسکتے ہيں ليکن ہمت اور ارادہ کي کمي ہی —
تعليم کے متعلق ميں اس وقت يہہ بحث کرنا نہيں چاہتا کہ کون کون علوم اور فنون عمدہ ہيں اور کون کون تعليم ميں شامل ہونے چاهيئے يہہ بہت بڑا وسيع ميدان ہی اور بہت لوگوں نے اُس پر رائے دي ہی اس وقت ميں اُس تعليم کا ذکر کرونگا جس کو ميں ادنی درجہ کي تعليم کہتا ہوں اور جس کي عموماً ملک کے لوگوں کو ضرورت ہی وہ يہہ ہی کہ انگريزي زبان عمدہ طور پر جاننا عمدہ گفتگو کرنا انگريزي اخباروں کا بخوبي پڑھنا قانون انگريزي کو خوب سمجھنا اپنے خيالات کو انگريزي تحرير ميں اچھي طرح ظاہر کرسکنا اسي تعليم کي اشد ضرورت ہی مگر اُس کے ساتھہ يہہ بھي ياد رکھنا چاهيئے کہ تعليم سے تربيت جدا نہيں ہوسکتی ہی ( چيرز ) اگر ہمارے ملک کے لڑکے اسقدر تعليم پا جائيں اور ايسي تحرير کرسکيں جس سے وہ لارڈ مکالي کا خطاب پاسکيں اور تربيت اُن ميں نہو تو وہ کسي کام کے نہيں لارڈ مکالي ميرے خيال ميں وہ شخص ہی جس نے ہندوستان ميں بھلائي کے درخت کا يا يوں کہو کہ علم کے درخت کا بيج بويا کوئي گورنر جنرل اور کوئي ويسرائے ہندوستان ميں ايسا نہيں گذرا جس نے لارڈ مکالي سے زيادہ ہندوستان کو بھلائي پہونچائي ہو گو يقيناً اُسنے جو کچھہ کيا اپني گورنمنٹ کي خير خواہي اور بھلائي کے ليئے کيا مگر اُسکے ساتھہ اصلي خير خواہي اور بھلائي کي اصلي جان اُسي نے ہمارے ملک ميں بھي ڈالدي — اے دوستوں تربيت اور تعليم دو چيزيں ہيں صرف تعليم سے آدمي انسان نہيں بنتا بلکہ تربيت سے بنتا ہی بولنے ميں تو يوں آتا ہی کہ تعليم اور تربيت مگر تربيت ميري سمجھہ ميں تعليم پر مقدم ہی ہماري قوم نے لوگوں کو اس پر خيال کرنا چاهيئے کہ اگر لڑکوں کي تعليم کا گورنمنٹ کے اسکولوں پر بھروسہ کرتے ہيں تو کيا وہ سمجھتے ہيں کہ وہ تربيت بھي پاسکتے ہيں ہرگز نہيں تعليم کا اصلي مقصد مارل کي درستي ہی بہت سے تعليم يافتہ ہيں جنکا طرز اخلاق ايسا خراب ہی جسکو ديکھکر افسوس ہوتا ہی اور کہا جاتا ہی کہ کاش وہ بے تعليم ہي رہتے تو اچھا ہوتا ميں تمام ہندوستان ميں جہانتک خيال کرسکتا ہوں اور جن بڑے بڑے شہروں ميں

میں پھرا ہوں اور وہاں کے حالات سے واقف ہوا ہوں نہایت زور سے کہہ سکتا ہوں کہ کسی کو اولاد کی تربیت کا خیال نہیں ہی — اے عزیزو سمجھو کہ اگر لڑکے کسی گورنمنٹ اسکول میں پانچ گھنٹہ تعلیم پاکر آتے ہیں تو اُنکا باقی حصہ زندگی کا جو بالکل سادہ اور مثل ایک پودہ کی نرم شاخ کے ہوتا ہی کہ جس طرح پر چاہو ٹیڑھی یا سیدھی کرسکو کس طرح بسر ہوتا ہی — گھر کے نوکروں کی صحبت گلیوں میں بازاری لونڈوں کے ساتھہ کھیلنا اُنکی صحبت میں بد اخلاقی کی باتیں سیکھنا اور فحش اور بد اخلاقی کے الفاظ جو وہ لونڈے بولتے ہیں اور بکتے ہیں اُنکو سننا اسی قسم کے غارت کن رزایل میں اُنکی زندگی کا پاک حصہ بسر ہوتا ہی اور بجاے اس کے کہ وہ فرشتہ سیرت ہوتے شیطان سے بدتر اُنکے اخلاق ہوجاتے ہیں جبکہ لڑکوں کا چہارم حصہ ماسٹر کے پاس اور اُس سے زیادہ حصہ خراب حالت میں گذرتا ہی تو کیا اس سے اُنکی تربیت اخلاق کی توقع ہوسکتی ہی ہرگز نہیں جو لوگ یہہ چاہتے ہیں کہ ہماری قوم اور ہمارے بچے تربیت یافتہ اور مہذب ہوں — دوسری نیشن میں عزت پاویں تو اُنکا پہلا فرض یہہ ہی کہ تربیت کی فکر کریں ( چیرز ) میں یہہ نہیں کہتا کہ وہ سب کچھہ میرے ہی خیال کے موافق کریں تم لوگ مجھکو جانے دو میرے خیال کی پیروی نکرو تم خود سوچکر کوئی تدبیر نکالو دیکھو یہہ یورپین بچہ ( ایک کم عمر لڑکا جو اُسوقت موجود تھا اُسکی طرف اشارہ کیا ) جو اسوقت موجود ہی کیا تم کوئی ایسا بچہ اپنی قوم میں نکال سکتے ہو گو یہہ بچہ ابتک سوسئیٹی میں نہیں ملا مگر یہہ اپنے ماں باپ کی تربیت سے کیسا نیک عادتوں کا نمونہ ہوا ہی اگلے زمانہ میں ہماری اولاد بھی اپنے باپ اور اُس کے دوستوں کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتی تھی اُن کے اخلاق حسنہ سیکھتی تھی واقعی وہ بہت اچھا طریقہ تھا مگر وہ تیلیاں جس تورے سے بندھی تھیں توٹ گیا اب دوسرا تورا اُنکے باندھنے کو ہونا چاہیئے اب جو نسلیں موجود ہیں آپ مجھکو معاف کیجیئے گا وہ اس لایق نہیں کہ بچے اُن سے تربیت پاسکیں پس مناسب ہی کہ اولاد کی تربیت کی فکر اور تدبیر کی جاوے گورنمنٹ پر بوجھہ نڈالیئے اُس سے صرف مدد لیجیئے جو اُسکا فرض ہی اور جسکے ادا کرنے پر وہ موجود ہی اسوقت ہندوستان میں خدا کے فضل

ہے دو قومیں آباد ہیں اور اسطرح سے ہیں کہ ایک کا گھر دوسرے سے ملا ہی ایک کي دیوار کا سایہ دوسرے کے گھر میں پڑتا ہی ایک آب و ہوا کے شریک ہیں ایک دریا یا کنوئیں کا پاني پیتے ہیں مرنے جینے میں ایک دوسرے کے رنج و راحت کا شریک ہوتا ہی ایک کو دوسرے سے بغیر ملے چارہ نہیں پس کسي چیز کو جو معاشرت سے علاقہ رکھتي ہی ان دونوں کا علحدہ علحدہ رکھنا دونوں کو برباد کردیتي ہی ہمکو ایک دل ہوکر مجموعي حالت میں کوشش کرني چاہیئے اگر ایسا ہوگا تو سنبھل جائینگے نہیں تو ایک دوسرے کے اثر سے دونوں قومیں تباہ اور بگڑ جاوینگي (چیرز) پراني تاریخوں میں پراني کتابوں میں دیکھا اور سنا ہوگا اور اب بھي دیکھتے ہیں کہ قوم کا اطلاق ایک ملک کے رہنے والوں پر ہوتا ہی افغانستان کے مختلف لوگ ایک قوم کہے جاتے ہیں ایران کے مختلف لوگ ایراني کہلاتے ہیں یورپین مختلف خیالات اور مختلف مذاہب کے ہیں مگر سب ایک قوم میں شمار ہوتے ہیں گو اُن میں دوسرے ملک کے بھي لوگ آکر بس جاتے ہیں مگر وہ آپس میں مل جل کر ایک ہي قوم کہلائے جاتے ہیں غرض کہ قدیم سے قوم کا لفظ ملک کے باشندوں پر بولا جاتا ہی گو اُن میں بعض بعض خصوصیتیں بھي ہوتي ہیں اے ہندو اور مسلمانوں کیا تم ہندوستان کے سوا اور ملک کے رہنے والے ہو کیا اسي زمین پر تم دونوں نہیں بستے کیا اسي زمین میں تم دفن نہیں ہوتے ہو یا اسي زمین کے گھاٹ پر جلائے نہیں جاتے اسي پر مرتے ہو اور اسي پر جیتے ہو تو یاد رکھو کہ ہندو اور مسلمان ایک مذہبي لفظ ہی ورنہ ہندو مسلمان اور عیسائي بھي جو اسي ملک میں رہتے ہیں اس اعتبار سے سب ایک ہي قوم ہیں (چیرز) جب یہہ سب گروہ ایک قوم کہے جاتے ہیں تو ان سب کو ملکي فائدہ میں جو ان سب کا ملک کہلاتا ہی ایک ہونا چاہیئے اتفاق کي خوبیاں مجھکو زیادہ بیان کرنے کي ضرورت نہیں ہی جو شخص اتفاق نہیں رکھتا وہ بھي سمجھتا ہی کہ وہ برا کرتا ہی جو لوگ کہ باہم برخلاف اور ایک دوسرے کے دشمن ہیں وہ بھي جب دل میں سوچتے ہیں تو یہہ سمجھتے ہیں کہ یہہ ایک بري بات ہی جو چیز نہایت عمدہ اور خوب ہی وہ اتفاق ہي ہی اتفاق کرکے جو کچھہ کیا جائیگا وہ ہي عمدہ ہوگا پس اس امر پر خیال کرکے

باهم اتفاق کرنا چاهیئے اور اُس اتفاق کے ذریعہ سے قومي تعلیم اور تربیت حاصل کرنا چاهیئے میں کچھہ اور زیادہ بیان کرتا مگر آپ مجھے معاف رکھیں کہ میں آج هي ابھي آیا هوں اور سفر کي تکان سے خستہ هو رها هوں - (بہت زور سے چیرز) *

اس لکچر کے ختم هونے پر خان بہادر نجم‌الہند سردار محمد حیات خاں صاحب نے سید صاحب کا شکریہ ایک نہایت عمدہ تقریر میں ادا کیا *

## تقریر نجم‌الہند

### سردار محمد حیات خاں بہادر سي ایس آئي

آنریبل سید صاحب بہادر - میں چیرمین هونے کي حیثیت سے آپ کا شکریہ اپني طرف سے اور کل حاضرین کي طرف سے ادا کرتا هوں کہ آپ اس عاجز بستي میں تشریف لائے اور اپني پند و نصایح دلپذیر کے ظاهر کرنے سے هم سب پر احسان کیا هی میں آپ سے کچھہ اور نہ کہونگا نہ کچھہ کہنے کي اس وقت ضرورت سمجھتا هوں کیونکہ اس کي ضرورت کا وقت وهي تھا جس وقت هملوگوں نے آپ کا خیر مقدم کیا هی مگر اُن سبکو جو یہاں موجود هیں اور جو اس وقت موجود نہیں هیں مگر کسي طرح سے آپ کي تشریف آوري کي خوشي میں شریک هوچکے هیں بہت فخر هی کہ آپنے سفر کي زحمت برداشت کي اور یہاں تشریف لائے آپ کا تشریف لانا یہاں هم لوگوں کي بڑي عزت کا سبب هی آپ کي تمام زندگي رفاہ عام اور فواید خلایق کے کام میں گذري اور نہ صرف وہ اُس حصہ هندوستان میں جہاں آپ رهتے هیں بلکہ میرے خیال میں خیبر کي گھاٹي سے بھیرہ بنگال تک سب پر آپ کے احسان هیں اور آپ کو اپنا مربي اور پورا پورا راست باز رفیق نہ صرف اس وقت کے لوگوں کا بلکہ آیندہ نسلوں کا سمجھتے هیں ایسے شخص کا یہاں تشریف لانا میري عاجز رائے میں لوگوں کو بہت فائدہ بخش هوا اور هوگا لوگ آپ کے مشتاق زیارت بھي هیں اور آپ کي نہایت مفید اور دلپذیر پند و نصایح سے اُنہوں نے فائدہ اُٹھایا همارے هونہار نو جوانوں کو یہہ بات همیشہ یاد رهیگي کہ اُن کا مصلح اُن کا رفارمر اور همدرد یہاں ایا تھہ

اور یہہ بتایا تھا کہ ہندو اور مسلمان جن کا چولي دامن کا ساتھہ ہی بھائي ہوکر رہیں یہہ لفظ ہمکو یاد رہینگے اور یہہ بڑا اصول تربیت کا جو آپ نے بتایا ہی اُن کے خیال میں رہیگا اور وہ نہ بچوں کو بلکہ اُن کے والدین کو اور جہاں تک وہ مشتہر ہوگا تمام ملک اور قوم کو مفید ہوگا میں آپ کا مکرر شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپني تقریر کو طول کرنا نہیں چاہتا اور ان الفاظ پر اُس کو ختم کرتا ہوں کہ خدا چاہیگا تو آپ کے الفاظ ہندو خواہ مسلمان خواہ عیسائي سب پر موثر ہونگے ( چیرز ) *

اسکے بعد مجلس برخاست ہوئي اور ہم سب لوگ اپني اپني سواریوں میں سوار ہوکر سردار بہادر نجم‌الہند کي کوتھي میں پہونچے - گروہ کے گروہ لوگوں کے سید صاحب کي ملاقات کو آتے تھے اور لطف آمیز باتیں ہوتي تھیں — جو صاحب ملاقات کو تشریف لائے تھے منجملہ اُن کے سید شاہ محمد صادق صاحب کا بالتخصیص ذکر کرنا مناسب ہی — یہہ شاہ صاحب خانقاہ رتر چھتر شریف کے جو پنجاب میں نہایت مستند و متبرک خانقاہ ہی سجادہ نشین ہیں انکے ساتھہ انکے دونوں صاحبزادے بھي تھے سید صاحب سے نہایت مہرباني سے ملے اور اُن کي کوششوں کا جو وہ مسلمانوں کي بھلائي کے لیئے کرتے ہیں شکر ادا کیا اور دعاے خیر دي ان تمام واقعات سے ثابت ہوتا ہی کہ پنجاب میں ہر قسم کے لوگوں میں قومي بہتري کا ایک جوش پیدا ہوگیا ہی اور ایسے شخص کي جو قوم کے لیئے کچھہ بہتري کرنا چاہتا ہی بہت عزت کرتے ہیں پنجاب میں جو سید صاحب کي اس قدر تعظیم ہوئي جسکو دیکھکر تعجب آتا ہی اُس کا سبب بجز اس کے اور کچھہ نہ تھا *

اتھائیسویں جنوري سنہ ۱۸۸۴ ع کو بوقت سہ پہر سید صاحب گورنمنٹ اسکول گورداسپور کا بورڈنگ ہوس ملاحظہ کرنے کو گئے - بورڈنگ ہوس بلحاظ اِس کے کہ ایک اسکول کا بورڈنگ ہوس ہی اچھا ہی دو تین معمولي لینیں بني ہوئي ہیں اور اُن میں برابر برابر معمولي چار پائیاں بچھي ہوئي ہیں ہر چارپائي کے سرہانے ایک چھوٹا سا صندوق ہی جس میں بورڈروں کے کپڑے رہتے ہیں قریب اُس کے ایک اور مکان بورڈروں کے پڑھنے کے لیئے ہی صفائي اچھي تھي جس سے معلوم ہوتا ہی کہ منتظم بورڈنگ ہوس صفائي کي نگراني بخوبی رکھتا ہی *

وهاں سے سید صاحب سکھوں کي ایک سنگھت میں گئے جس کو ہماري طرف کي زبان میں گوردوارا کہنا چاہیئے - مشہور تھا کہ وہاں دالان کي ایک دیوار هی جو هلانے سے هلتي هی اور گویا ایک کرامات کے طور پر سمجھي جاتي هی سید صاحب کا مقصد وہاں جانے سے اُس دیوار کا دیکھنا تھا - یہہ مکان بسبب اس جنباں دیوار کے " جھولنا محل " کے نام سے مشہور هی *

هم سب وهاں گئے اور دیکھا کہ اُس جگھہ پختہ دو دالان آگے پیچھے بنائے تجویز ہوئے تھے دونوں دالانوں کي چار دیواري اور در بن گئے تھے پچھلے دالان کي چھت پٹ گئي هی اور اگلے دالان کي چھت کسي سبب سے نہیں پٹي مگر اُسکي روکار جس میں متعدد در لدے ہوئے هیں نہیں پٹے جب کوئي آدمي اُس روکار پر چڑھ کر اور اُسکے طول کے وسط میں بیٹھکر هلاتا هی تو وہ روکار اس سبب سے کہ اُس میں در زیادہ هیں دو ڈھائي انچھہ کے قریب جھوکا کھاتي هی اور هلتي ہوئي دکھائي دیتي هی - جو دیوار اس طرح کي بني ہوئي ہو جس میں متعدد در ہوں اور اُسپر چھت کا بوجھہ یا اور کسي قسم کا دباؤ نہو اسي طرح پر هلیگي مگر وهاں کے لوگوں نے اُسکو گرو کي کرامات میں خیال کیا هی - وهاں سے واپس آنیکے بعد اُسي طرف کے ایک مسلمان صاحب نے کہا کہ گرو صاحب کي کرامات نہیں هی جہاں یہہ مکان هی پہلے وهاں ایک شاہ صاحب کا تکیہ تھا سکھوں نے اپني عملداري میں اُنکو نکال دیا اور سکھہ مذهب کي سنگھت بنالي یہہ اُن شاہ صاحب کي کرامات هی - سید صاحب نے کہا کہ اگر آپ اسکو گرو صاحب هي کي کرامات رهنے دیں تو آپکا کیا هرج هی *

یہہ مکان سنگھت کا کچھہ عمدہ مکان نہیں هی اُسکے ایک طرف گرو نانک صاحب کي گرنتھہ رکھي ہوئي هی جسکا نہایت ادب کیا جاتا هی اور هر روز اُسکا کوئي حصہ پڑھا جاتا هی جب کوئي بڑا حاکم یا راجہ یا رئیس وهاں جاتا هی تو سنگھت کي جانب سے اُسکو ایک دستار اور کچھہ میوہ وغیرہ دیا جاتا هی - بابا صاحب نے جو وهاں کے گدي نشین هیں سید صاحب کو بھي ایک دستار اور خشک و تر میوہ عطا کیا سید صاحب نے اخلاق و ادب سے اُسکو لیا تھوڑي دیر هم سب وهاں ٹھہرے اور پھر رخصت ہوکر چلے آئے *

رات کو نجم‌الہند سردار محمد حیات خاں صاحب نے سید صاحب کو ڈنر دیا تھا جس میں بعض یورپین بھی شریک تھے کھانے نہایت نفیس تھے اور میز نہایت عمدگی و خوبی سے آراستہ کی گئی تھی اخیر کو امپرس آف انڈیا کے ٹوسٹ کے بعد ہمارے مفتخر میزبان نے اپنے معزز مہمان کا ٹوسٹ پر پوز کیا جو نہایت گرم جوشی سے چاہ بھرے ہوئے پیالہ سے پیا گیا - افسوس ہی کہ اُن اسپیچوں کے لکھنے کا مجھے موقع نہیں ملا مگر اسقدر یاد ہی کہ خان بہادر نجم‌الہند نے ٹوسٹ پرپوز کرتے وقت نہایت محبت آمیز الفاظ میں اپنے مہمان کے فنا فی‌القوم ہونے اور ملک و قوم کے مفید کاموں میں اپنی عمر و دولت اور محنت کے صرف کرنے کا ذکر کیا *

سید صاحب نے اُسکا نہایت دلچسپ جواب دیا جو میز پر کی اسپیچوں کی عمدگی کا نمونہ تھا اُنکا اخیر فقرہ مجھکو یاد رہگیا ہی اُنہوں نے کہا کہ " میں نہایت شکر گذار ہوں اپنے تمام دوستوں کا جنہوں نے پنجاب میں مجھہ پر اسقدر مہربانی کی ہی خصوصاً اپنے دوست حیات کا اسقدر ممنون اور زیربار احسان ہوگیا ہوں کہ مجھے خوف ہی کہ جب واپس جاؤں تو اسٹیشن ماسٹر مجھکو بہت زیادہ بوجھل دیکھکر ریل کا دوگنا محصول طلب کرے " اس فقرہ پر نہایت قہقہہ ہوا اور چیرز کی صدائیں بلند ہوئیں *

ڈنر کے بعد خاتونان پنجاب کی طرف سے ایک ایڈریس سید صاحب کی خدمت میں پیش ہوا - معلوم ہوا کہ خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب کی بیگم صاحبہ کے دل میں یہہ خیال ہوا کہ ایسے شخص کو جو ہماری اولاد کی تعلیم و تربیت کے لیئے اسقدر جانفشانی کرتا ہی عورتوں کی طرف سے بھی ایڈریس دیا جاوے اُنہوں نے ایک کمیٹی قایم کی اور اور شریف خاندانوں کی عورتوں کو اپنے ساتھہ شریک کیا اور سید صاحب کے لیئے ایک جداگانہ چندہ دعوت جمع کیا - میں نے سنا تھا کہ یہہ تجویز ہوئی ہی کہ نجم‌الہند خان بہادر کی صغیرالسن صاحبزادی اُس ایڈریس کو پیش کریگی مگر یا تو اس سبب سے کہ سید صاحب اُسکو پسند نہیں کرتے تھے یا اس وجہہ سے کہ اُس بچی کو ایسی جرأت نہوئی یا اِس سبب سے کہ بسبب زیادہ رات جانیکے سو رہی تھی

نجم الہند سردار محمد حیات خاں صاحب نے اُس ایڈریس کو از جانب خاتونان پنجاب پیش کیا *

جبکہ سید صاحب کو معلوم ہوا کہ خاتونان کي طرف سے ایڈریس پیش ہوگي تو اُنہوں نے اُسکا دیکھنا چاہا تاکہ اُسکا تحریري جواب دیں اور اُسکي نقل ہر ایک خاتون کي خدمت میں بھیجدي جاوے جنکو اُس سے تعلق ہو - غرضکہ وقت معین پر نجم الہند سردار محمد حیات خاں صاحب نے اُس تمام مجمع میں خاتونان کي جانب سے وہ ایڈریس پڑھا اُسي مجمع میں سید صاحب نے اپنا تحریري جواب پڑھا اور درخواست کي کہ یہہ جواب خاتونان کي خدمت میں بھیجدیا جاوے وہ ایڈریس اور اُسکا جواب بجنسہٖ ذیل میں مندرج هی *

# ایڈریس از جانب خاتونان پنجاب

## بعالیخدمت آنریبل سید احمد خاں بہادر نجم الہند دام اقبالہ

سید صاحب — دنیا کي اخلاقي رسم هی کہ کسي پر جب کبھي کوئي بزرگ احسان کیا کرتا هی تو محسن کا شکریہ وہ شخص جسپر احسان کیا جاوے اپنے اوپر فرض سمجھتا هی - هم عاجز فرقہ پر آپکے احسان کا بوجھہ ( نہ صرف اسوجھہ سے کہ آپنے موجودہ نسل کے بچوں کي تعلیم و تربیت میں سعي بلیغ فرمائي هی بلکہ اسلیئے بھي کہ آیندہ نسلوں کي بہبود اور ترقي کي ایک مستحکم بنیاد هندوستان میں قایم کي هی ) ایسا نہیں هی کہ صرف باتوں باتوں هي سے ٹل سکے اور نہ همارے اختیار میں هی کہ آپکا شکریہ ماواجب ادا کرسکیں *

۱ — حضور نے هماري قوم کي اولاد پر وہ وہ مہربانیاں اور مربیانہ سلوک کیئے هیں جو چاند سورج کي طرح دنیا پر روشن هیں جب هم سنتے هیں کہ مدرسۃالعلوم علیگڈہ کے بورڈنگ هوس میں هماري قوم کے ننھے ننھے بچے بھي داخل هیں اور اُنکي تعلیم تربیت اور آسایش کے واسطے حضور کي توجھہ سے ایسي عمدہ عمدہ تجویزیں کي گئي هیں کہ بچے داخل هونے کے بہت تھوڑے عرصہ بعد نہ صرف اپنے گھر کے آرام کو

بھول جاتے ھیں بلکہ جو نقص ھماري اکثر بہنوں کے نا تعلیم یافتہ ھونے کي وجہہ سے ھمارے بچوں کي ابتداے تربیت میں اثر پذیر ھوجاتے ھیں وہ ایسي خوش اسلوبي سے رفع کیئے جاتے ھیں کہ جسکے سننے سے بے اختیار ھمارے دل سے دعائیں نکلتي ھیں *

۲ — اللہ اللہ ایک وہ دن تھا کہ قومي ترقي کو فروغ دینے میں ھماري قوم کي خاتونان تیرہ سو برس ھوئے اپنے وارثوں کو کیا کیا امدادیں دیتي تھیں اور اُن کے رنج و راحت میں کس کس ھمدردي سے شریک ھوتي تھیں کہ اُنکے مالک اُنکا یہہ حال دیکھہ دیکھکر مال و جان قوم کي بہبودي پر تصدق کرتے رھے - سو دا آج وہ دن ھی کہ ھم اپني بے بسي اور قوم کي حالت دیکھکر آنسوؤں کو ضبط نہیں کرسکتیں - اے خدا ایک وہ زمانہ تھا کہ خاتونان عرب و ھند اپنے گھر کے مردوں کي قومي ترقي اور تعلیم کے معاملات میں اسقدر حوصلہ اور ھمدردي ظاھر کرتي تھیں آج ھم جو انہیں کي اولاد ھیں ایک بزرگ محسن قوم کے شکریہ کے لیئے چند موزوں الفاظ بھي نہیں سوچ سکتیں *

۳ — گو زمانہ کے انقلاب کے باعث اُن باوقار خاتونان کي عالي حوصلگي اور استقلال کا دعوی کرنا چھوٹا منہہ بڑي بات ھی تاھم انساني فرض کو ھم نہیں بھول سکتیں اور اُمید کرتي ھیں کہ آپ ھمارے اس باعقیدت دعایہ ایڈریس کو جو غالباً اس قسم کا سب سے پہلا ھي ایڈریس ھوگا قبول فرماکر خاتونان پنجاب پر احسان فرماوینگے *

۴ — اخیر میں ھماري یہہ بھي التماس ھی کہ ھمارا ناچیز ھدیہ جو اس ایڈریس کے ساتھہ پیش کیا جاتا ھی اُن نادار یا یتیم طلباء مدرسۃالعلوم علیگڈہ کے واسطے قبول فرمایا جاوے جنکے والدین یا ورثا بہ سبب افلاس اُنکي مدد نہیں کرسکتے - ھم دل سے دعا کرتے ھیں کہ اے خدا ھمارے محسن سید کو ھماري قوم پر صد و سي سال سلامت رکھہ اور وہ دن دکھا کہ جس طرح ھندوستان کے مردوں کي بہتري کے واسطے سید صاحب کو تونے اپنے فضل و کرم سے ایک ذریعہ بنا دیا ھی ایسے ھي ھماري موجودہ حالت پر رحم کرکے ھمارے عاجز فرقہ کي بھي سن اور ھماري قوم کے مردوں کو وہ عزم اور استقلال رفاہ عامہ میں عطا کر جو اُنکي قومي میراث ھی آمین *

# جواب اڈریس

## بخدمت خاتونان ہمجاب

اے میري بہنو ں !

آج کي رات میرے لیئے شب قدر سے کچھہ کم قدر کي نہیں - جو اڈریس تمھاري طرف سے مجھکو دي گئي وہ میرے لیئے ایک ایسي عزت هی جو آج تک هندوستان میں کسي کو نصیب نہیں هوئي - میں تمھاري اس شفقت کا دل سے شکر گذار هوں *

اے میري بہنوں - میں اپني قوم کي مستورات کي بہت زیادہ قدر کرتا هوں - همارے قوم کے مردوں نے اپنے باپ دادا کي بزرگي کو خاک میں ملادیا هی مگر خدا کے فضل سے تم میں همارے باپ دادا کے بزرگ نشان بدستور موجود هیں - یہہ سچ هی که هم مردوں میں شبلي اور جنید موجود نہیں مگر خدا کا شکر هی که تم میں هزاروں لاکھوں رابعہ بصري موجود هیں *

تمھاري نیکي - تمھاري بردباري - تمھاري محبت - هر قسم کي مشکلات کي برداشت اور اُسپر صبر - بچوں کي پرورش - گھر بار کا انتظام همارے فخر کا باعث هی - اگر کوئي قوم تمام دنیا میں اپنے تئیں کسي قسم کا فخر دے سکتي هی تو هم اپني قوم کي مستورات کو دنیا کي قوموں پر فخر دے سکتے هیں - یہہ همارا فخر تمھارے هي سبب سے هی *

اے میري بہنوں - میں اپني قوم کي خاتونوں کي تعلیم سے بے پرواہ نہیں هوں - میں دل سے اُن کي ترقي تعلیم کا خواهاں هوں - مجھکو جہاں تک مخالفت هی اُس طریقہ تعلیم سے هی جس کے اختیار کرنے پر اس زمانہ کے کوتاہ اندیش مایل هیں میں تمہیں نصیحت کرتاهوں که تم اپنا پرانا طریقہ تعلیم اختیار کرنے پر کوشش کرو - وهي طریقہ تمھارے لیئے دین و دنیا میں بھلائي کا پھل دیگا - اور کانٹوں میں پڑنے سے محفوظ رکھیگا *

اے میري بہنوں ! جسقدر که تم اسوقت موجود هو شاید میں تم سب سے بلکه اُن سے بھي جو اڈریس میں شامل هیں اور اسوقت میں موجود نہیں هیں اُن سب سے بھي عمر میں بہت بڑا هوں - میں نے تم سب

سے بہت زیادہ زمانہ دیکھا ہی — تمہاري داديوں تمہاري نانيوں کے حالات تم سے زیادہ مجھکو معلوم ہیں — تم غور کرو کہ تمہارے خاندانوں میں مستورات کي تعلیم کا کیا قاعدہ تھا — یہہ قاعدہ تھا کہ ہماري قوم میں — ہماري رشتہ داري میں ہمارے محلوں میں جو معزز اور باوقار گھر ہوتا تھا جس گھر کي مستورات عمدہ فضیلت عمدہ اخلاق میں فایق ہوتي تھیں اپني قوم کي اپنے رشتہ داروں کي اپنے محلہ والوں کي لڑکیوں کي تعلیم کا انتظام اُس کے سپرد ہوتا تھا — اُن کا گھر اُن لڑکیوں کا گھر بھي ہوتا تھا اور تعلیم کا مکتب بھي ہوتا تھا — اُسي گھر میں قوم کي بزرگ مستورات اُن پر نگاہ شفقت رکھنیوالي ہوتي تھیں — کوئي شریف خاندان کي معلمہ اُن کي تعلیم پر نوکر ہوتي تھي — اور اُس گھر کي بزرگ مستورات درحقیقت اُن کي تعلیم دینے والي اور اپنے اخلاق و نیکي کے مجسم نمونہ سے اُن کو نیکي و اخلاق سکھانے والي ہوتي تھیں — شامت اعمال سے وہ سلسلہ برہم ہوگیا — خاندان تباہ ہوگئے — ہمارے بزرگ جو اس تعلیم کي قدر کرتے تھے دنیا سے جاتے رہے — وہ بزرگ مستوراتیں جو اس کام کو انجام دیتي تھیں دنیا سے اُٹھہ گئیں — تمام خاندانوں کے مرد جاہل و نادان رہ گئے جو ذلت کہ تمہارے خاندانوں کے مردوں پر خدا کي مرضي سے آئي ضرور تھا کہ اُس کا حصہ تم کو بھي ملے — پس وهي بد بختي تمہارے خاندان کے مردوں کي ہی جس کا حصہ تم کو بھي ملا ہی اور جسکا ذکر تم نے پردہ سے اس اڈریس میں کیا ہی *

اے میري بہنوں ! تم یقین جانو کہ دنیا میں کوئي قوم ایسي نہیں ہی جس میں مردوں کي حالت درست ہونے سے پہلے عورتوں کي حالت میں درستي ہوگئي ہو — اور کوئي قوم دنیا میں ایسي نہیں ہی جس میں مردوں کي حالت درست ہوگئي ہو اور عورتوں کي حالت درست نہ ہوئي ہو — ان سچے واقعات نے میرے دل میں بہت کچھہ اثر کیا ہی — میں نے تمہارے لڑکوں کي تعلیم پر جو کوشش کي ہی اُسے تم یہہ نہ سمجھو کہ میں اپني پیاري بیٹیوں کو بھول گیا ہوں — بلکہ میرا یقین ہی کہ لڑکوں کي تعلیم پر کوشش کرنا لڑکیوں کي تعلیم کي جڑ ہی — پس جو خدمت میں تمہارے لڑکوں کے لیئے کرتا ہوں درحقیقت وہ لڑکوں لڑکیوں دونوں کے لیئے ہی *

میري یهه خواهش نهیں هی که تم اُن مقدس کتابوں کے بدلے جو تمهاري دادیاں اور نانیاں پڑهتي آئي هیں اس زمانه کي مروجه نامبارک کتابوں کا پڑهنا اختیار کرو جو اس زمانه میں پهیلتي جاتي هیں *

مردوں کو جو تمهارے لیئے روٹي کماکر لانیوالے هیں زمانه کي ضرورت کے مناسب کچهه هي علم یا کوئي سي زبان سیکهنے اور کیسي نئي چال چلنے کي ضرورت پیش آئي هو مگر ان تبدیلیوں سے جو ضرورت تعلیم کے متعلق تمکو پہلے تهي اُس میں کچهه تبدیلي نهیں هوئي *

تمهارا فرض تها که تم اپنے ایمان اور اسلام سے واقف هو اُس کي نیکي اور خدا کي عبادت کي خوبي کو تم جانو - اخلاق میں نیکي اور نیک دلي رحم و محبت کي قدر سمجهو اور ان سب باتوں کو اپنے برتاؤ میں لاؤ - گهر کا انتظام اپنے هاتوں میں رکهو - اپنے گهر کي مالک رهو - اُس پر مثل شهزادي کے حکومت کرو - اورمثل ایک لایق وزیر زادي کے منتظم رهو اپني اولاد کي پرورش کرو - اپني لڑکیوں کو تعلیم دیکر اپناسا بناؤ - خدا پرستي خدا ترسي - اپنے همسایوں کے ساتهه همدردي اپنا طریقه رکهو - یهه تمام سچي تعلیم نهایت عمدگي سے اُن کتابوں سے حاصل هوتي هی جو تمهاري دادیاں نانیاں پڑهتي تهیں جیسي وه اُس زمانه میں مفید تهیں ویسي هي اس زمانه میں بهي مفید هیں - پس اس زمانه کي نا مفید اور نا مبارک کتابوں کي تمکو کیا ضرورت هی — هاں یهه بات سچ هی که تمهارے خاندان کے مردوں کي نالائقي اور جهالت سے تمهارے متعدد حقوق جو خدا کے حکم سے تم کو ملے هیں اور جن کا انسانیت کي روسے تمهارا حق هی برباد هوگئے هیں - وه حق پهر تمهیں واپس دلانے کي یهي تدبیر هی که تمهارے لڑکوں کي تعلیم میں کوشش کي جاے جب که وه تعلیم یافته هوجاوینگے - وه مغصوبه حقوق از خود بے مانگے تم کو واپس ملینگے - اب میں تم کو دوباره یقین دلاتا هوں که جو خدمت میں اسوقت کررها هوں نه صرف تمهارے لڑکوں کی هي هی بلکه تمهاري لڑکیوں کي بهي هی اگر خدا نے چاها تو اُس سے دونوں برابر فائده اُٹهائینگے - اور لڑکے اور لڑکیاں دونوں علم کي روشني سے روشن ضمیر هونگے — اسوقت تمهارا اُن غریب بچوں کي پرورش کے لیئے جو مدرسة العلوم میں پڑهتے هیں امداد دینا تمهاري اُس ذاتي خصلت اور مادرانه محبت کا نمونه هی جو خدا نے

تم میں رکھی ھی — یہہ تمہاری امداد اُن غریب بچوں کے لیئے مثل شہر مادر اثر رکھیگی - اور اُن کو اور مجھکو اور مدرسۃالعلوم کو اُس امداد سے جس طریقہ پر دیگئی ھی قومی عزت اور قومی افتخار حاصل ہوا ھی — میں سب کی طرف سے اُس کا شکریہ ادا کرتا ھوں کہ خدا تمکو دین و دنیا میں بہ برکت سیدۃالنسا فاطمہ زہرا علیہاالسلام کے خوش و خرم رکھے — اور جیسی کہ تم اسوقت باعث افتخار قومی ہو اُسوقت بھی جب کہ ھماری قوم کامل عروج پر ترقی کرے ھماری قوم کی باعث افتخار رھو — آمین *

اے میری ھندو اور عیسائی بہنوں ! تم نے جو اپنی محبت اور وطنی یگانگت سے اپنی مسلمان بہنوں کے ساتھہ اس اڈریس میں اور اس امداد میں جو مدرسۃالعلوم کے غریب طالبعلموں کو دی گئی ھی شرکت کی وہ ایک نمونہ تمہاری محبت و یگانگت کا ھی — میں دل سے اُس کے لیئے تمہارا شکریہ ادا کرتا ھوں اور دعا دیتا ھوں کہ تم پر بھی خدا تعالی کی برکت ھو — اور ھر طرح کی ترقی اور خوشی تمکو نصیب رھے — آمین *

راقـــــم

سید احمد گورداسپور

۲۸ جنوری سنہ ۱۸۸۴ع

سید احمد خاں صاحب نے آج تک عورتوں کی نسبت اپنی کسی تحریر یا تقریر میں کبھی کچھہ نہیں کہا تھا اور اس سبب سے لوگوں کو خاتونان پنجاب کی ایڈریس کے جواب سننے کا حد سے زیادہ اشتیاق تھا وہ بیقراری سے منتظر تھے کہ اُسکی نسبت سید صاحب کی راے ظاھر ھووے - جبکہ سید صاحب نے خاتونان پنجاب کی ایڈریس کا جواب دیا تو سب لوگ متحیر ھوگئے - جو لوگ پرانی فشن کے تھے وہ سمجھتے تھے کہ سید صاحب کی راے مستورات کی نسبت بھی اُسی قسم کی ھوگی جیسیکہ مردوں کی نسبت ھی - اور نئے خیال کے لوگ جو بے خیال اور بے سمجھے دوڑے چلے جانا اور اپنے ساتھہ مستورات کی بھی چوٹی پکڑکر گھسیٹ تے لیئے چلے جانا چاھتے ھیں وہ سمجھتے تھے کہ ھمارے خیالات کو سید صاحب کے جواب سے بہت کچھہ مدد ملیگی مگر

سید صاحب کا جواب دونوں فریق کے خیالات سے علحدہ تھا - مستورات کي نسبت جو معتدل اور صحیح و سچي اور پرایکٹبل اور مستحکم اصول پر اُنھوں نے راے ظاهر کي اُسکا بہت بڑا اثر لوگوں کے دلوں میں هوا - حقیقت میں هندوستان میں مستورات کي ترقي تعلیم کا ایک ایسا مشکل مسئلہ هی جسکا حل هونا بہت هي دشوار نظر آتا هی لیکن غور کرنے کے بعد معلوم هوتا هی کہ اگر اُسکا حل هونا ممکن هی تو اُنھي اصولوں پر ممکن هی جو سید صاحب نے بیان کیئے هیں *

هم لوگ لاهور پہونچنے بھي نہیں پائے تھے هم نے دیکھا کہ سید صاحب کا جواب نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ اور خوش تقطیع پر چھپ گیا هی اور گھر گھر اُسکي کاپیاں تقسیم هو رهي هیں - لودهیانہ کے اخبار نور افشاں نے جو پادریوں کا اخبار هی اُسپر بہت نکتہ چیني کي هی اور اُس جواب سے ناراض معلوم هوتا هی اور اُسکا ناراض هونا اور نکتہ چیني کرنا بجا بھي هی کیونکہ سید صاحب کے جواب سے مشنریوں کي وہ تمام اُمیدیں جو وہ مستورات کي نسبت اپني کارروائیوں سے رکھتے هیں برباد هوتي معلوم هوتي هیں *

اسي جلسہ میں مبلغ تین سو ستائیس روپیہ خاتونان پنجاب کي جانب سے بطور دعوت سید صاحب کي نذر کیا گیا اور جو خاتونان اس چندہ میں شریک تھیں اُنکي فہرست پڑھي گئي سید صاحب نے اُسکو نہایت احسانمندي سے قبول کیا - همارے مفخر میزبان خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب سي ایس' آئي نے خاص اپني طرف سے ایک هزار روپیہ کا کرنسي نوٹ پیش کش کیا اور پانسو روپیہ اور نذر کرنے کا وعدہ فرمایا - دیگر احباب ضلع گورداسپور کي جانب سے مبلغ آٹھ سو اُنیس روپیہ چار آنہ بطریق دعوت پیش کش کیئے گئے - جسقدر روپے پر روپے چلے آتے تھے سید صاحب خوش هوتے جاتے تھے اور شکریہ پر شکریہ ادا کرتے تھے *

خاتونان پنجاب نے جو روپیہ دیا تھا اُسکي نسبت خود خاتونان نے تجویز کیا تھا کہ مدرسۃالعلوم کے غریب طالب علموں کي امداد میں صرف کیا جاوے - جو روپیہ کہ خاص خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب سي ایس آئي نے عطا کیا هی وہ ایک بورڈنگ هوس کي

تعمیر کے لیئے کافی ھی بس یہہ تجویز ہوئی کہ اُس سے یادگاری والی ماجد سردار صاحب موصوف ایک پختہ بورڈنگ ھوس مدرسة العلوم میں بنے اور اُسپر مندرجہ ذیل کتبہ لگایا جاوے *

# بیان گاری

## سردار کرم خاں مرحوم فیروزال رئیس واہ

متصل حسن ابدال ضلع راولپنڈی

از طرف خلف الرشید شان

سردار محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی

جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر پنجاب

## تعمیر یافت

باقی روپیہ کی نسبت یہہ تجویز ہوئی کہ بشمول دیگر چندہ کے تعمیر مکانات مدرسة العلوم میں صرف کیا جاوے *

اسی رات ایوننگ پارٹی قرار پائی تھی اور اُس کا وقت اس حساب سے مقرر کیا تھا کہ اُس سے قبل یہہ سب کار روائیاں ختم ہو جاویں — چنانچہ ایوننگ پارٹی کے معینہ وقت پر اور لوگ جو اُس میں مدعو تھے آنے شروع ہوگئے اور ایک مجمع یوروپین اور ہندوستانی احباب کا جس میں ہندو و مسلمان دونوں شامل تھے جمع ہوگیا — اُن سب کے نام نامیونکا یاد رکھنا یا پوچھہ پوچھہ کر لکھنا محالات سے تھا — یوروپین احباب میں جناب کرنل ھارکوٹ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور ایک صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر اور مسٹر ھارڈن صاحب دسترکت سپرنٹنڈنٹ پولس اور دو پادری صاحبان ریورنڈ گارن صاحب ریورنڈ کالڈویل صاحب شامل تھے — ہندو صاحبان میں راے بوٹا مل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر — بابو من موھن سرکار صاحب ھیڈ ماسٹر — مہنت بالمیک صاحب — مہنت بشمبر ناتھہ صاحب گدی نشین گوردوارہ گورداسپور — مہنت گورکھہ ناتھہ صاحب — منشی منو لال صاحب تحصیلدار — منشی اورنگ رام صاحب منصف — لالہ نراین داس صاحب دسترکت انجنیر — لالہ گورچرنداس صاحب — لالہ چنی لال صاحب — لالہ رام سرنداس صاحب اور اور بہت سے صاحب شامل تھے — مسلمان

صاحبوں میں خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب یوپلزئي اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر - مولوي محمد شفیع صاحب منصف - شیخ احمد علي صاحب پلیڈر - منشي نبي بخش صاحب - شیخ سبحان علي صاحب رئیس و ممبر میونیسپل کمیٹي - نتھے خاں صاحب رئیس - مولوي قمرالدین صاحب - شیخ فضل الهي صاحب — شیخ غلام علي صاحب رئیس — میر نبي علي صاحب نایب تحصیلدار اور اور بہت سے صاحب شامل تھے *

ایوننگ پارٹي کا جلسه نہایت خوبي سے سجایا گیا تھا ایک کمرہ میں عمدہ قسم کے میووں اور چاہ و کافي اور اشیاء نفیس تنقل سے یورپین اور مسلمان دوستوں کے لیئے میز آراسته تھي اور ایک کمرہ میں اسیطرح هندو دوستوں کے لیئے تکلف کیا گیا تھا سب لوگ ڈرایٔنگ روم میں نہایت خوشي سے ملتے تھے اور تنقل کے کمروں میں جاکر تنقل کرتے تھے - سردار شیر سنگھه صاحب منصف کے اهتمام میں اُس کا انتظام تھا جنھوں نے نہایت خوبي سے اُس کو پورا کیا سردار شیر سنگھه صاحب نہایت متین اور نیک دل اور با اخلاق سادہ' مزاج اور بے تکلف جنٹلمین هیں جن سے ملکر نہایت هي دل خوش هوا بارہ بجے کے بعد یہه جلسه ختم هوا *

گورداسپور ایک بہت چھوٹا قصبه هی جنوري سنه ۱۸۸۴ع میں وهاں ریل جاري هوئي هی جس سے اُمید هی که اُس کي تجارت اور اُس کي آبادي کو ترقي هو جاویگي گورداسپور سے چند میل کے فاصله پر مسٹر هالسي صاحب بہادر نے جن کو اضلاع شمال و مغرب کے سب لوگ بخوبي جانتے هیں اور مدت تک اُن اضلاع میں خصوصاً کانپور میں کلکٹر و مجسٹریٹ تھے نہر کے کنارے اُوني کپڑوں کے بننے کا کارخانه جاري کیا هی جس میں عمدہ عمدہ کمل اور قالین وغیرہ اُوني چیزیں بنائي جاتي هیں سواے اس کے اور کوئي چیز یہاں قابل دید نہیں هی *

اُنتیسویں جنوري سنه ۱۸۸۴ع کو گورداسپور سے روانگي کي تاریخ مقرر تھي چنانچه سید صاحب تاریخ معینه کو بعد اداے شکریه اپنے میزبان مفتخر کے معه اپنے همراهي دوستوں کے روانه هوئے سب احباب نے رسم مشایعت اداکي شیخ غلام حسن صاحب اور خواجه یوسف شاہ صاحب بھي

ہمارے ساتھہ روانہ ہوئے حاجي غلام حسن صاحب کي طبيعت بسبب سردي و مينھہ کے عليل ہوگئي تھي وہ ہم سے ايک روز پيشتر روانہ ہو چکے تھے اب ہم گورداسپور سے رخصت ہوتے ہيں اور دوبارہ امرتسر کو جاتے ہيں *

---

# حالات مقام امرتسر

## بر وقت مراجعت از گورداسپور

اُنتیسویں جنوري سنہ ۱۸۸۴ع کو سید صاحب معہ اپنے همراهي دوستوں کے گورداسپور سے روانہ هوکر امرتسر پہونچے ریلوے استیشن پر اکثر احباب بطریق استقبال تشریف لائے تھے حاجي غلام حسن صاحب وهاں موجود تھے سید صاحب نے ریل پر سے اُترتے هي حاجي غلام حسن صاحب سے اُن کے مزاج کا حال پوچھا اور اسبات کے معلوم هونے سے کہ اُنکي طبیعت بالکل اچھي هی نہایت خوشي هوئي — هم سب لوگ اُسي هوٹل میں پہونچے جس میں پہلے ٹھہرے تھے وهاں سب سامان آرام و آسایش اور مہماں نوازي کا درست تھا اُوهاں هم سب نے آرام کیا آج هي شام کو ٹون هال میں لکچر دینا قرار پاچکا تھا *

جالندهر میں جو هجوم لکچر کے وقت هوگیا تھا امرتسر کے بزرگوں کو اُسکا بہت خیال تھا اور اُسکے انتظام کے لیئے اُنہوں نے ٹکٹ جاري کیئے تھے تاکہ بے اندازہ هجوم نہوجاوے اور جس کے پاس ٹکٹ نہو وہ ٹون هال میں داخل نہوسکے — اس تدبیر نے نہایت عمدہ فایدہ دیا اور ٹون هال میں با وصف کثرت سے لوگوں کے جمع هونیکے قابل تعریف انتظام رها جو غلطي کہ ازراہ فیاضي بزرگان امرتسر سے هوئي وہ صرف یہہ تھي کہ ٹکٹ بلا قیمت تقسیم کیئے اگر ٹکٹ بقیمت دیئے جاتے تو کم سے کم دو ڈیڑہ هزار روپیہ وصول هوجاتا *

جو وقت لکچر کے لیئے معین تھا اُسوقت سید صاحب ٹون هال میں تشریف لائے ٹون هال لوگوں کي کثرت سے بالکل بھرا هوا تھا جناب خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب اُس مجلس کے پریسیڈنٹ تھے جب سید صاحب اپني کرسي پر بیٹھہ لیئے تو خان محمد شاہ خاں صاحب کھڑے هوئے اور ایک مختصر تقریر میں اُنہوں نے سید صاحب سے تعلیم اور قومي اتفاق پر لکچر دینے کي درخواست کي *

جبکہ سید صاحب لکچر دینے کو کھڑے هوئے تو تمام حاضرین نے ایک بڑے شوق سے اور بڑي خوشي کے جوش سے چیرز دي جس سے ٹون هال گونج اُٹھا جب گونج ٹھہر گئي تو سید صاحب نے لکچر دینا شروع

کہا ایسی خوبی اور فصاحت اور بر جستہ فقروں سے یہہ لکچر دیا کہ لوگ متعجب ہوگئے اکثر لوگ آپسمیں ذکر کرتے تھے کہ ایسی عمدہ اورمسلسل زبانی تقریر آج تک ہم نے نہیں سنی — وہ لکچر جو سید صاحب کی زبانی تقریر کے ساتھہ میں لکھتا جاتا تھا ذیل میں مندرج ہی — مجھے افسوس رہا کہ کسی صاحب نے میری اس زود نویسی کی کہ میرا قلم بھی سید صاحب کی زبان مبارک کے ساتھہ ہی ساتھہ چلتا تھا داد ندی مگر اُمید ہی کہ اب جو لوگ اس لکچر کو پڑھیں گے وہ داد دینگے ور سید صاحب مجھے معاف کرینگے اگر میں یہہ کہوں کہ جو کام اُنکی زابن مبارک نے کیا ہی وہی کام میرے قلم بے زبان نے کیا ہی *

# لکچر ٹون ہال امرتسر میں

جناب صدر انجمن و دیگر صاحبان -

اس وقت میرا ارادہ ہی کہ آپ لوگوں کی خدمت میں جیساکہ صاحب صدر انجمن نے فرمایا ہی اتحاد باہمی اور تعلیم کے باب میں اپنے خیالات ظاہر کروں— صاحبان من یہہ ملک ہندوستان ایسا ملک نہیں ہی جس میں لوگ تعلیم اور علم کو نہ جانتے ہوں یہہ نہایت قدیم اور پرانا مقدس ملک ہی جس میں ایک قوم جو اس میں رہتی تھی اُنمیں بہت بڑے عالم بہت ذی رتبہ لوگ گذرے تھے جن کی زبان سنسکرت تھی جس کی خوبی اور عمدگی فواید علوم کے لیئے بالتخصیص مشہور ہی ( چیرز ) سبکو معلوم ہی کہ اُسمیں نہایت عمدہ اور نفیس کتابیں فلسفہ اور لاجک کی موجود ہیں جو ایسی نہیں ہیں کہ جنپر ملک کو کچھہ کم فخر نہو اُس کے بعد ایک زمانہ آیا جب ہم لوگ یہاں آئے ہمارے باپ دادا علم میں کچھہ کم مشہور نتھے شاید ہندوستان میں اُنہوں نے بہت کچھہ نہ کیا ہو مگر ہمارے اسلاف وہ لوگ تھے جنہوں نے علم کو بہت ترقی دی بغداد قرطبہ غرناطہ کے دارالعلوم کسی کو بھول نہ گئے ہونگے ہمارے اسلاف ہی تھے جنہوں نے یونانی علوم کو زندہ رکھا وہ ایسے تھے جنہوں نے پرانے یونانی علوم کو ایسی ترقی دی کہ اگرمقابلہ کیا جاوے تو اُنہوں نے اُن پرانے علوم کو گویا ذرہ سے آفتاب بنا دیا تھا یورپ اگرچہ اس زمانہ میں علوم اور فنون میں مشہور ہی مگر پرانی تاریخ سے معلوم ہوگا کہ اسپین کے دارالعلوم نے اُسکو یہہ نعمت بخشی ہی ( چیرز ) اور

یورپ هي پر کیا هی دنیا بھر کو اُنهي سے یهه فیض پهونچا هی اگر همارے اسلاف یوناني علوم کو زندہ نرکھتے تو آج تمام دنیا میں کوئي بهي فلسفه اور یوناني لاجک کا ایک حرف نجانتا هوتا ایسے ملک میں جهاں دونوں قوم کے اسلاف ایسے مشهور هوں اور جلکے سبب سے دنیا میں ابتک علوم قایم رهے هوں علم کے فواید یا تعلیم کے متعلق کچهه بیان کرنا فضول هوگا مگر میں دونوں قوموں کے فضایل تسلیم کرکے یهه دیکهنا چاهتا هوں که اب هماري حالت کیا هی اور یهه کهنا چاهتا هوں که اس زمانه میں جس میں هم هیں هماري اولاد کو کیا کرنا چاهیئے اے صاحبوں کسي انسان کي یهه خوبي نهیں هی که بزرگوں کے نام پر فخر کریں اور خود کچهه نهوں همارے ملک اور هماري دونوں قوموں کي یهه حالت هی که اسلاف کے نام پر شیخي کرتے هیں اور خود کچهه نهیں کرتے اُن لوگوں کو یهه غلط خیال که همارے اسلاف سب کچهه کرگئے اب همکو کچهه کرنا نهیں هی دل سے نکال ڈالنا چاهیئے زمانه روزبروز ترقي کرتا جاتا هی اگر زمانه کسي حد تک منتهي هوجاتا تو یهه خیال صحیح تها که علوم منتهي هوگئے مگر هر کوئي جانتا هی که زمانه رکا نهیں وہ چلتا جاتا هی ایسے حال میں یهه خیال که بزرگوں کے حاصل کیئے علوم کافي هیں بالکل غلط هی گو یورپ همارے علوم سے روشن هوا مگر دیکهو که اُنهوں نے کیا کیا اُنهوں نے علم کو جانچا اور پڑها ذرہ برابر علم کو ایسي ترقي دي جیسے ایک بیج سے عالیشان درخت پیدا هوجاتا هی جو علوم پهلے ایجاد هوئے تهے اُس وقت اُن کے ایجاد کرنے والوں کو زیادہ تحقیقات کا موقع نملا تها جو علوم اُس وقت نکالے گئے تهے اور اُن میں جو غلطیاں رہ گئي تهیں اُنسے وہ لوگ بخوبي آگاہ نهیں هونے پائے تهے یورپ نے یهه احسان اُن پر اور تمام دنیا پر کیا که اُن غلطیوں کو نکالا اور صحیح مسایل اور صحیح علوم لوگوں کو بتائے اور جو علوم نه تکمیل کو پهنچے تهے اور نه کارآمد تهے اُنکو کارآمد کیا اور تکمیل پر پهنچایا ایک احسان اور کیا که جدید علوم ایجاد کیئے جو روزمرہ کي زندگي کے واسطے کارآمد هیں اب یهه حال هی که اگر کسي ملک میں یا کسي حصه پنجاب میں تاربرقي یا ریل نهو تو لوگ سمجهتے هیں که وہ اندهیرے میں بے زبان اور دست و پاشکسته پڑے هوئے هیں دیکهیئے یهه تمام چیزیں یورپ کي ایجاد کي هوئیں علوم کي برکت سے همکو ملي هیں جب

زمانہ ایسي ترقي کر گیا هی اور علوم نے یہہ ترقي پائي هی تو کیا همارا یہہ کام هی کہ هم ان علوم پر نظر نڈالیں یا جس قدر همارے اسلاف نے کیا هی اُسي قدر هم بهي کریں اگر هم اُسي پرانے علم کو رٹتے جائیں اور هم اُتناهي کریں جتنا کہ همارے باپ دادا نے کیا تها تو هم مثل ایک جانور کے هونگے جو وهي کام کرتا هی جو اُسکا دادا پردادا کرتا تها ( چیرز ) همارا کام دنیا میں یہہ هی کہ جن لوگوں نے هم سے علم لیئے هیں اور اُنکو ترقي دي هی اب هم اُنسے وهي علوم لیں اور اُنکے سیکهنے میں کوشش کریں هماري آیندہ نسلوں کو اور همارے واسطے بهي باعث فخر هوسکتا هی اور ایساهي کرنا همپر لازم هی تاکہ هم جدید علوم سیکهیں جسمیں کہ روز بہ ترقیاں اور کارآمد چیزیں موجود هیں یہہ علوم جب تلاش کیئے جاتے هیں تو مختلف زبانوں میں یورپ کے همکو ملتے هیں مگر یورپ کي بہت سي زبانیں هماري دسترس سے باهر هیں اور اگر هم کسیطرح سے اُن کو حاصل بهي کریں تو ضرور هم اُس میں ادهورے رهینگے هم کو دیکهنا چاهیئے کہ خدا کي کیا مرضي هی خدا کا حکم کوئي تحریري نهیں آتا مگر زمانہ کے حالات سے پایا جاتا هی اس زمانہ میں همکو خدا کي یہہ مرضي معلوم هوتي هی کہ انگلش نیشن هندوستان میں حکومت کرے اور هم اُن کے زیر سایہ بسیں اور جو کچهہ فائدہ ممکن هو اُن سے حاصل کریں خدا کي مرضي سے اُس پر همکو دسترس بهي هی اس زمانہ میں جو کچهہ هم کرسکتے هیں وہ یہہ هی کہ هم انگریزي زبان سیکهیں اور جو علوم اور فنون اُس میں هوں اُن کو حاصل کریں میرا مطلب یہہ نهیں هی کہ هندو سنسکرت کو یا مسلمان عربي زبان کو چهوڑدیں هندوؤں کو چاهیئے کہ اُسکو اعتدال کے ساتهہ نہ افراط و تفریط کے ساتهہ سیکهیں مسلمانوں کو بهي یہہ لازم هی کہ عربي زبان کي تحصیل نچهوڑیں یہہ همارے باپ دادا کي مقدس زبان اور هماري قدیم ملک کي زبان هی جو فصاحت و بلاغت میں سمتک زبانوں میں لاثاني هی مگر افراط و تفریط نهو اس زبان میں همارے مذهب کي هدایتیں هیں لیکن جبکہ هماري معاش هماري بهتري هماري زندگي باآرام بسر هونے کے ذریعے بلکہ همارے اس زمانہ کے موافق انسان بننے کے وسائل انگریزی زبان سیکهنے میں هیں تو همکو اُسطرف بہت توجهہ کرني چاهیئے - یہہ اغراض دنیوي هم هندو

اور مسلمان سب کے ساتھہ لگے ہوئے ہیں اور وہ کسیطرح چھوٹ نہیں سکتے - جو شخص ہماري انگريزي گورنمنٹ کے انصاف پر نظر ڈالیگا وہ خوش ہوگا اور شکر کریگا کہ اس گورنمنٹ نے تعلیم کے متعلق بہت کچھہ کوشش کي ہی کوئي سلطنت خاصکر ہندوستان کي جس پر همکو بہت فخر ہی ایسي نہیں گذري جس نے تعلیم میں اسقدر کوشش کي ہو مذہبي فیلنگ کو دخل ندینا چاهیئے میں سچ کہتا ہوں کہ مشنریوں نے بھي اپنے خیال کے موافق نیک دلي سے تعلیم کا بڑا فائدہ پہنچایا ہی گورنمنٹ کا شکریہ تو هم سے ادا هی نہیں هوسکتا جو کچھہ اُس نے کیا هی بے مثل اور بے نظیر ہی لیکن ایک سوال ہی جو حل نہیں ہوتا بلکہ ایک نہیں دو سوال ہیں پہلا سوال یہہ ہی کہ کیا گورنمنٹ ایک ملک کو جس میں چوبیس پچیس کروڑ آدمي بستے ہوں تعلیم دیسکتي ہی ؟ دوسرا یہہ ہی کہ کیا گورنمنٹ ایسي پوري تعلیم کرسکتي ہی جس سے همارے پورے اغراض حاصل هوسکیں ؟ ان سوالوں کا جواب بجز نفي کے اور کچھہ میري سمجھہ میں نہیں آتا آپ مجھے معاف رکھینگا اگر کوئي لفظ نا مناسب میري زبان سے نکل جاے کیا ہندوؤں اور مسلمانوں کو کچھہ بھي غیرت ہی جبکہ اپني تعلیم کا بوجھہ گورنمنٹ پر ڈال کر اُسي پر بھروسہ کریں کوئي بیغیرتي اس سے زیادہ نہیں ہی کہ اپنے بچوں کي تعلیم کے واسطے دوسرے کے سامنے هاتھہ پھلائیں. گورنمنٹ کي حکومت مختلف فرقے اور مختلف مذهب کے لوگوں پر هی اور کوئي اس سے بھي انکار نہیں کرسکتا کہ اُن لوگوں کے اغراض بھي مختلف هیں پس ایسي حالت میں گورنمنٹ هر خاص فرقہ کے واسطے کچھہ بندوبست نہیں کرسکتي ( چیرز ) اُس کا اصول تو یہي هوگا کہ کل کے ساتھہ برابر برتاؤ هو اس کا نتیجہ ضروري یہہ هی کہ ان مختلف فرقوں کے کچھہ اغراض پورے هوں اور کچھہ نہوں یہہ حال ہندوستان میں عام هی ہندوستان میں جس فرقہ کے اغراض زیادہ پورے هوسکتے تھے اُنھوں نے تعلیم کا زیادہ فائدہ اُٹھایا جن کا نام میں بتاؤنگا یعنے ہندو مسلمانوں کو گورنمنٹ کے سررشتہ تعلیم سے کم فائدہ پہونچا کیونکہ اُن کے اغراض کم حاصل هوئے تھے یہہ بات ہندوستان کے هر حصہ کے سررشتہ تعلیم پر نظر ڈالنے سے بخوبي

معلوم ہوتي ہی جہاں سو برس عملداري کو گذرے وہاں یہي کالج اور اور مدرسوں میں مسلمان کم ہیں اور مسلمانوں کو تعلیم کم ہوئي ہی یہہ گورنمنت کا قصور نہیں ہی یہہ ہمارا ہي قصور ہی اگر ہم تعلیم کو اپنے ہاتھہ میں لیتے تو سب کچھہ اچھي طرح سے کرسکتے تھے مجھکو شبہہ ہی کہ ہندوؤں میں کون لوگ ایسے تھے جن کو مذہبي اغراض زیادہ مد نظر تھے مگر کوئي مسلمان باپ ایسا نہیں ہی کہ اپنے بچہ کو مذہبي تعلیم ندینا چاہتا ہو میں کہتا ہوں کہ جب تک تم جان رکھتے ہو جب تک تمہارے جسم میں جان ہی جب تک تمہاري آنکھہ کھلي ہی تم مذہب کو ہرگز نہ چھوڑو مگر دونوں پہلوؤں کو دیکھکر چلنا چاہیئےگورنمنت کي تو یہہ نہایت عمدہ پالسي ہی کہ وہ مذہبي تعلیم سے علحدہ رہے پس جب تک تم خود اپني تعلیم اپنے بچوں کي تعلیم اپنے ہاتھہ میں نہ لو تم دونوں قسم کي تعلیم اُن کو نہیں دے سکتے گورنمنت نہایت خوشي سے ہماري قوم کے لیئے جو تعلیم گاہ ہماري کوشش سے قایم ہو اُس میں مدد دینے کو موجود ہی تو ایسي صورت میں جب کہ گورنمنت مدد دینے کو موجود ہی اور ہماري غرض بغیر خود متوجہہ ہوئے پوري نہیں ہوسکتي تو اگر ہم ایسا بندوبست نکریں تو کیسے افسوس کي بات ہی اور بچوں کے لیئے کیسے سخت افسوس کا معاملہ ہی ( چیرز ) تعلیم کے باب میں چھوٹے چھوٹے اسکولوں سے خواہ وہ گورنمنت کے ہوں یا پریویت ہوں کچھہ نہیں ہوسکتا ادنی درجہ کي تعلیم کي نسبت میں صاف کہتا ہوں کہ آپ نے پراني مثل سني ہوگي" نیم ملا خطرۂ ایمان و نیم حکیم خطرۂ جان " یہی حال ادھوري تعلیم کا ہوگا آدمي بنانے کے واسطے جب تک ہماري قوم میں ہائي ایجوکیشن نہ پھیلیگي ہماري قوم آدمي نہیں بن سکتي ابھي چند روز کا زمانہ گذرا ہی جب ایجو کیشن کمیشن کا اجلاس کلکتہ میں ہو رہا تھا اور میں بھي وہاں موجود تھا سب یہي کہتے تھے کہ ہائي ایجو کیشن اُتھنے نپاوے مگر یہہ بات بہت کم کسي منہہ سے سننے میں آئي تھي کہ اگر گورنمنت اپنا ہاتھہ ہائي ایجو کیشن سے اُتھا لیگي تو ہم خود اُسکو کرلینگے اس کا مجھے بہت افسوس ہی اُس میں شک نہیں کہ اس تعلیم کیواسطے زر خطیر چاہیئے جسکو گورنمنت برداشت نہیں

کرسکتي لیکن تم آپس میں ملکر وہ سب کچھہ کرسکتے هو جو گورنمنٹ نهیں کرسکتي گورنمنٹ جب تعلیم کي طرف توجهہ کرتي هی تو سب سے پہلے همارے دوست فنانشل ممبر یهہ دیکھتے هیں کہ روپیہ بجت میں هی یا نهیں تم لوگ اگر تهوڑا تهوڑا کر کے بهي روپیہ جمع کرو تو تمهارا بجت کبهي خالي نهوگا تم چاهو تو امرتسر میں لاهور سے بڑا کالج قایم کردو گورنمنٹ کے بہت اخراجات هیں فوج کا خرچ ملک کے انتظام کے اخراجات پهر اگر گورنمنٹ کچهہ کریگي تو وہ اُسي روپیہ میں سے کریگي جو هم سے لیا جاویگا اگر تم اس بات کو سوچ کر خود هي تعلیم کا انتظام کرو تو گورنمنٹ کو دکھا سکتے هو اور فخر کرسکتے هو کہ جو کام گورنمنٹ سے نهوسکا وہ همنے کر دکھا یا اکثر لوگ هیں جنکے خیال میں یهہ گذرتا هی اور میں نے بہتوں کو کهتے بهي سنا هی کہ تعلیم یا هائي ایجوکیشن سے کیا نتیجهہ هوگا نوکري تو بهت کم هی اگر بہت لوگ بي اے اور ایم اے هوجائینگے تو دس روپیہ کي نوکري بهي اُنکو نہ ملیگي مگر آپ غور کریں اور جن لوگوں کا ایسا خیال هو وہ مجهے معاف کریں کہ یهہ خیال غلطي سے بهرا هوا هی بیشک هم هندوستاني جو برتش گورنمنٹ کي رعایا هیں اُنکا حق هی اور اُنکا دعوی هی کہ جس طرح اَور لوگ اور قومیں اعلی عهدہ پانیکے مستحق هیں هم بهي اُسکو حاصل کریں اور وہ عهدہ لیں میرا مطلب یهہ نهیں هی کہ هم اپنا حق چهوڑ دیں اور گورنمنٹ سے اپنے حقوق نہ مانگیں مگر یهہ سچ هی کہ گورنمنٹ سبکو اعلی عهدے نهیں دیسکتي بلکہ کل تعلیم یافتہ کو ادنی عهدے بهي نهیں دیسکتي مگر تم یهہ دیکهو کہ کوئي اور نتیجهہ بهي تعلیم کا هی یا نهیں آپ خیال کیجیئے کہ هندوستان جس میں هزاروں قسم کي چیزیں تجارت کے فائدہ کے واسطے موجود هیں اور پیدا هوتي هیں همارا ملک هی اور وہ چیزیں همارے هاتهہ میں هیں مگر اُس کے نفع کا کیا حصہ همارے هاتهہ میں هی ؟ هندوستان میں تجارت کي بہت کچهہ ترقي هوئي مگر آپ خیال کیجیئے کہ ملک کي تجارت اور دولتمندي کا اصول کیا هی وہ ملک دولتمند نهیں هوتا جسمیں دوسرے ملک کي چیزوں کي تجارت هوتي هی بلکہ وہ ملک دولتمند هوتا هی جس کي چیزوں کي تجارت کو دوسرے ملکوں میں ترقي هوتي هی آج کل وهي

ملک دولتمند هوریا هی جس کي چیزوں کي تجارت دوسرے ملکوں میں هوتي هی هندوستان کي چیزیں اگرچه دوسرے ملک میں جاتي هیں مگر محنت کي قیمت بڑھاکر پھر اسي هندوستان میں آ جاتي هیں همارے ملک کي چیزوں کي نسبت بھي هم لوگوں کي تجارت ایک بندرگاه سے دوسرے بندرگاه تک یا ایک شهر سے دوسرے شهر تک محدود هی ایک بھائي دوسرے بھائي کي گره کاتتا هی هم لوگ اپني چیز دوسرے ملک میں نهیں لے جاتے نه دوسرے ملک کي چیز اپنے ملک میں لاتے هیں هم دریا کے کناره پر بلکه اس زمانه میں اپني دوکان سے چند قدم فاصله سے ریل کے اسٹیشن پر چار آنه کی چیز سوا چار آنے پر بیچڈالتے هیں یا وهیں پر اسطرح سے خرید کر اپنے ملک میں بیچتے هیں سمندر کے اندر همارا کچھه حصه نهیں هی غیر ملکوں سے همارا کچھه رشته نهیں هی همکو چاهیئے که دوسرے ملک میں آرتھه اور کمپنیاں قایم کریں جس سے عالي درجهکے تاجر هوں ملک کي پیداوار قدرتي چیزیں جو زمین میں گڑي پڑي هیں اُن سے فائده اُٹھاویں اس طریقه سے که اپنے ملک میں اپنے هي ایک بھائي کا روپیه لیکر فائده اُٹھاویں ملک میں ترقي نهیں هوسکتي روپیه کو کبھي اس تھیلي میں اور کبھي اُس تھیلي میں ڈالنے سے روپیه بڑه نهیں جاتا جب تک که باهر سے لاکر اُس میں روپیه نڈالا جاوے جب تم ایسا کروگے اُسوقت بے شک جسطرح همارے ملک کا روپیه دوسرے ملک میں جاتا هی هم بھي دوسرےملک کا روپیه اپنے ملک میں کھینچ لاوینگے یهه سب باتیں همکو صرف هائي ایجوکیشن کے نهونے سے حاصل نهیں هوتیں ( چیرز ) امرتسر جو مشهور تجارتي شهروں میں هی اسمیں ایک وقت کیسي دھوم کي تجارت تھي مگر اب هم بڑے بڑے تاجروں کو هاتھه پر هاتھه دھرے بیٹھے دیکھتے هیں کیا هماري قسمت میں صرف پشمینے هي کي تجارت لکھي هوئي هی اور اُسکے زوال پر همارا زوال مقدر میں لکھا تھا اگر علم هوتا تو هم زوال رسیده تجارت کي عوض دوسري تجارت اختیار کرتے اور هم لوگ امریکا – لندن – جرمن – فرانس میں جاتے اور وهاں اپني نئي تجارت کي دوکانیں کھولتے اور هم اپنے ملک کي چیزوں سے پورا وه فائده اُٹھاتے جو دوسري قومیں همارے هاں کي چیزوں سے اُٹھاتي هیں اگر علم هو جاوے تو یهه سب کچھه هو اور ملک دولت سے مالا مال

هو جاوے - ایک بات اور کہونگا کہ انسان کو خدا نے تمام مخلوقات سے برتر بنایا هی مگر ظاهر میں کوئي بات برتري کي اُس میں نہیں هی کھانا پینا سونا اور بہت سے کام انسان جانوروں سے اچھے نہیں کرتا شہد کي مکھي جیسا اپنا چھتا بناتي هی اور وہ ایک زرد جانور جسکو لوگ بیا کہتے هیں جیسا گھوسلا بناتا هی بڑي صنعت کا کام هی یہہ سب باتیں اُن میں قدرتي رکھي گئي هیں جو انسان میں نہیں هیں انسان کي خوبي و برتري یہي هی کہ وہ جہاں تک چاهے ترقي کرسکتا هی حیوان حد معین سے زیادہ ترقي کچھہ نہیں کرسکتا مگر انسان میں جوهر ترقي کرنیکا موجود هی خواہ اُس کو اُسکے دل کي بناوت کہو یا دماغ کي ساخت یا روح جو چاهو اُسکا نام رکھو بهر حال اُس میں ایک ترقي کرنے والا مادہ هی پهر انسان اگر اُس کو ترقي ندے تو حیوان میں اور اُس میں تفاوت نہیں رهتا ( چیرز ) علم ایسي چیز هی جو صداقت کے سکھانے اخلاق درست کرنے زندگي کي راہ بتانے ابناء جنس کے ساتھہ بسر کرنے اپنے اور دوسرے کے حق پہچاننے میں کارآمد هی یہہ تمام باتیں انسانیت کي هیں مگر بغیر علم کے نہیں آتیں بحیثیت انسان هونے کے همارا فرض هی کہ اپنے تئیں انسان بنائیں نہ کہ مثل حیوان کے اپني زندگي بسر کریں - اے صاحبو ایک اور بات بهي میں تعلیم کے متعلق کہنا چاهتا هوں کوئي شخص کوئي متنفس اس سے انکار نکرسکیگا کہ رعایا پهر وہ کسي حاکم کي رعایا هو کچھہ فرایض هوتے هیں جن میں سے بڑا فرض یہہ هی کہ رعایا اپنے حاکم کي وفا دار اور خیر خواہ هو بحیثیت مسلمان هونے کے میں یہہ کہوں گا کہ یہہ فرض صرف عقلي اور انسانیت هي کا نہیں هی بلکہ همارا مذهب همارے خدا کا حکم هی رسول کا حکم هی کہ حاکم کي اطاعت کرو گو وہ غلام حبشي هي کیوں نہو میں یقین دلاتا هوں کہ جو اصول هماري برٹش گورنمنٹ کي حکومت کرنیکے هیں اُن کے سمجھنے میں غلطي کرنا تعلیم نہونے کا نتیجہ هی میري راے هی کہ هائي اسکول مڈل اسکول نہیں هائي ایجو کیشن جسقدر زیادہ هوگي اُسیقدر هم اپني گورنمنٹ کے اصول حکومت کو سمجھینگے اور اُس کي قدر کرینگے ( چیرز ) اگر گورنمنٹ نے همارے کچھہ حقوق ابتک همکو نہیں دیئے هیں جن کي هم کو شکایت هو تو یهي هائي ایجو کیشن وہ

چیز هی که خواه نخواه طوعاً و کرهاً همکو دلاویگي ( چیز ) غرض که
تعلیم ایک ایسي چیز هی که اُس کے ذریعه سے هم اپني قوم کو ایسا
بنا سکتے هیں جو قابل عزت هو هاں ایک مشکل اور بهي تعلیم کے متعلق
پیش آئي هی اور وہ یهه هی که همارے هاں دو قسم کے لوگ موجود هیں
ایک اولد فشن یا کهو زیادہ عمر کے جن میں سے ایک میں بهي هوں لیکن
اُن میں بهت ایسے هیں جن کے کان میں بچپن سے ایک بات پڑتے پڑتے
دل پر نقش هوگئي هی اور وہ دل سے نکل نهیں سکتي اور وہ اُسي پر
جمے هیں ایسے لوگوں کو خاص کر اس زمانه کے نوجوان اولد فشن کے
لوگ کهتے هیں ایک وہ هیں جو کسیقدر تعلیم کے رسته میں پڑگئے هیں
یا ایسے هیں که پوري تعلیم تو نهیں پائي مگر باتیں سننے سے ایسے هوگئے
هیں که زمانه کے حالات کو دیکهتے هیں ایسے لوگوں کو میں روشن ضمیر
کهونگا جن کو اور لوگ نئي روشني والا کهتے هیں یا نئي فشن والا اب
ان دونوں گروهوں میں اختلاف پڑگیا هی پرانے فشن کے لوگ یهه کهتے
هیں که یهه نئي فشن والے بغیر کسي دهکے کے دینے کے سیدهے جهنم میں
جائینگے اور دنیا میں بهي اُن سے زیادہ کوئي بد چلن نهیں هی میں
اسبات کو قبول کرتا هوں که ان نو جوانوں کا فرض هی که بزرگوں اور
اولد فشن والوں کا ادب اور لحاظ کریں اورترقي کے ساتهه اپنے اخلاق اور
عادات کا بهي خیال رکهیں مگر بزرگوں کو بهي یاد رکهنا چاهیئے که وہ
ٹوٹا یکه جسمیں سیکڑوں هچکولے لگتے تهے اور جس میں وہ سفر کرتے
تهے اب بیکار هوگیا هی ریل جاري هوگئي هی اب ریل کو چهوڑ کر یکه
پر لوگ سفر نهیں کرینگے کوئي برائي اور کوئي دشمني ان نوجوانوں کے
ساتهه اس سے زیادہ نهیں هی که اُن کي هارج هوں اور نئے علوم کے سیکهنے
میں اُن کي مزاحمت کي جاوے بزرگوں کو چاهیئے که اُن کو نروکیں اور
اُن کے حالات پر صبر کریں اگر اُن کو صبر نه آویگا تو بهي اُن کے صبر
نکرنے سے کچهه نهوسکیگا زمانه چل نکلا هی ریل چهوٹ گئي هی اب وہ
نهیں رک سکتي صرف اسقدر دیکهنا چاهیئے که نوجوان جو ترقي کي
ٹرین پر سوار هیں اُن میں وہ نقص بهي هیں یا نهیں جن کو اس
زمانه کے لحاظ سے نقص کهنا چاهیئے اگر وہ نقص هی تو اُس کي
اصلاح کي فکر کرني چاهیئے لیکن اور مراسم کي نئي باتیں' معاشرت کے

طرز کي تبديلي، لباس کا تبادلہ ایسا نہیں هی جسپر سختي سے مخالفت
کي جاوے - کیا پانچ پشت کے اُسطرف تمام یهي مراسم اوریهي طریقے تھے
جو اب هم میں رایج هیں' هرگز نہیں هم نے خود اپنے باپ دادا کي رسموں
کو توڑا هی تو اگر اب هماري اولاد هماري رسموں کو توڑے تو هم کیوں ناراض
هوں - میں مذهبي لوگوں اور مذهب میں ڈوبے هوئے مقدس لوگوں کي
بهي قدر کرتا هوں مگر کیا جو طریقے عرب میں مکہ معظمہ اور مدینہ
منورہ میں اب رایج هیں اور عرب جو وهاں سے آتے هیں اُن کے حالات سے
ظاهر هوتے هیں وہ وهي طریقے هیں جو رسول خدا صلعم صحابہ تابعین
تبع تابعین یا اُن کے بعد کے مقدس لوگوں میں تھے - ایمان سے تو هر
شخص یهي کہیگا کہ نہیں پس جس طرح زمانہ ترقی کرتا جاتا هی اُسي
طرح عادات اور اخلاق اور طرز معاشرت میں تبدیلي هوتي جاتي هی
هندوستان میں ترقي کا زمانہ آگیا هی خدا کرے کہ ایسا هي هو اور
همارے نوجوان ترقي کریں اور تربن زیادہ تیز چلے اور جدید علوم اُن
میں خوب پهیل جائیں - تعلیم علوم جدیدہ پر همارے پرانے بزرگ
ایک اور بهي شبهہ ڈالتے هیں اور اُس شبهہ میں همارے اکثر هندوستاني
دوست شریک هیں وہ شبهہ یہہ هی کہ انگریزي تعلیم اور علوم
جدیدہ کے سیکھنے سے مذهب جاتا رهتا هی ابهي دس روز سے زیادہ کا
عرصہ نہیں گذرا کہ میں ایک قابل اور عالم کے لکچر میں موجود تھا
وہ مشہور عالم اور عمدہ جنتلمین هیں اُنهوں نے عام طور پر اور مسلمانوں
کو خاص طور پر متخاطب کرکے یہہ بیان کیا تھا کہ انگریزي فلسفہ اور
لاجک نہ پڑھو کہ مسلماني مذهب میں خلل ڈالتا هی اور بد عقیدہ
کردیتا هی کہ یہہ کچھہ نئي بات نہیں هی کتابوں کے دیکھنے سے پایا
جاتا هی کہ جب هماري حکومت آفتاب نیمروز سے زیادہ روشن تھي اور
تمام دنیا میں اُسکي شہرت تھي بني امیہ اور بني عباس کے وقت میں
جب یوناني فلسفہ رائج هوا تھا اُس وقت بهي بعض غیر دور اندیش
عالموں کي ایسي هي راے تھي مگر انجام میں اُنهي علماء نے وهي
اختیار کیا جس کو وہ منع کرتے تھے دیکھو کہ فلسفہ لاجک علوم طبعي
وہ علوم تھے کہ جن عالموں کو سب سے بڑا عالم جانتے هو اُنهوں نے بهي
اُسکو پڑھا اور اُسي سے اُنکو فخر هوا اور اُنهیں لوگوں کي اولاد نے جو اُسکو

منع کرتے تھے اُسکو مقدس علم جانا اسکو پڑھا اور پڑھایا اس وقت اس مجمع میں شیعہ اور سني دونوں موجود ھیں کوئي بتاوے کہ کون مشہور عالم اُنکے ھاں کا ایسا تھا جو فلسفہ اور لاجک کو خوب نجانتا تھا اب بھي وھي پرانا مسئلہ پیش کیا جاتا ھی مگر سچي بات ھمیشہ غالب آجاتي ھی وہ روکنے سے کبھي نہیں رکتي اگر کوئي اپني آنکھیں بند کرلے اور آفتاب کي روشني ندیکھے تو آفتاب پر کچھہ اثر نہوگا اور شاید ایسے کرنے والے بھي دوایک سے زیادہ نہ ملیں گے اسکے سوا میں پکے اعتقاد اور سچے دل سے کھتا ھوں کہ کوئي علم ھو لاجک فلسفہ نیچرل فلاسفي یا کسي علم کا نام لو مذھب کے خلاف نہیں میں اس حیثیت سے کہ میں خود مسلمان ھوں اپنے بھائیوں سے کھتا ھوں کہ میري دانست میں اسلام ایسا مذھب نہیں ھی کہ کسیطرح وہ جانچا جاوے اور جھوٹا نکلے اُسکو لاجک کے سامنے نیچرل فلاسفي کے آگے ڈالدو وہ سچا نکلے گا اگر کسي کے دل میں یہہ خیال ھو کہ ان علوم کے پڑھنے سے مذھب جاتا رھتا ھی تو ایسے مذھب اور ایسے خیال کرنے والوں پر افسوس ھی اگر واقعي مذھب اسلام (میں اپنے ھي مذھب کو کھتا ھوں ) ایساھي ھو کہ علوم جدیدہ کی صداقت کے سامنے زائل ھوتا ھی تو ایسے مذھب اختیار کرنے سے کچھہ فائدہ نہیں مگر جن لوگوں کا یقین ایسا ھی اور جو ایسا خیال کرتے ھیں میں سمجھتا ھوں کہ اُنکو مذھب اسلام پر یقین نہیں وہ زبان سے تو کھتے ھیں مگر دل میں اُسکي صداقت نہیں ھمارا فرض ھی کہ خدا کو ایک اور رسول کو برحق جانیں قرآن مجید کي خوبیوںپر یقین رکھیں اُسي کے ساتھہ نئے علوم کو سیکھیں اُس سے دین بنتا ھی اور اس سے دنیا دائیں ھاتھہ سے ھم دین کو پکڑیں اور بائیں سے دنیا کو اور ایک جوان مرد کي طرح دنیا کے میدان میں آئیں نہ ایسے ڈرپوک ھوں کہ پٹاخے کي آواز سنکر گھر میں گھس رھیں اے صاحبو جو کچھہ میں نے بیان کیا علم اور تعلیم کي نسبت بیان کیا ھی لیکن حقیقت میں نے اُسکے بیان سے قومي ترقي کي ایک نصف صورت دکھائي ھی بلکہ کھنا چاھیئے کہ نصف سے بھي کم اکیلے تعلیم آدمي کو انسان نہیں بناتي ھی دوسرا حصہ اُسکا تربیت بھي ھی اور اگر وہ نہیں ھی تو تعلیم بھي اکارت ھی مجھکو افسوس ھی کہ تعلیم خواہ عربي — سنسکرت — انگریزي کي ھو مگر میں اُن تعلیم دینے والوں سے پوچھتا ھوں

که اس وقت هندوستان میں خواه گورنمنت کالج یا اسکول یا مشنریوں کي تعلیم گاهیں یا پرائیوٹ انسٹیٹیوشن ان سب میں اولاد کي تربیت کا کیا بندوبست هی ایک لڑکا جو چند گھنٹه ماسٹر کے سامنے پڑھکر آتا هی تمام دن اپنا کس صحبت میں بسر کرتا وهي خراب صحبت بازاري لونڈوں اور خدمتگاروں کے لڑکوں کي اُس کو نصیب رهتي هی وهي خراب اور بد الفاظ جو اُن بازاري لڑکوں کي زبان پر جاري هوتے هیں وهي نکمي عادتیں جو اُن لڑکوں میں هوتی هیں یهه بهي سیکهتا هی اسي سبب سے جبتک تعلیم کے ساتهه تربیت کا خیال نهو امکان نهیں که لڑکا انسان بن سکے آپ دیکھتے هونگے که انگریزوں کے چهوٹے چهوٹے بچے باوجودیکه همارے بچوں سے علم کي میزان میں کم هوں مگر جو تربیت اور شایستگي اُن میں هوتي هی وه همارے بچوں میں نپاؤگے آپ لوگوں نے هندوستان کے انگریزوں کے لڑکوں کو دیکھا هی جو صرف ماں باپ سے تربیت پاتے هیں مگر جن لوگوں نے ولایت کے لڑکوں اور نوجوانوں کو آکسفورڈ اور کیمبرج میں دیکھا هی وه سمجهه سکھتے هیں که کیسي تربیت وهاں دیجاتي هی تربیت تعلیم پر بهي مقدم هی بلکه انسان کا یهي زیور هی جب تک یهه دونوں شامل نهوں اولاد میں انسانیت نه آسکي گي — اے صاحبو هماري زندگي قریب اختتام هی چند سال هماري تمهاري عمر میں اورباقي هیں یهه سفید سفید ڈهاریاں پوپلے پوپلے منهه زمین میں گڑهکر یا مرگهٹ پر جلکر خاک هوجائینگے مگر یاد رکهو که یهه بچے جن کو تم نوجوان چهوڑ جاؤگے اُن کا یهه حال هوگا که روز بروز مفلس اور ذلیل و خوار هونگے جهل خانے اُن سے بهرا کرینگے اے هندوؤ اور مسلمانو اگر مرنے کے بعد روح قایم رهتی هی تو مرنے کے بعد یهه حالت دیکھکر تمهاري پاک روحیں گهاٹوں اور قبروں پر تڑپهنگي تربیت کے ساتهه ادب کا ذکر بهي بیجا نهوگا میں مسلمان هوں کل مسلمانوں کا یهي خیال هوگا جو میں ابهي بیان کرونگا هندو صاحبوں سے بهي مجهه سے بهت دوستي هی اُن کے بهت سے عمده خاندانوں کو میں جانتا هوں یهه سب ادب کو بڑي چیز سمجهتے هیں کوئي شخص اس سے اختلاف نهیں کرسکتا که ادب عزت کا باعث هی ایک پرانے شاعر کا قول هی *

ادب تاجوسعت از لطف الهي * بنه برسر برو هر جا كه خواهي

ليكن ميں تفتيش كرنا چاهتا هوں اور بقدر اپنے خيال كے اُس كو بيان كرونگا كه ادب كيا چيز هى همارے يهاں ادب كے معني يهه هيں كه لڑكا اپنے بزرگوں كے ڈرکے مارے سچي بات زبان سے نه نكال سكے جهک جهک كے بلا ضرورت سلام پر سلام كرے يهه ويسا ادب هى جيسا ايک بندر والا بندر كو سكهاتا هى كه ٹانگ اُٹهاكر كهڑا رهے هاتهه جوڑ كر گردن نيچي جهكاكر سامنے آوے اشارہ كے ساتهه ڈگڈگي پر چڑہ بيٹهے همارے ملک ميں جن بزرگوں كے هاں كے لڑكے گهٹنے جوڑكر بيٹهتے هيں اور نهايت جهک كے سلام كرتے هيں اور اشاروں پر كام ديتے هيں اُن كي نسبت كہا جاتا هى كه بهت ادب سكهايا گيا هى مگر ميں سچ كہتا هوں كه يهه ادب نهيں هى ايسے ادب دينے والوں كو اس بات كا خيال نهيں آتا كه اولاد كے ايسے ادب سكهانے سے دلي جوش مرجاتا هى اُن كي عادت ذليل هونے كي هوجاتي هى اُن كي جرأت دليري اور شرافت كو كهو ديتي هى تربيت بري باتوں سے بچنے كي هوني چاهيئے اندروني قوا كے مارنے كي ضرورت نهيں اگر لڑكے اپنے باپوں كے سامنے اپنے جوشوں كو كام ميں لاوينگے تو وے آينده كو باعث فخر هونگے همارے هاں بعوض اس كے كه اُن كو صداقت اور آزادي راے كي تعليم هو همكو جهوٹ بولنے كي عادت پڑتي هى زبان كهلنے كے ساتهه هي جب كه اُن كي زبانيں لكنت كرتي هيں گالياں سكهائي جاتي هيں اُن كي توتلي زبان كي گالياں پياري لگتي هيں جب بڑے هوجاتے هيں تو دل كي سچائي ظاهر كرنے سے روكي جاتي هيں كيا كوئي انصاف سے يهه بات كهيگا كه يهه سچي تعليم اور سچي تربيت هى صداقت آزادي سے سچي بات كهنے كي عادت اس سے پيدا هوسكتي هى هرگز نهيں البته آزادي اور بے ادبي ميں تميز كرنا چاهيئے يهه دو چيزيں هيں اصلي ادب كے ساتهه آزادي كا كام ميں لانا باعث فخر هى آپ لوگ ياد ركهيں كه جو خيالات چهوٹي عمر سے دلميں بيٹهتے هيں اُنكا نكلنا بهت مشكل هى بلكه نهيں نكلتے اور اسي سبب سے همارے هاں كے لوگ جوان هوكر بهي اكثر باتيں اپنے دلي خيال كے خلاف كهتے هيں يهه اُسي خراب تربيت كا نتيجه هى ( چيرز ) ميں يهاں كي ميونيسپل كميٹي كے ذي رتبه اور عالي درجه ممبروں كا حال

نہیں جانتا مگر اکثر جگہہ یہی دیکھا ہی کہ بجز حضور اور هاں میں هاں ملانے کے ممبر اور کچھہ بھی نہیں کہتے پھر باہر جاکر یہہ کہتے هیں کہ یہہ تجویز بہت خراب تھی مگر کیا کرتے کلکٹر صاحب کی بھی مرضی یہہ هی تھی یہہ اُسے بری تربیت کا اثر هی اثر سچی آزادی کی تعلیم هوتی تو کلکٹر کیا ویسرائے کے سامنے بھی یہہ کہتے — مائی لارڈ آئی ایم ویری ساری آئی کانٹ اگری ود یور اکسلنسیز پرپوزل ( چیرز ) *

آپ لوگ مجھکو معاف کیجیئے آزادی روکنے سے لوگ اولاد کے قویٰ کو مضمحل کردیتے هیں خیر جو گذر گیا وہ گذر گیا اب آیندہ نسلوں کا خیال کرنا چاهیئے شاید یہہ سچی باتیں بری لگتی هوں مگر دلوں میں سوچیئے کہ یہہ باتیں آپ کی بھلائی اور آپ کی اولاد کی بھلائی کے لیئے کہی جاتی هیں یا اَور کسی غرض سے *

اے صاحبوں یہاں تک جو کچھہ میں نے بیان کیا وہ حقیقت میں تعلیم اور تربیت هی کے متعلق تھا مگر مجھکو ایک امر میں اور بھی کہنا هی آپ خیال کرینگے کہ دنیا میں جو امور هوتے هیں وہ ایسے پیچ در پیچ هیں کہ بٹے هوئے رسوں کے پیچ کیطرح آپس میں لپٹے هیں اگر اُن کو کھولوگے تو تمام لڑیں ٹوٹ جائینگی تمام تربیت اور تعلیم کے ساتھہ ایک اور بڑا مسئلہ هی جسکے بغیر هم کچھہ نہیں کرسکتے اور اُسکی هندوستان میں سب سے زیادہ ضرورت هی وہ باهمی اتحاد هی (چیرز) اے صاحبوں عقلمند شخص جو خدا پر یقین رکھتا هی اُسکی یہہ هی خواهش هوگی کہ اُسی طریقہ پر چلیں جو خدا کی مرضی هی اب هندوستان میں دیکھنا چاهیئے کہ خدا کی مرضی باهم کس طرح بسر کرنے کی هی صدیاں گذر گئیں هیں کہ هندو اور مسلمان یہاں آباد تھے چند سال سے خدا کی یہہ مرضی هوئی کہ ایک تیسری قوم بھی یہاں آباد هو یہہ تینوں قومیں اب یہاں آباد هیں اور اب انہیں تینوں کا یہہ ملک هی ان سب کو آپس میں اتفاق اور دوستی پیدا کرنا چاهیئے مذهبی خیالات کا جداگانہ هونا خدا کی مرضی کے خلاف نہیں هوسکتا یہہ کسی کا کام نہیں کہ سب کو ایک مذهب پر لے آوے یہہ تو وہ لوگ بھی نہیں کرسکے جو انبیاء علیہم السلام کے نام سے گذرے هیں مختلف مذاهب کے لوگ هونے سے یہہ خیال نکرنا چاهیئے کہ باهمی اتفاق نہیں هوسکتا ایک

باریک بات غور کرنے سے معلوم هوتي هی اور وہ یہہ هی کہ هر انسان کي خلقت میں دو حصے هیں ایک عقیدہ جو دل سے متعلق هی اُس میں دوسرے کي شرکت نہیں هی باپ کا عقیدہ بیٹے کے لیئے اور بیٹے کا باپ کے لیئے مفید یا مضر نہیں هی دوسرا حصہ انسانیت کا جو تمدني حالتوں سے متعلق هی جس کے سبب سے آپس میں ملنے همجنس سے دوستي کرنے باهم یگانگت اور اخلاص کا برتاؤ کرنے کي ضرورت هی ان دو حصوں میں خدا کا حصہ خدا کے لیئے مخصوص هی اُسکے حصہ کو اُسیکے واسطے چھوڑ دو مگر جو حصہ انسانیت کا هی اور جس کي وجہہ سے ایک کا دوسرے کے ساتھہ دوستي اور اخلاص کرنا ضروري هی ایک کو دوسرے سے مانگنا چاهیئے اگر تم اس باریک مسئلہ کو نہ سمجھو یا سمجھہ سے زیادہ سمجھو تو میں تمکو ایک موتي بات سے اُس کو سمجھاؤں جو لوگ اس وقت اس مجلس میں جمع هیں وہ سب ملکر ایک کام کو کریں تو اچھي طرح سے هوگا یا علحدہ علحدہ کرنے سے تعلیم کا بھي یهي حال هی اور تجارت کا بھي یهي حال هی میں اپنے تمام هندو اور مسلمان بھائیوں سے یہہ کہتا هوں کہ اِس میں شک نہیں یہہ امر ناممکن هی کہ رایوں کا اختلاف دور کردیا جاوے آپس میں ایک دوسرے سے رشک و حسد نرکھے باهم رنج و آزردگي نهو یہہ بھی خدا کا قانون هی اسکو کوئي نہیں توڑسکتا مگر جس چیز میں کہ سب کے اغراض متحد هیں اُن میں سب کا ایک دل هوجانا یہہ کوئي انوکھي بات نہیں اس کي مثالیں اور ملکوں میں موجود هیں اس ملک نے بھي کل باشندوں کو ملک کي بہتري کے لیئے ایک جان هوکر کوشش کرنا چاهیئے اگر یہہ نکروگے تو هندو بھي ڈوبینگے اور مسلمان بھي ان دونوں کي حکومت کے وقت گذر گئے جو کچھہ اُن وقتوں میں هوا هو - پنجاب میں ابھی سکھوں کي عملداري تھي وہ بڑے بہادر اور دلیر تھے تمام انسان اُن کي تعریف کرینگے مگر کیا اُس میں ایسا امن تھا جیسا انگریزي عملداري میں هی یہہ ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا امپرس آف انڈیا کے امن کا زمانہ هی اس میں متفق هوکر جسطرح چاهو ترقي کرسکتے هوجہانتک هم چاهیں اپنے تئیں پہنچا سکتے هیں اگر ایسے زمانہ میں بھي هم کوشش نکریں تو بڑے افسوس کي بات هی میں کئي جگہہ کہہ چکا هوں اور پھر کہتا هوں کہ هندوستان کے لیئے

ناممکن هی که هندو یا مسلمانوں میں سے کوئی حاکم هو اور امن قایم رکھہ سکے پھر یہي هونا هی کہ کوئي دوسري قوم همپر حکمراں هو جو قومیں اسوقت دنیا میں حکومت کر رهي هیں اُن میں یورپ کي سلطنتیں بہت قوي اور اعلی درجہ کي سمجھي جاتي هیں ایشیا کي سلطنت کا حال مسلمان خوب جانتے هیں کہ اُس عملداري میں مسلمانوں کو کس قدر آزادي مل سکیگي جرمن اور فرانس جو اُس سے اعلی گني جاتي هیں کیا وہ حکومتیں همکو اس سے زیادہ امن اور آزادي دے سکتي هیں هرگز نہیں هرگز نہیں کیا هندوستان کے لوگ رشیا سے کچھہ بھلائي کي توقع رکھہ سکتے هیں هرگز نہیں هرگز نہیں پس هملوگونکو چاهیئے کہ ایسے امن کیوقت کو هاتھہ سے ندیں اور جو کچھہ کرنا هی کریں جب یہہ امکان میں نہیں هی کہ ان دو قوموں میں سے کسي کي حکومت هو اور کوئي ایسي حکومت نظر نہیں آتي جسمیں امن و آزادي اس سے زیادہ همکو مل سکے تو همکو اس زمانہ کو هاتھہ سے نہ دینا چاهئے اور پوچھے نرهنا چاهیئے ( بہت زور سے چیرز ) *

لکچر کے ختم هونے پر صدر انجمن نے سید صاحب کا شکریہ ادا کیا اور مجلس برخاست هوئي *

اُس کے دوسرے دن تیسویں جنوري سنہ ۱۸۸۴ ع کو سید صاحب ایک زنانہ مشن اسکول کو جسکا نام وہ علیگدہ میں سن چکے تھے تشریف لیگئے هم سب لوگ اور همارے دونوں حسنین دوست اور خواجہ یوسف شاہ صاحب بھي ساتھہ تھے - اس اسکول کے منتظم پادري کلارک صاحب هیں جو نہایت با اخلاق اور مشین پادري هیں - هم پہلے اُنکي کوٹھي میں گئے جو اسکول کے بہت قریب هی پادري صاحب هم سب سے نہایت اخلاق سے ملے اور بہت مہرباني فرمائي اور هم سب کو ساتھہ لیکر زنانہ اسکول میں گئے *

یہہ اسکول صرف هندوستاني عیسائي لڑکیوں کي تعلیم کے لیئے مشن کے روپیہ اور فیاض لوگوں کے چندہ سے تعمیر هوا هی نہایت خوبصورت عمارت هی اور عمدہ موقع پر واقع هوئي هی دو منزلہ عمارت بني هی نیچے کي منزل میں پڑھنے کے کمرے هیں اور ایک طرف گرجا کرنیکا ایک کمرہ هی جو نہایت خوبصورتي و صفائي سے آراستہ هی - اسي نیچے کي منزل میں ایک خوبصورت کمرہ اسکول کي ماسٹرس یعني مس

صاحبہ معلمہ اسکول کے بیٹھنے اور ملنے کا ھی - اوپر کی منزل میں سب لڑکیوں کے رھنے کے لیئے بڑے بڑے کمرے اور نہانے دھونے کے لیئے مناسب جگھہ بنی ھوئی ھی - ان کمروں کے آگے وسیع چھت ھی جسپر گرمیوں میں لڑکیاں سو سکتی ھیں *

جب ھم سب اسکول میں پہونچے تو ماسٹرس صاحبہ سے ملاقات ھوئی اور ھم سب لوگ ماسٹرس صاحبہ کی ملاقات کے کمرہ میں جو نیچے کی منزل میں تھا ٹھیرے - اگرچہ ھم سب نے نیچے کے مکانات کسیقدر دیکھے مگر اس سبب سے کہ وہ ایک زنانہ اسکول تھا ھم سب کو ھر جگھہ لیجانا مناسب نہ تھا - پادری صاحب اور ماسٹرس صاحبہ صرف سید صاحب کو ھر جگھہ لیگئیں — اول وہ کمرے دیکھائے جہاں لڑکیاں اپنی اپنی جماعتوں میں پڑہ رھیں تھیں - لڑکیاں اُسی قسم کا لباس پھنے ھوئے تھیں جیسا کہ اکثر ھندوستانی عیسائی لڑکیاں اور عورتیں پہنتی ھیں مگر سب کا لباس صاف تھا اُنکے چھرے اور نشست برخاست سے ایک تمیز پائی جاتی تھی دو یورپین مسیں اسکول میں معلمہ ھیں چھوٹی لڑکیوں کی جماعت کو ایک ھندوستانی معلم بھی پڑھا رھا تھا معلوم نہیں کہ وہ معلم عیسائی تھا یا مسلمان — وھاں سے سید صاحب گرجا کے مکان میں گئے اُسوقت ایک لڑکی نے نہایت عمدگی سے پیانو باجے پر خدا کی مناجات میں ایک گیت گایا - وھاں سے سید صاحب اوپر کی منزل میں گئے اور اُنکے رھنیکے مکانات دیکھے لنبے لنبے متعدد کمرے بنے ھوئے ھیں سب لڑکیوں کی چارپائیاں برابر برابر کچھہ فاصلہ سے بچھی ھوئی ھیں اور ھر ایک کے سرھانے اُسکے ضروری اسباب کے لیئے ایک چھوٹا سا صندوق رکھا ھوا ھی مکان بالکل صاف اور ستھرا تھا *

اُس کے دیکھنے کے بعد سید صاحب نیچے اُترے اور بڑے ھال میں گئے جہاں سب لڑکیاں جمع تھیں اُس وقت سب لڑکیوں نے ملکر دونوں گیت گائے اور نہایت خوبی سے گا ئے ان لڑکیوں کی تعلیم و شایستگی اور سلیقہ کو سید صاحب نے بہت پسند کیا اور نہایت تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تعجب کی بات ھی کہ ایک قوم یہہ ھی کہ غیر قوم کی لڑکیوں کی تعلیم پر اسقدر متوجہہ ھی اور ایک ھماری قوم ھی کہ اپنے بچوں کی تعلیم تک کی کچھہ فکر نہیں کرتی *

اس اسکول کي عمارت میں نوے پچانوے ہزار روپیہ خرچ ہوا ہی مشن نے اس کے لیئے بہت تھوڑا روپیہ دیا تھا شاید دس بارہ ہزار باقي سب روپیہ چندہ سے جمع ہوا ہی ہندوستاني امیروں نے بھي اس میں چندہ دیا ہی - اگر ہندو اور مسلمان رئیسوں نے اس میں چندہ دیا ہو تو نہایت خوشي کي بات ہی اور چندہ دینے والوں کي بڑي نیک دلي اور عزت کي دلیل ہی - لیکن جبکہ وہ اپني قوم کي کچھہ فکر نہیں کرتے اور اُن کے لیئے تعلیم و تہذیب کے سامان مہیا کرنے پر متوجہہ نہیں ہیں تو اُن کے اس قسم کے مواقع پر جس میں انگریزي قوم کا لگاؤ ہوتا ہی فیاضي کرنا اُن کي ذلت اور بد دلي کي دلیل ہو جاتا ہی کیونکہ صاف ظاہر ہوتا ہی کہ وہ فیاضي اُنھوں نے اُس نیک دلي سے نہیں کي ہی جو اُن کي عزت کا باعث ہو بلکہ نہایت کمینہ خیالات سے کي ہی جن سے از خود اُن کي تذلیل ہوتي ہی *

جو لڑکیاں اس اسکول میں پڑھتي ہیں اکثر بورڈر ہیں اور کچھہ تي اسکالر بھي ہیں بورڈر لڑکیوں کے دو یا تین درجے ہیں اول درجہ کي بورڈر لڑکیاں جنسے شاید پچیس روپیہ ماہواري لیا جاتا ہی ماسٹرس صاحبہ کي میز پر اُن کے ساتھہ کھانا کھاتي ہیں اور دوم درجہ کي لڑکیاں آیا کے ساتھہ اور سوم درجہ کي شاید زمین پر بیٹھہ کر یا اور کسیطرح مجھے اچھي طرح یاد نہیں رہا اسوقت ساٹھہ ستر لڑکیاں اسکول میں موجود تھیں یہہ اسکول ایسي عمدگي اور انتظام سے ہی کہ تمام ہندوستاني عیسائیوں کو اپني لڑکیوں کو وہاں بھیجنا ضرور ہی — اور ہمارے ہندو و مسلمان ہندوستانیوں کو جو لڑکیوں کي تعلیم دلانے کا شوق رکھتے ہیں اگر اُن کا وہ شوق سچا ہی تو اُن کو اپنے قومي اہتمام سے کم سے کم ایسا ہي اسکول بنانا چاہیئے جب لڑکیوں کي تعلیم کا نام لیں ورنہ جھوٹي بک بک اور لغو باتوں اور بیہودہ خیالات سے کچھہ فایدہ نہیں ہی - کہو کم اور کرو زیادہ مگر ہم ہندوستانیوں کي عادت ہی کہ کہتے بہت کچھہ ہیں اور کرتے کچھہ نہیں *

امرتسر میں سید صاحب کي بہت سے نئے دوستوں سے ملاقاتیں ہوئیں اور تمام دن اور کسیقدر رات کا حصہ لوگوں سے ملنے اور عمدہ عمدہ باتیں سننے اور کہنے میں گذرتا تھا — مگر ایک صاحب کا بالتخصیص ذکر کرنا

برکت سے خالي نہوگا وہ بزرگ سید عبداللہ صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت ابن‌السریان ہیں یہہ درگاہ دیرہ غازي خاں میں ہی اور نہایت متبرک گني جاتي ھی وھاں کے سجادہ نشین کا ھر ایک شخص ادب کرتا ھی اور اُن سے برکت لیتا ھی جناب سید عبداللہ صاحب صرف سید صاحب سے ملاقات کرنے کو معہ اپنے ایک مرید خاص کے دیرہ غازي خاں سے تشریف لائے تھے سید صاحب سے ملکر نہایت خوش ھوئے اور دعاے خیر دي اور فرمایا کہ خدا تمارے کاموں میں برکت دے اور اُنکو حسب مراد پورا کرے *

مسٹر سي جي راجرس صاحب کرسچین ورنیکلر ایجو کیشن سوسئیٹي کے نارمل کالج کے پرنسپل جو ایشیاٹک سوسئیٹي بنگال کے ممبر بھي ھیں سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے - چند روز سے پراني تاریخ کي تحقیقات میں لفظ " تنکہ " پر بحث ھورھي ھی کہ یہہ کیا لفظ ھی اور کیا سکہ تھا اور " تنکہ " اور " تنکہ نقرئي " اور " تنکہ طلائي " کن معنون میں مستعمل تھا — ھندوستان کے محاصل کا حساب آئین اکبري میں دام کے حساب پر لکھاھی اور بعض تاریخوں میں " تنکہ " کے حساب پر — تنکہ کي صحت نہونے سے محاصل ھندوستان کے حساب میں بہت فرق پڑجاتا ھی - مگر مسٹر راجرس نے ایسے سکے تانبے کے بہم پہونچائے ھیں جنسے امر مذکورہ نہایت غور طلب ھوگیا ھی - ایک سکہ ھی جسپر لکھا ھی " تنکہ اکبر شاھي ضرب دھلي دي ماہ الہي ۴۳ " اس کا وزن چھہ سو پچیس و پانچ دسمل گرین ھی — ممکن ھی کہ لفظ تنکہ کو سکہ پڑھا جاوے *

ایک سکہ ھی جس پر لکھا ھی " دوتانکے اکبر شاھي ضرب آگرہ شھر پور ۵۰ الہي " دوسرے پربھي یہي سکہ ھی مگر اُسپر اذر ۴۶ الہي ھی پہلے کا وزن ۱۰۸ دوسرے کا ۱۰۹ گرین ھی *

ایک سکہ ھی جسپر لکھا ھی " یک تانکے اکبر شاھي ضرب لاھور ۴۶ الہي وزن ۵۹ گرین *

ایک سکہ ھی جس پر لکھا ھی " دام ۳۳ - الہي " وزن ۷۶ گرین
ایک سکہ ھی جس پر لکھا ھی " دمري ۳۳ الہي " وزن ۴۰ گرین *
نیم تنکہ کا سکہ بھي ھی جس کا وزن ۳۱۷ و ۳۰۹ گرین کا ھی -

ان تمام سکوں سے اس بحث کو نہایت وسعت ہوگئي ہی اور تحقیقات کے لیئے بہت کچھہ جگہہ باقي ہی سید صاحب نے اُن سب سکوں کو دیکھکرکہا کہ جو خیال مجکھو تنکه کي نسبت تھا وہ ان سکوں کے دیکھنے سے بالکل اولت پلت ہوگیا ہی میں سمجھتا ہوں کہ جو تحقیق میں نے اس باب میں کي تھي غالباً وہ ناکافي ہی میں پھر اس پر غور کرونگا — راجرس صاحب نے پانچ کتابیں سکوں کي چھپي ہوئیں اُن کو عنایت کیں اور تشریف لے گئے *

مسٹر عبداللہ اینتھم صاحب بھي سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے اور لکچر میں بھي موجود تھے - اینتھم صاحب ہندوستاني عیسائي ہیں پہلے اکسترا اسسٹنٹ کمشنر تھے اب پنشن لے لي ہی اُنکو اپنے مذہب میں نہایت غلو ہی سید صاحب کے مضامین کي تردید میں جو عیسائي مذہب کے مخالف ہوتے ہیں ہمیشہ لکھتے رہتے ہیں - مگر آدمي نہایت نیک اور خلیق ہیں سید صاحب اُن سے نہایت اخلاق و کشادہ دلي سے ملے اور اُنکي تشریف آوري کا شکریہ کیا *

راجہ گلاب سنگھہ اتاري والے جو اب ضلع راے بریلي ملک اودہ میں بہت بڑے عطیہدار ہیں اندنوں امرتسر میں تشریف رکھتے تھے وہ بھي سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے اور کچھہ میوہ و شیریني بطریق دعوت کے بھیجا *

امرتسر میں خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب گویا سب مسلمانوں کے سردار ہیں تمام امرتسر کے مسلمان اُنکا ادب کرتے ہیں اور اُنکي بغیر صلاح و مرضي کے کوئي اہم کام نہیں ہوسکتا خان ممدوح نہایت فہمیدہ و سنجیدہ و سن رسیدہ تجربہ کار شخص ہیں سکھوں کے عہد سے برابر معزز چلے آتے ہیں - مگر تین شخص امرتسر کي جان ہیں خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب - شیخ غلام حسن صاحب — حاجي غلام حسن صاحب یہہ بزرگ تمام نشیب و فراز زمانہ کو اور جو ابتر حالت قوم کي ہوگئي ہی اُسکے اسباب بخوبي سمجھتے ہیں اور جو آیندہ ہونے والي ہی اُسکو بھي بخوبي جانتے ہیں اُنکے دل میں قوم کو ترقي دینے کا بہت کچھہ خیال ہی اور جسقدر ہوسکتا ہی کرتے بھي ہیں مگر مسلمان چاروں طرف سے ایسي زنجیروں سے جکڑے ہوئے ہیں

جنسے اُنکي مخلصي نہايت دشوار هی ان صاحبوں کو بهي اُن بندشوں سے مخلصي نہیں هی دل میں بہت کچهه جوش هی مگر کرنيکا قابو کم هی - بہر حال اگر امرتسر کبهي زندہ ہونے والا هی تو بلا شبهه انهي صاحبوں میں سے کوئي نہ کوئي اُسکا مسيحا هوگا *

خان بہادر آغا کلب عابد خاں صاحب نے جو مدت تک پنجاب میں اکسترا اسسٹنٹ کمشنر رہے هیں پنشن لینے کے بعد اس شہر میں سکونت اختیار کي هی اب وہ پنجابي امرتسري هوگئے هیں امرتسر کے لوگ اُنکي نہايت عزت و تعظيم کرتے هیں اور مسلمانوں میں نہايت معظم اور مفتخم گنے جاتے هیں *

امرتسر نہايت مشہور اور سکهوں کا بہت مقدس شہر هی جسطرح هماري طرف کے هندو بنارس و اجودهيا کو مقدس جانتے هیں اسي طرح سکهه امرتسر کو متبرک مانتے هیں یہاں گرو صاحب کا دربار سنہري برج کا تالاب کے بیچ میں نہايت نامي و مشہور هی مسلمانوں کي سکونت کے اعتبار سے بهي یہه ایک نامي تجارتي شہر هی کشمیري کثرت سے آباد هیں پشمینہ کا کام ایسا عمدہ هوتا هی کہ کشمیر کے بعد امرتسر هي گنا جاتا هی ایک زمانہ میں پشمینہ کے مال کي تجارت نہايت فروغ پر تهي اور فرانس میں پشمینہ کے استعمال کا فشن هوگیا تها اس سبب سے یہاں کے مال کي تجارت کو فرانس نے بہت رونق دیدي تهي - فرنکو جرمن وار کے بعد دفعتاً وہ فشن نرها اور اُسکے ساتهه یہاں کي تجارت پشمینہ کو جو مسلمانوں کے هاتهه میں تهي دفعتاً زوال آ گیا اب تجارت کو کچهه رونق نہیں هی جو تاجر دولتمند هیں اُن کے هاں طيار مال پڑا هی جس کي نکاسي نہیں هی اور جو غریب هیں وہ مال کے فروخت نہونے کے سبب دیوالیہ ہونے والے هیں پشمینہ کے کام کرنے والے کاریگروں کو بهي مزدوري نہیں ملتي وہ بهي تنگ هیں *

جب سید صاحب خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب سے ملنے گئے تهے اس زوال رسیدہ تجارت کا تذکرہ هوا تها سید صاحب نے کہا کہ دوسري تجارت کیوں نہیں کي جاتي سید صاحب نے مثالاً بتلایا کہ اگر کمپني قایم هو اور پنجاب سے براہ کرانچي جدہ کو غلہ لے جایا کرے تو کچهه شبهه نہیں هی کہ کتنا فائدہ سوداگروں کو اور بے انتها

آسایش مکہ معظمہ کے حاجیوں کو اور حجاز کے رہنے والوں کو پہونچے اور مفت میں ہر سال دو تین گماشتے حاجی ہو جایا کریں اُس وقت تو سب کی توجہہ اُس طرف مایل ہوئی تھی پھر معلوم نہ ہوا کہ کیا ہوا *

آج ہی کا دن یعنی تیسویں جنوری سنہ ۱۸۸۴ ع اور تین بجے کا وقت امرتسر سے روانگی کا قرار پایا تھا اب ہم یہاں کی کہانی کو ختم کرتے ہیں اور اسباب کے باندھنے میں مشغول ہوتے ہیں کہ ریل کے وقت پر اسٹیشن پر پہونچ جائیں - وقت معینہ پر ہم سب اسٹیشن پر پہونچے وہاں خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب - خان بہادر آغا کلب عابد خاں صاحب اور اور بہت سے احباب بطریق مشایعت تشریف لائے تھے جب ترین چلی تو صداے چیرز بلند ہوئی ہم نے نہایت احسان بھرے دل سے امرتسر اور احباب امرتسر کو خدا حافظ کہا خواجہ یوسف شاہ صاحب - شیخ غلام حسن صاحب ہمارے ساتھہ ساتھہ لاہور تشریف لے چلے اور حاجی غلام حسن صاحب دوسرے دن ہم سے لاہور میں آن ملے امرتسر کی کہانی ختم ہوئی اب لاہور کے حالات کو سنیئے *

---

# حالات مقام لاهور

امرتسر سے روانہ ہونے کے ایک دن یا دو دن پیشتر خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب لاہور سے سید صاحب کي ملاقات کو امرتسر میں تشریف لائے تھے اُنکا مقصود تھا کہ سید صاحب کے لاہور میں پہونچنے اور وہاں کے قیام کے زمانہ کو منقح کرلیں - خان بہادر ممدوح نے یہہ قرار دیا کہ سید صاحب تیسویں جنوري کو پانچ بجے لاہور میں پہونچیں اور چوتھي فروري تک قیام کریں - اُسي قرار داد کے مطابق سید صاحب امرتسر سے روانہ ہوئے اور وقت معینہ پر لاہور پہونچے *

لاہور کے اسٹیشن پر ہمکو ایسا سامان دکھائي دیا جیساکہ الف لیلہ کے قصوں میں بیان ہوا ہی - کل اسٹیشن لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا - اسٹیشن پر لال بانات کا فرش بچھایا گیا تھا اُس کے دونوں طرف دو قطاریں ایسے لوگوں کي تھیں جو ترکي ٹوپي پہنے ہوئے تھے - مجلس اسلامیہ لاہور کي جانب سے انگریزي و اُردو میں ایک پروگرام سید صاحب کي تشریف آوري کا اور اُن کاموں کا جو زمانہ قیام میں ہونے والے تھے چھاپہ ہوکر تقسیم ہوگیا تھا - اُس میں یہہ بھي لکہا تھا کہ سید صاحب مہاراجہ کپور تھلہ کي کوٹھي میں فروکش ہونگے اور اُن کي سواري ریل کے اسٹیشن سے لنڈہ بازار ہوکر شہر کي گول سڑک سے گذرکر براہ انار کلي فرودگاہ پر جاویگي *

جب ریل اسٹیشن پر پہونچي تو لوگوں نے چھوڑ دي سید صاحب جب پلیٹ فارم پر اُترے تو خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب نے سید صاحب اور اُن کے ساتھیوں کو پھولوں کے گلدستے دیئے اور بتوسط خان بہادر ممدوح نواب عبدالمجید خاں صاحب بہادر - سردار دیال سنگھہ صاحب بہادر مجیٹھہ - دیوان پنڈت ہرندر ناتھہ صاحب - خان بہادر ڈاکٹر رحیم خاں صاحب - پیر زادہ مولوي محمد حسین صاحب ایم اے - شیخ سندھے خاں صاحب آنریري مجسٹریٹ - سید رمضان صاحب - مولوي ممتاز علي صاحب ڈاکٹر امیر شاہ صاحب سے ملاقات ہوئي *

جناب مسٹر پارکر صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹي پنجاب بھي ریلوے اسٹیشن پر سید صاحب سے ملنے

کو تشریف لائے تھے سید صاحب نے اُن سے ملاقات کي اور اُن کي اس عنایت اور تکلیف فرمائي کا شکریہ کیا *

ھجوم اسقدر کثرت سے تھا کہ ھر ایک صاحب سے ملنا اور شکریہ کرنا نا ممکن تھا مگر جہاں تک ھوسکتا تھا سید صاحب دلي احسان مندي کے طریقہ پر لوگوں سے ملتے اور مصافحہ کرتے تھے لاھور کے پنجابي اخبار کے لایق اڈیٹر نے اپنے اخبار مطبوعہ دوسري فروري میں لکھا ھی کہ " اُس وقت ( یعني جبکہ سید صاحب اسٹیشن پر پہونچے ) کثرت ھجوم اور لوگوں کے دلي جوش اور شوق کا جو اُن کے دلوں میں سید صاحب کے دیدار کا تھا یہہ عالم تھا کہ ھر ایک یہی کوشش کرتا تھا کہ اس نعمت سے محروم نجائیئے چنانچہ لوگوں کے اس اشتیاق نے اکثر معزز حاضرین کو سید صاحب سے مصافحہ کرنے سے محروم رکھا * * اُسوقت لوگوں کي بشاشت کا حال قابل دید تھا اور مسلمانوں کے آیندہ اقبال کي فال نیک ظاھر کرتا تھا پلیٹ فارم پر کافي تعداد کے وہ اصحاب بھي موجود تھے جنہوں نے اپنے لباس میں زمانہ حال کے موافق ترقي کي ھی اور مسلمانوں کے مرغوب لباس ترکي کو اختیار کرلیا ھی یہہ گروہ سید صاحب کا خاص باڈي گارڈ کے طور پر تھا " *

غرضکہ سید صاحب سرخ بانات پر ھوکر جو رستہ اُنکے لیئے محفوظ رکھا گیا تھا اسٹیشن کے دروازہ پر پہونچے اُسوقت دیکھا کہ منشي محرم علي صاحب چشتي اڈیٹر اخبار رفیق ھند جو ایک نوجوان ذکي الطبع آزاد مزاج شخص ھیں اور قوم کي ھمدردي کا چسکا رکھتے ھیں اور سید صاحب کي بہت قدر کرتے ھیں اور مدرسۃالعلوم علیگڈہ میں کچھہ عرصہ تک رھے ھیں تازہ بتازہ چھپا ھوا نفیس کاغذ جسپر سید صاحب کي تصویر بھي چھپي ھوئي ھی اور اشعار بھي ھیں جنسے تاریخ تشریف آوري نکلتي ھی سید صاحب کي تشریف آوري کے مبارک باد میں لوگوں کو تقسیم کر رھے ھیں وہ پرچہ ایسا دلچسپ ھی کہ ھم اُسکو بغیر نقل کیئے نہیں چھوڑ سکتے *

## نقل ضمیمہ اخبار رفیق ھند لاھور

مطبوعہ ۳۰ جنوري سنہ ۱۸۸۴ع

۱۳۰۱

## خیر مقدم سیدي نعم المجي

اس کے بعد تصویر ھی اور یہہ شعر اور عبارت ھی

۱۳۰۱ ھجري

مرحبا سید اولاد نبي مدني

جان جاں باد فدایت که وحیدزمني

آخرکار وہ شخص جسنے قوم کي غمخواري میں اپنےبال سپید کردیئے — جس کي کبھي نہ ھارنے والي ھمت نے مشکلات کے بڑے بڑے روئین تن پہاڑوں کو گویا طرفةالعین میں اڑاکر اولوالعزمي کا ایک مجسم نمونہ ھمارے ملک کے لیئے مہیا کیا — جس نے اُردو لٹریچرمیں جان ڈال کر دیسوں میں اخبار نویسي کا مذاق پھیلایا — جس کے باعث ھم لوگ بھي اپني عادل گورنمنٹ کے مقاصد سمجھنے اور اُسے رعایا تک پھونچانے کے قابل ھوئے — ایک ایسا ھندوستان کا بے نظیر رفارمر آج ھمارے شہر کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کرتا ھی — پس ایک ایسا اخلاقي حکمران جسکي عالمگیر محبت کا سکہ ھمارے دلوں پر جما ھوا ھی — جسنے اپني اخلاقي فتوحات سے دنیا کے بے شمار دلوں کو تسخیر کرلیا ھی — ھم بے اختیار ھیں که دلي گرمجوشي اور فرط عقیدت سے اُس اپني موجودہ اور آیندہ نسلونکے محسن کا خیر مقدم کریں — مرحبا — ! مرحبا — !! اے ھمارے خضر صورت اور خضر سیرت بزرگ سید — !!! خدا وند خدا سچا قادر مطلق تیرا سایہ بہت دنوں تک تیرے روحاني بیٹوں پر سلامت رکھے — آمین *

اور ھاں مبارکي ھو تمہارے لیئے بھي اے بزرگ سید کي ھمدرد پارٹي — مرحبا اے چاروں آل رسول حاجي سید محمد اسمعیل صاحب — مولوي سید اقبال علی صاحب — مولوي سید اکرام‌الله صاحب اور سید محمد علي صاحب — تمہارا قدم ھماري سر آنکھوں پر — ھم آپکي اس دلي توجہہ اور عنایت کے بھي ھمیشہ مشکور رھینگے جو آپنے اپنے سرحدي صوبہ کے بھائیوں کو سرفراز کرنے میں ظاھر کي ھی — خدا تمہارے ساتھہ ھو آمین *

سید صاحب کي شان میں ایک تاریخ مصنفه مولانا حامد صاحب جو ھمارے پاس پھونچي ھی — وہ بھي درج ذیل ھی :—

۱۳۰۱ ھجري

سید قوم و طبیب دل اھل ھندي

حامد آمد بجنابت پئے درماں طلبي

حاجي محمد اسمعيل خاں صاحب سيد نہيں هيں بلکہ شرواني پٹھان هيں اور اکرام‌الله خاں صاحب علوي شيخ هيں همارے دوست چشتي نے نا واقفيت سے اُنکو سيد لکھا هی مگر مجھکو خوب مضمون هاتھہ لگا ـ ميں نے کہا کہ ميں تو شيعہ هوں اور شيعہ علويوں کو بھي سيد سمجھتے هيں پس اگر محمد اکرام‌الله خاں صاحب سنيوں کے نہيں تو شيعوں کے تو ضرور سيد هيں همارے مخدوم شرواني پٹھان سيدوں کي دوستي ميں خوب سيد بنے آل اطہار کي دوستي ميں ايسے هي ايسے عالي درجے ملتے هيں *

ريلوے استيشن کے دروازہ پر گاڑياں سواري کي موجود تھيں سيد صاحب کے ساتھہ نواب عبدالمجيد خاں صاحب ايک گاڑي ميں سوار هوئے اور حاجي محمد اسمعيل خاں صاحب اور بندہ اقبال علي جناب سردار ديال سنگھہ بہادر کے ساتھہ ايک گاڑي ميں اور محمد اکرام‌الله خاں صاحب اور سيد محمد علي صاحب ـ خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب کے ساتھہ ايک گاڑي ميں سوار هوئے *

استيشن کے ميدان ميں ايک گروہ کثير مسلمان لڑکوں کا جمع تھا جس ميں اسکولوں کے اکثر طالب علم بھي شامل تھے جب سيد صاحب روانہ هوئے تو اُن سب نے ملکر نہايت جوش خروش سے چيرز دي اور صداے هرے هرے بلند کي ايک عجيب کيفيت تھي کہ سيد صاحب کے لاهور ميں تشريف لانے کي هر کہ ومہ کو بے انتہا دلي بشاشت اور خوشي تھي *

نو جوان تعليم يافتہ اُس بڈھے کي جس نے قومي بھلائي کے لئے اپني زندگي کا ايک بڑا حصہ صرف کيا هی حد سے زيادہ قدر کرتے تھے اور بے انتہا خوشي و محبت ظاهر کرتے تھے ـــ اسي خيال سے دونو جوان مسلمانوں منشي بشير عليخاں صاحب فرزند جناب خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب اور زبدۃالحکماء حکيم غلام نبي صاحب نے يہہ تجويز کي تھي کہ وہ گھوڑوں پر سوار هوکر سيد صاحب کي گاڑي کے آگے بطور جلو کے چليں گے طرفہ تر يہہ هی کہ اُن دونوں صاحبوں نے ترکش ڈريس اور لال ٹوپي بطور وردي کے پہني تھي جب گاڑي روانہ هوئي تو وہ دونوں صاحب گھوڑوں پر بطور جلو کے آگے هوليئے سيد صاحب

کو جب معلوم ہوا تو اُنہوں نے فرمایا کہ " نور بصر ہمیشہ پیش رو ہوتا ہی" *

ہمارے آزاد مزاج ذکي الطبع دوست منشي محرم علي صاحب چشتي نہایت جستي سے اُس گاڑي کے کوچ بکس پر جس میں سید صاحب سوار تھے کوچوان کے پاس ہو بیٹھے اور رفیق ہند کا ضمیمہ تمام رستے لوگوں کو تقسیم کرتے گئے — معینہ راہ سے سید صاحب اور اُن کے ہمراہي دوستوں اور دیگر بزرگوں کي گاڑیاں جو ساتھہ تھے روانہ ہوئیں رستہ پر ہر جگہہ غول کے غول جمع تھے اور منشي محرم علي چشتي صاحب کا ضمیمہ اخبار لینے کو گاڑي کے گرد ہجوم کرتے تھے سید صاحب کو نہایت اندیشہ ہوا کہ کسیکے چوٹ نہ لگ جاوے — اُنہوں نے منشي صاحب سے کہا کہ بہت تقسیم ہوچکے اب تامل فرمائیئے - غرضکہ ہم سب بخیر وخوبي راہ طویل طے کر کے نہایت تزک و احتشام سے جس سے سید صاحب ہر وقت متعجب ہوتے تھے اور بارہا کہتے تھے کہ لوگوں نے ایسا کیوں کیا مہاراجہ صاحب کپور تھلہ کي کوٹھي میں پہونچے *

ہمارے مفتخر و معظم میزبان خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب نے اُس کوٹھي کو بہت خوبي و خوش اسلوبي سے آراستہ کیا تھا ہر ایک کے لیئے جدا جدا کمرے اور ہر قسم کا سامان آسایش مہیا تھا بڑي نعمت اُس کوٹھي میں یہہ تھي کہ ہر ایک کمرہ میں آتش خانے تھے اور افراط سے لکڑیاں موجود تھیں آگ کي گرمي سے ہر ایک کا دل ٹھنڈا ہوتا تھا کھانے اور چائے کا سامان بھي بہت عمدہ تھا خان بہادر صرف ہمارے ہي میزبان نہ تھے بلکہ جسقدر لوگ باہر سے سید صاحب کي ملاقات کے لیئے آئے تھے سب کے لیئے خان بہادر نے خوان نعمت مہیا کیا تھا *

بہت سے احباب اسٹیشن سے کوٹھي فرود گاہ تک سید صاحب کے ہمراہ آئے تھے اُن سب صاحبوں سے خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب نے تفصیل سے ملاقات کرائي لاہور میں دیگر اضلاع کے بزرگ بھي جہاں جہاں ریل کے ذریعہ سے سفر ہوسکتا تھا سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے تھے — مولوي احمد شفیع صاحب جہلم سے اور منشي غلام جیلاني صاحب خلف منشي مہدي خاں صاحب اور مولوي نور

احمد صاحب - منشي عبدالغني صاحب — ماسٹر عطاءالله صاحب - ماسٹر غلام محمد صاحب — شيخ عبدالقادر صاحب - محبوب علي صاحب - شيخ فضل الهي صاحب گجرات سے - مولوي مير حسن صاحب - مير حامد شاہ صاحب — مير امير علي صاحب - منشي محمود شاہ صاحب - شيخ رحيم بخش صاحب — منشي وزير علي صاحب - دوست محمد خاں صاحب سيالکوٹ سے — حاجي غلام حسن صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر فيروز پور سے رونق افروز لاهور تھے اور بھي بہت سے صاحب گرد نواح کے لاهور ميں تشريف رکھتے تھے مگر ميں معافي چاهتا هوں کہ اس سے زيادہ تفصيل لکھنے سے معذور هوں *

يکم فروري سنہ ١٨٨٤ ع کو سيد صاحب جناب مسٹر پارکر صاحب بہادر سے ملاقات کرنے اور اُنہوں نے جو از راہ عنايت اسٹيشن ريل پر سيد صاحب سے ملنے کہ قدم رنجہ فرمايا تھا اُسکا شکريہ ادا کرنيکو گئے اور سہ پہر کو بمعيت خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب کے نواب عبدالمجيد خاں صاحب اور نواب غلام محبوب سبحاني صاحب اور سردار ديال سنگھ صاحب مجيٹھيہ اور ڈاکٹر رحيم خاں صاحب کي ملاقات کو تشريف ليگئے سب صاحب نہايت مہرباني اور اخلاق سے پيش آئے — ڈاکٹر رحيم خاں صاحب نے اپنے هاں سيد صاحب کے ليئے سہ پہر کے تنقل کا جسکو اس زمانہ ميں تفن سے تعبير کرتے هيں سامان تيار کيا تھا مختلف قسم فواکہ اور هندوستاني اور انگريزي مٹھائي اور بسکٹ و توس - چاے و کافي سب تيار تھي ميز نہايت خوبصورت برتنوں اور گلدستوں سے آراستہ تھي ڈاکٹر صاحب اپنے معزز مہمان کو اُس کمرہ ميں جہاں ميز آراستہ تھي ليگئے اور سب احباب نے اطعمہ لذيذہ سے ذايقہ زبان اور کلمات لطيفہ سے مذاق جان کو تر و تازہ کيا *

تمام زمانہ قيام لاهور کے هروقت صبح سے اور گيارہ بارہ بجے رات تک سيد صاحب کے پاس احباب کا مجمع رهتا تھا گروہ گروہ لوگ هر قسم کے سيد صاحب کي ملاقات کو آتے تھے اورسيد صاحب نہايت اخلاق و محبت و فروتني سے سب سے ملتے تھے ايڈيٹر صاحب اخبار انجمن پنجاب نے اپنے اخبار مطبوعہ نويں فروري ميں سيد صاحب کي نسبت اس طرح پر لکھا هي کہ —

"مولوي سيد احمد خاں صاحب بهادر ۳۰ جنوري كو شام كے پانچ بجے وارد لاهور هوئے اور كتري باغ ميں مهاراجه كپور تهله كي كوٹهي ميں قيام فرمايا اُسي روز سے اُنكا قيام گاه زيارتگاه بنگيا - سيد صاحب كا خلق ايسا عميم هى كه هر شخص كے اوٹهه كهڑے هوكر تعظيم دينا اور رخصت كے وقت مصافحه كرنا ايك معمولي بات هى - اُنكي گفتگو نهايت دلكش هى اور اُس ميں ظرافت كا مصالحه ايسا لگا هوا هى كه اُنكي هر بات كو قبول خاص و عام كرتا هى" *

جب سے سيد صاحب نے پنجاب ميں قدم ركها هى هر ايك مقام پر دوستوں كي ملاقات اور اُن سے بات چيت كرنے ميں سارا دن اور آدهي رات گذر جاتي تهي هم لوگ تو كسي وقت علحده هوكر آرام بهي كرليتے تهے مگر سيد صاحب كو ذرا بهي فرصت ميسر نهوتي تهي هم لوگوں كو نهايت انديشه تها كه اسقدر تكليف گوارا كرنے سے كهيں اُنكي طبيعت عليل نهوجاوے اُن سے كها بهي كه آپ اسقدر تكليف نه اوٹهاويں مگر اُنهوں نے جواب ديا كه كيونكر هوسكتا هى كه اسقدر بزرگ تكليف اوٹهاكر ميرے ليئے آويں اور ميں اپني تكليف كے خيال سے اُن سے ملنے اور بات چيت كرنے ميں كوتاهي كروں ميں نهيں جانتا كه پنجاب ميں اسقدر قوت سيد صاحب ميں كهاں سے آگئي تهي *

دوسري فروري كو سه پهر كے وقت ايك گروه كثير هندو صاحبوں كا سيد صاحب سے ملنے كو آيا ميں نهيں جانتا كه وه سب صاحب كس سوسئيٹي يا سبها يا سماج كے ممبر تهے شايد هندو سبها لاهور كے ممبر هونگے اُن سے بهت دير تك مختلف باتوں پر گفتگو هوتي رهي - ميں تو اس درميان ميں اوٹهه كر چلا گيا تها نه مجهكو اس قسم كي گفتگوؤں كے لكهنے كا خيال تها - مگر ميں نے ديكها كه اُس گفتگو كو بهي لوگوں نے قلمبند كيا اور همارے شفيق ايڈيٹر پنجابي اخبار لاهور اور همارے مكرم ايڈيٹر اخبار انجمن پنجاب نے اُنكو بيش قيمت سمجها اور اپنے اخباروں ميں چهاپا ميں اُنكا شكر كرتا هوں اور اُن تحريروں كو بجنسه اُن اخباروں سے نقل كرتا هوں *

## نقل از پنجابي اخبار لاهور

**مطبوعه ۹ فروري سنه ۱۸۸۴ ع**

۲ فروري كو سيد احمد خاں صاحب كي خدمت ميں آريا سماج كا ايك ڈيپوٹيشن پيش هوا چاليس پچاس معزز ممبران سماج اس

ڈیپوٹیشن میں شامل تھے - منشی جیون داس صاحب سکرٹری سماج بھی همراہ تھے - اس ڈیپوٹیشن کے آنے کی خبر سید صاحب کو پہلے سے نہیں دی گئی تھی اسلیئے کوئی خاص وقت ڈیپوٹیشن کے آنے کا مقرر نہ ہوا تھا - جب یہہ ڈیپوٹیشن کوٹھی کے احاطہ کے اندر داخل ہوا اُسوقت سید صاحب معہ اپنے احباب کے ایک معزز دوست کی ملاقات کو سوار ہوکر روانہ ہوئے تھے اور ابھی احاطہ سے باهر نہ نکلے تھے کہ اس مجمع پر نگاہ پڑی نہایت گرمجوشی سے اُسکی طرف متوجہہ ہوئے اور اپنی روانگی ملتوی کرکے ڈیپوٹیشن کو ڈرایئنگ روم میں لیگئے - لالہ سنگم لال نے سید صاحب صاحب کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور چند مختصر الفاظ میں اپنے ڈیپوٹیشن کا مقصد بیان کیا اور کہا کہ گو وہ عزت اور توقیر جو آپ کے یہاں تشریف لانے سے هوئی هی بالخصوص مسلمانوں سے متعلق هی مگر همارے ملک کے اهل هنود بھی جنکی طرف سے هم حاضر هوئے هیں اس عزت کو اپنی طرف منسوب کرکے اُسکا فخر کرسکتے هیں گو آپ هندو نہیں هیں لیکن یہہ کچھہ کم فخر کی بات نہیں هی کہ همارے ملک میں آپ جیسا رفارمر موجود هی جو ایسی بڑی اور معزز قوم کی رفارمیشن میں جیسی کہ مسلمانوں کی قوم هی سچے دل سے مصروف هی *

اس کے بعد لالہ سنگم لال نے مدرسۃالعلوم کے قایم کرنے اور اُس بے تعصبانہ اصول کی طرف جسپر مدرسہ قایم ہوا هی اور جسکی وجہہ سے هر ملت و مذهب کے طالب علم اُس میں داخل هوسکتے هیں اشارہ کیا - پھر سید صاحب کی اُن خدمات کا ذکر کیا جو بحیثیت لیجس لیٹو کونسل کے ممبر هونے کے اُنکی ذات سے اهل هنود کے لیئے ظهور میں آئیں - اخیر میں لالہ سنگم لال نے سول سروس فنڈ کے متعلق یہہ آرزو ظاهر کی کہ اس تجویز میں اهل هنود کو بھی شامل کیا جاے *

سید صاحب نے اسکے جواب میں فرمایا کہ آپ صاحبان جو تکلیف فرماکر یہاں تشریف لائے اور میری بعض خدمات کا ذکر کیا میں اسکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هوں - آپنے جو لفظ هندو کا استعمال فرمایا هی وہ میری رائے میں درست نہیں کیونکہ هندو میری راے میں کسی مذهب کا نام نہیں هی بلکہ هر ایک شخص هندوستان کا رهنے والا اپنے

تئیں هندو کہہ سکتا هی پس مجهے نہایت افسوس هی که آپ مجهکو باوجود اس کے که میں هندوستان کا رهنے والا هوں هندو نہیں سمجهتے ( بہت زور سے چیرز ) آپ اس بات کو یقیناً جانتے هونگے که هندوستان کي ترقي کے لیئے یهه بات ضرور هی که اهل هنود اور اهل اسلام باهم ملکر کام کریں جبتک یهه نہیں هوگا اُس ترقي کو جو ایک قوم کریگي هندوستان کي کامل ترقي سے تعبیر نہیں کرینگے کیونکه غیر ملک والے هم سب کو خواه هم مسلمان هوں خواه هندو ( مجهے معاف کیجیئے که میں بهي لفظ هندو کو اس خاص معني میں استعمال کرتا هوں ) ایک لفظ هندوستاني سے نامزد کرتے هیں اور هماري ترقي و تنزل علحده علحده اهل هنود و اهل اسلام کي ترقي و تنزل سے نامزد نہیں هوتي بلکه کل هندوستان کي ترقي و تنزل سے تعبیر هوتي هی *

آپ صاحبوں نے جو سول سروس فنڈ کا ذکر فرمایا هی وه ایک ایسي تجویز هی جس کا اراده میں نے آج سے دس برس پہلے کیا تها اُس وقت یهه تجویز هوئي تهي که ایک بڑا بهاري سرمایه اس غرض سے جمع کیا جاوے که بعض طالب علموں کو خواه وه هندو هوں یا مسلمان بلا کسي تمیز کے ولایت میں امتحان سول سروس کے واسطے بهیجا جایا کرے اُس زمانه میں دونوں قوموں هندو مسلمانوں کے خیالات ایسے تاریک تهے که هماري وه تجویز نه چل سکي اور همکو لاچار اُس کو چهوڑنا پڑا اس دس برس کے عرصه میں مسلمانوں کے خیالات میں ولایت جانے کي نسبت بہت کچهه تبدیلي هوگئي هی اس وقت قریب دوسو کے میرے ایسے مسلمان دوست موجود هیں جو انگریزوں کے ساتهه کهانا کهانے سے کچهه احتراز نہیں کرتے اور خدا کے فضل سے قریب بیس مسلمانوں کے اس وقت ولایت میں موجود هیں جو مختلف امتحانات کے واسطے گئے هوئے هیں - عورتوں کے خیالات عموماً هر قوم میں به نسبت مردوں کے زیاده تاریک هوا کرتے هیں مگر میں اپني قوم کي مستورات کے خیالات سے جہاں تک واقف هوں کہه سکتا هوں که اُن کے خیالات میں بهي بہت تبدیلي هوگئي هی اور وه اپني اولاد کے ولایت بهیجنے میں کچهه تامل نہیں کرتیں - اهل هنود کے خیالات میں افسوس که ابهي اسقدر تبدیلي نہیں هوئي اور جہانتک مجهکو معلوم هی جو اصحاب اهل

هنود ولایت سے تعلیم پاکر آئے هیں اُن کي قوم نے اُن کو برادري میں شامل نہیں کیا پس همنے یہہ حال دیکھہ کر اپني اس پراني تجویز کو کسیقدر محدود کردیا اور اُس بڑے سکیل سے چھوٹے سکیل پر لے آئے - یہہ سمجھنا کہ میرے هندو بھائیوں کے ساتھہ همدردي نہیں هی یا میں اپنے هم مذهب لوگوں کي هي بھلائي میں کوشش کرتا هوں غلط هی — ایسا خیال نہ کبھي میرے دل میں پیدا هوا هی نہ کبھي آیندہ هوگا — میں دل و جان سے دونوں قوموں کے واسطے یہہ تجویز کرنا چاهتا تھا مگر جب حالت موجودہ اس کے موافق نہ تھي تو لاچار مجھے اپني تجویز کو کسي قدر محدود کرنا پڑا - میني خیال کیا کہ اگردونوں متھیوں کو بھرنا ممکن نہیں هی تو فی‌الحال ایک هي کو بھرنا چاهیئے - لیکن اگر آپ صاحب اس اهم امر کي طرف متوجہہ هوں تو اس کا سرانجام پانا چنداں مشکل نہیں هی *

لالہ سنگم لال صاحب نے بیان کیا کہ اهل هنود میں سے تعلیم‌یافتہ لوگوں کے خیالات بھي بہت کچھہ بدل گئے هیں اور ایک نظیر بھي بیان کي کہ ایک هندو صاحب کسي تقریب سے ولایت گئے تھے اور جب وہ واپس آئے تو اُن کو بلا کسي حجت کے ذات برادري میں شامل کرلیا گیا — پس اگر آپ هماري قوم کے لیئے سعي فرمائیں تو شاید اس قدر مشکلات نہ پیش آئیں جس قدر آپنے خیال فرمایا هی — سید صاحب نے اسکے جواب میں کہا کہ میں نے اس قسم کي یہہ اول هي نظیر سني هی - مگر اس بات کا خیال رکھنا چاهیئے کہ اگر آپ کي قوم نے اس قدر ترقي کرلي هی کہ وہ اپني قوم کے کسي شخص کو جو ولایت میں تعلیم پاکر آیا هو باوجود اس بات کے علم کے کہ وہ انگریزوں کے ساتھہ کھاتا پیتا رها هی اور سوسئیٹي کي تمام رسوم میں انگریزوں کي طرح زندگي بسر کرتا رها هی اپني برادري میں شامل کر لیتے هوں تو حقیقت میں وہ مشکلات جو آج سے دس برس پہلے تھیں رفع هوگئیں اگر یہہ بات نہیں تو وہ مشکلات دور نہیں هوئیں *

سنگم لال صاحب نے ڈاکٹر لیٹنز صاحب کي اُس تجویز کي طرف اشارہ کیا جو اُنہوں نے اهل هنود طالب علموں کے لیئے ولایت میں دهرم سالہ بنانے کي کي هی سید صاحب نے فرمایا کہ میں ڈاکٹر صاحب

موصوف کي رائے سے متفق نہيں ہوں اگر ہماري قوم کے بچے ولايت ميں جاکر ايسي تعليم پائيں کہ اُن کو اُس ملک کي سوسئيٹي ميں شامل ہونے اور وہاں کے رسم و رواج سے آگاہ ہونے اور اپنے ملک کے تنگ و تاريک خيالات سے نجات ملنے کا موقع حاصل نہو بلکہ ايک کوٹھري ميں بند رہيں اور دنيا کي خبر اُن کو نہو تو ايسي تعليم سے اُن طالب علموں کا سمندر ميں ڈوب جانا ہزار درجہ بہتر ہی *

سنگم لال صاحب اور اُن کي پارٹي نے اس رائے کو نہايت پسند کيا اور کہا کہ اگر آپ سعي فرمائيں تو سب مشکلات رفع ہو جائينگي *

سيد صاحب نے فرمايا کہ ميں ہر طرح آپ صاحبان کي مدد کو حاضر ہوں مگر کوئي کام بغير روپيہ کے نہيں چل سکتا اور يہہ يقيني بات ہی کہ آپ صاحبوں کي ادني توجہہ سے بہت بڑي فنڈ جمع ہوسکتي ہی پس اگر اُس کے ساتھہ يہہ خيال بھي نہو کہ کس کے روپيہ سے کون گيا تو اس سے بہتر قومي ترقي اور باہمي اتفاق کے لئے کوئي امر نہيں ہی اور صاحبان ہنود کو سول سروس کي تجويز ميں شامل کرانے کا بندوبست ہوسکتا ہی - اس پر سب صاحب خاموش ہوگئے اور چند متفرق امور کي نسبت گفتگو ہوتي رہي بعدۂ سب صاحب رخصت ہوئے سيد صاحب نے نہايت گرمجوشي سے ہر ايک سے ہاتھہ ملايا اور رخصت کيا *

## نقل از اخبار انجمن پنجاب

مطبوعہ ۹ فروري سنہ ۱۸۸۴ع

اسي روز برہم سماج اور آريا سماج کے ممبروں کا ايک ڈيپوٹيشن سيد صاحب کے پاس گيا جن ميں لالہ رام کشن صاحب سکرٹري ہندو سبھا اور لالہ جيونداس صاحب سکرٹري آريا سماج بھي شامل تھے لالہ سنگم لال صاحب نے سب کي طرف سے کچھہ تقرير کي جس کا مطلب يہہ تھا کہ ہم ممبران برہم سماج اور آريا سماج لاہور تمام ہندوؤں کي طرف سے آپ کا خير مقدم کہتے ہيں اور آپ کي اُن کوششوں کا شکريہ ادا کرتے ہيں جو آپ نے قانوني کونسل ميں اور نيز مختلف اوقات ميں ہندوستان کے لئے کي ہيں — اُنہوں نے اپني تقرير ميں اس بات کا بھي ذکر کيا کہ ہندو راجہ مہاراجہ جن سے بہت کچھہ

اُمید کي جاتي تھي ملک کے لیئے خیر خواہ نہ ثابت ہوئے جس کا
کہ انھیں کمال افسوس تھا لیکن آپ نے حب الوطني کو ھاتھہ سے نہ دیا
اور البرٹ بل اور نیز دیگر مفید ملک تجویزوں کي کونسل میں استقلال
سے حمایت کي — آخر میں اُنھوں نے کہا کہ محمدن سول سروس
کي تجویز سے ھمکو پوري پوري ھمدردي ھی لیکن اگر ھندو طالب علموں
کے لیئے بھي اُس میں کوئي صورت نکل سکتي ھی تو وہ بہت خوشي
سے اس تجویز کے لیئے چندہ دینگے *

اس کے جواب میں سید صاحب نے شروع میں اس بات پر کسیقدر
افسوس ظاہر کیا کہ اہل ھنود صاحبان صرف اپنے تئیں ھندو یعني
باشندہ ھند خیال کرتے ھیں جس کا نتیجہ یہہ ھوتا ھی کہ وہ مسلمانوں
کو اجنبي خیال کرنے لگتے ھیں حالانکہ ھندو اور مسلمان دونوں قومیں
ھندو یعني اہل ھند کے خطاب کے مستحق ھیں — صاحبو ! وہ زمانہ
اب نہیں کہ صرف مذھب کے خیال سے ایک ملک کے باشندے دو قومیں
سمجھي جاویں *

اس کے بعد سید صاحب نے فرمایا کہ ھندو صاحبان کي یہہ کسر
نفسي ھی جو وہ خیال کرتے ھیں کہ اُن میں اب کوئي بڑا ھمدرد اور
ملک کا خادم نہیں رہا ھی — کیونکہ جس قدر سول سروس پاس
کردہ دیسي صاحبان ھندوستان میں موجود ھیں اور جنکو ھندوستان کا
فخر سمجھنا چاھیئے وہ سب ھندو ھیں اور اُن کي تعداد ایک درجن کے
قریب ھی اور اس میں صرف وہ لوگ شامل ھیں جنکو ضلع کے تمام
اختیارات سپرد ھیں — سید صاحب نے نہایت موثر الفاظ میں آنریبل بابو
کرسٹو داس پال ایڈیٹر ھندو پیٹریٹ کي تعریف کي اور کہا کہ وہ کون
شخص ھی جس نے باوجود اصرار حضور ویسراے کے اور مختلف جلسوں
میں سمجھانے کے آخر دم تک یہہ کہا کہ البرٹ بل کا موجودہ شکل میں
پاس ھونا ھندوستانیوں کے لیئے بے انصافي ھی — وہ کرسٹو داس پال
ھی *

محمدن سول سروس کي بابت سید صاحب نے فرمایا کہ ھم نے
کسي ایسے خیال سے یہہ تجویز نہیں کي ھی کہ ھندو طالب علموں کو
اُس سے فائدہ نہ پہونچایا جاوے بلکہ میں نے اپني تمام عمر میں کبھي

ایسے خیال کو اپنے دل میں جگہہ نہیں دي اور خدا ایسا نہ کرے کہ اس قسم کا خیال کبھي میرے دل میں آئے *

سید صاحب نے فرمایا کہ یہہ تجویز ایک بڑے " سکیل " پر دس برس کے قریب گذرے کہ قایم ہوئي تھي اُس وقت کے قواعد کے بموجب هندو اور مسلمان دونوں مذهب کے طلبا کو ولایت بھیجنے کا منشا تھا لیکن اُس وقت مسلمانوں اور هندوؤں نے عموماً اِس تجویز کو ناپسند کیا اور کہا کہ جو شخص ولایت جائیگا وہ بالکل برادري سے خارج کیا جائیگا - ایک صرف راجہ جے کشن داس صاحب بہادر رئیس بجنور نے اس تجویز کو پسند کیا تھا - اُس وقت سے مسلمانوں اور هندوؤں کو آهستہ آهستہ اسباب کي ترغیب دي گئي اور اس کے فوائد سے اُنکو آگاہ کیا گیا اب ان دس سالوں میں کم سے کم دوسو مسلمان همارے ممالک مغربي و شمالي میں موجود هیں جو یورپین صاحبان کے ساتھہ کھانا کھانے کو اور میل جول کو برا نہیں سمجھتے اور عمل میں لاتے هیں — سب سے پہلے میں نے اپنے لڑکوں کو ولایت بھیجا اور خود گیا اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کو اس بات کي ترغیب دي اور الحمد لله کہ وہ کوشش کارگر هوئي اور اب بیس تیس طالب علم ولایت میں موجود هیں اور پڑھتے هیں — لیکن افسوس کہ هندو صاحبان سوائے بنگالي صاحبان کے ابھي تک اُنھي اوهام میں مبتلا هیں بلکہ ایک دو رئیس زادے جو ولایت گئے تو اُن کو برادري سے خارج کیا گیا اور اُن کي زندگي خراب هوگئي اور بعض نے اپنے مربیوں کے کہنے سے رسم کفارہ بھي ادا کي جو اُن کے آزاد خیالات کے شایان نہ تھي *

سید صاحب نے فرمایا کہ اس قسم کے خیالات سے اس مرتبہ اُس سکیل کو چھوٹا کیا گیا اور صرف مسلمانوں کے لیئے یہہ تجویز قرار دي گئي جو یوروپین لوگوں سے میل جول کو ناپسند نہیں کرتے *

اس پر لاله سنگم لال نے ڈاکٹر لائٹنر صاحب بہادر کي وہ تجویز پیش کي جس کي بابت همارے اخبار میں نہایت شرح و بسط کے ساتھہ لکھا جا چکا هی اور کہا کہ اگر کوئي ایسا وسیلہ بهم پہونچایا جاے جس سے ولایت میں دیسي شرفا کي تعلیم ایسے طور پر هوسکے کہ اُن کي مذهبي رسوم میں فرق نہ آوے اور سردار ٹھاکر سنگھہ کي نظیر پیش کي کہ وہ مہاراجہ دلیپ سنگھہ صاحب کے بلانے سے ولایت گئے تھے اور وهاں سے آنے پر اُن کو برادري نے خارج نہیں کیا *

اس کے جواب میں سید صاحب نے ڈاکٹر لائٹنر صاحب بہادر کی تجویز سے اپنی نا اتفاقی ظاہر کی اور سردار ٹھاکر سنگھہ صاحب کی نظیر سے ناواقفیت ظاہر فرمائی اور فرمایا که اگر ایسے هندو طالب علم موجود هوں جن کو برادری سے خارج هونے کا خوف نهو اور هندو صاحبان چندہ فیاضی سے دیں تو اُن کے لیئے ایک رقم مسلمانوں کی رقم سے بھی زیادہ چند روز میں هوسکتی هی اور اگر هندو صاحبان کو یهه خیال نهو که کس کے روپیه سے کون جاتا هی اور اسی طرح مسلمان بھی سمجھیں تو میں چندہ آپ صاحبوں کا بھی نہایت خوشی سے قبول کرنے کو تیار هوں اور جن دوستوں نے موجودہ شکل میں محمدن سول سروس کے لیئے هم کو چندہ لینے کے لیئے مجبور کیا هی اور در صورت نه قبول کرنے کے ناراضی ظاهر فرمائی هی اُن کا چندہ شکریه کے ساتھه لیا گیا هی - غرضکه سید صاحب نے ممبران برهم و آریا سماج کو هر طرح سے یقین دلایا که محمدن سول سروس سے اگر هندو صاحبان فائدہ نه اُٹھاسکیں تو اُن کے اوهام اور رسوم مذهب کا باعث هی مسلمانوں کی طرف سے کوئی روک نهیں هی اور اگر هندو طالب علم برادری سے خارج هونے کی پرواہ نکریں اور هندو صاحبان فیاضی سے کافی چندہ دیں تو وہ اُن کے واسطے بھی بندوبست کرنے کو تیار هیں *

اس کے بعد ایک ممبر نے دریافت کیا که محمدن سول سروس کو عمل میں لانے کا کیا طریقه قرار دیا گیا هی *

جسکے جواب میں سید صاحب نے فرمایا که یهه بات قرار پاچکی هی لیکن ابھی عام طور پر مشتهر نهیں هوئی که جب اس قدر روپیه جمع هوجائیگا که ایک طالب علم کے ولایت میں تعلیم دلانے کے لیئے کافی هووے اُس وقت ایک مقابله کا امتحان لیا جائیگا اور جو کسی مقررہ جگهه پر مثلاً علیگڈہ یا الهآباد یا کسی اَور جگهه هوگا اور اُس میں تمام هندوستان میں سے خواہ مدراس - بمبئی - بنگال وغیرہ میں سے هر طالبعلم شامل هوسکیگا جس کی عمر ۱۷ برس سے زیادہ نهو اور تین مضمون میں امتحان لیا جائیگا - یعنی ریاضی - انگریزی اور عربی میں اور یهه مضمون اسلیئے منتخب کیئے گئے هیں که انگریزی کی ضرورت میں کسیکو کلام نهوگا اور ریاضی ایسا مضمون هی جس میں دیسی اور یورپین

طلبا برابر رہ سکتے هیں اور عربي اس لیئے کہ یورپین طلبا یوناني یا
لاطیني زبانیں لیتے هیں اور اُنمیں اُن کا مقابلہ مشکل هی عربي دیسي
طلبا کے لیئے بمقابلہ یورپین طلبا کے آسان هی ان مضامین میں یورپین
طلبا کا مقابلہ دیسي طالب علم اچھي طرح کرسکینگے — اور جو شخص
اول نکلیگا وہ اُس روپیہ سے بھیجا جاویگا لیکن کمیٹي اُس طالب علم کے
مربیوں سے پہلے دریافت کریگي کہ وہ کسي قدر مدد کرسکتے هیں یا نهیں
اور جس قدر وہ مدد کرسکیں وہ رقم اُن سے وصول کي جائیگي اور ولایت
میں ایک ایجنت کے پاس وہ رقم جمع کي جائیگي اور اُس کو اختیار
دیا جائیگا کہ جب تک وہ طالب علم ولایت میں رهے اور تعلیم حاصل
کرے اُس کو ایک مقررہ رقم ماهوار اُس کے گذارہ کے لیئے دي جائے *

اس کے بعد یہہ سوال کیا گیا ( جو کسي قدر فضول تها کیونکہ
مدرسۃالعلوم کا دستورالعمل منگانے سے وهاں کے تمام قواعد سے آگاهي
هوسکتي هی ) کہ آیا مدرسۃالعلوم میں سنسکرت لازمي هی یا نهیں
اس کے جواب میں سید صاحب نے فرمایا کہ مدرسۃالعلوم میں نہ
سنسکرت لازمي هی نہ عربي اور نہ فارسي — ان تینوں میں سے کوئي
سي زبان سکنڈ لینگوج کے طور پر لي جاسکتي هی *

ایک اور موقع پر ایک عیسائي نوجوان نے سوال کیا کہ آیا مسلمانوں
کي طرح کوئي عیسائیوں کے لیئے بهي عبادت گاہ مدرسۃالعلوم میں
موجود هی ؟ اس سوال کے جواب میں سید صاحب نے فرمایا کہ
وهاں پر هندو — مسلمان — عیسائي سب طلبا کے لیئے یکسان آرام
موجود هی وظائف میں کسي طرح کا فرق نهیں کیا جاتا اور کسیطرح کا
فرق نهیں اگر هی تو یہہ هی کہ مسلمان طلبا پر نماز فرض هی اور
هندوؤں اور عیسائیوں کے لیئے اختیاري هی خواہ عبادت کریں یا نہ کریں —
مدرسۃالعلوم کے احاطہ میں بہت سے پیپل کے درخت کهڑے هیں جس کا
جي چاهے پرستش کرے یا اپنے کمرہ میں هر شخص پوجا کرسکتا هی
اسي طرح عیسائي بهي اپنے کمرہ میں نماز پڑہ سکتا هی *

میں نے چاها تها کہ سید صاحب ان دونوں اخباروں کو دیکهکر
جس سلسلہ سے تقریر * هوئي هو اور دونوں اخباروں میں جو مضمون
هیں اُن سب کو حاوي هو تحریر فرماویں تو بهتر هی مگر اُنهوں نے

انکار کیا اور کہا مجھے یاد نہیں اس لیئے دونوں اخباروں میں جو مضمون چھپے تھے دونوں کو نقل کردیا ہی دونوں کے ملانے سے کل تقریریں جو جلسہ میں ہوئیں معلوم ہوسکتی ہیں *

دوسری فروری کو وقت شب جناب مسٹر پارکر صاحب بہادر نے سید صاحب کے لیئے یونیورسٹی ہال میں ایک ایوننگ پارٹی کا ہونا قرار دیا تھا — سید صاحب سے بعض بزرگوں نے کہا کہ اُس ایوننگ پارٹی میں یہہ بھی قرار پایا ہی کہ جناب مولوی فیض الحسن صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب آزاد اور مرزا عبدالغنی صاحب ارشد کچھہ اپنے اشعار سید صاحب کے سامنے پڑھینگے — سید صاحب ایسے موقع پر اشعار مدحیہ کا پڑھا جانا نہایت ناپسند کرتے تھے — اُنہوں نے یہہ بھی فرمایا کہ مولوی محمد حسین صاحب آزاد اگرچہ بلحاظ علم و فضل میرے مخدوم و مکرم ہیں مگر بلحاظ اُس ارتباط کے جو اُن کے دادا صاحب کو سید صاحب کے والد سے تھا اور بلحاظ اُس برادرانہ اخلاص کے جو خود سید صاحب اور والد مولوی محمد حسین صاحب سے تھا وہ اُن کو اپنا ایک چھوٹا عزیز سمجھتے ہیں اگر وہ اُن کے سامنے کچھہ اشعار پڑھیں تو کچھہ مضایقہ نہیں مگر مولوی فیض الحسن صاحب کی نسبت کہا کہ میں اُن کو اپنا اوستاد سمجھتا ہوں میں نے اُن سے ایک کتاب مسمی منار اصول فقہ کی اور چند مقامے مقامات حریری کے پڑھے ہیں مجھکو ہرگز گوارا نہیں ہونیکا کہ وہ میرے سامنے اس طرح پر اپنے اشعار پڑھیں *

سید صاحب کا ارادہ تھا کہ اگر ایسا موقع ہوا تو اُس مجمع میں سید صاحب مولوی فیض الحسن صاحب کے ہاتھہ سے وہ کاغذ لے لینگے اور کہینگے کہ آپ کرسی پر بیٹھیں اور میں آپ کے سامنے کھڑا ہوکر پڑھوں میں اُن سبقوں کو بھول نہیں گیا ہوں جو آپنے مجھے پڑھائے ہیں سید صاحب ضرور ایسا ہی کرتے کیونکہ اُنہوں نے مصمم ارادہ کرلیا تھا مگر اُس پارٹی میں مولوی فیض الحسن صاحب کسی سبب سے تشریف نہیں لائے اور ایسا کرنے کا موقع نہیں ملا *

اگر میری معلومات میں غلطی نہیں ہی تو غدر کے تھوڑے زمانہ بعد سے اُس وقت تک کہ جناب مولوی صاحب پنجاب میں تشریف لیگئے سید صاحب مولوی صاحب کے ساتھہ ہمیشہ اس طرح پیش آئے جیساکہ

ایک دوست دوست سے پیش آسکتا هی - سین ٹیفک سوسیٹي جو سید صاحب نے قایم کي هی جب تک که مولوي صاحب پنجاب میں تشریف لائے اُن کو تعلق ملازمت اُس سو سئیٹي سے تھا اُن کے پنجاب آنے میں بھي سید صاحب کا کچھہ کم حصه نه تھا مگر همکو پندرھویں فروري سنه ۱۸۸۴ع کے اخبار شفاءالصدور کے دیکھنے سے جو لاهور سے عربي زبان میں نکلتا هی اور جسکو مولوي صاحب تحریر فرماتے هیں نہایت تعجب هوا که سید صاحب کي جو تعظیم و تکریم پنجاب میں هوئي اُس سے جناب مولانا صاحب کو کیوں رنج هوا اُنھوں نے یہه خیال نہیں فرمایا که قبول ایک امر خدا داد هی علم و فضل پر موقوف نہیں هی *

میرا ارادہ نہیں تھا که میں ایسي بیہودہ باتوں کا اپنے رسالہ میں ذکر کروں مگر میں نے کہا که هرگاہ اس رساله میں میں وہ سب باتیں لکھتا هوں جو اس سفر میں واقع هوئیں هیں تو شاید ناانصافي هوگي اگر میں صرف دوستوں کي باتیں لکھوں اور دشمنوں کي باتوں کو چھوڑ دوں خصوصاً ایسي صورت میں که جب دشمن کي باتیں لایعني هوتي هیں تو خود اُس شخص کي جس کي نسبت کہي گئي هیں قدر و منزلت زیادہ هوجاتي هی - دشمن کا لفظ میں نے اس لیئے استعمال کیا که جناب مولوي صاحب ممدوح بني امیه کے خاندان سے هیں اور سید صاحب اهل بیت رسول سے — غرضکه جو کچھہ جناب مولوي صاحب ممدوح نے اُس اخبار میں لکھا هی بجنسه اس مقام پر نقل کرتا هوں *

## نقل اخبار شفاءالصدور

مطبوعه ۱۵ فروري سنه ۱۸۸۴ع

اني لا اذكر شيئاً من الامور في هذا الاخبار الا ما رايت بعيني اوسمعت باذني على توثق اويستفاد من الاخبارات الجارية في البلاد والامصار اذا كان مما يجوزه العقل السليم والطبع المستقيم فمن ذلك ماراينه وما سمعنه من تعظيم السيد احمد خان في الفنجاب حيث عظمه و بجله اهل الفنجاب لما انهم استقبلوه و رحبوابه و قدمواالیه الاذور والتقادم وتلوا عليه ماكتبوا له والهه و ايدوا مدرسته بالانفس والاموال ولم يكن ذلك الالاعتقاد هم فيه و تصديقهم اياه فيما قال او يقول و والله لوا دعي لولاية و الامامة بل النبوة بل الالوهية لصدقوه بالقلب و اللسان ولامنوا به

و ان عنوانه غاية الاذعان ولكنه لم يدع الولاية لما انه لايعد الولاية شيئاً ولاالنبوة لما انه لا يعد تصديق النبي ضروريا فى الاسلام ولا الالوهية لتنا في الظاهر بين البشرية والالوهية وهؤلاء المعتقدون رجال اذ جاء هم دجال من الدجا لين الذين يا تون قبل القيام كما اخبر به النبي صلعم يصدقوه باللسان والجنان ان رغبتهم في منافع الدنيا شيئى يعتد به لاغير ليسوا سواء فمنهم من امن به ومنهم من كفر و من يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسک بالعروة الوثقى لا انفصام لها ويستفاد من افتاب الفنجاب المطبوع في ثلاثين من الشهر الماضى ان الهنود - ايضاً ايدوا مدرسة العلوم المذكورة بشئ من المال واعترض عليهم هند كي بان المسلمين الذين هم في سائر بلاد الهند لم ياتوا من العرب بل الاصل ان اباءهم واجدادهم كانوا هنودا فى الاصل فاسلموا خوفا على انفسهم و اموالهم فتسلط المسلمون عليهم حتى اخذوا نساء الهنود و ضيعاتهم و اموالهم وهدموا معابد هم وبنوا المساجد عليها وكسروا اصنامهم و ذللوها فان كانت لهم قوة و منعة كما كانت لهم فى العهد الماضي هدموا المعابد وكسروا الاصنام والهنود قوم لاعقل لهم ولاشعور ولا يتدبرون في المنافع والمضار فمن قال لهم مابطرت به انفسهم وخد عتهم بادني شيئى فهم يتخدعون به ولايعلمون ان من يتعلم فى تلک المدرسة من المسلمين يكون كمثل اسدو يصيد من الهنود كما صادهم من قبلهم واذا كان الامر كذلک فلا بد للهنود ان يقيموا مدارسهم الدينية ويبذلوا فيها انفسهم واموالهم انتهي- اقول ولعل هذا الهند كي لايعلم حقيقة مدرسة العلوم المذكورة فانها لا يدرس فيها ماينا في دين الهنود حيث منافعها مقصورة على منافع الدنيا وهي اكبر همهم ولذلک ايدها من ايدها من الهنود ولوكانت تلک المدرسة كمدارس بلا دنا سلمها الله تعالى من الشرور والافات لما اعطى هند كي شيئا قليلا في امدادها كما هو مجرب مشاهد على ان مدرسة العلوم ليست مختصة بتعليم اهل الاسلام حتى يخاف منها بل يتعلم فيها الهنود والمسلمون مايفيد الدنيا و يبعد الدين و ذلک لشيوع تعلم اللسان الا نكريزي فيها واعتقاد هم ان سبب الرزق منحصر فيه و ان كل كمال من كمالات الانسان لايبلغ مرتبة من المراتب العالية الا به حتى زعمه من صرف برهة من عمره العزيز فى العلوم العربية ثم تعلق بتلک المدرسة منذ مدة يسيرة اللهم اعذني من وساوس الشيطان وهمزاته *

پھر ایک جگھہ اس طرح پر لکھتے ھیں اور جو کچھہ اخبار انجمن پنجاب میں لکھا ھی اُسپر بلا خیال اپنے طریقہ کے اور اپني حالت نفس کے تفریع فرماتے ھیں *

وفي اخبار الانجمن المطبوع ثاني هذا الشهر نقل ماكتبه البعض على الغيرة وحاصله ان الغيرة مفقودة في اهل الاسلام فى زماننا وقد كانت حاصلةلهم فى القرون الماضية ونقل شيئا من احوال السلاطين السابقين كالب ارسلان والسلطان صلاح الدين وعد من باب الغيرة تطهير النبي صلعم بيت الله من الاصنام ثم كتب في آخر مكتوبه انه يكفينا نظيراً و مثالا هذا الشيخ السيد الكبيرالذي هو مقيم في عليگدة ولم يذكر من غيرته شيئا ليعلم انه نظير و مثال واضح في باب الغيرة. الا انه غار على الهنودالذين اكبرهممهم الدنيا وما فيها فالقى المسلمين في تحصيل اسباب الدنيا و فلعل مراد هذا الكاتب من الغيرة تلك الغيرة *

اُسکے بعد لاھور میں جو کوئي مسجد بنتي ھی اُسکي امداد میں لوگوں کو ترغیب دیتے وقت یوں ارقام فرمایا ھی *

والمرجو من مسلمي هذه البلدة ان يبذلوا مساعيهم في تعمير هذا المسجدالجديد كما بذل اهل بلادنا فبنوا مدرسة سهارنفور و مسجدةالجامع و مدرسة ديوبند و مسجده الجامع ولوبذل سادات هذهالبلدة اموالهم و انفسهم كما انهم بذلوا للسيد احمد خان لكان لهم اجر عظيم ولكن الله يهدي من يشاء و اما اهل بلادنا فلم يا خذوا ولم يقبلوا ما وعدهم هذاالمخدوم ان يعطي في مدرستهم فضلاً ان يعطوا في مدرسته و ان لم يكن عندي عيب وعاران قبلوا ذلك و لعل وعده كان لهم من جهتي لا من جهتهم و ذلك لان بيني و بينه ربطا و ضبطا من قديم - وانا اعلم به و هو اعلم بي وان لي عليه حقا معلوما و هو معترف به و ذلك من جودة اصله وشرافة نسله *

اس تحریر سے جو امر باعث رنج مولوي صاحب ھوا ھی ظاھر ھوگیا ھی که پنجاب کے لوگوں نے اُنکي قدر و منزلت نہیں کي اور اُنکو چندہ نہیں دیا اخیر کو مولوي صاحب نے نسبت شرافت نسل سید صاحب لکھا ھی ایں ھم غنیمت است ھم اُسکا شکر ادا کرتے ھیں *

افسوس ھی که بیچ میں یہہ ایک فضول جملہ معترضہ آگیا اب میں پھر اصل مطلب کي طرف رجوع کرتا ھوں کہ رات کے وقت سوتے

صاحب معہ اپنے سب ہمراھي دوستوں کے ایوننگ پارٹي میں تشریف لیگئے سینٹ ہال پنجاب یونیورسٹي کا جہاں ایوننگ پارٹي تھي نہایت خوبصورتي سے آراستہ تھا بینڈ باجا موجود تھا جس نے سید صاحب کے آنے اور جانے کے وقت مبارک باد دي *

اس پارٹي میں لاھور کے تریباً تمام رئیس اور تعلیم یافتہ اشخاص شامل تھے یورپین صاحبان بھي موجود تھے لیکن ھندوستاني صاحب کثرت سے تھے — جب سید صاحب وھاں پہونچے تو جناب مسٹر پارکر صاحب بہادر اُنکو استقبال کرکے لیگئے اور جناب مسٹر سایم صاحب بہادر ایم اے پرنسپل گورنمنٹ کالج لاھور کو انٹروڈوس کیا اور اسي طرح اور صاحبان کي سید صاحب سے ملاقات کرائي سو آدمي کے قریب اس پارٹي میں شریک تھے *

سینٹ کے مکان کي آرایش بھي قابل دید تھي ھندو مسلمان یورپین سب صاحبان کے لیئے سامان دعوت بھي نہایت نفیس تھا برامدہ میں بینڈ باجا بج رھا تھا کوئي کسي سے ملتا تھا کوئي دو شخص بیٹھے باتیں کر رھے تھے دوسري طرف دو چار دوست ملکر قہقہہ اوڑاتے تھے کوئي چاء پیتا تھا کوئي کچھہ میوہ کھاتا تھا غرضکہ سبکو بجز ھنسي اور خوشي اور آپس میں محبت سے ملنے اور بات چیت کرنیکے کچھہ کام نہ تھا *

اسي جلسہ میں مولوي سید محمد حسین صاحب آزاد نے اپنے پرانے تصنیف کیئے ھوئے اشعار جو انگریزي پوئیٹري " اکسلسیر " کا ترجمہ تھے اور جن میں ترقي کرنے کي ھمت دلانے کا مضمون ھی پڑھے جسکا ترجیع بند یہہ تھا *

آھستہ سر اوٹھا کے کہا ھاں بڑھے چلو

سید صاحب نے مولوي صاحب کے کلام کي تعریف نہایت برجستہ الفاظ میں کي اور کہا کہ انکي شستگي زبان کي کیا تعریف ھوسکتي ھی ھمارے ھي دلي کے ھیں مسٹر پارکر صاحب نے فرمایا کہ نہیں پنجاب کے سید صاحب نے کہا کہ ھاں پنجاب کي خوش قسمتي ھی جو اُس نے چھین لیا ھی مگر ھیں تو ھماري دلي ھي کے *

اسکے بعد مرزا عبدالغني صاحب ارشد تخلص نے جو خاندان شاھزادگان دھلي سے ھیں سید صاحب کے ولکم میں اپنے جدید تصنیف

کیئے ہوئے اشعار پڑھنے شروع کیئے اُسوقت سید صاحب کو کھڑے ہوئے دیر ہوگئی تھی اور جب سید صاحب کی تعریف آتی تھی تو سید صاحب کے چہرہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ شرمندہ ہوتے ہیں اور اُسکو پسند نہیں کرتے اس بات کو مسٹر پارکر صاحب نے خیال فرماکر مرزا صاحب کو اشارہ کیا کہ اب ختم کردیں — مگر میں نے سنا کہ بعد کو مسٹر پارکر صاحب نے مرزا صاحب کے کلام کی تعریف کی اور اُن سے کہا کہ آپ برا نمانیں میرے نزدیک سید صاحب کو زیادہ تکلیف دینی مناسب نہ تھی *

مرزا صاحب کو شاید افسوس ہوا ہوگا کہ اُنکا پورا کلام نہیں پڑھا گیا مگر میں اُس کی تلافی کرتا ہوں اور اُنکا پورا کلام اس رسالہ میں لکھہ دیتا ہوں کہ ہمیشہ کو یادگار رہیگا *

## وهو هذا

آگیا وہ سید والا ہمم * قوم پر جسنے کیا لطف و کرم
اُسکے استقبال کو جاتے ہیں ہم * گا رہے ہیں یہہ ہی نغمہ دمبدم
ولکم اے عالی جناب ذی حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

خیر مقدم اے حکیم درد مند * خیر مقدم نیکخو نیکی پسند
قوم غم میں ہوچلی تھی پاے بند * دستگیری کر نہیں پہونچے گزند
ولکم اے عالی جناب ذی حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

مرحبا تشریف لانا آپ کا * حبذا لاہور آنا آپ کا
قوم کو لکچر سنانا آپ کا * فرض ہم پر گیت گانا آپ کا
ولکم اے عالی جناب ذی حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

اے رسول اللہ کے لخت جگر * اے بتول پاک کے نور بصر
اے مسلمانوں کے بوڑھے راھبر * ہم سبھوں کو لانے والے راہ پر
ولکم اے عالی جناب ذی حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

اے سول سروس کے خواہاں مرحبا * مغربی علموں کے جویاں مرحبا

حامي قوم مسلماں مرحبا * سب یهي کهتے هیں هر آں مرحبا
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

آپکا سي ایس آئي هی خطاب * هو دلدگدة کے تمهیں تو آفتاب
قومکي حالت بهت کچهه هی خراب * هاں مدد فرماؤ اے عالي جناب
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

تهي بهت اُمید واري آپ کي * تهی بهت کچهه انتظاري آپ کي
بارے اب آئي سواري آپ کي * قوم هی ممنون ساري آپ کي
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بهادر ویلکم

هاں بهت کچهه غم سے تهي بیمار قوم * هوگئي تهي عاجز و ناچار قوم
آپ آئے هوگئي هوشیار قوم * تهینک یو کهتي هی سوسو بار قوم
ولکم اے عالي جناب ذی حشم
سید احمد خاں بهادر ویلکم

اولڈ فیشن نے ستایا هی بهت * نیچري کهکر رولایا هی بهت
کافر و ملحد بنایا هی بهت * ابتو سید تیرا سایه هی بهت
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بهادر ویلکم

هو جوادالدوله عارف جنگ تم * هو بهت هي صاحب فرهنگ تم
قوم کي حالت ندیکهو تنگ تم * بهتري کي کچهه کرو آهنگ تم
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بهادر ویلکم

اے میرے دلي کے دل والا تبار * اے میرے هندوستان کے افتخار
آپ کے همراه جو هیں چار یار * اُنپه هو میرا سلام اَور چار بار
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بهادر ویلکم

آئیے حضرت سلامت آئیے * قوم کي حالت نظر فرمائیے
حاذق صحت کي دوا بتلائیے * یهه مبارک باد لیتے جائیے

ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

خیرخواہ ملک و ملت زندہ باش * باہمہ خوبي و صحت زندہ باش
زندہ باش اے نیک طینت زندہ باش * برسرما تا قیامت زندہ باش

ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

آپنے جو رات کو تقریر کي * اُسمیں بس اُلفت کي ایک تاثیر تھي
اُٹھ گئي ذہن مخالف سے دوئي * آنکھ میں بالکل سمائے آپ ھي

ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

پار کر صاحب بہادر آپ کو * رات دیتے تھے مبارک باد لو
میہماں کي خوب سي خاطر کرو * پارتي کا شکریہ سنکر کہو

ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

گر نہوتا آپ سا یاں میہماں * اور صاحب سا نہوتا میزباں
پوچھتا تھا کون ارشد کو یہاں * آپ کا ھي شکر کرتا ھر زماں

ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

غرضکہ اسیطرح لطف و خوبي سے یہہ جلسہ وقت معین پر ختم ھوا سید صاحب جناب مسٹر پارکر صاحب سے رخصت ھوئے اور اُنکي عنایت کا جو ایک ایسي عنایت تھي جس سے آپسمیں محبت و اخلاص و دوستي کي ترقي متصور تھي شکر ادا کیا جب سید صاحب سوار ھوئے بینڈ باجے نے سلامي دي *

تیسري فروري سنہ ۱۸۸۴ع کو بارہ بجے گورنمنٹ اسکول میں انڈین ایسوسي ایشن لاھور اور انجمن اسلامي لاھور کي جانب سے سید صاحب کي خدمت میں ایڈریسوں کا پیش ھونا اور اُس کے بعد سید صاحب کا ایک لکچر دینا قرار پایا تھا اور اُسي شام کو اسلام پر لکچر دینا سید صاحب نے دوستوں کے اصرار سے منظور کرلیا تھا اگرچہ اکثر لوگوں کو ... دن میں ان سب کاموں کا ھونا دشواري سے خالي

نہوگا اور کچھہ نہ کچھہ مشکل پیش آویگي مگر یہہ تجویز قرار پا چکي تھي اور اُس کي تبدیلي دشوار بلکہ قریب نا ممکن کے تھي اور اسي سبب سے اُس میں کچھہ تبدیلي نہوسکي *

وقت معینہ سے کچھہ پہلے شیخ غلام حسن صاحب اور مولوي مرزا فتح محمد صاحب سید صاحب کي خدمت میں بطور استقبال کے آئے اور گورنمنٹ اسکول میں تشریف لیچلنے کي درخواست کي سید صاحب معہ اپنے همراهي دوستوں کے روانہ هوئے جب سید صاحب کي گاڑي گورنمنٹ اسکول کے دروازہ پر پہونچي تو جناب سردار دیال سنگھہ بہادر - ڈاکٹر رحیم خاں بہادر - خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب - منشي فضل شاہ صاحب - بابو پرتول چند صاحب - راے صاحب بابو کالي پرشنوا صاحب - منشي گوپال داس صاحب - پنڈت امر ناتھہ صاحب راے بہادر ڈاکٹر برج لال صاحب گھوس نے استقبال کیا اور سید صاحب کو گورنمنٹ اسکول کے بڑے هال میں لے گئے - اُس هال میں ایک جم غفیر اور مجمع کثیر لوگوں کا هوگیا تھا افسوس هی کہ لاهور میں ٹکٹ کے تقسیم کا قاعدہ اختیار نہیں کیا گیا تھا اور نیچے کي منزل میں اور اوپر کي منزل میں اسقدر تھسا تھس آدمي بھرگئے تھے کہ لوگوں کو جنبش کرنے کي بھي جگھہ نہ تھي چیر پھاڑ کر اور لوگوں کو هٹاکر هم سب لوگ اپني کرسیوں تک پہونچے - سید صاحب جب هال میں داخل هوئے سب لوگوں نے چیرز دي اور هال میں صداے عظیم گونج اُٹھي - جناب مسٹر پارکر صاحب معہ چند یورپین صاحبان کے تشریف لائے تھے هجوم خلایق سے ایسي تنگي هوگئي تھي کہ صاحبان ممدوح نے جس طرح ممکن هوا هال سے نکل جانا اور اپنے گھر چلا آنا وهاں ٹھرنے سے بہتر سمجھا *

سب سے اول انڈین ایسوسي ایشن لاهور کي جانب سے ایڈریس کا پیش هونا قرار پایا تھا ایڈریس انگریزي میں تھي - جناب سردار دیال سنگھہ بہادر پریسیڈنٹ انڈین ایسوسي ایشن لاهور اُس اڈریس کو پڑهنے اور پیش کرنے کے لیئے اپني کرسي پر سے اُٹھے مگر هال میں غل ایسا تھا کہ اُن کو توقع نہ تھي کہ کوئي سن سکیگا چند منٹ اُنھوں نے تامل کیا اور لاچار اُسي غل میں اُنھوں نے پڑهنا شروع کیا - وہ اڈریس

بہت کم سنائي دي يہاں تک کہ جو لوگ قريب تھے وہ بھي بخوبي نہيں سن سکے - پڑھنے کے بعد وہ اڈريس خريطہ زرين ميں سيد صاحب کے پيشکش کيا گيا - سيد صاحب نے نہايت احسانمندي سے اُس کو ليا - اور اُسي غل ميں اُسکا جواب اُردو زبان ميں ديا - ہر چند سيد صاحب نے بہت بلند آواز سے جواب ديا ليکن سواے اُن لوگوں کے جو قريب تھے بہت لوگوں کو وہ جواب سنائي نہ ديا *

شام کو سيد محمد علي صاحب نے انگريزي ميں اُس جواب کا ترجمہ کرکے پريسيڈنٹ صاحب کي خدمت ميں بھيجديا ٹريبيون اخبار لاہور ميں وہ جواب معہ مختصر رمارک کے چھپا ہي چنانچہ ہم اس مقام پر انڈين ايسوسي ايشن کي انگريزي اڈريس اور اُس کا اُردو ترجمہ اور سيد صاحب کا اُردو جواب اور اُس کا انگريزي ترجمہ اور ٹريبيون کا رمارک اور اُس کا اُردو ترجمہ مندرج کرتے ہيں *

---

## ADDRESS FROM THE INDIAN ASSOCIATION, LAHORE.

TO

### THE HON'BLE SYED AHMED KHAN BAHADUR, C. S. I.

HON'BLE SIR,

We, the members of the Indian Association of Lahore, beg to welcome you to our city with our best wishes and most distinguished sentiments.

Your noble exertions to improve the condition of the Mahomedan population of India and to diffuse the blessings of knowledge and enlightenment among them, and the brilliant success you have been able to achieve in this direction, mark you out as one of the most meritorious of our public men, and deservedly entitle you to the esteem and gratitude of all classes of the Indian people. Our Association, composed of members of all races and creeds in this Province, have much pleasure in bearing testimony to the high character of your services to the

public and in expressing their sense of the benefits you have conferred on the country.

Not the least remarkable feature of your public career has been the breadth of your views and your liberal attitude towards sections of the community other than your co-religionists. Your conduct throughout has been stainless of bias or bigotry. The benefits of the noble educational institution you have established at Aligarh are open alike to Hindus as well as Mahomedans. Our unhappy country is so split up with petty religious and sectarian jealousies and had suffered so much in the past from sectarian and religious dissensions, that the advent of a man of your large-hearted and liberal views is a matter of peculiar congratulation at this time. Long may you be spared to inculcate knowledge among Mahomedans and Hindus alike, and, by eradicating prejudice and bigotry from their minds, to unite them in the firm bonds of fraternal union.

Your highly useful career in the Legislative Council of India can only be touched upon here. Your impartial care for all classes, your manly and faithful representation of national views and your vigilant regard for national interests, while acting in that body, deserve the warmest acknowledgments from us and our countrymen.

Again welcoming you to Lahore and hoping that the pleasure of your visit may often be renewed and that your noble efforts may be crowned with success,

We remain,

Your most obedient servants.

(Sd.) Dayal Singh—*President.*

(Sd.) Jogendra Chandra Bose, M. A., B. L, Pleader, High Court Calcutta.

(Sd.) Ramnarain Pandit, Pleader, High Court N, W.-P. Honorary Secretary.

(Sd) Gholam Hasan, Honorary Magistrate.

(Sd) Rahim Khan "Khan Bahadur" Honorary Surgeon.

(Sd) Gopal Dass, Supdt. Chief Court.

(Sd.) Eduljee Cowasjee Jussawalla, merchant.

(Sd.) Sashi Bhoshan Mukerjee, M. A., B. L., Professor, Lahore College.

(Sd,) Brij Lall Ghose, "Rai Bahadur", Asstt. Surgeon, Teacher Medical College.

(Sp.) Haji Gholam Hassan, Fellow, Punjab University.

(Sd.) Syed Fuzul Shah, Member, Municipal Committee.

(Sd.) Kali Prosonno Roy, M. A., B. L., Pleader, High Court, Calcutta.

(Sd.) Protul Chandra Chatterjee, M. A., B. L., Pleader, High Court, Calcutta.

(Sd.) Usuf Shah, Municipal Commissioner, Amritsar.

(Sd.) Pandit Amar Nath, Head Translator, Chief Court, Punjab.

(Sd.) Amrita Lal Roy, B. A., B. L., Pleader, Chief Court, Lahore.

(Sd.) Ram Gopal Bose, Accountant, Alliance Bank of Simla, Ld.

(Sd.) Gunda Mal, Head Clerk, Medical College.

(Sd.) Peyari Lal, Pleader.

## REPLY.

Mr. President and Members of the Indian Association.—I beg to thank you cordially for the kindness and honor you have shown me this day by presenting me with this address here. It is a matter of great pleasure for me to learn that your Association is composed of members of all classes and creeds; this is not only a matter of pleasure, but this union reflects a light at its foundation which gives a hope that our dear India is still capable of advancement. My friends, I cannot help ex-

pressing the pride which I feel at the presentation to me of this address on behalf of the Indian Association. If I remember right, I think this Association was founded by one whose name should be respected by all classes of the Indian population without regard to creed, caste, or place of abode; his name is Surendro Nath Bannerjee. I feel that this address, presented as it is to me, an insignificant person, by the Association whose founder was such a great man, has given me this day such an honor as I shall never forget as long as I live.

My FRIENDS,—You will excuse me if I am wrong in thinking that this Association, composed as it is of members of all classes and creeds, consists mostly of the Bengalis (Here one of the members of the Association pointing out that it was composed mostly of natives of the Punjab, the speaker said that he was sorry that he was wrong here, and continued). Well if it consists mostly of the people of the Punjab, even then I would say that this light has been introduced by the selfsame people whom I have designated by the name of the Bengalis. I confess that the Bengalis are the only people in our country of whom we can rightly feel proud. It is solely on account of them that the progress of learning, the progress of liberty, and the feelings of patriotism have spread in our country. I can rightly say that they are certainly the head of all the peoples of India.

My FRIENDS,—You have alluded to the Mahomedan Anglo-Oriental College at Aligarh in your address. I would be sorry if any one were to think that this College was founded to mark a distinction between the Hindus and Mahomedans. The chief cause that led to the foundation of this College was, as I believe you are aware of, that the Mahomedans were becoming more and more degraded and poor every day. Their religious prejudices had kept them back from taking advantage

of the education offered by the Government Colleges and Schools; and consequently it was deemed necessary that some special arrangement should be made for them. It can be thus illustrated: suppose there are two brothers, one of whom is quite vigorous and healthy while the other is ill and is decaying; then it will be the duty of his other brother to help him towards his recovery. This was the thought which led *me* to the foundation of the Mahomedan Anglo-Oriental College. But I am happy to be able to say that both brothers receive the same instruction in that College. All the rights at the College which belong to one who calls himself a Mahomedan, belong without any restriction to him also who calls himself a Hindu. There is not the least distinction between the Hindus and the Mahomedans. Only he can claim the reward who earns it by his own exertions. Both Hindus and Mahomedans are equally entitled to scholarships at the College; both are treated equally as boarders. I regard the Hindus and Mahomedans as my two eyes. The people would generally mark a difference by calling one the right, and the other the left eye; but I regard both Hindus and Mahomedans as one single eye. I wish I had only one eye; in which case I could compare them with advantage to that single eye.

You have also alluded, in your address, to my services in the Legislative Council during the period when I have had the honour of being a member of the Council. I cannot help saying that I feel that a man like myself was not worthy of having a seat in the Legislative Council of India, and of holding the great responsibility attached to that seat. I was myself aware of the difficulties that stood in my way; nevertheless, it was my earnest and sincere desire that I should faithfully serve my country and my nation. By the word *nation*, I mean both Hindus and Mahomedans. This is the way in which I

define the word *nation*. In my opinion, it matters not whatever be their religious belief, because we cannot see anything of it; but what we see is that all of us, whether Hindus or Mahomedans, live on one soil, are governed by one and the same ruler, have the same sources of our advantage, and equally share the hardships of a famine. These are the various grounds on which I designate both the communities that inhabit India by the expression Hindu nation; and while a member of the Legislative Council I had at heart the prosperity of this very nation. I feel very much gratified that you attach so much value to my insignificant services; and now, in the end, I pray to God that He may grant progress of learning to our nation as defined above, which may spread light among our people and in our country. May He also crown your Association's efforts with success, and may He also help you in all your undertakings and endeavours!

## REMARKS OF THE "TRIBUNE" OF THE 9TH FEBRUARY, 1884.

THE HON'BLE SYED AHMED KHAN, C. S. I. was here. He left this on Monday last. His visit to this place deserves more than a passing justice on account of certain utterances which deserve the careful consideration of all our countrymen. We have all along pointed out the great desirability of establishing more firendly and intimate relations between the Hindus and Mahomedans than now exist. They should not only love and embrace each other as brothers, but they should also, if they want this country to rise to its ancient glory once again, become fused into one nation. The latter, however, must be the work of generations; the former is unquestionably the easier of the two and can be accomplished in less time. It would help us little now to insist on the exclusive privileges of either the Hindu or the Mahomedan. It is a fact that there

are in India about 200 millions of Hindus and about 50 millions of Mahomedans, and this fact cannot be ignored. Religious prejudices are the great stumbling block in the way of brotherly feeling between the two mighty sections of the people; but liberal thought and liberal training have been at work, and we have already seen many apostles among the Hindus who have made it the mission of their life to preach the development of that feeling. The Mahomedans are more conservative in this respect, and it therefore gives us infinite pleasure to find that there is at least one great man among them who does not yield to any one in large-minded patriotism.

We heartily welcome his words which we do not often hear from the lips of our Mahomedan compatriots. The example set by the Syed is worthy of imitation not only by men of his own creed but even by Hindus. We trust it will be largely followed. Before we conclude, there is one point which we would point out here. The Syed was very naturally led by false reports into a mistake as to the constitution of the Indian Association. Those who are jealous of it always try to make out that the Lahore Indian Association consists mostly of Bengalis. The fact, however, is that out of nearly one hundred members there are only eleven Bengalis. Ungenerous and not overtruthful critics should bear this fact in mind.

## ترجمہ ایڈریس

### منجانب انڈین ایسوسی ایشن لاہور

بخدمت جناب آنریبل سید احمد خاں بہادر سی ایس آئی –

آنریبل سر — ہم ممبران انڈین ایسوسی ایشن لاہور اپنے شہر میں آپ کی تشریف آوری پر اپنی بہترین خواہشوں اور نہایت عمدہ خیالات کے ساتھہ آپ کو ویلکم دیتے ہیں *

جو عمدہ کوششیں آپنے ہندوستان کے مسلمان باشندوں کی حالت کی اصلاح اور اُنکے درمیان علم اور روشنضمیری کی برکتوں کے پھیلانے کے

واسطے کي هيں اور جو نماياں کاميابي آپنے اس باب ميں حاصل کي هی
اُسکے لحاظ سے آپ همارے ملک کے مشہور و معروف شخصوں ميں سے
نہايت ممتاز اور نيکنام هيں اور آپ واجبي طور پر رعاياے هندوستان کے
تمام فرقوں کيطرف سے قدر و منزلت اور احسانمندي کے مستحق هيں —
هماري ايسوسي ايشن جس ميں اس صوبه کے تمام اقوام اور مذاهب کے
لوگ شامل هيں نہايت خوشي سے آپ کے اُن اعلی درجه کي خدمتوں
کي تصديق کرتي هی جو آپنے عوام کے حق ميں کی هيں اور اُن فايدوں
کي نسبت اپني قدرشناسي ظاهر کرتي هی جو آپ نے ملک کو پهنچائے
هيں *

آپکے خيالات کے وسعت اور آپکا فياضانه برتاؤ جو آپنے اپنے خاص
هم مذهبوں کے علاوه اور فرقوں کے ساتهه کيا هی آپکے عام طريقه کارروائي کي کچهه
کم مشہور و معروف صفت نہيں هی - آپ کا برتاؤ ابتدا سے انتہا تک
تعصب يا خود رائي کے دهبه سے بالکل مبرا رها هی — جو عمده تعليمي
انسٹيٹيوشن آپنے عليگڈه ميں قايم کيا هی اُسکے فايدوں سے هندو اور
مسلمان دونوں برابر مستفيض هوسکتے هيں همارے بدقسمت ملک ميں
خفيف مذهبي اور قومي خصومتوں کي وجهه سے اس قدر تفرقه پڑا هوا
هی اور اُسکو زمانه گذشته ميں قومي اور مذهبي تنازعات کے باعث سے
اسقدر نقصان پهنچا هی که آپ جيسے کشاده دل اور فياضانه خيالات رکهنے
والے شخص کا يہاں تشريف لانا اسوقت پر ايک خاص مبارکبادي کا باعث
هی خدا کرے که آپ عرصه دراز تک زنده رهيں تاکه آپ مسلمانوں اور
هندوؤں کو برابر تلقين علم کرسکيں اور اُنکے دلوں سے تعصب اور خود رائي
کو بيخ و بنياد سے دور کرکے برادرانه اتحاد کے مستحکم رشتوں ميں اُن کو
باهم ملاسکيں *

هندوستان کي قانوني کونسل ميں جو آپ نے نہايت منفعت بخش
کارروائي کي اُس کي نسبت يہاں صرف سرسري طور پر ذکر کيا جاسکتا
هی اور آپ جو اُس زمانه ميں جب که آپ مجلس مذکور ميں کام
کرتے تهے بے طرفدارانه طور پر تمام فرقوں کي بہبودي کي فکر رکهتے تهے اور
قومي خيالات کو دليري اور راستبازي کے ساتهه اور بڑي سرگرمي کے
ساتهه قومي مطالب کا خيال رکهتے تهے اُس کے لحاظ سے آپ هماري

طرف سے اور ہمارے ہموطنوں کي طرف سے دلي احسانمندي کے مستحق ہیں *

اب ہم پھر لاہور کو آپکے تشریف لانے پر آپ کو مبارکباد دیتے ہیں اور یہہ اُمید کرتے ہیں کہ آپ کي ملاقات کي خوشي اکثر نصیب ہوا کرے اور آپ کو اپني عمدہ کوششوں میں کامیابي حاصل ہو *

ہم ہیں

آپ کے تابعدار خادم

( دستخط ) دیال سنگھہ — پریزیڈنٹ

( دستخط ) جوگندر چندر بوس - ایم اے - بي ایل وکیل عدالت ہائي کورت کلکتہ

( دستخط ) رام نراین وکیل ہائي کورت اضلاع شمال و مغرب آنریري سکرٹري

( دستخط ) غلام حسن — آنریري مجسٹریٹ

( دستخط ) رحیم خاں — خان بہادر آنریري سرجن

( دستخط ) گوپال داس سپرنٹنڈنٹ عدالت چیف کورٹ

( دستخط ) ایدلجي کواسجي — جسا والہ سوداگر

( دستخط ) سوسي بھوشن مکرجي ایم اے - بي ایل پروفیسر لاہور کالج

( دستخط ) برج لال گھوس — راے بہادر اسسٹنٹ سرجن تیچر میڈیکل کالج

( دستخط ) حاجي غلام حسن - فیلو پنجاب یونیورسٹي

( دستخط ) سید فضل شاہ — ممبر میونیسپل کمیٹي

( دستخط ) کالي پرسنو راے - ایم اے - بي ایل - وکیل عدالت ہائي کورت کلکتہ

( دستخط ) پروتل چندر چترجي ایم اے - بي ایل - وکیل عدالت ہائي کورت کلکتہ

( دستخط ) یوسف شاہ - میونیسپل کمشنر امرتسر

( دستخط ) پنڈت امر ناتھہ مترجم اول عدالت چیف کورت پنجاب

( دستخط ) امرت لال راے - ایم اے - بی ایل - وکیل
عدالت چیف کورٹ لاہور

( دستخط ) رام گوپال بوس ایکونٹنٹ ایلائنس بنک لمیٹڈ شملہ .

( دستخط ) گینڈا مل ہیڈ کلرک میڈیکل کالج

( دستخط ) پیارے لال وکیل

## سید صاحب کا جواب

جناب پریزیڈنٹ و ممبران انڈین ایسوسی‌ایشن — جو مہربانی اور عزت آج آپ نے میری نسبت اس ہال میں اس ایڈریس کے پیش کرنے سے ظاہر فرمائی ہی اُسکے لیئے میں دل سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں - مجھکو اس بات کے معلوم ہونے سے نہایت خوشی ہوئی کہ آپ کی ایسوسی ایشن میں تمام فرقوں اور قوموں کے لوگ شامل ہیں یہہ امر صرف خوشی کا ہی باعث نہیں ہی بلکہ اس اتفاق سے اُس میں ایک روشنی کی جز پائی جاتی ہی جس سے یہہ اُمید ہوتی ہی کہ ہمارا پیارا ہندوستان اب بھی ترقی کرنے کے لایق ہی — میرے دوستو - میں اُس فخر کے ظاہر کرنے سے باز نہیں رہ سکتا ہوں جو مجھکو انڈین ایسوسی ایشن کی جانب سے اس ایڈریس کے پیش کیئے جانے پر حاصل ہوا ہی - اگر میری یاد صحیح ہی تو میں خیال کرتا ہوں کہ اس ایسوسی ایشن کو ایک ایسے شخص نے قایم کیا تھا جس کے نام کی عزت ہندوستان کے تمام فرقوں کو بلا لحاظ قوم اور ذات یا جاے سکونت کے کرنی چاہیئے یعنی سررندر ناتھہ بانر جی نے - میں خیال کرتا ہوں کہ اس ایڈریس نے جو اُس ایسوسی‌ایشن نے مجھہ سے ناچیز شخص کو دی ہی جسکا بانی ایسا بڑا شخص تھا آج مجھکو اس قسم کی عزت بخشی ہی جسکو میں جب تک زندہ ہوں ہرگز نہیں بھولونگا *

میرے دوستو — آپ مجھکو معاف فرماوینگے اگر میرا یہہ خیال غلط ہو کہ اس ایسوسی ایشن میں جو تمام فرقوں اور مذہبوں کے لوگوں سے مرکب ہی بیشتر بنگالی شامل ہیں ( اس مقام پر ایسوسی ایشن کے ایک ممبر نے یہہ اشارہ کیا کہ اس ایسوسی‌ایشن میں بیشتر پنجاب کے باشندے شریک ہیں تو اسپیکر نے کہا کہ مجھکو افسوس ہی کہ یہاں

مجھہ سے غلطي هوئي اور پهر اپني گفتگو کو اس طرح پر جاري رکها )
اچها اگر اس ایسوسي ایشن میں بیشتر پنجاب کے باشندے شریک هیں تو بهي میں یهہ بات کہتا هوں کہ یهہ روشني اُنهي شخصوں نے پهیلائي هی جنکو میںنے بنگالیوں کے نام سے تعبیر کیا هی — میں اقرار کرتا هوں کہ همارے ملک میں صرف بنگالي هي ایسي قوم هیں جنپر هم واجبي طور پر فخر کرسکتے هیں اور یهہ صرف اُنهیں کي بدولت هی کہ علم اور آزادي اور حب وطني کو همارے ملک میں ترقي هوئي هی - میں صحیح طور پر کهہ سکتا هوں کہ وہ بالیقین هندوستان کے تمام قوموں کے سر تاج هیں *

میرے دوستو - آپ نے اپني ایڈریس میں محمدن اینگلو اوریئینٹل کالج علیگدہ کا ذکر کیا هی مجهکو افسوس هوگا اگر کوئي شخص یهہ خیال کرے کہ یهہ کالج هندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان امتیاز ظاهر کرنے کي غرض سے قایم کیا گیا هی — خاص سبب جو اس کالج کے قایم کرنیکا هوا یهہ تها جیسا کہ میں یقین کرتا هوں آپ بهي واقف هیں کہ مسلمان روز بروز زیادہ تر ذلیل اور محتاج هوتے جاتے تهے - اُن کے مذهبي تعصبات نے اُن کو اُس تعلیم سے فائدہ اوتهانے سے باز رکها تها جو سرکاري کالجوں اور مدرسوں میں مهیا کي گئي تهي اور اسي وجهہ سے یهہ امر ضروري خیال کیا گیا کہ اُن کے واسطے کوئي خاص انتظام کیا جاوے - اُسکي مثال اس طرح پر دي جاسکتي هی — فرض کرو کہ دو بهائي ایسے هیں جن میں سے ایک بالکل طاقت ور اور تندرست هی اور دوسرا بیمار هی اور اُسکي تندرستي زوال پر هی — پس اُسکے تمام بهائیوں کا یهہ فرض هوگا کہ اُس بیمار بهائي کي صحت کي تدبیر کریں اور اُسکو مدد دیں — یهي خیال تها جسنے مجهکو محمدن اینگلو اوریئینٹل کالج کے قایم کرنے پر آمادہ کیا مگر میں اس بات کے بیان کرنے سے خوش هوں کہ اس کالج میں دونوں بهائي ایک هي سي تعلیم پاتے هیں کالج کے تمام حقوق جو اُس شخص سے متعلق هیں جو اپنے تئیں مسلمان کہتا هی بلا کسي قید کے اُس شخص سے بهي متعلق هیں جو اپنے تئیں هندو بیان کرتا هی — هندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ذرا بهي امتیاز نہیں هی صرف وهي شخص انعام کا دعوی کرسکتا هی جو اپني سعي و کوشش سے اُسکو حاصل کرے اس

کالبج میں ہندو اور مسلمان دونوں برابر وظیفوں کے مستحق ہیں اور دونوں کي نسبت بطور بورڈر کے یکساں طور پر سلوک کیا جاتا ہی — میں ہندوؤں اور مسلمانوں کو مثل اپني دو آنکھوں کے سمجھتا ہوں — اس کہنے کو بھي میں پسند نہیں کرتا کیونکہ لوگ علی العموم یہہ فرق قرار دینگے کہ ایک کو دائیں آنکھہ اور دوسرے کو بائیں آنکھہ کہینگے مگر میں ہندو اور مسلماں دونوں کو بطور ایک آنکھہ کے سمجھتا ہوں — اے کاش میرے صرف ایک ہي آنکھہ ہوتي کہ اُس حالت میں میں عمدگي کے ساتھہ اُن کو اُس ایک آنکھہ کے ساتھہ تشبیہہ دے سکتا *

آپ نے اپني ایڈریس میں میري اُن خدمتوں کا بھي ذکر کیا ہی جو میں نے اُس زمانہ میں انجام دي تھیں جبکہ مجھکو قانوني کونسل کے ممبر ہونے کي عزت حاصل تھي — میں اس بات کے کہنے سے باز نہیں رہ سکتا ہوں کہ مجھکو پورا یقین ہی کہ مجھہ سا شخص ہندوستان کي قانوني کونسل کي ممبري اور جو بڑي جوابدہي اُس ممبري سے متعلق ہی اُسکو اپنے ذمہ لینے کے لایق نہ تھا — میں خود اُن مشکلات سے واقف تھا جو میرے راستہ میں حایل تھیں مگر باوجود اسکے میري یہہ دلي تمنا تھي کہ میں اپنے ملک اور اپني قوم کي وفاداري کے ساتھہ خدمت کروں — لفظ قوم سے میري مراد ہندو اور مسلمان دونوں سے ہی یہي وہ معنے ہیں جس میں میں لفظ نیشن ( قوم ) کي تعبیر کرتا ہوں — میرے نزدیک یہہ امر چنداں لحاظ کے لایق نہیں ہی کہ اُن کا مذہبي عقیدہ کیا ہی کیونکہ ہم اُسکي کوئي بات نہیں دیکھہ سکتے ہیں لیکن جو بات کہ ہم دیکھتے ہیں وہ یہہ ہی کہ ہم سب خواہ ہندو ہوں یا مسلمان ایک ہي سر زمین پر رہتے ہیں — ایک ہي حاکم کے زیر حکومت ہیں — ہمسب کے فائدہ کے مخرج ایک ہي ہیں — ہم سب قحط کي مصیبتوں کو برابر برداشت کرتے ہیں — یہي مختلف وجوہات ہیں جن کی بنا پر میں اُن دونوں قوموں کو جو ہندوستان میں آباد ہیں ایک لفظ سے تعبیر کرتا ہوں کہ " ہندو " یعني ہندوستان کي رہنے والي قوم — جس زمانہ میں میں قانوني کونسل کا ممبر تھا تو مجھکو خاص اسي قوم کي بہبودي کي دل سے فکر تھي — مجھکو اسبات سے نہایت مسرت ہوتي ہی کہ آپ میري نا چیز خدمتوں کي اسقدر وقعت کرتے ہیں اور اب میں اخیر پر خدا تعالی سے یہہ

دعا مانگتا هوں که وه هماري قوم کو جس کي تعريف ميں نے ابهي بيان کي هى علمي ترقي عطا فرمائے جس کے ذريعه سے هماري قوم اور همارے ملک ميں روشني پهيلے اور آپ کي ايسوسي ايشن کي کوششوں کو کامياب کرے اور نيز آپ کي تمام کوششوں اور کاموں ميں آپ کا معاون هو ( چيرز بڑے زور سے ) *

## ترجمه ريمارک مندرجه اخبار ٹريبيون لاهور

مورخه ۹ فروري سنه ۱۸۸۴ ع

آنريبل سيد احمد خاں بهادر سي ايس آئي يهاں تشريف لائے تهے اور دوشنبه گذشته کو يهاں سے تشريف لے گئے - اس مقام پر اُن کا تشريف لانا بعض باتوں کے سبب سے جو همارے تمام هموطنوں کے دلي غور توجهه کے لايق هيں سرسري طور کي به نسبت زياده تر انصاف کے ساتهه ذکر کيئے جانے کا مستحق هى - همنے برابر اس بات کو ظاهر کيا هى که هندوؤں اور مسلمانوں دونونکے درميان به نسبت حال کے زياده تر دوستانه اور مخلصانه تعلقات کا قايم هونا پسنديده هى اُن کو صرف يهي بات نهيں چاهيئے که مثل بهائيوں کے ايک دوسرے سے محبت کريں اور بغلگير هوں بلکه اگر وه يهه بات چاهتے هيں که يهه ملک پهر اپنے قديمي عروج کو پهونچ جاوے تو اُن کو آپسميں مل ملاکر ايک قوم هو جانا چاهيئے - ليکن پچهلي بات ( يعني ايک قوم هوجانا ) نئي پشتوں ميں حاصل هوگي اور پهلي بات ( يعني برادرانه تعلقات کا پيدا هونا ) بلاشبهه دونوں باتوں ميں سے زياده آسان هى اور وه کم مدت ميں حاصل هو سکتي هى - هندوؤں يا مسلمانوں کے جداگانه حقوق کي نسبت اصرار کرنے سے همکو بالفعل بهت کم مدد ملے گي - يهه امر واقعي هى که هندوستان ميں هندوؤں کي تعداد قريب بيس کروڑ کے اور مسلمانوں کي تعداد قريب پانچ کروڑ کے هى اور اس امر کي جانب سے چشم پوشي نهيں کي جاسکتي هى — مذهبي تعصبات لوگوں کے ان دو زبردست فرقوں کے درميان برادرانه ارتباط قايم هونے کے سخت مانع هيں مگر فياضانه خيالات اور فياضانه تعليم و تربيت اپنا اثر پيدا کررهي هى اور همنے هندوؤں ميں بهت سے پيشوا ايسے ديکهے هيں جنهوں نے اس قسم کے اتحاد کي ترقي کي نسبت پندو نصيحت کرنا اپني زندگي کا ايک کام

ٹھہرایا ھی — مسلمان لوگ اس باب میں قدیمي طریقہ پر زیادہ تر قایم ھیں اور اسي وجہہ سے ھمکو اس بات کے دیکھنے سے بے انتہا خوشی حاصل ھوتي ھی کہ بہر کیف اُن میں ایک بڑا شخص ایسا ھی جو کشادہ دلي اور حب وطني میں کسي سے کم نہیں ھی *

ھم اس شخص کے کلمات کو سنکر جیسے کہ ھم اکثر اپنے مسلمان ھموطنوں کي زباني نہیں سنتے ھیں دل سے خوش ھوتے ھیں جو نظایر سید احمد خاں بہادر نے قایم کي ھی وہ صرف اُنکے ھم مذھبوں کي ھی پیروي کے لایق نہیں ھی بلکہ ھندوؤں کي پیروي کے بھي لایق ھی اور ھم یقین کرتے ھیں کہ اُسکي کثرت سے پیروي کي جاویگي - قبل اس سے کہ ھم اپني تحریر کو ختم کریں ایک بات ایسي ھی جس کو ھم یہاں ظاھر کرنا چاھتے ھیں یعني آنریبل سید احمد خاں بہادر کو جھوتي خبروں کے سننے سے انڈین ایسوسي ایشن کي بناوت کي نسبت بالطبع دھوکا ھوگیا — جو لوگ اس ایسوسي ایشن سے خصومت رکھتے ھیں وہ ھمیشہ اس بات کے مشہور کرنے کے واسطے کوشش کرتے ھیں کہ اُس میں سب سے زیادہ بنگالي شریک ھیں — لیکن اصل حقیقت یہہ ھی کہ قریب سو ممبروں میں سے صرف گیارہ بنگالي ھیں - پس تنگ دل اور خلاف واقع نکتہ چیني کرنے والوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاھیئے *

ممبران انڈین ایسوسي ایشن لاھور کي جانب سے مبلغ ایک ھزار تین سو آسي روپیہ جس میں بہت بڑي رقم تعدادي پانسو روپیہ کي عطیہ جناب سردار دیال سنگھہ بہادر مجیٹھیہ پریسیڈنٹ ایسوسي ایشن کي شامل تھي بطریق دعوت سید صاحب کے پیشکش کي گئي اور اُمید ھی کہ یہہ رقم پوري پندرہ سو روپیہ کي ھو جاویگي *

بعد اس کے انجمن اسلامیہ لاھور کي جانب سے ایک اڈریس سید صاحب کي خدمت میں پیش ھوا یہہ اڈریس بہت طولاني تھا اور باوجودیکہ غل بھي ھورھا تھا اور لوگوں کے آنے اور اُوپر کے مکان میں چڑھنے اور جگہہ نملنے کے سبب دوسري طرف جانے کے قصد سے ھال گونج رھا تھا اُس اڈریس کو جناب خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب نے نہایت خوبي سے پڑھا - غنیمت ھی کہ جو لوگ قریب تھے اُنھوں

نے اُس کو سنا وہ اڈریس اسقدر طولانی تھا کہ اُس کے ختم ہونے کو ایک لکچر کے برابر عرصہ لگ گیا *

بعد ختم ہونے کے وہ اڈریس سید صاحب کو نذر کیا گیا سید صاحب نے نہایت احسانمندی سے اُس کو لیا اور جواب دینے کو کھڑے ہوئے اور جہاں تک اُن کی طاقت میں تھا اُنہوں نے بلند آواز سے اُس کا جواب دیا - سید صاحب نے اسقدر پکارکر اُس کا جواب دیا تھا کہ اُن کی آواز اور دماغ پر اُس کا تکان ظاهر ہوتا تھا - حقیقت میں اسقدر پکار کر بولنے سے سید صاحب کو تکلیف ہوئی اور اُن کی طبیعت میں اضمحلال آگیا تھا - مذکورہ بالا اڈریس اور اُس کا جواب ذیل میں مندرج هی *

# اڈریس از جانب انجمن اسلامیہ لاہور

## عالی جناب

## حضرت سیدنا و مولانا آنریبل مولوی سید احمد خاں صاحب بہادر سی ایس آئی عارف جنگ

## جوادالدولہ دام مجدکم

آج وہ دن هی کہ تمام بلاد ہندوستان شہر لاہور کو مبارکباد دیں کیونکہ اُن کا حامی تہذیب شہر مذکور میں وارد هی اور فخر هی همارا کہ اس کے کار ناموں کی کامیابی پر اُسے مبارکباد دے رهے هیں *

اے حامی قوم ! - آپ کے خاندانی احسان هر طبقہ ملک پر برابر چلے آتے هین - آپکے نانا نواب دبیرالدولہ بہادر مرحوم جو فنون ریاضی - حکمت طبعی اور علم هیئت کی مہارت سے اپنا نظیر نہ رکھتے تھے همیشہ قوم کو تعلیم علوم سے فیض پہونچاتے رهے عین جوانی جس میں دنیا کے لوگ ترقی مراتب کی فکروں یا عیش و طرب کے فقروں میں وقت گذارتے هیں — اُس میں آپ اور آپ کے برادر مغفور قوانین سرکاری کو مرتب و منضبط کرکے قوم کی ترقی مناصب کے لیئے بلند سیڑھی تیار کرتے تھے *

ساتھہ اس کے ایک اخبار بھی جاری کیا تھا - اُسوقت اُردو تحریر نثر کے لحاظ سے گھٹنوں چلتی تھی - اخبار مذکور سے ملک کی زبان کو

قوت داوں کو تفریح حاصل ہوئي اور اُس کے قانوني مباحثوں نے ضرورت مندوں کو گرانبہا سرمایہ دیا *

اسي عالم میں تواریخ ہند کي مختلف کتابوں سے اور کہن سال بزرگوں کي زبانوں سے نکتہ نکتہ اور بات بات چنکر آثارالصنادید لکھے جوکہ دھلي کي عمارات اور اهل دهلي کے قدیم و جدید حالات کے لیئے عمدہ مورخ هوئے *

انھي دنوں میں کئي رسالے علم ریاضي میں ایشیائي طرز پر لکھے - ان میں بعض آلات جرثقیل اور پرکار متناسبہ وغیرہ کا بیان تھا جن سے اس ملک کے لوگ کم واقف تھے *

اس سلسلہ میں اُس تصنیف کو نہ بھولنا چاهیئے کہ غدر سنہ ۱۸۵۷ ع کے بعد آپنے ایک رسالہ کے قالب میں اسباب بغاوت ہند کو گورنمنٹ پر ظاهر کیا اور جہاد کي تحقیق میں ثابت کردیا کہ جو اصلي اور خالص اسلام هی اُس کا اصل اصول اطاعت اور فرماں برداري اور خدمت گذاري اپنے بادشاہ کي هی *

اس شکریہ کے اظہار سے هم کسیطرح خاموش نہیں رہ سکتے کہ جب آپنے دیکھا کہ زمانہ اپني رفتار بدلتا چلا جاتا هی اور مسلمان پیچھے رهے جاتے هیں تو اُن کے بڑهانے کے لیئے کیا کیا عمدہ کامیں تیار کیں - پہلے علیگڈہ میں ایک سوسئیٹي قایم کي اور اُس میں بہت سي کتابیں فن تاریخ - علم فلاحت - فنون ریاضي وغیرہ وغیرہ اور بعض رپورٹوں کے ترجمے کیئے - کتب مذکورہ کو اهل نظر نے دیکھا لیکن قوم کي حالت کچھہ اور تھي - عام لوگ جو بکاولي اور فسانۂ عجایب سے دل بہلا رهے تھے ادھر متوجهہ نہ هوئے - اسیواسطے فواید اُن کے کاغذوں میں ملفوف رهے اور یہہ نہایت مایوسي اور افسوس کي حالت تھي *

آپنے وقت کو دیکھہ کر ایک اخبار جاري کیا جو اپني دو زبانوں سے انگریزي اور دیسي قوموں کے درمیان میں ترجمان هی اخبار مذکور ایک ابر رحمت هوکر اُٹھا اور مضامین ملکي - اخلاقي - علمي اصلاح قومي کا مینھہ برسا دیا - اُس سے دماغ شاداب - مکدر دل صاف اور آنکھیں روشن هوگئیں - آپنے اس کي عمدہ طرز تحریر سے سکھا دیا کہ ایک قومي اخبار کو کیسا هونا چاهیئے - وہ کیونکر اپنے بادشاہ کا مشهور خیر اندیش هوسکتا

هی اور حقیقي اور نیک نیت رعایا کیونکر اپنے بادشاہ سے عرض حال کرکے کچھہ لے سکتي هی - کیسي طرز گفتار اُسے مشورہ اور مصاحبت کے درجه پر عزت دیتي هی اور کب اس کي گفتگو حد ادب سے بڑھکر رتبه سے گرا دیتي هی اس مقام پر یاد آتا هی همیں تہذیب‌الاخلاق — وہ مرحوم دو دفعه ملک عدم سے آیا مگر قوم کي بے توجهي سے پھر نقل مکان کرگیا جب دلسوزي نے دیکھا که ایک دل کي گرمجوشي تہذیب قوم کي انجن کو نہیں گرما سکتي اور جسقدر همت و حوصله کے خیالات یہاں تحصیل انگریزي سے حاصل هوتے هیں وہ منزل مقصود کو پهونچانے والے نہیں تو تجویز کیا که بہت سے دل تیار کرنے چاهیئیں جن میں گرمجوشي کا مادہ قوي هو — آپ نے ولایت کے سفر سے اس کا راسته نکالا وہ نہایت سیدها اور پاس کا راسته نکلا — اکثر کوته اندیشوں کے خیالات اِس جہاز کے لیئے باد مخالف هوئے مگر آپ نے خود کمر همت کو چست کیا دونوں فرزندوں کو تعویذ کي طرح بازوں پر لیا — دو اور شریف زادوں کي سرپرستي کا ذمه لیا اور توکل بخدا روانه هوئے - نیت کي برکت تهي که همت کا کارواں جس طرح گیا تها اُسي طرح صحیح سلامت کامیابي کي متاع لے کر پهرا اور تمام قوم کے لیئے رسته کي داغ بیل ڈالتا آیا اب میدان صاف اور سمندر پایاب هی اسوقت پانچ شہسوار مدرسة‌العلوم کے ولایت میں میدان تحصیل پر گهوڑے دوڑاتے پهرتے هیں - ولایت میں بهي آپ خالي نہیں بیٹهے — وهاں کے کتب خانوں کو تجسس کي نگاہ سے دیکها اور قدیم و جدید کتابوں سے عمدہ اور کارآمد مطالب نکالکر لائے جو یہاں حاصل هونے نامکن تهے بعض کتابیں وهیں لکهیں اور اسلام کي اصلیت پر جو پردہ تها اُسے اس خوبصورتي سے اُٹهایا که اکثر صاحبان فرنگ اُسکي خوبیوں کے گرویدہ هوکر همدردي پر آمادہ هوگئے اور اکثروں نے کتابیں لکهیں آپ بہت کتابیں علوم و فنون کي وهاں سے لائے جس کا حال بهي همیں معلوم نه تها *

• بعض اهل یورپ کي عمدہ تصنیفیں اسلام کے متعلق لائے که هندوستان نے اُنهیں شوق کے هاتهوں پر لیا اور دیسي زبان میں ترجمه کیا که اُن سے روشن دماغ لوگوں نے عقیدوں کو روشن کیا *

آپ نے دیکها که یهه کچے کوئلے اس آگ سے بهي دهکتے نہیں تب

علیگڈھ میں ایک ابتدائی مدرسہ کی بنیاد ڈالی اور اپنے چست انتظام اور درست تدبیروں سے اس درجہ پر پہونچایا کہ آج وہ کالج ہی اور ایک برگزیدہ اور نامور کالج ہی *

جسوقت یہہ مدرسہ قایم ہوا تھا تو عام لوگوں نے یہی سمجھا تھا کہ اس میں حنفی فرقے تعلیم پائینگے لیکن آپ نے سب کو سمجھا دیا کہ سچے اسلام کی خیر خواہی فقط مسلمانوں میں یا اُنکے ایک فرقہ میں محبوس نہیں — کل اولاد آدم مختلف رنگ — مختلف مذہب مختلف وطن شہر میں ہوں یا گاؤں میں جنگل میں یا پہاڑوں میں یا دریا اور سمندر کے کناروں میں — بلکہ جو گمنامی کے جزیروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں وہ سب کا فیض پہونچانے والا ہی — سب اُسکی قوم اور سب اُسکے بھائی ہیں — آپ نے اس کے فوائد کو ایسا عام کیا کہ سنی شیعہ اور ہندو بھائی سب اُسی گھاٹ سے تعلیم و تہذیب کا پانی پیتے ہیں — پرہیزگار مولوی پارسا پنڈت موجود ہیں — جب نماز کا وقت ہوتا ہی سنی اپنی نماز — شیعہ اپنی نماز پڑھتے ہیں اور نماز جماعت ادا کرتے ہیں ہندو اپنے وقت پر گیان دھیان کے ساتھہ پوجا پاٹ کرتے ہیں *

کالج کی حیثیت حال نے فقط آٹھہ برس کی عمر میں ایسا اعتبار اور بزرگی دکھائی کہ صاحب عالی مراتب — فاضل جلیل مناصب ڈاکٹر ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر صاحب نے اسے ملاحظہ فرمایا اور اپنی رپورٹ تعلیم میں لکھا کہ یہہ مدرسہ ہندوستان کے کالجوں میں اول درجہ کا کالج ہی یونیورسٹی کلکتہ نے اُسے اس فخر کا تمغہ دیا کہ اضلاع نواح کے لیئے ایف اے تک کے طلباء وہیں آکر امتحان دے سکتے وہیں — ہائی کورٹ نے اجازت دی کہ ہائی کورٹ کی پلیڈری کے لیئے طالب علم تیار کرسکتا ہی *

مدرسہ اور بورڈنگ ہوس کی عالیشان عمارتیں اور اُسکے متعلق مکانات و لوازمات ضروری جس برجستگی اور خوشنمائی کے ساتھہ آپ نے تعمیر فرمایا ہی وہ ہماری تعریفوں سے بہت بلند ہیں — ڈاکٹر موصوف نے خود تحریر فرمایا ہی کہ کیمبرج اور آکسفورڈ کے مکانات بھی ان کی خوبیوں کو نہیں پہنچتے — سب سے بڑی مہم انکی تعمیر کے لیئے روپیہ فراہم کرنا تھا جو کچھہ ہوا آپ کی عالی ہمت سے ہوا اور فکر کی

جگهه هی که ابهي بهت کام باقي هی — کریم و کارساز قوم کو همت دے اور اِس مهم کا سرانجام کرے *

جب آپ نے دیکها که همارے لڑکے ولایت مین جاکر امتحان سول سروس مین کم کامیاب هوتے هین تو اس کے اسباب و بواعث پر غور کرکے کالج مین ایک جماعت کي تجویز کي — اس مین سول سروس کے اُمیدوار اُن مراتب کي تکمیل کرینگے جن مین وهاں امتحان دینا هوگا اُس کے لیئے سول سروس فنڈ قرار دیا اور روپیه فراهم کرنے پر قوم کو آماده کیا —

آپ نے قوم کو فقط تعلیم و تهذیب هي سے شکر گذار نهین کیا بلکه جب آپ قانوني کونسل کے ممبر هوئے اُسوقت بهي قوم کي یاد کو نهین بهولے ان کے آرام و آسایش کے لیئے بینظیر اور عمده مطالب نکالتے رهے — همین یاد نهین که آجتک کسي ممبر نے گورنمنٹ کي خیر اندیشي اور قوم کي همدردي مین ایسي نکته یابي اور عرقریزي کي هو — ٹیکے کا قانون پاس کراکر همارے هزاروں بچوں کي جانین بچالین — قاضیوں کا ایکٹ منظور کروایا — وقف خانداني اهل اسلام کا مسوده تجویز کیا — تمام اهل ریاست اور اهل دول نے جو عقل دوراندیش رکهتے هین اُسے دل سے پسند کیا اور شکریه کے ساتهه تسلیم کیا که آپ قوم کے حامي خاندانوں کے محافظ اور اُنکي عظمت و اعزاز کي بنیاد کو قایم رکهنے والے هین *

آپنے اپنے کلاموں اور نیک کاموں سے — محنت روحاني و جسماني مصارف مالي — صرف اوقات — ارتکاب خطرات اور برداشت مکروهات سے همین سکها دیا که قومي همدردي اور ملکي اتحاد کا حق اس طرح ادا کیا کرتے هین *

آپ نے اس مسئله کو اس طرح پهیلایا هی که ایک عالم دلونپر چها گیا هی اور آپ کي برکات انفاس سے اُمید هی که یهه نور جلدي اندهیرے کو اوجالا کردیگا *

اے حامي قوم جب هم زمانه کي حالت پر غور سے دیکهتے هین تو عقل حیران هوتي هی که ملک کي یهه شکسته حالي — قوم کي یهه بدحالي — باوجود اسکے انهي مین سے ایک شخص پیدا هوجاے جو ایسے

خیالات اور ایسے اعمال کا موجد اور آفریدگار هو یهه فقط شان الهي هی
اِس شفقت کا شکریه هم کسیطرح نهیں ادا کرسکتے که آپ کي عمده
تدبیروں اور نیک تجویزوں کے روکنے میں هزاروں سدراه پیدا هوئے —
زباني باتوں اور تحریري باتوں سے تضحیک بلکه تکفیر تک نوبت
پهنچائي لیکن آپ نے فقط هماري بهلائي اور قوم کي نیک خواهي کے
جوش میں ایک بات کي پرواه نه کي — پهاڑ کي ثابت قدمي سے
مستقل رهے اور دریا کے بهاؤ سے اپنے رسته پر چلتے رهے — وه گهاس پهوس
تهے که بہ گئے اور بهے چلے جاتے هیں *

سنه ۱۸۷۳ ع میں علم و شایستگي کا نوروز هوا تها که آپ نے اپنے
قدوم سے اس ملک کو برکت بخشي تهي دس برس کے بعد پهر اُس عهد
نے اعاده کیا هی — اے خدا همیں سال بسال یهه عید نصیب کر اور
همارے حامي قوم کو صحت کي سلامتي — تن کي توانائي سے عمر دراز
روزي کر — این دعا از من و از روح آمین آمین باد *

نواب عبدالمجید خاں
آنریري اسسٹنٹ کمشنر لاهور

## سید صاحب کا جواب

جناب صدر انجمن اور ممبران مجلس اسلامیه لاهور-

مجھکو اس حیثیت سے که میں بهي ایک مسلمان هوں اپنے بهائي
مسلمانوں کي انجمن کي طرف سے آج اس اڈریس کے پیش هونے سے جو
عزت اور افتخار حاصل هوا اُسکو بیان نهیں کرسکتا بجز اس کے که میں
آپ سب ممبروں اور پریسیڈنٹ کا شکریه ادا کروں اورکچهه نهیں کرسکتا
مگرافسوس هی که میري زبان اُس شکریه کے ادا کرنےمیں بهي قاصر هی آپنے
اپني اڈریس میں میري پچهلي تصنیفات کا کچهه ذکر کیا هی وه میري
تصنیفات اس سے زیاده کچهه رتبه نهیں رکهتي تهیں جو ایک طالب علم
اپنے زمانه طالب علمي میں اپنے کچے علم اور کچي زبان میں کچهه
لکهتا هی لیکن آپنے اُس کي بهي قدر کي میں اُس کا بهت شکر گذار
هوں هاں اُن تصانیف میں ایک ایسي کتاب کا ذکر هوا هی جس کي
نسبت بالتخصیص کچهه کہنا چاهتا هوں وه کتاب آثارالصنادید هی جس

میں دلی کی پرانی عمارات کا عالیشان مکانات کا اور اُن کے کتبوں کا ذکر
ہی یہہ وہ یادگاریں ہیں جو ہمارے بزرگوں نے بنائی تھیں جن سے اُن
کی شان و شوکت ظاہر ہوتی تھی مگر اس زمانہ میں وہ سب افسوس
اور حسرت کی نگاہوں سے دیکھنے کے لایق ہیں کہ ہم لوگ ایسے نا خلف
ہوئے کہ اُن کو قایم نرکھہ سکے اور اُن کو مٹا دیا مجھے اُمید ہی کہ مسلمان
اپنے بزرگوں کے اُن ٹوٹے پھوٹے کھنڈروں کو دیکھینگے اور روئینگے کہ اُس
دارالسلطنت میں جہاں سالہا سال مسلمانوں نے شاہنشاہی کی وہاں
مسلمانوں کے پاس حسرت اور افسوس کے سوا اور کچھہ باقی نہیں تمام
خانوادے برباد ہوگئے اب وہاں بجز کہنہ دیوار ہاے لمیدہ و استخوانہاے
زیر زمین بوسیدہ اور کچھہ نہیں ہی یہہ سچ ہی کہ زمانہ کے انقلاب سے یہہ
سب چیزیں ہوجاتی ہیں مگر ہماری قوم کے لوگ اگر اُس کو توجہہ
سے پڑھینگے تو اُس سے عبرت پکڑینگے اگر اسقدر بھی ہوگا تو میں سمجھونگا
کہ میری محنت وصول ہوئی اپنے اُس رسالہ کا بھی ذکر کیا ہی جو غدر
کے حالات پر میں نے لکھا تھا اس سبب سے کہ میں بھی ہندوستان کا
باشندہ ہوں میں نے خیال کیا تھا کہ جو غلط خیال ہمارے حاکموں
کے دلوں میں اُس خراب زمانہ کی نسبت جم گئے تھے اُن کو مٹاؤں
اور سچے واقعات ظاہر کروں گورنمنٹ کی خیر خواہی اسی میں
ہی کہ سچے واقعات ظاہر کیئے جاویں - جہاد کا مسئلہ جو مینے
لکھا اُس کو بھی میں نے اپنے خدا کا فرض ادا کرنا اپنے پر فرض سمجھکر
لکھا تھا میرے عقیدہ میں مذہب اسلام دنیا بازی اور فریب کا وسیلہ یا
لوٹیرےپن کا حیلہ نہیں ہی اُس کا سچا مسئلہ یہہ ہی کہ اپنے حاکم کے
جس کی امن میں رہتے ہیں اور امن میں زندگی بسر کرتے ہیں اُسکے
سچے خیر خواہ رہیں میری راے میں یہہ اصول مذہب اسلام کا ہی
گو میرے کسی نا اہل ہندوستانی یا میرے کسی نا واقف یورپین دوست
کو اُس سے مخالفت ہو ( چیرز ) میرے سفر انگلستان کا جو کچھہ آپنے
ذکر کیا اُس کے متعلق میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ ملکوں کا دیکھنا
خاصکر ایسے ملکوں کا جہاں سے روشنی پھیلتی ہی جو تہذیب کے گھر
ہیں انسان کے واسطے خود اور جس ملک میں وہ رہتا ہی اُس ملک
کے واسطے بھی مفید ہی ( چیرز ) ہملوگ جو گورنمنٹ انگلشیہ کے

سایہ میں آباد ھیں اُن کو اُس وقت تک ترقی نہیں ہوسکتی جبتک ھم انگلش نیشن کے عادات اور حالات سے خوب واقف نہوں اسی خیال سے میں نے ولایت کا سفر اختیار کیا تھا اور اس غرض سے کہ اور مربیوں کو اپنی اولاد کے بھیجنے کی ترغیب ھو اپنے لڑکوں کو بھی ساتھہ لیگیا تھا خدا کا شکر ھی کہ جو کچھہ میں نے خیال کیا تھا اُس کا نتیجہ اچھا ھوا اس وقت لندن میں ستائیس اٹھائیس مسلمان تعلیم پاتے ھیں اور اُمید ھی کہ یہہ جماعت روز بروز بڑھتی جائیگی مسلمانوں میں انگلستان جانے کی نسبت جو تعصبات مذھبی تھے وہ اب نہیں رھے ھیں یا بہت کم ھوگئے ھیں – جو لوگ لڑکوں کو بلحاظ اُن کے چال چلن کے یورپ بھیجنے سے ڈرتے ھیں یا جو لوگ ھندوستانیوں کو ڈراتے ھیں میں اُن کی راے سے متفق نہیں ھوں بلکہ میں اُن کو ھندوستانیوں کا خیر خواہ یا دوست نہیں سمجھتا ھوں مدرسۃالعلوم جن ضرورتوں سے قایم ھوا اُس کو آپ خوب جانتے ھیں اور ابھی ایک اڈریس کے جواب میں میں اُس کا بیان کرچکا ھوں اب دوبارہ اُس کے اسباب بیان کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا مگر ایک بات اپنی قوم اور ھموطن بھائیوں بلکہ سب سے کہتا ھوں کہ جس قدر آپ نے اُس کی قدر کی ھی اور جیسے نیک خیال اُس کی نسبت ظاھر کیئے ھیں وہ بڑی قدر کے قابل ھیں مگر باوجود ان خوبیوں کے وہ ابھی تک ناتمام ھی جب تک وہ پورا نہولے اور اس قدر سرمایہ نہو جاوے جو تمام مصارف کو کافی ھو اور تمام ترقی کے وہ سامان اُس میں موجود نہوجائیں جس کے لیئے وہ بنایا گیا ھی تب تک وہ ادھورا ھی جب وہ پورا تیار ھو جاویگا تب وہ اُس قدر مفید ھوگا جیسا کہ آپنے خیال کیا ھی پس ھم سب کو لازم ھی کہ اُس کے پورا ھونے کی خدا سے التجا اور اپنی جانب سے اُس کی تکمیل کے لیئے کوشش کریں —— سول سروس فنڈ کا بھی آپنے ذکر کیا ھی یہہ ایک ایسا امر ھی جس پر مسلمانوں کو زیادہ توجہہ کرنی چاھیئے ھمکو بہت خوشی اور بڑا افتخار ھی کہ ھمارے ھندو بھائیوں نے اُس میں بہت کچھہ کوشش کی ھی اُن میں سے بہت سے لوگ اپنا روپیہ صرف کرکے سول سروس میں شامل ھونیکو ولایت گئے ھیں اور بہت اپنے دوستوں کی مدد سے جسکا نتیجہ یہہ ھوا کہ اسوقت ایک درجن ھمارے ھموطن

هندو بھائي سول سروس کے ممبر ھیں اور ضلع کے افسر اعلی اور اُس سے بڑھکر سشن جج کے منصب اعلی پر ممتاز ھیں کوئي شک نہیں ھی جبتک کوئي قوم اپنے ملک کي حکومت میں شریک نہو تب تک وہ پوري عزت نہیں حاصل کرسکتي هندؤں کي یہه کوشش بہت تعریف کے قابل ھی مگر اُنکو یہه نہ خیال کرنا چاھیئے کہ اُنھوں نے پورا کام کرلیا اُنکو بھي ابھي اور کوشش کرني چاھیئے جس سے بہت سے لوگ ھمارے ملک کے ملکي انتظامي کاموں کے ممبر ھوجائیں چند دھوکے یا سوانگ کے سویلین جو هندوستان میں مقرر کیئے گئے ھیں اُن سے ملک کو عزت یا ترقي نہیں حاصل ھوسکتي میں قبول کرتا ھوں کہ ھمارے ملک کي ایسي حالت ھی کہ اگر گورنمنت کسي قسم کے عہدے هندوستانیوں کے لیئے تجویز کرے اور وہ کیسے ھي مناسب یا نا مناسب ھوں اُنکے اختیار کرنیکو بہت لوگ مل جاوینگے کیونکہ اُنکو ضرورت اور حاجت نے مجبور کر رکھا ھی لیکن اگر ھمارے ملک کے لوگ ایسے جوان مرد اور صابر ھوتے کہ گو وہ کیسي ھي مشکلوں میں پھنسے ھوئے ھوتے اور بھوکوں کے مارے مرتے ھي ھوتے اُسوقت بھي اگر اندین' سول سروس جو هندوستان میں مقرر ھوئي ھی اُس کے قبول کرنے سے انکار کرتے تو البتہ میں سمجھتا کہ قوم عالي حوصلہ ھی یہہ بھي میں جانتا ھوں کہ یہہ بات کہني آسان ھی مگر کرني بہت مشکل ھی — اے دوستوں کوئي عہدہ گو کہ وہ کیساھي ذلیل ھو اختیار کرنا کچھہ زیادہ ذلت کي بات نہیں ھی بڑي ذلت ایسے عہدہ کے اختیار کرنے میں ھی جس میں اُس عہدہ کے مناسب یا اپنے ھمسر عہدہ داروں کي مانند اُس میں عزت نہو – اور یہہ بات اُسوقت تک حاصل نہیں ھونیکي جب تک ھم خود ولایت جاکر اور عزت سے امتحان پاس کرکر سول‌سروس کے عہدے نہ حاصل کرینگے ( چیرز ) میري کونسل کي خدمتوں کا جو آپ نے ذکر کیا اُس سے میں بہت خوش ھوں کہ آپنے میري خدمتوں کي قدر کي آپ کي اس ایڈریس میں کسیقدر اُس اختلاف کا بھي ذکر ھی جو ھمارے مسلمان بھائیوں نے نہ کہ هندوؤں نے ان نیک کوششوں میں کي آپ کو خیال کرنا چاھیئے کہ اگر ھماري قوم کي ایسي حالت نہوتي تو ھمکو ایسي کوشش کرنیکي کیا ضرورت ھوتي مجھکو عیسائي – هندو – جولاھا – چمار سبکے

سامنے اپني ذليل قوم کي بھلائي کے واسطے کيوں ھاتھہ پھيلانا پڑتا مجھکو اُس مخالفت کي کچھہ پرواہ نہيں ھی جسکا اندازہ ميں نے پہلے ھي کرليا تھا اور نہ اسکي پرواہ کرني چاھيئے مجھکو اُس مخالفت سے کچھہ افسوس نہيں ھی بلکہ ميں اُس مخالفت سے بہت خوش ھوں يہہ خوشي اسليئے ھی کہ ميں نے يہہ کوشش دين ميں يا دنيا ميں کسي صلہ پانے کي اُميد پر نہيں کي ھی' ميرا قدرتي جوش اسکا مقتضي تھا کہ ميں اپني قوم کي بھلائي کے ليئے کوشش کروں جوں جوں لوگ گالياں ديتے ھيں جوں جوں تکليف ديتے ھيں جوں جوں برا کہتے ھيں ميرا جوش بڑھتا جاتا ھی اور ميں سمجھتا ھوں کہ وہ نہيں سمجھتے ( بہت زور سے چيرز ) *

اسي مجلس ميں خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب نے انجمن اسلاميہ اور احباب لاھور کي جانب سے زردعوت پيش کيا جو اسوقت تک پورا وصول نہيں ھوگيا تھا اور جسکي تعداد وصولي اسوقت تک دو ھزار چوھتر روپيہ تک پہونچ گئي ھی *

اس کارروائي کے ختم ھونے پر لوگوں نے سمجھا تھا کہ ايڈريسوں کے پيش ھونيکا سلسلہ اب ختم ھوگيا مگر دفعتاً اُسي مجمع ميں سے چند لوگ کھڑے ھوگئے اور بآواز بلند پکارے کہ ھم لوگ انجمن اسلاميہ گجرات کي طرف سے بطور ڈيپوٹيشن کے سيد صاحب کي خدمت ميں حاضر ھوئے ھيں اور اُنکي طرف سے ايک ايڈريس سيد صاحب کي خدمت ميں پيش کرنے کو لائے ھيں ھمکو اُسکے پيش کرنے کي اجازت دي جاوے - يہہ بزرگ مولوي غلام' محمد صاحب — شيخ محبوب علي صاحب - شيخ غلام حيدر صاحب - شيخ فضل کريم صاحب - شيخ عبدالقادر صاحب تھے - اس کے سننے سے سيد صاحب کو حيرت ھوئي کيونکہ اس کا نہ اُن کو اور نہ کسي آؤر کو خيال تھا سيد صاحب نے نہايت احسانمندي سے اجازت دي — شيخ محبوب علي صاحب نے اُس اڈريس کو نہايت خوبي اور ايسي بلند آواز سے پڑھا کہ جو شور ھال ميں ھورھا تھا وہ بھي دب گيا — اڈريس کا مضمون بھي نہايت عمدہ تھا اور ھر لفظ سے پايا جاتا تھا کہ جو اُنکے دلميں تھا اور سيد صاحب کے کاموں سے جو اثر اُن کے دلميں ھوا تھا وھي اُنھوں نے لکھا تھا -

شیخ محبوب علي صاحب نے پڑھنے کے بعد اُس ایڈریس کو گجرات کے بنے ہوئے کوفتکاري کے نہایت خوبصورت بکس میں رکھہ کر سید صاحب کي نذر کي *

هم دیکھتے تھے کہ سید صاحب کي طبیعت پر زیادہ پکار کر بولنے سے کسقدر اضمحلال هی وہ کس مساکر اُسکا جواب دینے کو کھڑے ہوئے اور بہت مختصر مگر دلچسپ اُسکا جواب دیا - سید صاحب کہتے تھے کہ وہ ایڈریس بہت طولاني اور مفصل جواب دینے کے لایق تھي اگر وہ سب سے اول پیش هوتي تو تمام وقت اُسیکے جواب میں گذر جاتا — مذکورہ بالا ایڈریس اور اُسکا جواب ذیل میں مندرج هی *

# ایڈریس انجمن اسلامیہ گجرات

## بعالي خدمت آنریبل جناب مولوي سید احمد خاں
## صاحب بهادر سي ایس آئي فخر اسلام
## حامي قوم باني مدرسةالعلوم علیگڈہ

هم ممبران انجمن اسلامیہ گجرات کل ممبران انجمن کي طرف سے نیابتاً خدمت اقدس میں نہایت عجز و انکسار سے اس ایڈریس کے پیش کرنے کي جرأت کرتے هیں - انجمن آپکي اُن تمام کوششوں کا جو آپ همیشہ قوم کي اصلاح و بہبودي کے لیئے فرماتے هیں تہ دل سے شکریہ ادا کرتي هی هم خداوند کریم کا هزار هزار شکر بجا لاتے هیں جس نے ایسے وقت میں جبکہ قوم کي ناؤ ادبار کے بھنور میں پھنسي ہوئي تھي - علم سے نا آشنا تھي - تعصب کے دریا میں غرقاب تھي - آپ جیسے ناخدا کو اس کشتي کے گرداب سے نکالنے اور اهل کشتي کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیئے پیدا کیا — آپکي اُن مساعي جمیلہ نے هماري مردہ قوم میں زیندہدلیتي کي ایک نئي جان ڈالدي - مدت سے مہذب قومیں همکو نیم وحشي اور نامہذب کہتي تهیں اور هم اُن کے ایسے الفاظ پر کچھہ توجہہ نکرتے تھے — اب هم سمجھنے لگے هیں کہ هم کس حالت ابتر میں پڑے تھے اور اُس سے نکلنے کے کیا وسائل هیں - آپ نے نہ صرف وہ وسائل زباني بتائے بلکہ نہایت احسن طور پر مہیا بھي کردیئے محمدن اینگلو اوریئینٹل کالج علیگڈہ آپ نے ایسا عالیشان دارالعلوم

بنادیا جسکو قوم کے لیئے تمام ترقیوں کي بنا اور تمام کمالات کي بنیاد تصور کرنا چاهیئے بالتخصیص هم آپکي اُن مساعي جمیله کا ذکر کرنا بهي نهایت ضروري سمجهتے هیں جو مذهب اسلام کے حقایق و معارف کے ظاهر کرنے میں دکهلائے هیں - هم یهه بات بهول نهیں سکتے که هماري قوم جو حقیقت میں مختلف النسل قوموں کا مجموعه هی صرف مذهب اسلام کے هي رشته سے ایک قوم کہلاتي هی - مذهب اسلام کے هي ذریعه سے مسلمانوں نے نهایت اعلی درجه کي ترقي حاصل کي تهي اور اب اپني بدبختي اور نالایقي کے سبب سے مذهب اسلام کو ایک ایسي چیز بنا دیا هی جو بلا مبالغه هماري تمام خرابیوں کي جڑ اور تمام بدیوں کي بنیاد کہا جاسکتا هی - مگر آپ نے اپني کمال تحقیق سے دنیا پر یهه بات روشن کردي که اسلام هي ایک ایسا مذهب هی جو علوم کي روشني کا خوب مقابله کرسکتا هی — اگر نظر تحقیق سے دیکها جاوے تو علم سے — عقل سے — فطرت سے — تجربه سے اور هر طرح سے سچا هي سچا هی — اس بات میں کچهه شک نهیں که همارے تمام تنزل و بربادي کا اصلي سبب صرف یهي تها که همنے اپني نا سمجهي سے مذهب و معاشرت کو جو بالکل اور بالاستقلال علحدہ علحدہ شے هیں ایسا خلط ملط کردیا تها که اُن میں کوئي تمیز باقي نرهي — اور ایک سے نکلنا بغیر دوسرے سے خارج هونے کے محض نا ممکن هوگیا جس سے که ترقي معاشرت کا رسته بالکل مسدود هوگیا — اب یهه عقده امتیاز صدها برس کے بعد آپ نے هي حل کر دکهلایا که جس سے همنے مذهب و معاشرت کو جدا جدا سمجها — اور حدیث " انتم اعلم " کي رمز کے سمجهنے کے آپ هي مصداق هوئے اور اسلام کے دریا کو اپنے اصلي بهاؤ پر لانے اور قوم کو اُسي عروج و ترقي کے مدارج پر پهنچانے کي کوشش کي هی همارا شهر ایک چهوٹا سا شهر هی — اور بلحاظ علم و فضل کے اس قابل نهیں هی که آپکي بیش بها قومي خدمات کي پورے طور سے قدر کرسکے یهه صرف آپ کي کوشش اور اسلام کي برکت هی جو نور اسلام رفته رفته هر چهوٹے بڑے شهر میں آفتاب کي روشني کي طرح پهیلتا جاتا هی — آخر میں هم اس ایڈریس کو اس دعا پر ختم کرتے هیں که خدا تعالی آپ جیسے هادي حقیقت حامي قوم

کا سایہ همارے سروں پر دیر تک قایم رکھے تاکہ نور اسلام آپ کي بدولت ملکوں — جنگلوں اور پہاڑوں میں پھیلے - آمین ثم آمین *

شیخ غلام محمد سکرتري - شیخ فضل کریم اسسٹنٹ سکرتري - شیخ غلام حیدر ممبر - ماسٹر محمد عبدالعزیز ممبر - شیخ میراں بخش — چراغ دین — نور احمد — شیخ محبوب علي *

## سید صاحب کا جواب

اے بزرگان و برادران ساکنان گجرات —

آپ نے جو اس دور دراز مقام سے سفر کرکے یہاں تشریف لانے کي تکلیف گوارا کي اور ایک اڈریس مجلس اسلامیہ گجرات کي طرف سے میرے سامنے پیش کي اسکا دلي شکریہ ادا کرتا هوں اسوقت کہ میں نے پنجاب کے مختلف اضلاع میں سفر کیا تو لوگوں نے میري وہ عزت کي جسکے لایق میں نہ تھا مجھکو اُن اڈریسوں سے جو مختلف مقاموں میں مجھکو دي گئیں اور اُن مہربانیوں سے جو هر ایک مقام کے بزرگوں نے میرے ساتھہ کیں بہت فخر حاصل هوا هی مگر میں یقین دلاتا هوں کہ آپ کي اس اڈریس سے جو خوشي مجھے حاصل هوئي هی اور جو عزت اُس کے پیش هونے سے میں اپني سمجھتا هوں وہ اُن سب سے زیادہ هی اور مقاموں میں میرے معزز عالي درجہ دوست موجود تھے اور میں خیال کرتا تھا کہ جو کچھہ اُن مقاموں پر میري عزت کي گئي وہ صرف اُن بزرگوں کي محبت اور عالي حوصلگي کے سبب سے هوئي جنھوں نے ایک شیشہ کے ریزے کو هیرے کے مول پر خریدا لیکن گجرات ایک ایسا مقام هی جس کے کسي شخص سے بھي میں واقف نہیں هوں وهاں کے بزرگوں سے بجز اخوت اسلامي جو بلاشبہہ نہایت مستحکم رشتہ هی اور کسي طرح کا تعلق نہیں رها هی هاں وہ میرے اس وجہہ سے مخدوم هیں کہ میں اپنے تئیں تمام قوم کے خادم هونے کے لایق هونا خدا سے مانگتا هوں — گو گجرات کے بزرگ میري آنکھہ سے دور هوں مگر میرے دل سے دور نہیں پس ایسے شہر سے جس کے ساتھہ ظاهري تعلقات نہیں هیں مجھہ جیسے ناچیز کے لیئے ایک اڈریس کا آنا بلا شبہہ نہایت عزت اور نہایت قدر اور سب اڈریسوں پر ترجیح دینے کے لایق هی بھائیو اس

اڈریس کے سننے سے ایک اور بھي خوشي مجھے ہوئي ہی اور وہ یہہ ہی
کہ آپنے میري ناچیز تحریروں کو ایسا سمجھا ہی کہ جن سے اسلام کي
حقیقي پاکیزگي ظاہر ہوتي ہی بلاشبہہ اسلام ایسا ہي پاک ہی اور
خدا سے اُمید ہی کہ ہمارے دل میں جسقدر کہ ہم اُس کي اصلیت پر
غور کرینگے تو اُسکي پاکیزگي زیادہ منقش ہوتي جاویگي — مدت سے
میں اس خیال میں تھا کہ ہماري قوم کي یہہ حالت ہوگئي ہی
جیسے ایک بند پاني نہ اُس میں اور کسي طرف سے پاني آتا ہی نہ
اُس میں خود حرکت ہی وہ روز بروز میلا اور گدلا ہوتا جاتا ہی مگر
آپ کے تشریف لائے اور اس اڈریس کے پیش کرنے سے یہہ ظاہر ہوتا ہی
کہ مسلمانوں میں اب ایک جوش پیدا ہوگیا ہی اور وہ سمجھنے لگے ہیں
کہ اُن میں کچھہ نقص ہی اب ہر جگھہ سے اسکي صدا آتي ہی کہ ہمکو
کچھہ کرنا چاہیئے یہہ یقین مجھکو آپ ہي کي اڈریس نے دلایا ہی
اس لیئے میں خدا کا اور آپ کا شکر ادا کرتا ہوں ( چیرز ) *

اس کارروائي میں بہت عرصہ گذرا اور ہال میں بسبب ہجوم لوگوں
کے سکوت بھي نہ تھا اور لکچر کا دیا جانا جس کا مضمون بھي طولاني تھا
ناممکن تھا اور اسقدر تکلیف کے بعد سید صاحب کسیطرح اُس کو درستي
سے ادا نہیں کرسکتے تھے اس لیئے سب دوستوں نے سید صاحب کو زیادہ
تکلیف دینا پسند نہ کیا بلکہ خیال کیا کہ زیادہ محنت اُن کے مضر
صحت ہوگي — آپس کي صلاح سے خان بہادر ڈاکٹر رحیم خاں صاحب
آنریري سرجن اپني کرسي پر سے اُٹھے اور کہا کہ ہم لوگ یہہ تجویز
کرتے ہیں کہ سید صاحب نے جو اس وقت اس قدر محنت کي ہی
اور متعدد ایڈریسوں کے بہت زور سے جواب دیئے ہیں وہ ضرور تھک گئے
ہونگے اس امر پر غور کیا جاوے اور اس لیئے میں تحریک کرتا ہوں کہ
اب کار روائي ختم کي جاوے اور کوئي اور تکلیف کسي بیان یا لکچر کي
سید صاحب کو ندي جاوے *

شیخ غلام حسن صاحب اور خان بہادر محمد برکت علي خانصاحب
نے اس تحریک کي تائید کي اور بالاتفاق منظور ہوئي اور جلسہ برخاست
ہوا *

سید صاحب کو آج کے جلسہ کا بغیر لکچر کے ختم ہوجانے کا نہایت

افسوس تھا وہ نہایت شوق سے لاہور سے بڑے شہر میں لکچر دینے کو طیار
ہوئے تھے وہ اس بات سے خوش تھے کہ مسلمانوں کي سوشیل حالت
اور انگریزوں کے ساتھہ برتاؤ پر جو لکچر وہ جالندھر میں دینا چاھتے تھے
اور وھاں ندیا گیا تھا اُس کو لاھور میں دینگے کیونکہ وہ مضمون لاھور سے
بڑے شہر میں زیادہ مفید تھا اور جو دوستانہ برتاؤ مسٹر پارکر صاحب نے
کیا تھا وہ ایک عمدہ نظیر اُس سبجکت کے لیئے ھاتھہ آئي تھی - علاوہ اسکے
اس دس برس کے زمانہ میں جو پنجاب نے تعلیم میں اور ھرقسم کي
باتوں میں ترقي کي ھی اُس کي مبارک بادبي گورنمنٹ پنجاب کو
اور پنجاب کے لوگوں کو دینے والے تھے - مجھے کچھہ شک نہیں ھی کہ
سید صاحب کا ارادہ پنجاب یونیورسٹي کي نسبت بھي بہت کچھہ کہنے کا
اور لوگوں کو اسبات سے آگاہ کرنیکا تھا کہ پنجاب یونیورسٹي کو وہ کسطرح
اپنے لیئے زیادہ فائدہ رساں کرسکتے ھیں - پنجاب سے مراجعت کیوقت
جالندھر کے لکچر میں اُنھوں نے کچھہ اشارہ اُس کي نسبت کہا مگر لاھور
میں اُس پر بہت زیادہ تفصیل سے ضرور گفتگو کرتے - مجھکو بخوبي
معلوم تھا کہ سید صاحب کو لاھور میں لکچر دینے کا کس قدر شوق تھا
اور مجھکو وہ مضامین بھي معلوم تھے جن پر وہ لکچر دیتے - میں یقین
کرتا ھوں کہ اگر پورا لکچر جیسا کہ سید صاحب کے دل میں تھا دیا
جاتا تو تین گھنٹہ سے کم میں ھرگز ختم نہوتا - بھر حال جو ھوا سو ھوا
الخیر فیما وقع *

جو روپیہ کہ برٹش انڈین ایسوسي‌ایشن لاھور نے عطا فرمایا ھی اُس
روپیہ سے مدرسۃالعلوم میں ایک پختہ بورڈنگ ھوس بنانا تجویز ھوا
جسکي پیشاني پر پتھر میں کندہ ھوکر مندرجہ ذیل کتبہ لگایا جاویگا*

## از زر عطیہ

### ممبران ایسو سي ایشن لاھور

کہ بذریعہ جناب سردار دیال سنگھہ بہادر پریسیڈنٹ ایسو سي ایشن
بتاریخ سوم فروري سنہ ۱۸۸۴ ع بہ تقریب دعوت سید احمد خاں بہادر
سي ایس آئي عطا فرمودند *

## تعمیر یافت

جو روپیہ ممبران انجمن اسلامیہ و دیگر احباب لاهور نے عطا فرمایا هی اُس روپیہ سے بهي مدرسۃالعلوم میں ایک پختہ بوردنگ هوس بنانا اور مندرجہ ذیل کتبہ اُس پر لگانا قرار پایا هی *

## از زر عطیہ

### ممبران انجمن اسلامیہ و دیگر احباب لاهور

کہ بذریعہ جناب خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب حامي انجمن مذکور بتاریخ سوم فروري سنہ ۱۸۸۴ ع بہ تقریب دعوت سید احمد خاں بہادر سي ایس آئي عطا فرمودند *

## تعمیر یافت

سید صاحب کا مستقل لکچر اسلام پر تو پہلي فروري کو هوچکا تها جسکو سب سے اخیر لکهنے کا میں نے ارادہ کیا هی مگر بعض دوستوں نے جو یہہ بات چاهتے تهے کہ آج شام کو سید صاحب مذهب اسلام کي دو ایک خاص باتوں پر چند اپنے احباب خاص کے سامنے کچهہ بیان کریں یا ایک چهوتا سا لکچر دیں وہ اس سبب سے کہ سید صاحب بہت تهک گئے تهے اور خود اُنکے دوستوں کو منظور نہ تها کہ وہ زیادہ تکلیف اوتهائیں اسلیئے وہ لکچر ملتوي رها — اب میں اُس لکچر کا ذکر کرتا هوں جو اسلام پر دیا گیا تها میري خواهش تهي کہ اُسکے تمام حالات اَوْر کارروائیوں سے علحدہ اور ممتاز رهیں اسلیئے میں نے اُسکو سب سے اخیر پر لکہنا مناسب سمجها تها *

## حالات متعلق لکچر اسلام

لاهور کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو بڑي خواهش تهي کہ سید صاحب اسلام پر ایک لکچر دیں علیگڈہ میں بهي اس مضمون کے خطوط اُنکے پاس پهونچے تهے مگر اُنهوں نے اُنپر کچهہ خیال نهیں کیا تها اور یہہ کہہ کر تالدیئے تهے کہ میں واعظ نهیں هوں کہ ممبروں پر بیٹهکر مذهب کا وعظ کرتا پهروں — لیکن جب وہ لاهور میں آئے تو اُنهوں نے چهپا هوا پروگرام دیکها جس میں لکها تها کہ اکتیسویں جنوري کو سید صاحب اسلام پر لکچر دینگے اور گویا عموماً سب لوگوں کو اجازت دي تهي کہ جو چاهے اُس لکچر میں آوے *

سید صاحب کو یہہ بات پسند نہ تھي اول تو اُنکو یہہ عذر تھا کہ میں کوئي واعظ نہیں ہوں نہ کسیکو کسي مذہب کي ہدایت کرنا چاہتا ہوں پھر اس طرح عام طور پر لکچر دینا بے معني بات ہی - دوسرے اس قسم کے لکچر میں میں عوام کے جمع ہونے سے جو اُن مضمونوں کے سمجھنے کي کچھہ بھي لیاقت نہیں رکھتے کیا فائدہ ہوگا — تیسرے اُنہوں نے کہا کہ میں کسي مسجد میں جاکر تو لکچر دینے سے رہا اور کسي ایسے مکان میں جو سرکار سے علاقہ رکھتا ہو میں مذہبي معاملہ میں لکچر دینا پولیٹکل مصلحت کے برخلاف سمجھتا ہوں پس ایسا مکان کہاں ہی اور اُسکا انتظام کیونکر ہوسکتا ہی جس میں اس طرح عام طور پر لکچر دیا جاوے — غرضکہ اُنہوں نے لکچر دینے سے انکار کردیا *

نوجوان تعلیم یافتہ سید صاحب کے اس انکار سے نہایت مضطر اور پریشان ہوئے اور آپس میں کانا پھونسي کرتے تھے کہ کسي طرح سید صاحب کو راضي کیا جاے میں بھي دبي زبان سے سید صاحب سے کہتا تھا کہ اس میں کچھہ مضایقہ تو نہیں ہی اور اگر آپ لکچر نہ دیجیئیگا تو اُن لوگوں کے دل جو شوق سے بھرے ہوئے ہیں پژمردہ ہوجاوینگے حاجي محمد اسمعیل خاں صاحب بھي موقع بموقع سید صاحب کو لکچر دینے پر آمادہ کرتے تھے کیونکہ ہم دونوں کو بھي اُس لکچر کے سننے کا نہایت اشتیاق تھا سید صاحب کي عنایت مولوي ممتاز علي صاحب پر بہت زیادہ ہی اور اُن سے بہت محبت کرتے ہیں تمام تعلیم یافتہ نوجوانوں نے مولوي ممتاز علي صاحب کو آمادہ کیا کہ وہ سید صاحب سے لکچر دینے پر اصرار کریں ہماري کچھہ خاطر تو سید صاحب نے نہ کي جسکي ہمکو شکایت ہی مگر مولوي ممتاز علي صاحب کے اصرار سے لکچر دینے پر راضي ہوئے اس شرط پر کہ اسي کوٹھي میں جہاں وہ ٹھہرے ہوئے ہیں لکچر ہو اور خاص خاص آدمي جو اس قسم کا لکچر سننے کے قابل ہوں وہي بلائے جاویں اور پہلي فروري کو شام کے وقت لکچر دینا قرار پایا مولوي ممتاز علي صاحب نے بذریعہ اپني خاص تحریر کے اُن لوگوں کو جنکو اُنہوں نے مناسب سمجھا اطلاع دي خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب نے لکچر کا انتظام کیا اور کرسیاں اور سرخ ٹول کي مڈھي ہوئي بھنچیں کہیں سے منگاکر اور جھاڑ اور فانوس روشن کرکے مکانکو آراستہ کیا *

وقت معین پر جو لوگ بلائے گئے تھے اور اُنکے سوا اور لوگ بھی جنکو اتفاقیہ لکچر کی خبر ہوئی تھی جمع ہوئے قریب سواسو ڈیڑھ سو آدمی کا مجمع ہوگیا تھا - جب سات بجے تو خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب سید صاحب کے کمرہ میں تشریف لائے اور کہا کہ کوٹھی کے بڑے ہال میں سب کے سب منتظر ہیں - سید صاحب اوٹھے اور خان بہادر کے ہمراہ بڑے ہال میں تشریف لیگئے لوگوں نے نہایت گرم جوشی سے چیرز دی سید صاحب ایک لمحہ اپنی کرسی پر بیٹھے اور پھر کھڑے ہوئے اور مندرجہ ذیل لکچر دیا - جسکو اس عاجز نے دل لگاکر حتی‌المقدور لفظ بلفظ قلمبند کرلیا - ادہر اُنکی زبان سے جو لفظ نکلتے تھے دلکو کھینچتے تھے اودھر یہہ خوف کہ کہیں کچھہ لکھنے سے نہ رہ جاوے عجب کش مکش میں مبتلا تھا مگر جس طرح پر ہوا میں نے اُسکو لکھا ہی - ہمارے دوست منشی محمد علی صاحب چشتی کسیقدر ناراض ہوئے کہ ہم نے اُسیوقت وہ لکچر اُنکو کیوں ندیا مگر اُنکو یہہ معلوم نہیں تھا کہ جب میں اُس لکچر کو صاف کرنے بیٹھا ہوں تو خود میرا لکھا ہوا مجھسے نہیں پڑھا جاتا تھا گھنٹوں میں مطالعہ کے بعد فقرے پڑھے جاتے تھے پس اُمید ہی کہ وہ ہمکو معاف کرینگے *

## سید صاحب کا لکچر اسلام پر

اے برادران دینی —

آپ جو اسوقت اس غرض سے تشریف لائے ہیں کہ مذہب اسلام کے متعلق جو میرے خیالات ہیں وہ میں آپ کے سامنے بیان کروں اُسکے لیئے میں آپکا شکر کرتا ہوں - جو احباب میرے خیالات کے سننے کے مشتاق ہیں مجھے اُنکے سامنے اپنے خیالات کے بیان کرنے میں کچھہ عذر نہیں - مگر قبل اسکے کہ میں اُنکو بیان کروں میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں ایک جاہل آدمی ہوں نہ مولوی ہوں نہ مفتی اور نہ قاضی اور نہ واعظ - نہ میری یہہ خواہش ہی کہ کوئی شخص گو وہ میرا کیسا ہی دوست ہو میرے خیالات کی پیروی کرے - میں رسولوں کے سوا کسی شخص کا ایسا منصب نہیں سمجھتا کہ ( اُن باتوں میں جو خدا اور بندوں کے درمیان دلی اور روحانی امور سے متعلق

هیں اور جسکو مذهب کہتے هیں ) وہ یہہ خواهش کرے کہ لوگ اُسکي پیروي کریں - یہہ منصب رسولوں کا تھا اور آخر کو جناب رسول خدا محمد مصطفی صلعم پر جنکا ازلي مذهب خدا ابدالاباد تک قایم رکھے اور ضرور قایم رکھیگا کیونکہ جیسا وہ ازلي هی ابدي بھي هی ختم هوگیا (چهرز) لیکن میں اپنے خیالات جو کچھہ بیان کرونگا پہلے اُنکا منشاء ظاهر کرنا چاهتا هوں — میرے خیال میں یہہ بات هی کہ دنیا میں جب سے کہ وہ آباد هوئي اور جب سے کہ خدا نے انبیاء و رسل کے مبعوث کرنے کا سلسلہ قایم کیا اُس وقت سے آج تک دنیا میں دو قسم کے لوگ هوتے رهے هیں اور اس زمانہ میں بھي موجود هیں - ایک وہ جنکي نسبت خدانے فرمایا کہ جسکو میں چاهتا هوں هدایت کرتا هوں - دوسرے وہ جنکي نسبت اُس نے اپنے رسول سے کہا کہ تو جاکو هدایت کرني چاهتا هی هدایت نہیں کرسکتا - تو کتني هي کوشش کر اپني جان تک کیوں نہ کھودے وہ ایمان نہیں لانے کے - یہی دو قسم کے لوگ هیں جنکي تصریح قرآن مجید سے پائي جاتی هی - اس سے ثابت هوتا هی کہ جو لوگ ایمان لائے یا ایمان لاتے هیں خدا نے اُنکي خلقت - طبیعت - فطرت یا اُنکا نیچر ایسا بنایا هی جس میں ایمان لانیکا یا کافر هونیکا مادہ موجود تھا یا موجود هی — کیونکہ جو چیز انسان کي فطرت میں هی اُس میں تبدیل نہیں هوسکتي اُسکا بدل دینا خود اُس انسان کي یا دوسرے انسان کي طاقت سے گو کہ وہ نبي هي کیوں نہو خارج هی *

والله یهدي من یشاء الی صراط مستقیم - انک لاتهدي من احببت ولکن الله یهدي من یشاء لعلک باخع نفسک ان لایکونوا مؤمنین —

یہہ امر روز مرہ همارے زندگي کے تمام کاموں میں پیش آتا هی — دنیا میں بہت سے ایسے امر پیش آتے هیں جنکي صداقت کي دلیلیں هم نہیں جانتے مگر دل میں از خود لا معلوم اسباب سے ایک ایسي بات پیدا هوتي هی جس سے اُسکي صداقت پر پورا یقین هوتا هی - اسي طرح اسلام کي کیفیت هی هزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں آدمي جو گذر گئے یا جو اب موجود هیں اور وہ بھي جو رسول خدا صلعم کے زمانہ میں موجود تھے ایسے تھے کہ اُنکا دل هدایت اور ارشاد کو قبول کرتا تھا اور وہ

اُسكي سچائي پر يقين كامل كرتے تھے گو كه اُسكي صداقت كي دليلوں سے اُنكو كچھه واقفيت نه تھي — اسكا سبب يهي تها كه خدا نے اُنكے دل اس طرح كے بنائے تھے كه وه ذرا سي هدايت سے صراط مستقيم كو مان ليتے تھے اُنكا دل اُس هدايت كوقبول كرليتا تها اور وه ايمان لے آتے تھے ( چيرز ) خدا كا شكر ادا كرنا چاهيئے كه اُس كي يهه رحمت اس زمانه ميں بهي هزاروں لاكهوں كروڑوں مسلمانوں پر مبذول هى كه وه لوگ دل سے اسلام پر يقين ركهتے هيں گو وه اُس كي صداقت كي دلايل منطق و فلسفه كے اصول پر نهيں جانتے — ميرا اعتقاد يهه هى كه جو لوگ بلا فلسفي دليل و حجت كے اسلام پر يقين كرتے هيں يا يقين ركهتے هيں اُن كا ايمان اور اُن كا يقين به نسبت اُن لوگوں كے جو دلايل و حجت فلسفه سے اپنے عقيده كو مستحكم كرتے هيں بهت زياده مستحكم هى كيونكه اُنكے دل ميں كسي قسم كے شك و شبهه نے راه نهيں پائي اور نه راه پانے كي اُس ميں گنجايش هى يهي لوگ اهل جنت هيں جو سيدهے بهشت ميں جاوينگے ( چيرز ) *

مجهكو اپنے ملك كا ايك قصه ياد هى همارى طرف رانگهڑ ايك قوم هى جو كسي زمانه ميں مسلمان هوگئي تهي اُن كے هاں شايد جناب مولوي اسمعيل كے زمانه سے پيشتر تك هندوؤں كي تمام رسميں جاري تهيں — دهوتي باندهتے تھے اُلٹے پرده كا انگركها پهنتے تھے قاضي نكاح باندهتا تها اور بامن پهيرے پهرواتا تها - اور بهي بهت سي هندوؤں كي رسميں اُن ميں مروج تهيں — اتفاق سے ايك مسلمان اُن كے ايك گانوں ميں گذرا وه پياسا تها پاني پينا چاهتا تها - اُسنے ديكها كه پاني بهرا هوا ايك مٹكا ركها هى مگراُسكو شبهه هوا كه يهه لوگ مسلمان هيں يا هندو اور وه پاني هندوؤں كا هى يا مسلمانوں كا اس ليئے اس نے پوچها كه يهه پاني مسلمان كا هى يا هندو كا — جس شخص سے اُس نے پوچها اُسنے نهايت درشتي سے جواب ديا كه تو اندها هى يهه نهيں ديكهتا كه پاني كے مٹكے پر كلهڑ ( يعني مٹي كا آبخوره پاني پينے كو ) ركها هى - گويا يهه مسلماني كي ايك علامت تهي كه سب لوگ ايك آبخوره سے پاني پيتے هيں — اُس نے درشتي اس ليئے كي كه باوجود مسلماني كي علامت موجود هونے كے اُسنے اُنكے مسلمان هونے ميں شبهه كيا —

اے بھائیوں جبکہ وہ قوم ایسي جاهل تهي تو وہ مسائل اسلام اور فلسفي دلایل صداقت اسلام کو کیا جانتے هونگے - بجز خدا و رسول پر یقین هونیکے اور کوئي بات جس سے وہ اپنے تئیں مسلمان کہتے تھے اُن میں نہ تهي مگر میں تم سے سچ کہتا هوں کہ میں اُن کے ایمان کو ( میں اور کسیکو کیوں کہوں ) اپنے ایمان سے تو بہت زیادہ مستحکم جانتا هوں ( چیرز ) اے بھائیو ایسے شخصوں کا ایمان نہایت مستحکم اور اعلی درجہ کا هوتا هی جن کو کسیطرح کا نہ کچھہ شک هی نہ دل میں کسیطرح کا کچھہ شبہہ هی — خدا و رسول پر وہ دل سے یقین رکھتے هیں اور جو کوئي اپنے تئیں مسلمان کہتا هی اُسکو مسلمان جانتے هیں - خدا کے جاننے اور رسول پر یقین کرنے کے لیئے اُنکو کسي منطقي دلایل اور فلسفي برهان کي حاجت نہیں - کیسي هي کوئي بات خارج از عقل و ناقابل یقین اُن کے سامنے صحیح یا غلط بیان کي جاوے یہہ کہکر کہ خدا اور رسول نے فرمایا هی وہ اُسپر یقین کرینگے پس ایسے لوگ هماري بحث سے بالکل خارج هیں — میں اُن کو یقین کا ستارا اور اسلام پر یقین رکھنے کا نمونہ سمجھتا هوں اور ٹهیک مسلمان جانتا هوں *

مگر دوسرا فرقہ بهي هی جو هر چیز کي صداقت کے لیئے دلایل چاهتا هی وہ اسبات کا خواهش مند هی کہ اسلام کے عقاید فلسفی دلایل سے اُسکو بتائے جاویں - اُس کے دل کے شبہے مٹائے جاویں تاکہ اُس کے دل کو تشفي حاصل هو - وہ یہہ نہیں چاهتا کہ دل میں تو دهوکڑ پکڑ هو اور وہ زبان سے لوگوں کے ڈر سے سوسئیٹي کے دباؤ سے هاں هاں کہا کرے - یهي لوگ وہ هیں جو همارے مخاطب هیں اور جن سے هم کو بحث هی *

جس زمانہ میں خلفاء عباسیہ کي سلطنت رونق پر تهي اور مسلمانوں کا ستارہ نہایت عروج پر تها اُس وقت مسلمانوں میں یوناني فلسفہ — علم طبعي نے کثرت سے رواج پایا تها اُس کا نتیجہ یہہ هوا کہ بہت سے مسائل میں جو اسلام سے متعلق تھے لوگوں کو شبہہ پیدا هوا کیونکہ جو لوگ اُن مسائل فلسفہ اور علم طبعي کو سچ جانتے تھے اور اُن میں اور اسلام کے اُسوقت کے موجودہ یا مجتهدہ مسائل میں اختلاف پاتے تھے تو اُن کو اسلام کي نسبت شبہہ پیدا هوتا تها - اگر تاریخ

پر اعتماد کیا جاسکتا هی تو ثابت هوتا هی که وه زمانه اسلام پر ایسے سخت حمله کا تها که اسلام کے سخت سے سخت دشمن کے سخت سے سخت حمله کرنے سے بهي اُس سے زیاده اسلام کو نقصان پهونچنے کا اندیشه نهوتا — تمام علماء کو اُس وقت اسلام کي حمایت کي ضرورت پڑي اور اُنهوں نے اُس کي حمایت اور اُس کي نصرت میں کوشش کي خدا اُن کي کوششوں کو قبول کرے - اُنهوں نے اسلام کي حمایت کے تین طریقے قرار دیئے - اول یهه که جو مسائل یوناني حکمت و فلسفه کے اسلام کے مسائل کے برخلاف تهے اُن کي غلطي ثابت کردیں - دوسرے یهه که اُن حکمي اور فلسفي مسائل پر اس قسم کے اعتراض وارد کردیں که جن سے وه مسئلے خود مشتبهه هو جاویں — تیسرے یهه که اسلام کے مسائل اور اُن حکمي و فلسفي مسائل میں تطبیق کردیں *

اسي مباحثه کي غرض سے مسلمانوں میں ایک نیا علم پیدا هوا جس کو علم کلام کهتے هیں اور جسکي کتابیں آج تک همارے مذهب کے علماء کي درس و تدریس میں داخل هیں اور جن پر وه بهت کچهه افتخار رکهتے هیں - یهي باعث هوا که بهت سے مسائل یوناني فلسفه اور علم طبعي کے جو تیسري قسم کے تهے مسلمانوں نے اپني مذهبي کتابوں میں شامل کرلیئے اور رفته رفته مثل مذهبي مسائل کے تسلیم هونے لگے حالانکه اُنکو مذهب اسلام سے کچهه تعلق نهیں هی اور اس زمانه میں اُن کا جدا کرنا کچهه آسان کام نهیں هی — پس میرا یهه خیال هی که جس زمانه میں اسلام کي ایسي حالت هو اور اُس پر ایسا هي حمله هو جیسا که اُس زمانه میں هوا تها تو همکو بقدر اپني لیاقت کے ویسي هي کوشش کرني چاهیئے جیسي که همارے بزرگوں نے اگلے زمانه میں کي تهي *

اے دوستو ! تم خوب جانتے هو که اس زمانه میں جدید فلسفه و حکمت نے شیوع پایا هی جسکے مسائل اُن اگلے مسائل سے بالکل مختلف هیں اور جو ایسے هی برخلاف مسائل اسلام کے جو اسوقت مروج هیں پائے جاتے هیں جیسیکه اُس زمانه میں تهے — بلکه سخت مشکل یهه آپڑي هی که یوناني مسائل علم طبعي کے جن کي غلطي اب ثابت هوئي هی اور جنکو اُس زمانه کے علماء نے مثل مذهبي

مسائل کے مان لیا تھا جیسا کہ میں نے ابھي کہا اُس سے اور زیادہ مشکل ہوگئي هی *

اے دوستو ! ایک اور بڑي مشکل یہہ هی که اس زمانه کي تحقیقات اور یونانی حکمت کے زمانہ کے مسائل میں ایک بڑا فرق یہہ هی که اُس زمانه میں جو حکمت کے مسائل تھے وہ زیادہ تر عقلي اورقیاسي دلیلوں پر مبني تھے — تجربہ اور مشاهدہ کي بنا پر قایم نہیں هوئے تھے — همارے بزرگونکو نہایت آساني تھي که مسجدوں اور خانقاهوں کے حجروں میں بیٹھے بیٹھے قیاسي مسائل کو قیاسي دلایل سےاور عقلي کوعقلي براهین سے توڑتے پھوڑتے رهیں اور اُنکو تسلیم نکریں — مگر اس زمانه میں نئي صورت پیدا هوئي هی - جو اس زمانه کے فلسفه و حکمت کي تحقیقات سے بالکل علحدہ هی — اب مسائل طبعي تجربہ سے ثابت کیئے جاتے هیں اور وہ همکو دکھلا دیئے جاتے هیں — یہہ مسائل ایسے نہیں هیں جو قیاسي دلایل سے اُتھا دیئے جاویں یا اُن تقریروں اور اصولوں سے جو اگلے زمانه کے عالموں نے قرار دیئے هیں هم اُنکا مقابله کرسکیں — مثلاً آسمانوں کے خرق و التیام کا مسئله جو همارے هاں کے علم طبعي کا بہت بڑا مسئله هی اور آج تک درس وتدریس میں رها هی اور جو اصول علم طبعي کے مذهب اسلام میں تسلیم کرلیئے گئے هیں اُن سے بھي اُس کو بڑا تعلق هی — اب وہ مسئله کس کام کا هی اور اُسکے پڑھنے پڑھانے سے کیا فائدہ هی جبکہ یہہ ثابت هوگیا هی که جس طرح اگلے حکماء یا علماء نے آسمانوں کا وجود قرار دیا تھا وهي غلط تھا — اب تو اسبات پر غور کرني لازم هی که آسمان سے کیا مراد هی اور اُس کے لیئے جدید اصول و مسائل ایجاد کرنے کي ضرورت هی نه اُن بوسیدہ و از کار رفته مسائل کے یاد کرنے کي ( چیرز ) *

ایک بہت بڑي بحث همارے هاں هیولا و صورت کي تھي اگر یوناني فلسفه کے مطابق هیولا تسلیم کیا جاتا تھا تو معاد کا وجود جو ایک اَهم مسئله مذهب اسلام کا هی باطل هوتا تھا اُس پر علماء اسلام نے بہت بڑي بحث کي جو کسیقدر بے سود اور کسیقدر ناکافي تھي *

بهر حال اس زمانه کي حکمت طبعي میں هیولا کي کچھہ بحث نہیں هی بلکه تمام اجسام کي ترکیب اجزاء صغار سے تسلیم کي

جاتي هی پس اب هیولا و صورت کي بحث سے جو همارے هاں تعلیم دیني اور دنیاوي دونوں میں داخل هی کیا فائدہ هی - ایسے اور بهت سے مسائل هیں جو اسیطرح مثالاً بیان هوسکتے هیں *

اے دوستو ! مجهکو معاف کروگے اگر میں یهه کهوں که ایک بهت بڑا ضروري امر جو اُن علماء کے خیال سے رہ گیا وہ یهه تها که اُنهوں نے یوناني حکمت و فلسفه کے مقابله میں تو بهت کچهه کیا مگر اسبات میں کچهه نهیں کیا یا بهت هي کم کیا که جو کچهه وہ خود مذهب اسلام کو بیان کرتے تهے اُسپر منکر اسلام یا مشکک في الاسلام کے دلکو کیونکر تشفي هو - یهه کهدینا که اسلام میں یونهي آیا هی اُس کو ماننا چاهیئے یهه تو نه یقین کو اور نه اُن لوگوں کي تشفي کو کافي هی ( چیرز ) *

ایسي هي اور بهت سے وجوهات هیں جنکي وجهه سے اس زمانه میں نئے طریقے بحث کے اختیار کرنے کي مسلمانوں کو ضرورت هی — کیونکه جو شخص اسلام کو برحق سمجهتا هی اور اُس پر پورا یقین رکهتا هی اُس کا دل گواهي دیگا که گو منطق و فلسفه اور علم طبعي میں کتني کچهه تبدیل هوجاوے اور مسائل حقه اسلام کے وہ کیسے هي مخالف معلوم هوتے هوں مگر اسلام هي سچا هی — یهه بات سچے اور سادہ دل سے اسلام پر یقین رکهنے والوں کے لیئے تو کافي هی مگر منکرین یا مشککین کے لیئے کافي نهیں علاوہ اس کے یهه کچهه حمیت کا کام نهیں هی که منهه سے تو یهه کهیں که اسلام سچا هی مگر اُن جدید مسائل حکمت و فلسفه کے مقابله میں اُسکي تائید نکریں - اس لیئے اس زمانه میں مثل زمانه گذشته کے ایک جدید علم کلام کي حاجت هی جس سے یا تو هم علوم جدیدہ کے مسائل کو باطل کردیں یا اُن کو مشتبهه کردیں یا اسلامي مسائل کو اُن سے مطابق کر دکهلائیں — اس وقت جو بزرگ اس جلسه میں موجود هیں میں اُن سب سے بخوبي واقف نهیں هوں - مگر میں یقین کرتا هوں که اس جلسه میں بهت سے ذي علم لوگ بهي موجود هیں میں نهایت صدق دل سے اُنکو مخاطب کرکے کهتا هوں که جو لوگ ایسا کرنیکے لایق هیں اور وہ پوري کوشش حال کے علم طبعي و فلسفه کے مسائل کے اسلامي مسائل سے تطبیق دینے یا اُن کا بطلان ثابت کرنے میں نکرینگے وہ سب گنهگار هیں اور یقیناً گنهگار هیں اگر اُن میں سے ایک دو بهي

اس کام کو انجام دینگے تو بیشک فرض کفایہ ادا ہوجاویگا ( چیرز ) *

میں ایک شخص ہوں جسکا یہہ یقین ہی کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہی جو جدید فلسفہ اور جدید علوم طبعي سے جو انگریزي زبان میں ہیں بخوبي واقف ہو اور اُن تمام اسلامي مسائل پر جو اس زمانہ میں اسلامي مسائل کہلاتے ہیں یقین رکھتا ہو — انگریزي خوان نوجوان اور بچے مجھے معاف کرینگے میں نے کوئي انگریزي خوان جسکو انگریزي علوم کا مذاق بھي حاصل ہوگیا ہو ایسا نہیں دیکھا جسکو پورا پورا یقین ہمارے زمانہ کے مروجہ مسائل اسلام پر ہو — میں یقین کرتا ہوں کہ جسقدر وہ علوم پھیلتے جاوینگے اور جن کا پھیلنا ضروري ہی اور میں خود بھي اُن کے پھیلانے میں معین و مددگار ہوں اُسیقدر لوگوں کے دلوں میں اسلام کي جانب سے جیساکہ اُس کو اس زمانہ میں بنا دیا ہی بد ظني اور بے پرواهي بلکہ روگرداني ہوتي جاویگي — میرا یہہ بھي یقین ہی کہ اصلي مذہب کا یہہ نقصان نہیں ہی بلکہ یہہ اُن غلطیوں کا سبب ہی جو اسلام کے نوراني چہرہ پر لگ گئي ہیں یا نا دانستہ لگادي ہیں *

میں ہرگز اس لایق نہیں ہوں کہ اسلام کے نوراني چہرہ پر سے اُن غلطیوں کے سیاہ دھبوں کے چھوڑانے کا دعوی کروں یا حمایت اسلام کا کام اپنے ذمہ لوں یہہ فرض اور یہہ منصب دوسرے مقدس و با علم لوگوں کا ہی — مگر جبکہ میں مسلمانوں میں اُن علوم کے پھیلانے کا ساعي ہوں جن کي نسبت میں نے ابھي بیان کیا کہ وہ موجودہ اسلام کے کسقدر مخالف ہیں تو میرا فرض تھا کہ جہاں تک مجھہ سے ہوسکے صحیح یا غلط جو کچھہ میرے امکان میں ہو اُس طرح اسلام کي حمایت کروں اور اسلام کي اصلي نوراني چہرہ کو لوگوں کودکھلاؤں میرا کانشنس ( ایمان ) مجھہ سے کہتا تھا کہ اگر میں ایسا نکرونگا تو خدا کے سامنے گنہگار ہونگا ( چیرز ) *

اے میرے دوستو ! میں یہہ نہیں کہتا کہ جو کچھہ میري تحقیقات ہی وہي صحیح ہی مگر جب مجھکو بجز اس کے کہ جو کچھہ مجھہ سے ہوسکے وہ کروں اور کچھہ چارہ نہ تھا تو مجھکو ضرور وہي کرنا تھا جو میں نے کیا یا کرتا ہوں — میري نیت خالص خدا کے ساتھہ ہی

اگر میں نے برا کیا هی وہ چاهیگا معاف کریگا چاهیگا نکریگا — اگر
میں نے اچہا کیا هی تو میں اُس کا صلہ کسي بندہ سے نہیں چاهتا —
اور یہي وجہہ هی کہ نہ میں لوگوں کے کافر کہنے سے یا نیچري کہنے سے
ڈرتا هوں نہ برا مانتا هوں — جو لوگ مجہکو میري ان کوششوں کے
سبب برا کہتے هیں کافر بتلاتے هیں میں اُن سے اپني شفاعت کا خواستگار
نہیں هوں اور نہونگا جو بہلا یا برا میرا معاملہ هی وہ خدا کے ساتهہ
هی — اگر مجھہ سے کچہہ غلطي هوئي هی یا آیندہ هوگي خدا سے مجهے
اُمید هی کہ وہ مجهہ پر رحم کریگا ( چیرز ) *

اے دوستو! اس لمبي تمہید کے بیان کرنے کے بعد اب میں اپنے
کچہہ خیالات جو اسلام کے متعلق هیں بیان کرونگا — اسوقت جو کچہہ
میں بیان کرونگا ضرور هی کہ محض آزادانہ طریقہ سے بیان کرونگا اُن کو
اس خیال پر نہیں بیان کرنے کا کہ میں مسلمان هوں کیونکہ مسلمان
هونے کي حیثیت سے جو مسئلہ بیان کیا جاتا هی اُس میں آزادانہ
دلیل کي ضرورت نہیں هوتي — اس وقت میں اپني گفتگو کا طرز ایسا
اختیار کرونگا جیسے ایک غیر شخص اسلام کے اصول و مسائل کو ایسے
لوگوں کے سامنے بیان کرتا هی جن کو اسلام یا اصول اسلام پر شبہہ هی
یا انگریزي خواں نوجوان طلبہ میرے مخاطب هیں جن کو جدید فلسفہ
اور جدید علوم طبعي نے اسلام کے اصول کے صحیح هونے پر شبہہ ڈالدیا
هی یا اُس کے غلط هونے کا اُنہوں نے یقین کرلیا هی *

جو شخص یہہ بیان کرتا هی کہ اسلام سچا هی تو اُس کو یہہ بهي
کہنا چاهیئے کہ وہ اسلام کي سچائي کیونکر ثابت کرسکتا هی — کوئي
مذهب هو اسلام یا عیسائي یا هندو جسوقت اُن میں کا کوئي اپنے مذهب
کي تائید یا تصدیق کرني چاهتا هی تو ضرور هی کہ اول وہ اُس کي
صداقت ثابت کرے — یہہ کہنا کہ فلاں شخص کے مقدس هونے میں
کچہہ شبہہ نہیں هی اور هم اُس مقدس کے قول پر ایمان رکہتے هیں
اس مذهب کي صداقت ثابت کرنے کو کافي نہیں — یہہ تو صرف ایک
اعتقادي بات هی — جو لوگ جس کسیکي پیروي کرتے هیں خواہ وہ
اوتار هو یا پیغمبر یا عیسائیوں کا خدا هر ایک کا پیرو اُسکو جس کي وہ
پیروي کرتا هی ایسا هي مقدس اعتقاد کرتا هی — هر ایک مذهب والے

کو اپنے مذهب پر ایسا هي یقین هی جیسے دوسرے مذهب والے کو اپنے مذهب پر پهر کیونکر هم ایک کو سچا اور دوسرے کو غلط کهه سکتے هیں *

جب هم یهه کہتے هیں که همارے پاس خدا کي بهیجي هوئي کتاب هی جس میں غلطي کا احتمال بهي نهیں هی تو دوسرا شخص بهي کهتا هی که أس کے پاس بهي خدا کي کتاب هی جسکي صحت میں أس کو ذرا بهي شک نهیں هی پس اس صورت میں ایک کے یقین کي دوسرے کے یقین پر ترجیح کي وجهه بتاني چاهیئے اور قابل تسکین دلیل پیش کرني چاهیئے جسکي بنا کسي اعتقاد پر نهو که کیوں همارے پاس کي کتاب تو خدا کي بهیجي هوئي هی اور دوسرے کے پاس کي خدا کي بهیجي هوئي نهیں هی *

اگر هم اپنے پیغمبروں کے معجزات کو اپنے مذهب کي صداقت کے لیئے پیش کرتے هیں تو قطع نظر أن مشکلات کے جو أن کے امکان وقوع میں اور پهر أن کے ثبوت وقوع میں پیش آتي هیں دوسرے مذهب والا بهي أسي قسم کے معجزات اپنے پیشواؤں کے بیان کرتا هی تو اب کیا وجهه هی که جو معجزات هم بیان کرتے هیں أن کو صحیح مانیں اور دوسرا جو بیان کرتا هی أن کو غلط قرار دیں — یهه تمام امور ایسے هیں جو اعتقادات پر مبني هیں کوئي شخص أنکو مٹا نهیں سکتا اور کوئي شخص نهیں کهه سکتا که فلاں اعتقاد صحیح هی اور فلاں اعتقاد غلط - اگر کسي ایک شخص کا ایسا عقیده هو بهي جاوے تو کیا أمید هی که اور بهي ایسا هي اعتقاد کرلینگے - اس لیئے ضرور هی که هم صداقت کے پهچاننے کے لیئے ایک ایسي معیار پیدا کریں اور ایسي کسوتي قایم کریں جو سب مذهبوں سے یکساں نسبت رکهتي هو اور جس سے هم اپنے مذهب یا اعتقاد کو سچا ثابت کرسکیں ( چیرز ) *

اب میں أس معیار کو بیان کرونگا جو تمام دنیا کے مذهبوں سے یکساں نسبت رکهتي هی اور جو که میں اصلي مذهب اسلام کو جیسے خدا و رسول نے بتایا هی سچ جانتاهوں نه أسکو جیسے علماء نے اور مقدس مولویوں اور واعظوں نے گهڑا هی بغیر کسي دهوکا کے أس معیار سے جانچونگا اور أسکا سچ هونا ثابت کرونگا اور یهي فیصله همارے اور دوسرے مذهب والوں کے درمیان هوگا *

کوئي شخص لامذهب يا کسي مذهب کا معتقد اس بات سے انکار نہيں کرسکتا کہ انسان کي بناوت اس قسم کي هی يا خدا نے اُس کو ايسے قواء مرکبه سے پيدا کيا هی جن سے وه کسي کام کے کرنے کے لايق هی اور کسيکے نکرنے کے لايق هی اور اسليئے حالت زندگي ميں اُسکو ايک ايسي روش اختيار کرني چاهيئے جس سے اُسکے قواء بيروني و اندروني وه کام ديں جس کے ليئے اُنکا هونا يا پيدا کرنا پايا جاتا هو — پس جو مذهب کہ همارے سامنے پيش کيئے جاتے هيں اُن کي صداقت کي يهي معيار هو سکتي هی کہ اگر وه مذهب فطرت انساني يا نيچر کے مطابق هی تو سچا هی اور اسبات کي صاف دليل هی کہ وه مذهب اُس شخص کا بهيجا هی جس نے انسان کو بنايا هی اور اگر وه مذهب انساني فطرت اور اُسکي خلقت اور اُن قوا کے جو انسان ميں هيں اور اُن حقوق کے جواُن قوا سے انسان کےليئے پائے جاتے هيں اُسکے برخلاف هی اور اُن کو فائده مندي سے کام ميں لانے سے باز رکهتا هی تو اس بات ميں شبهه هوتا هی کہ وه مذهب اُس شخص کا بهيجا هوا هی جس نے انسان‌کو بنايا هی کيونکه هر شخص اسبات کو غالبا قبول کريگا کہ مذهب انسان کے ليئے بنايا گيا هی اور اگر اسکو اولٹ دو اور يوں کهو کہ انسان مذهب کے ليئے بنايا گيا تو بهي متحد نتيجه پيدا هوتا هی *

پس ميں نے مذاهب کي صداقت دريافت کرنے کے ليئے اور مذهب اسلام کي صداقت کي جانچ کے ليئے بهي يهه اصول قرار ديا هی کہ وه فطرت انساني کے مطابق هی يا نہيں جو انسان ميں بنائي گئي هی يا انسان ميں موجود هی — اور مجهکو يقين هوا هی کہ اسلام اُس فطرت کے مطابق هی ( چيرز ) *

بيشک يهه کام بہت بڑے عقلا و علما کا تها مجهکو اس کام کے انجام دينے کي لياقت نہيں هی مگر جيسا کہ ميں نے چند لسطه پہلے اُسکے اختيار کرنيکي وجهه کو بيان کيا تها اُس سبب سے ميں نے بقدر اپني طاقت کے اُسکو کرنا شروع کيا هی — ميں يقين رکهتا هوں کہ خدا نے جو همکو پيدا کيا هی اور همارے واسطے جو هدايت بهيجي هی وه هدايت بالکل هماري خلقت — هماري فطرت — همارے نيچر کے مطابق هی اور يهي اُسکي سچائي کي دليل هی کيونکه يهه کهنا بڑي

بے عقلي کي بات هوگي که خدا کا فعل اور هوگا اور اُسکا قول اور — تمام کائیلات معه انسان کے خدا کا فعل هی اور مذهب اُس کا قول وه دونوں مختلف نهیں هوسکتے ( واضح هو که سید صاحب کا یهه قول هی که ورک آف گاڈ اور ورڈ آف گاڈ مختلف نهیں هوسکتے - ورک سے وه نیچر مراد لیتے هیں اور ورڈ سے مذهب ) یهه معیار میں نے اُن لوگوں کے لیئے مقرر کي هی که جو خود اپنے دل میں کسي مذهب کي صداقت کا تصفیه کرنا اور اپنے دل کو تشفي دینا چاهتے هیں - اورنیز اُن لوگوں کے لیئے جو مشکک فی الاسلام هیں یا اسلام کے مخالف هیں - اور میري سمجهه میں اس سے زیاده اور کچهه معیار نهیں هوسکتي *

اس معیار کے قایم کرنے کے بعد میں نے یهه تصفیه کیا هی که اسلام بالکل فطرت کے مطابق هی اور اسلیئے میں نے کها هی که " الاسلام هوالفطرت والفطرت هوالاسلام " بهت ٹهیک مسئله هی - مگر افسوس هی اُن لوگوں پر جنهوں نے دانسته فطرتي یا نیچري هونے کا دوسرے معنوں میں مجهه پر الزام لگایا هی اُن کو خدا کے سامنے اس کا جواب دینا هوگا - خدا سب چیزوں کا پیدا کرنے والا هی جس طرح اُس نے آسمان و زمین و مافیها اور تمام مخلوقات کو پیدا کیا اسیطرح اُسنے نیچر کو بهي پیدا کیا وه جسطرح همارا اور تمهارا اور سب کاخالق هی اسیطرح نیچر کا بهي خالق هی پس مخالفین کا یهه کهنا که میں نیچر کو خالق یانعوذ بالله نیچر کو خدا کهتا هوں کسقدر بهتان عظیم هی جسکو میں مخلوق کهتا هوں وه کهتے هیں که وه اُسکو خالق کهتا هی - خدا کے سامنے اُس دن جبکه اعمالوں کي پرسش هوگي — بڑي بڑي ڈاڑهي والوں - اور پیشاني پر رگڑرگڑکا ڈالنے والوں - ٹخنے سے اونچا پاجامه پهننے والوں - جو سچ کے بدلے جهوٹ کو خریدتے هیں اس کا سوال هوگا جنهوں نے یهه جهوٹے الزام مجهه پر لگائے هیں اُسکو میں خدا پر چهوڑتا هوں - نهیں - میں خدا پر نهیں چهوڑتا بلکه میں اپني طرف سے اُن کو معاف کرتا هوں ( چیرز نهایت زور سے ) میں اپنے کسي بهائي سے کسي همجنس سے نه دنیا میں بدلا لینا چاهتاهوں نه قیامت میں ( چیرز ) میں نهایت ناچیز هوں مگر اُس رسول کي ذریت میں هوں جو رحمةللعالمین هی - میں اپنے دادا کي راه پر چلونگا اور تمام لوگوں کو جنهوں نے مجهکو برا

کہا جنہوں نے مجھہ پر اتہام کیا یا آیندہ کہیں اور کریں سب کو میں معاف کرونگا ( چیرز ) *

جو طریقہ میں نے اوپر بیان کیا — کیا کوئي کہیگا که وہ طریقہ اسلام کي تائید کا نہیں اور کیا اُسکے ذریعہ سے بڑے بڑے فلسفي حکیموں اور علوم طبعي کے جاننے والوں اور ملحدوں کا مقابلہ نہیں ہوسکتا — اور کیا وہ طریقہ کسي طرح اسلام کے مخالف هی ؟ اس پر بھي مجھے یہہ دعوی نہیں که جو طریقہ میں نے اختیار کیا هی اُس میں غلطي نہیں — میں معصوم نہیں هوں اور نه معصوم هونے کا دعوی کرتا هوں — میں ایک جاهل آدمي هوں اسلام کي محبت سے میں نے یہہ کام کیا هی جس کے لایق میں نہیں هوں — بلاشبہہ وہ ایک نیا طریقہ هی اس میں بھي درحقیقت میں نے قدیم علماء کي پیروي کي هی جسطرح اُنہوں نے ایک نئے ڈھنگ پر علم کلام ایجاد کیا تھا اُسي کي نظیر پر میں نے یہہ نیا طریقہ صداقت کے ثابت کرنے کا ایجاد کیا هی ممکن هی که اُس میں غلطي هو مگر آیندہ علماء اُس کي صحت کردینگے اور اسلام کو مدد دینگے میرے خیال میں مخالفین اور مشککین فی الاسلام کے مقابلہ میں اسلام کي تائید اسي طریقہ پر هوسکتي هی اور اور کسي طریقہ پر نہیں هوسکتي ( چیرز ) *

آپ صاحبوں نے مجھہ سے چاها هی که میں بیان کروں که اسلام کیا چیز هی ؟ اُسکے جواب میں میں کہتا هوں که وہ چیز جس پر یقین کرنے سے کوئي شخص مسلم یا مسلمان کہا جاسکتا هی وہ خدا کي توحید هی جو شخص خدا کو برحق جانتا هی اور اُسکي توحید پر یقین رکھتا هی وہ مسلم یا مسلمان هی — یہي رکن اول اور رکن اعظم اسلام کا هی اور باقي ارکان اُس کے تحت میں اور اُس کے ساتھہ اس طرح ملے هوئے هیں جیسیکه کسي خاص دوا کي معجون هو اور اُس کے ساتھہ اور اجزا بھي ملے هوئے هوں — خدا کو واحد مطلق اور خالق تمام چیزوں کا جاننا اور سمجھنا — بلکه نه صرف جاننا اور سمجھنا بلکه اُسپر یقین هونا اسلام هی اور جو اُسپر یقین کرے وہ مسلم هی — خدا تعالی نے قرآن مجید میں یہود و نصارا کي تکرار کا ذکر فرماکر فرمایا " بلی من اسلم وجہہ لله و هو محسن فله اجرہ عندربہ " یعني جسنے خدا پر یقین کیا اپنا منہہ خدا کے سامنے کیا اور

نیک کام کرتا هی تو اُسکا اجر اُسکے خدا کے پاس هی - خدا نے اهل کتاب سے اور کچھہ نہیں چاها بجز اسکے کہ خدا کی توحید مانیں اور اُسی کی عبادت کریں جہاں فرمایا" یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ " اور ایک جگہہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری زندگی اور میری موت خدا کے لیئے هی اور اُس کے بعد فرمایا کہ " انا اول المسلمین " اسمعیل و ابراهیم نے یہہ دعا مانگی " ربنا و اجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا امة مسلمة لک " حضرت عیسی کے حواریوں نے بهی خدا پر ایمان لانے کے بعد کہا کہ " و اشهد بانا مسلمون " حضرت ابراهیم کو خدا نے کہا " اسلم " حضرت ابراهیم نے کہا " اسلمت لرب العالمین " حضرت ابراهیم نے اپنی اولاد کو نصیحت کی " یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلاتموتن الا و انتم مسلمون ' اور ایک جگہہ خدا نے فرمایا کہ " ان الدین عنداللہ الاسلام " پهر خدا نے فرمایا کہ " ماکان ابراهیم یهودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما " یعنی ابراهیم نہ یهودی تها اور نہ نصرانی بلکہ ٹهیٹ مسلمان تها - پس جو حقیقت اسلام کی خدا نے بتلائی وہ خدا کو ماننا اور اُسپر یقین هونا هی *

خدا پر اور خدا کی وحدانیت پر اُس وقت یقین هوسکتا هی جب اُسکی ذات و صفات پر جو حقیقت میں متحد هیں اور اُس کے استحقاق عبادت پر جو اُسکو لازم هی پورا پورا یقین هو — اُسکی ذات پر یقین — اُسکے موجود بالذات ازلی و ابدی وحدہ لاشریک لہ هونے پر یقین هوتا هی — اُسکی صفات پر یقین — اُسکی مانند صفات کا کسی دوسرے میں نہونے پر یقین کرنا هی - تمام صفتیں جو خدا سے منسوب کی جاتی هیں عالم - رحیم — حی اور مثل انکے اور جو اُن کا مفهوم همارے ذهن میں آتا هی اور جن میں اوروں کا اشتراک بهی بوجہ ما متصور هوتا هی اُس مفهوم سے اور اُس اشتراک سے بهی خدا کی صفات کو مبرا و منزہ ماننا اُسکی صفات پر یقین هونا هی — اُسکے استحقاق عبادت پر یقین یہہ هی کہ کوئی شے سوا خدا کے مستحق عبادت نہیں یعنی عبادت کے لایق نہیں - جو شخص کہ اسطرح سے خدا پر یقین رکهتا هی وہ مسلمان هی - میں نہیں کہتا بلکہ خدا نے یوں هی

کہا ہی – ہاں ایسے شخص کی نسبت جو صرف خداے وحدہ کو مانتا ہی میں یہہ ضرور کہوں گا کہ وہ محمدی نہیں – قران کی اصطلاح تو یہی ہی جو میں نے بیان کی مگر ہمارے زمانہ میں محمدی اور مسلمان کے الفاظ ایک ہی معنی میں لیئے جاتے ہیں اور مترادف سمجھے جاتے ہیں اسلیئے مجہکو کسیقدر تفصیل کے بیان کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہی – محمدی ہونے کے لیئے ضرور ہی کہ ہم اُس شخص پر بہی جس نے ہمکو توحید کی نعمت دی اور جس نے ہمکو توحید کی تعلیم کی – جس کی وجہہ سے ہم نے خدا کو جانا اور اُسکی صفات کو پہچانا یقین کریں خود عقل ہی ہمکو ہدایت کرتی ہی کہ جس سے ہمکو ہدایت ہوئی کس طرح ہوسکتا ہی کہ ہم اُس کے ہادی ہونے پر یقین نکریں – اسلام جس کو میں نے ایسے استحکام سے سچا بتایا اُس کی ہدایت محمد رسول اللہ صلعم نے کی ہی پس اس کی تصدیق بالضرور دوسرا رکن اسلام کا ہی جو پہلے رکن سے منفک ہی نہیں ہوسکتا – اس تمام تقریر کا نتیجہ یہہ ہی کہ جو شخص خدا کو مانتا ہی اور وحدہ لاشریک جانتا ہی اور اُس پر یقین رکھتا ہی اور کسی نبی کی تصدیق نہیں کرتا اور آنحضرت صلعم کی بہی تصدیق نہیں کرتا اُسکی نسبت یہہ کہنا کہ محمدی نہیں یا مرادف معنی لیکر یہہ کہنا کہ وہ مسلمان نہیں ہی بالکل صحیح ہی مگر اُس کو کافر بمعنی مشرک کہنا یا موحد نہ کہنا اسلام کے اصول کی روسے درست نہیں *

بلاشبہہ تصدیق نبوت دوسرا رکن اسلام کا ہی – موحدین محض کے مخلد فی النار ہونے یا نہونے پر قدیم سے علماء میں بحث چلی آتی ہی کوئی کہتا ہی کہ مخلد فی النار ہونگے کوئی کہتا ہی کہ بعد عذاب نجات پاوینگے اس بحث کو اُنہی عالموں کے لیئے چھوڑ دو اور ہمکو اپنے حبیب کے اس قول پر رہنے دو کہ " علی رغم انف ابی ذر " *

وحدانیت و رسالت کی تصدیق کے بعد اور چیزیں بہی اسلام کے ساتھہ ہیں جنکو خدا تعالی نے فرض قرار دیا ہی مثلاً نماز روزہ حج زکاۃ وغیرہ وغیرہ *

ان فرایض کے نہ اداکرنے والے کو ہم گنہگار اور اُن کے منکر کی نسبت وہی کہینگے جو رسالت کے منکر کی نسبت کہا ہی کہ وہ محمدی نہیں

یا بمعني مرادف مسلمان نہیں — اُسکے مخلد فی النار ہونے یا نہونے کي نسبت وہي بحث پیش آ جاتي ہی جو ابھي موحد محض کي نسبت میں نے بیان کي *

اے دوستو ! یہہ ایک بحث بہت بڑي اور نہایت نازک ہی جس کے بیان کے لیئے ایک بہت بڑا وقت درکار ہی اُس کو مختصر کردینا ہي وقت کے لحاظ سے بہتر ہی اسیطرح شرک کي بحث بھي جو اسلام کا پورا پورا دشمن ہی اور جس کے ساتھہ اسلام جمع ہي نہیں ہو سکتا بہت بڑي ہی مگر میں اسوقت ایک شمہ اُس کا بیان کرونگا — جس طرح خدا کو اپني ذات و صفات میں وحدت ہی اسیطرح رسول کو تبلیغ احکام یا احکام شریعت کے قرار دینے میں وحدت ہی اور کسي کو اُس میں شرکت نہیں پس جو شخص رسول کے سوا کسي آؤر شخص کے احکام کو دین کي باتوں میں اسطرح پر واجب العمل سمجھتا ہی کہ اُس کے برخلاف کرنا گناہ ہی اور اُسي کي تابعداري کو باعث نجات یا ثواب سمجھتا ہی وہ بھي ایک قسم کا شرک کرتا ہی جسکو میں شرک فی النبوۃ سے تعبیر کرتا ہوں خدا نے یہود و نصارا دونوں کو اسي بات پر ملزم ٹھہراکر فرمایا " اتخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا من دون اللہ " پس اس طرح کي پیروي اربابا من دون اللہ تک پھونچا دیتي ہی *

میري اس تقریر سے آپ یہہ تصور نکریں کہ میں ائمہ مجتہدین کے برخلاف راے رکھتا ہوں — نہیں — میں اُن کو اُمت کا سرتاج اور اُن کے اجتہادوں اور اختلافوں کو باعث رحمت سمجھتا ہوں — یہہ بھي آپ خیال نکریں کہ میں اُن کے پیرو مقلدین کو برا کہتا ہوں یا تقلید کو برا جانتا ہوں مگر اسقدر میں ضرور سمجھتا ہوں کہ مقلدین کے بعض افعال اس حد تک پھونچ گئے ہیں کہ اُنہوں نے اپني غلطي سے نہ اُن کي تقلید سے اُن کو اربابا من دون اللہ تک پھونچا دیا ہی — جو لوگ کہ اس مسئلہ تقلید کے برخلاف ہیں اور عدم تقلید کے مسئلہ کی پیروي کرتے ہیں اور اُس کے اجرا میں کوشش کرني چاھتےہیں اُن کي بھي میں عزت کرتا ہوں — میں سمجھتا ہوں کہ دونوں کا مقصود ایک ہی اور دونوں خدا و رسول کي خوشنودي چاھتے ہیں ( چیرز ) مگر افسوس

هی که ان دونوں فرقوں کے سبب سے باہم رنج و عداوت پیدا ہوئی ہی یہہ شیطان کے وسوسے ہیں جوگروہ اسلام کو متفرق کرنے اور قوت کو ضعیف کرنیکی فکر میں ہی حقیقت میں اسلام لاالہ الااللہ و محمد رسول اللہ کہنا اور اسپر دل سے یقین رکھنا اور سب کلمہ گوؤں کو بھائی سمجھنا ہی باہمی اختلاف سے اسلام کے مجمع کو متفرق کرنا اصول اسلام کے برخلاف ہی اور اُس برکت کی ناشکری ہی جو خدا نے دی ہی اور جسکو " فالف بین قلوبہم " کے لفظوں سے تعبیر کیا ہی ( چیرز ) *

اب میں اُن امور کی نسبت کچھہ تھوڑا سا بیان کرنا چاہتا ہوں جو تصدیق نبوت اور اُن مسائل اسلام سے متعلق ہیں جو ظاہر میں عقل و علم کے برخلاف پائے جاتے ہیں - اگرچہ اسکی تفصیل بیان کرنے کو بہت بڑا وقت چاہیئے اور شاید برسوں گذر جاویں اور یہہ بیان ختم نہو تو بھی کچھہ عجب نہیں - مگر بعض نوجوان انگریزی خوانوں یا اور لوگوں کے لیئے جو اپنے خیال دوسری طرح پر کرنے چاہتے ہیں اسکا بیان کرنا گو مختصر ہی ہو بے موقع نہوگا *

محمدی ہونے کے لیئے یا مرادف معنی کے لحاظ سے اسلام کے دائرہ میں داخل ہونیکے واسطے توحید کے ساتھہ رسالت یعنی نبوت کی تصدیق بھی واجب ہی اسلام کی نسبت نوجوان انگریزی خوانوں کو یا آزاد خیال والوں کو دو چیزیں ہیں جو شک میں ڈالتی ہیں ایک تصدیق نبوت دوسرے وہ مسائل جو اس زمانہ کی حکمت و فلسفہ یا عقل کے برخلاف یا بعید ازعقل معلوم ہوتے ہیں- نبوت کی بحث فطرت کے اصول پر ایک طولانی بحث ہی اسوقت میں اُسکو نچھیڑونگا محمد رسول اللہ صلعم کی نبوت کی صداقت پر چند باتیں بطور خطابیات کے جن کو دل قبول کرسکتا ہی بیان کرونگا — بڑے بڑے فلاسفر جو گذر گئے ہیں اور جو اب بھی موجود ہیں جنہوں نے علوم میں بہت بڑا درجہ حاصل کیا ہی اور عمدہ عمدہ کتابیں تصنیف کی ہیں وہ بھی اصل اسلام کی ہدایتوں کو اور اُن اصولوں کو جن پر اصل اسلام مبنی ہی لاثانی تسلیم کرتے ہیں - اُنکو جانے دو اور خود جانچ لو کہ اصل اسلام کے اصول فقہا کے اجتہادات اور پیچیدہ مسائل کو چھوڑ کر جو سیدھے سادھے اصول اسلام سے مناسبت نہیں رکھتے کیسے عمدہ و پختہ لاثانی ہیں جس نے

تمام عمر فلسفه و حکمت و علوم و طبعي اور انسانکے نیچر کي حقیقت کي تحقیق میں بسر کي هو وہ بهي ایسے اصول قایم نہیں کرسکتا — پس اب کیا میرا یہه کہنا بیجا هوگا که ایک ایسے شخص نے جو ریتیلے کنکریلے ملک میں پیدا هوا اور جو چهوتی عمر میں یتیم هوگیا اور جس نے نه کسي دارالعلوم میں تعلیم پائي نه سقراط و بقراط اور افلاطون کے مسائل کو سنا نه کسي اوستاد کے سامنے تعلیم کو بیتها نه حکماء اور فلاسفروں اور پولیتکل و مارل سینیر کے عالموں کي صحبت اُتهائي بلکه چالیس برس اپني زندگي کے نا تربیت یافته اور بد اخلاق اونت چرانے والوں میں بسر کئے چالیس برس تک بجز ایسي قوم کے جو بت پرستي اور باهمي جنگ جدال میں مبتلا تهے چوري و زنا کاري پر عورت و مرد کو فخر تهااور کسیکو نہیں دیکها تها — وہ دفعتاً اپني تمام قوم کے برخلاف اوتها — چاروں طرف سے وہ بت پرستي میں گهرا هوا تها مگر اُس نے کہا تو یہه کہا کہ " لاالہ الاالله " اُس نے صرف یہه کہا هي نہیں بلکه تمام قوم سے بهي جو سیکڑوں برس سے لات و منات و عزی کو پوجتي آتي تهي یهي کهوا دیا - اُن تمام بد اخلاقیوں واطوار عادتوں کو تمام قوم سے متوا دیا — بتوں کو زمین پر گروا یا اُن کو تڑوایا اور خدا کے نام اور خدا کي پرستش کو تمام عرب کے جزیرہ نما میں بلند کیا — وہ جزیرہ جو ابراهیم و اسمعیل کے بعد سے هزاروں ناپاکیوں سے ناپاک هوگیا تها پهر اُس کو اُس کي اصلي پاکي اور دین ابراهیم کي بزرگي تک پهونچایا - چالیس برس کے بعد کس نے یہه نور اُس کے دل میں ڈالا جس نے نه صرف جزیرۂ عرب کو بلکه تمام دنیا کو روشن کردیا ( چیرز ) اُس نے لاالہ الاالله کي تعلیم کے بعد جو احکام دین کے اخلاق کے لوگوں کو بتائے کیا کوئي فلاسفر اُس سے زیادہ کچهه بتا سکتا تها جو اُس امي نے بتائے ( چیرز ) صرف بتائے هي نہیں بلکه اپنے پاک دل اپني پاک زبان کے اثر سے لوگوں کے دلوں میں بتهلا دیئے ( چیرز ) یہه کام وہ تها جو نه کسي فلاسفر سے هوسکتا تها نه کسي سلطان مقتدر سے پهر کیا چیز اُس یتیم بچے میں تهي جس نے نه جزیرہ عرب کو بلکه تمام دنیا کو خدائي کا کرشمه دکهلا دیا ( چیرز ) اے میرے دوستوں ! کوئي سخت سے سخت دهریه اور لامذهب بهي اگر ایسے شخص کو معاذالله

نبي نمانے گا تو اُس کو یهه ماننا تو ضرور پڑیگا که اگر بعد خدا کے کوئي دوسرا شخص بزرگ هی تو یهي هی ( چیرز ) روحي فداک یا رسول‌الله — پس جو کوئي شخص نبوت کي حقیقت کو سمجهه لیگا تو امکان سے خارج هی که محمد رسول‌الله کی نبوت کي تصدیق نکرے ( چیرز ) یهه مختصر الفاظ تصدیق نبوت کے ایسے شخص کي دل کي تشفي کے لیئے جو کچهه بهي سمجهه بوجهه رکهتا هی میں سمجهتا هوں که بالکل کافي هیں *

اب مسائل اسلام کي نسبت مجهکو کچهه کهنا هی آپ سب صاحب بخوبي جانتے هیں که اسلام کے مسائل دو قسم کے هیں ایک منصوص دوسرے اجتهادي جو علماء نے اپني نیک دلي اور نیک نیتي سے قایم کیئے هیں — دوسري قسم کے مسائل، جو اجتهادیات کهلاتے هیں اگر اُنکا کوئي مسئله نیچر یا فطرت انساني کے برخلاف هو تو اُس سے اسلام پر کوئي حرف نهیں آتا کیونکه في‌الحقیقت وه ایک ایسے انسان یا مجتهد کا اجتهاد هی جو سهو و خطا سے معصوم نهیں هی *

خود ائمه مجتهدین نے بهي اس بات کو تسلیم کرلیا هی که " المجتهد قد یخطی و قد یصیب " اس سبب سے همکو علماء کے اجتهادي اور قیاسي مسائل پر بحث کرني فضول هی ممکن هی که وه صحیح هوں اور ممکن هی که غلط هوں — هم اسلام کے طرف دار هیں نه فلاں و بهماں کي راے و اجتهاد کے اگر اُن میں غلطي هی تو اُس سے اسلام کو کچهه مضرت نهیں اگر وه صحیح هیں تو اسلام کو اُس پر فخر کرنے کي کچهه ضرورت نهیں — منصوص مسائل کو نیچر انساني فطرت کے مناسب ثابت کرنے کو هم موجود هیں نه کسي نقلي دلیل سے نه اپنے هاں کے عالمونکے قول سے نه مجتهدوں کي براهین اجتهادیه سے بلکه نیچر سے — هم اُن مسائل کو اُسي علم سے ثابت کرنے کو طیار هیں جس علم کے پڑهنے سے اُن لوگوں کے دلوں میں شبہے پیدا هوئے هیں — یهه همارا دعوی لوگوں کے خیال میں کیسا هي هو اور گو بعض لوگ اُس کو ناممکن سمجهتے هوں مگر جو کچهه همارے دل میں هی اور جسپر همکو یقین هی اُس کو بآواز بلند هم کهه رهے هیں — هماري سمجهه میں کوئي مسئله ثبوت اسلام کا یا جو کچهه قرآن مجید میں بیان کیا گیا هی

کسي قديم يا جديد علم کے برخلاف نہيں هى نه کوئي حکمت أس کو
توڑ سکتي هى نه کوئي فلسفه ( چهرز ) ميں يقين کرتا هوں که دنيا ميں
سوائے اسلام کے اور کوئي ايسا مذهب نہيں هى جسکو پراني اور حال کي
تحقيقاتوں فلسفه اور نيچرل فلاسفي سے مقابله کرو اور سب طرح ٹهيک اور
مضبوط پاؤ - بات صرف اسقدر هى که حقيقت کبهي تبديل نہيں هوتي -
هاں بلاشبهه جس وقت فلسفه کا طرز بدل جاتا هى مباحثه کے اصول
بدل جاتے هيں اور نئي دليلوں کي حاجت هوتي هى — يهي سبب
هى که اگلے زمانه ميں جو دلايل همارے قدما نے قايم کيئے تهے وہ اس
زمانه ميں بکارآمد نہيں رهے هيں اور اس ليئے ضرور هى که نيا طريقه
بحث کا اختيار کيا جاوے —' قرآن مجيد جو تيرہ سو برس سے معجز
يقين کيا جاتا هى ميں بهي أس کو معجز مانتا هوں — مگر همارے
قدما نے صرف ايک اوپري دليل أس کے معجز هونے کي قرار دي تهي
يعني فصاحت اور کلام کي عمدگي اور وہ بهي اس وجهه سے که آجتک
کسي بشر سے نه کسي فصيح و بليغ سے أس کي ايک يا دس آيتوں کي
برابر بهي ويسا فصيح کلام نہيں کہا گيا — باوجوديکه أن سے بطور
مقابله کے کہا گيا که اگر کهه سکتے هو تو کهه لاؤ - بلاشبهه ميں بهي قرآن
مجيد کو ايسا هي فصيح و بليغ تسليم کرتا هوں اور کيوں نه تسليم
کروں جبکه ميں يقين کرتا هوں که وہ خدا کا کلام اور وحي متلو هى أسکے
الفاظ وهي هيں جو خدا کي طرف سے رسول کے دل ميں ڈالے گئے تهے
اور رسول کي زبان سے هم لوگوں تک پهونچے - اور ميں يهه بهي قبول
کرتا هوں که آج تک کسي بشر سے مثل أسکے نہيں کہا گيا - مگر ميں اس
دليل کو ايک خام دليل سمجهتا هوں اور جو الفاظ قرآن مجيد ميں اس
امر کي نسبت آئے ميں أنکا يهه مطلب قرار نہيں ديتا هوں - اور اگر يهه
دليل ايک دليل هونے کے رتبه ميں بهي هو تو بهي ايسي نہيں هى جو غير
معتقد لوگوں کے مقابله ميں پيش کي جاسکتي هو اور أن کے دلکو تسلي
دے سکتي هو - ميں ايک اوٗر دليل رکهتا هوں جسکو ميں أس دليل سے
زيادہ مضبوط سمجهتا هوں - وہ دليل کيا هى وہ هدايتيں انسان کے ليئے
هيں جو قرآن مجيد ميں بيان کي گئي هيں - کوئي اور هدايت أس کے
مثل بے شک نہيں هوسکتي ميں أس کو بهي معجزہ بلکه اصلي معجزہ

قرآن مجید کا سمجھتا ہوں ( چیرز ) قرآن مجید اُس زمانہ میں نازل ہوا
جو جاہلوں اور نا واقفوں اور ناتربیت یافتہ لوگوں کا زمانہ تھا وہ اُس زمانہ
کے جاہل لوگوں کی ہدایت کی لیئے بھی تھا اوراُن اعلی درجہ کے تعلیم
یافتہ لوگوں کے لیئے بھی تھا جو اُسوقت کی دنیا میں تھے اور جو آیندہ
دنیا میں ہونے والے تھے ضرور تھا کہ اُس کی ہدایتیں اسطرح پر بیان
کی جاویں کہ اُس سے ایک صحرائی اونٹ چرانے والا بدو اور ایک اعلی
درجہ کا حکیم سقراط اور بقراط دونوں برابر فائدہ اُٹھاویں دونوں برابر ہدایت
پاویں — قران مجید ہی صرف ایسا کلام ہی جسمیں یہہ صفت موجود
ہی اور جس سے مختلف درجوں بلکہ متضادہ حیثیتوں کے لوگوں کو یکساں
ہدایت ہوتی ہی — ایک جاہل بدو یا ایک مقدس مولوی اُسکے لفظی
معنوں سے جیسی ہدایت پاتا ہی،ویسا ہی ایک فلاسفر اُنہی الفاظ کے مقصود
سے ویسی ہی ہدایت پاتا ہی اور کسی لفظ کو نیچر یا فلسفہ سے برخلاف
نہیں پاتا — کسی زبان میں — فرنچ لیٹن — عربی — فارسی — سنسکرت
وغیرہ میں کوئی ایسی کتاب لکھہ دو یا اگلے زمانہ کی لکھی ہوئی بتا دو
جس میں اعلی سے اعلی مضامین فلسفہ اور حکمت بھرے ہوئے
ہوں اور پہر نہایت دلکش اور سہل الفاظ میں اور پہر اُس سے جاہل
اور عالم عامی اور فلسفی سبکو یکساں فائدہ حاصل ہو اور سبکے دلوں
پر یکساں اثر ڈالے نہایت ناممکن ہی — مگر صرف قرآن مجید ہی ایسا
ہی جس میں یہہ تمام خوبیاں موجود ہیں اور یہی اُس کا اصلی اور
سچا اور واقعی معجزہ ہی (چیرز ) اُسکے مسائل جیسے اُس زمانہ میں
سچے تھے|جبکہ زمین|ساکن مانی جاتی تھی ویسے ہی اب بھی سچے اور
قابل تسکین ہیں جبکہ سورج ساکن اور زمین گھومتی مانی جاتی ہی —
یہودیونکے پاس عیسائیوں کے پاس چینیوں کے پاس ہندوؤں کے پاس بھی
کتابیں ہیں جنکو وہ مقدس سمجھتے ہیں مگر بتاؤ کہ کس میں یہہ صفت
موجود ہی جو میں نے بیان کی — توریت میں ہی کہ یوشع کے لیئے
سورج تھہر گیا —— اگر ایسا ہوا ہوتا تو تمام عالم کب کا برباد ہوچکا ہوتا
مگر قرآن مجید ایسی باتوں کے وعظ کرنے سے پرہیز کرتا ہی اور اگر وہ
کچھہ نصیحت کرتا ہی تو یہہ کرتا ہی کہ ،، لا تبدیل لخلق اللہ ،، ——
میرا یقین ہی اور گو کہ وہ ایک پیشین گوئی ہونے کے لحاظ سے

قابل اعتراض هو کہ اگر یہہ حکمت و فلسفہ جو اس زمانہ میں سچي ماني جاتي هی اگر آیندہ غلط ثابت هو جیسے یوناني حکمت اب ثابت هوئي هی اور حکمت و فلسفہ کے بالکل نئے اصول سچے ثابت هوں تو بهي میں دعوی کرتا هوں کہ قرآن مجید ویسا هي سچا ثابت هوگا جیسا کہ اب سچا هی اور غور کرنے کے بعد ثابت هوگا کہ جو کچھہ غلطي تهي وہ همارے علم کا نقصان تها مگر قرآن ویسا هي سچا تها (چیرز) همارے قدیم مفسروں نے قرآن مجید پر اُس کو یوناني حکمت اور علم هیئت سے مطابق کرنے پر بہت زور ڈالا هی مگر جو لوگ خدا کي هدایت کي روشني سے قرآن پر غور کرتے هیں وہ سمجھتے هیں کہ جو کچھہ اُس میں غلطي هو وہ اُن کي غلطی تهي نہ قرآن مجید کي *

اے بهائیو اے میرے دوستو ! یہہ ایک ایسا مشکل رستہ هی جسپر چلنا دشواري سے خالي نہیں مگر ضرور هی کہ جو لوگ دین اسلام پر هونے کا دعوی کرتے هیں اُس پر غور کریں — جو کچھہ میں کر رها هوں وہ واقع میں اور لوگوں کا کام تها نہ ایک جاهل آدمي کا جیسا کہ میں هوں مگر جب کسي نے نہ کیا تو میرے دل میں ایک تحریک پیدا هوئي اور میں اُس پر آمادہ هوا — میں سمجھتا هوں کہ یہہ تحریک میرے دل میں خدا نے ڈالي هی اگر میں بقدر اپني طاقت کے اُس میں کوشش نکروں تو خداکو کیا جواب دونگا — مگر افسوس اس بات کا هی کہ لوگوں نے میرے مطلب اور میرے مقصد کو نہیں سمجھا اور چهوٹے چهوٹے اختلاف پر جو درحقیقت بالکل نئے بهي نہیں هیں مجھہ سے مخالفتیں جهوٹے جهوٹے اتہام لگا کر کیں — مگر آپ پرانے حالات پر غور کریں اور اگلے علما کي کتابوں کو جنکا سب ادب کرتے هیں بغور دیکھیں کہ اُن میں باهم ایسے اصول هیں جو ایک طرف کفر اور دوسري طرف اسلام تک پہنچاتا هی کس قدر اختلاف هی — ایک فرقہ خدا کي رویت کا قائل هی اور کہتا هی کہ وہ منصوص هی - دوسرا کہتا هی کہ نہ یہہ ممکن هی اور نہ منصوص هی - اهل سنت و جماعت هي کا ایک فرقہ خدا کے هاتھہ پانوں آنکھہ ناک کا قائل هی اور اُس کے عرش پر متمکن هونے کا یقین کرتا هی اور اُس کو منصوص جانتا هی دوسرا گروہ اُس کے برخلاف هی اور اُس کو کفر

سمجھتا هی — جب که قدیم سے اصولي مسائل میں قدیم علماء نے اسقدر اختلاف کیا هی تو میرا کیا گناہ هی اگر میں اُن قدیم علماء کے مقرر کردہ مسائل سے اختلاف کروں وہ بھي آخر انسان تھے اور معصوم اور محفوظ عن الخطا نہ تھے *

بلا حجت اور غیر مشتبھہ منصوص مسائل میں جیسے نماز روزہ حج زکاۃ هیں جو خدا تعالی نے قرآن مجید میں فرض بتائے هیں اُنکو میں بھي اُسي طرح فرض سمجھتا هوں جیسے ایک جاهل مسلمان یقین کرتا هی - لیکن جب اُن پر مخالف کا حملہ هوتا هی تو اُن کي لمیت اور اصلیت بتاني ضرور پڑتي هی - اگر یہہ بحث پیش آئے که هاتھہ منہہ دھونے کو یعني وضو کو عبادت سے جس کا تعلق دل سے هی کیا تعلق هی - حدث کے بعد بے محل منہہ میں کلي کرنے سے کیا تعلق هی - نماز کو جو ایک روحاني فعل هی اُٹھنے بیٹھنے سر نیچا اور سرین اُونچے کرنے سے کیا علاقہ هی تو بمجبوري همکو اُس کي اصلیت اور نماز کے ارکان کي لمیت پر بحث کرني هوگي اور سمجھانا پڑیگا که وضو کیوں فرض کیا گیا هی اور نماز کے ارکان کیوں قرار پائے هیں اور اس کے بیان کے لیئے منقولي سندیں کچھہ کام نہیں آنے کیں کیونکہ مشکک في المذهب یا غیر مذهب والا اُن کو نہ مانے گا بلکہ اُن کا بیان کرنا ایسي طرز پر لازم هوگا جو عقل یا نیچر - انسان کي فطرت کے مطابق هو تاکہ دوسرے کے دلکو تسکین هو جاوے ( چیرز ) کیا غیر لوگوں کو یہہ کہنا کافي هوگا که یوں هي حکم هی یوں هي مانوں *

اے میرے بھائیوں ! یقین جس کا دوسرا نام ایمان هی صرف کسي شخص کے کہدینے سے نہیں هوتا - اگر میں آپ سے ایسي حالت میں که یہہ نفیس هال بلورین جھاڑوں کنولوں دیوار گیریوں سے روشن هو رها هی یہہ کہوں که اُس میں بالکل اندھیرا هی اور آپ مجھکو اور میري بات کو قابل ادب اور لایق تسلیم سمجھہ کر کہہ بھي دیں که هاں اندھیرا هی تو کیا اس کہدینے سے آپ کے دلمیں یقین بھي هو جاویگا - هاں اگر آپ عقلمند هیں اور واقعي دل سے مجھکو قابل ادب اور میري بات کو قابل یقین سمجھتے هیں تو آپ ضرور خیال کرینگے اور سوچینگے که اندھیرے کے لفظ سے کیا مراد هی اور جب اُس کو آپ سمجھہ جاوینگے تو اُسوقت

آپ کے دل میں سچا یقین ہوگا ( چیرز ) - میرا یہی مطلب هی اور میں اپنے بھائي مسلمانوں سے یہي چاهتا هوں که قرآن مجید کو صرف زبان سے معجز نکهو بلکه دل سے معجز جانوں - اسلیئے میں نے خیال کیا که اُن کے سامنے ایسي چیزیں پیش کي جاویں جنسے اُن کو اُسکے معجز ہونے کا اور کم سے کم اُسکے سچے هونے کا یقین هو - جو که مجھکو اُسپر ایسا هي یقین تھا اسلیئے میں نے بے دھڑک اور بغیر اس خیال کے که وہ اگلوں کے مخالف هی یا موافق اور بغیر علماء زمانه کے کفر کے فتووں کے ڈر کے دنیا کو دکھانا چاها که قرآن مجید اور اسلام یکساں انسان کي فطرت کے مطابق هی ( چیرز ) میں اپنے مسلمان بھائیوں سے اُمید کرتا هوں که اگر اُن سے هوسکے جو کچھه میں نے کیا هی اُس کي اصلاح کریں اور اگر مجھه سے کچھه غلطي هوئي هی تو معاف فرماویں نه یهه که مجھکو ایک فرقه کا موجد یا ایک نئے مذهب کا قرار دینے والا قرار دیں میں آپ کو یقین دلاتا هوں که جو مسائل اسلام کے محقق هیں جہاں تک مجھه سے ممکن هی میں اُن کي تصدیق کرتا هوں کیا تم کهه سکتے هو که یهه کوئي جدید مذهب هی ؟ میرا عقیدہ هی که مذهب اسلام ایک مکمل اور آخري مذهب هی - مجھکو خدا کے اس قول پر یقین کامل هی که " الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتي و رضیت لکم الاسلام دینا " مگر جب مفسرین خدا اُن پر رحمت کرے اس تکمیل کے یهه معني بتائیں که خدا نے فلاں جانور کو حلال اور فلاں جانور کو حرام بتاکر دین کو کامل کردیا هی تو میں اُن سے مخالفت کرتا هوں گو که وہ فخرالدین رازي هوں یا ملا علي نیشا پوري یا اُن سے بڑہ کر اور کوئي اور اُن بزرگوں کي خدمت میں عرض کرتا هوں که جناب اگر یهي معني تکمیل دین کے هیں تو سلام — میں کهتا هوں که یهه تفسیر غلط هی - دین اسلام خدا کي توحید کے کامل طور پر بتانے سے اُس کے هر ایک فروع و اصول کو روشن کردینے سے مکمل هوا هی اور یهي تکمیل دین کي هی اور اسي تکمیل کے سبب وہ آخري دین هی اور اسي تکمیل کے سبب قیامت تک بلکه قیامت کے بعد بھي بغیر تبدیل کے قایم رهیگا ( چیرز ) *

اب میں اُن بعض احکام کي نسبت کچھه کهنا چاهتا هوں جو قرآن

مجید میں مذکور هیں مثلاً " نماز " میں سمجھتا هوں که انسان میں جو فطرت خدا نے رکھي هی اُسیکے لحاظ سے نماز کو فرض کیا هی - جس سے یہه مراد هی که معبود کي یاد دل میں رهے اور انسان اُس کو بھول نجاوے اپنا دلي نیاز اور تذلل اُس کے سامنے ادا کرتا رهے یہي اصلي جزو نماز کا هی جو خدا نے فرض کیا هی - مگر اسلیئے که یہه فرض کیونکر ادا هو اُس کے لیئے ارکان مقرر کیئے هیں جو حقیقت میں اُسکے اصلي جزو نہیں هیں بلکه اُسکے محافظ هیں اور محافظ هونے کي حیثیت سے اصلي جزو سے جدا نہیں هوسکتے اور اسلیئے اصلي جزو میں داخل هوگئے هیں اور بطور اصلي جزو کے واجب‌الادا هو گئے هیں - اُسکي تمیز اُس صورت میں بخوبي هوسکتي جب انسان پر سے اُن ارکان کا ادا کرنا جو بطور محافظ اصلي رکن کے تھے ساقط هو جاتا هی - عذر کي حالت میں وضو کي فرضیت نماز میں قیام وقعود و سجدہ کي فرضیت حتی که قرآت کي فرضیت بھي ساقط هو جاتي هی مگر توجه الی‌الله اور اُس دلي نیاز و تذلل کا ادا جو اصلي رکن نماز کا تھا جب تک که انسان کو هوش هی اور اُسکا سانس چلتا هی ساقط نہیں هوتا پس صاف روشن هی که جو رکن ساقط هوتے گئے وہ در اصل اصلي نه تھے وهي رکن اصلي تھا جو کسي وقت جب تک که انسان انسان هی ساقط نہیں هوا (چیرز) اب کون کہه سکتا هی که یہه طریقه نماز کا خلاف نیچر یا انساني فطرت کے برخلاف هی ( چیرز ) *

هاں یہه بحث باقي رهتي هی که نماز میں یہه ارکان کیوں مقرر کیئے گئے اور ان ارکان مقررہ کو فطرت انساني سے کیا مناسبت هی - مگر میں کہونگا که هاں فطرت انساني سے مناسبت هی مگر میں اسوقت دوسرے فلسفیانه طریقه سے اسکا جواب دونگا - اگر هم کوئي دوسرے ارکان اس فرض کے ادا کرنیکے لیئے مقرر کریں تو جو سوال ان مقررہ ارکان کے مقرر کرنے پر وارد هوتاهی وهي سوال اُن ارکان کے مقرر کرنے پر وارد هوگا اور علی‌هذاالقیاس الی‌غیرالنہایة پس ایساسوال کرنا جو عامة الورود هو ذي عقل انسان کا کام نہیں هی *

البته یہه بات پیش کرني چاهیئے که ان سے عمدہ دوسرے رکن مقرر هوسکتے تھے مگر میں یقین کرتا هوں که کوئي شخص اِن ارکان سے بہتر

جسمیں تمام اعضاے اندرونی و بیرونی تمام قواے ظاہری و باطنی تمام طریقہ ادب و تذلل جسمانی و روحانی ادا ہوتے ہیں اور جو انسان پر بمقتضاے فطرت انسانی مؤثر ہوتے ہیں اور کوئی ارکان نہیں بتلاسکتا ( چیرز ) *

میں نے مختصر طور پر اپنے تمام خیالات جو مذہب اسلام کی نسبت ہیں آپ کے سامنے ظاہر کیئے ہیں اور یہہ بات بھی بتائی ہی کہ جو جدید طرز تائید مذہب اسلام کی اور مباحثہ کی میں نے اختیار کی ہی اُس کا کیا سبب ہی اور اسباب کو بھی جتایا ہی کہ مجھکو علماء متقدمین سے اختلاف کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی ہی - اسباب کے بیان کرنے کو کہ خود علماء متقدمین آپس میں کن کن باتونمیں مختلف ہیں اور میں نے کن کن امور میں علماء متقدمین سے اختلاف کیا ہی اور اُن میں سے کتنی باتیں ایسی ہیں جن میں بعض متقدمین علماء نے بھی وہی مسلک اختیار کیا ہی جو میرا ہی — اورکتنے ایسے ہیں جنمیں میں منفرد ہوں اور کل علماء متقدمین کے برخلاف ہیں - ایک بہت بڑی فرصت چاہیئے - مگر جسقدر کہ میں نے اسوقت بیان کیا اُس کے بعد اسباب کا تصفیہ کہ جو کچھہ میں نے کیا ہی ایا وہ اسلام کی تائید ہی یا نہیں آپ صاحبوں کے اوپر چھوڑتا ہوں *

اب میں اخیر میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو تائید اسلام کی میں نے اپنی دانست میں اختیار کی ہی وہ اس وجہہ سے نہیں کی کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہوں اور خواہ نخواہ مجھکو اسلام کی تائید کرنی چاہیئے میں اس بات کو اچھا نہیں سمجھتا - جو شخص جس مذہب میں پیدا ہی خاموشی سے اُس میں چلے جانا دوسری بات ہی اور اُسکی تائید پر مستعد ہونا دوسری بات ہی پچھلی بات اُس شخص کو زیبا نہیں ہی جس نے خود پورا یقین اسپر نکرلیا ہو — میں نے خالی الذہن ہوکر اسلام پر بہت کچھہ غور کی ہی اور نہایت غور و فکر کے بعد میرے دل میں اسبات کا یقین ہوا ہی کہ دنیا میں کوئی مذہب سچا ہی تو وہ اسلام ہی ہی اور میں اس دلی یقین پر اسکی تائید کرتا ہوں نہ اسوجہہ سے کہ میں مسلمان کے گھر میں پیدا ہوں اور مسلمان ہوں ( چیرز بہت زور سے ) *

یہہ لکچر ایسا موثر تھا جس کي کیفیت لکھاي ناممکن ھی سلنے والوں کو ایک سکتہ کا عالم تھا وہ بالکل محو تھے اور نہ جانتے تھے کہ ھم کہاں ھیں البتہ اکثر کي آنکھیں اپنا کام کرتي تھیں اور سید صاحب کے کلام پر در شاھوار نثار کرتي تھیں - یا ایک اثر تھا کہ سب کے دلوں پر کام کررھا تھا — سید صاحب کي زبان سے دلي سچائي اور دلي جوش سے جو لفظ نکلتا تھا ھر ایک کے دل میں تیر بہدف جاکر بیٹھتا تھا مجھکو سید صاحب سے اکثر ملنے اور بات چیت سننے کا اتفاق ھوا ھی میں نے اس قدر مؤثر کلام اُن کا بھي اس سے پہلے کبھي نہیں سنا تھا — ھمارے شفیق ایڈیٹر اخبار انجمن لاھور نے جو کچھہ اس لکچر کي نسبت لکھا ھی ھم اُس کو اس مقام پر لکھتے ھیں *

## منقول از اخبار انجمن پنجاب مورخہ ۹ فروري سنہ ۱۸۸۴ ع

۳۱ جنوري کو سید صاحب کا " اسلام " پر لکچر ھوتا لیکن کسي وجہہ سے اس لکچر کو جس کے مشتاق ھر صغیر و کبیر تھے ملتوي کردیا گیا اور تیسرے روز یعني یکم فروري کو یہہ لکچر شام کے وقت مہاراجہ کپور تھلہ کي کوٹھي میں ھوا لیکن کافي اطلاع نہونے کے باعث اور مکان کے وسیع نہولے کے سبب سے بہت سے ایسے اشخاص جو اس لکچر کے نہایت مشتاق تھے اس لکچر میں شامل نہوسکے پھر بھي اس لکچر میں سو آدمي سے زیادہ تھے اور دو سو آدمیوں سے زیادہ گنجایش اُس مکان میں بھي نہ تھي — لیکن في الحقیقت لکچر نہایت فصیح ھولے کے علاوہ غایت درجہ مؤثر الفاظ میں تھا اور حاضرین پر ایک عجب کیفیت طاري تھي — اس لکچر میں اھل ھنود میں سے بھي چند صاحبان موجود تھے اور شاید دو چار عیسائي بھي ھوویں - لیکن مسلمانوں کے ھر فرقہ کے آدمي موجود تھے - شیعہ لوگ بھي تھے جن میں سے جناب مولوي اُلفت حسین صاحب قابل ذکر ھیں حنفي لوگ کثرت سے تھے اور غیر مقلد بھي موجود تھے جنمیں سے میاں رجب الدین قابل ذکر ھیں — سید صاحب نے جو کچھہ اس لکچر میں فرمایا - ھر شخص کو پسند آیا - اُنھوں نے بہت سے بہتان جو اھل غرض نے اس بزرگ اور مقدس شخص پر لگائے تھے اپنے عقاید بیان کرنے سے دور کیئے اور

نہایت جوانمردي سے اُن شخصوں کو معاف کیا جنہوں نے اُن کو نیچري اور کافر ٹہیرایا تھا - سید صاحب في الحقیقت فنافي القوم کے عمدہ سے عمدہ مثال هیں اور اُن کے درد انگیز الفاظ جو تہ دل سے نکلتے تھے دلوں پر بہت بڑا اثر کرتے تھے — یہہ لکچر لاهور میں نوجوان تعلیم یافتہ اشخاص کي کوشش سے هوا تھا - اکثر اشخاص اس کے فوائد سے اور اسکے نتائج سے بالکل ناواقف تھے بلکہ بالکل برخلاف نتیجہ نکالتے تھے - لیکن خداوند کریم کا هزار هزار شکر هی کہ همارے احباب کي آرزو صرف پوري هي نہیں هوئي بلکہ وہ نتائج ظاهر هوئے کہ جن کا خیال بهي نہ تھا لاهور میں هر متنفس خواہ وہ هندو هو یا مسلمان برهمو هو یا آریا مقلد یا غیر مقلد سني هو یا شیعہ - سید صاحب کا مداح نظر آتا هی اور صرف اس لیئے کہ سید صاحب کے دنیاوي خیالات کو چهوڑ کر جسکا هر شخص پہلے سے بهي همدرد تھا مسلمانوں کي طرح طرح کي غلط فہمیاں اس لکچر سے اُن کے مذهبي عقاید کي طرف سے بالکل دور هوگئیں - اس سے سید صاحب کو چنداں بڑا فائدہ نہیں لیکن مسلمانوں کي قوم کو بڑا فائدہ هوگا - ابتک اکثر مسلمان جو اُن کے مخالف تھے اور اُن کي دنیاوي اصلاحوں میں طرح طرح کے شبہات رکھتے تھے وہ صرف اس قسم کي غلط فہمیوں کے باعث خواہ مخواہ اُن سے اختلاف ظاهر کرنے کو ایک فرض اسلامي سمجھتے تھے — سچ هی راستي کو ضرور فتح هوتي هی اگر افسوس هی تو صرف اس بات کا هی کہ یہہ لکچر عام نہوسکا جسکا باعث یہہ بهي هوسکتا هی کہ اهل انتظام کو اس لکچر کي قدر پہلے سے معلوم نہ تهي اور بڑا باعث یہہ هی کہ یہاں کوئي مسلمانوں کے پاس ایسا مکان نہیں تھا جو هر طرح سے اس لکچر کے مناسب هوتا *

## سید صاحب سے مخالفت

قیل ان الالہ ذو ولد * قیل ان الرسول قد کہنا
مانجی اللہ والرسول معا * من اذا هم فکیف سیدنا

جیسي محبت سید صاحب کي لوگوں کے دلوں میں هی اُن کے مخالفوں کے دلوں میں عداوت بهي کچهہ کم نہیں هی گو کہ اب وہ صرف معدودے چند باقي رہ گیے هیں جو انگلیوں پر گنے جا سکتے هیں اُن کي

مخالفت کے مختلف اسباب هیں — ممکن تھا کہ میں اُن سب کو ایک ایک کرکے بیان کرتا مگر مجھے یقین هی کہ سید صاحب کي پسند خاطر نهوتا – تعجب یہہ هی کہ سید صاحب کے دل میں نہ کسي مخالف کي طرف سے رنج هی نہ بد ظني وہ همیشہ کہا کرتے هیں کہ جو لوگ میرے مخالف هیں وہ یہہ سمجھتے هیں کہ میں اسلام کے برخلاف هوں اور میرے خیالات سے اسلام کو نقصان پهونچتا هی پس جو کچھہ کہ وہ اپني دانست میں اس خیال پر کرتے هیں اُس کے لیئے وہ بزرگ تعریف کے قابل هیں نہ مذمت کے لایق *

لوگوں نے اُن کے حسب و نسب و خاندان کے حالات دریافت کرنے میں کوشش کي اُن کي صورت و خصلت اور اُن کے چال چلن کي بہت کچھہ تفتیش کي – اُنکي تحریرات تو در حقیقت ایسي تهیں کہ ایمانداري اور سچائي سے اُن پر کوئي گرفت نهیں هو سکتي تهي – بڑے سے بڑا الزام یہہ لگا سکتے تھے کہ فلاں قول اگلے علماء کے اقوال یا جمهور علماء کے برخلاف هی – اس امر کي سید صاحب کچھہ پرواہ هي نهیں کرتے تھے تو اُن مخالفین کے پاس بجز جھوت اور اتہام کے کیا چیز تهي کہ جس کو وہ مخالفت میں کام لاسکتے اسلیئے اُن مخالفین نے اُسیکو اختیار کیا اور تقریر میں اور تحریر میں اُسي کي پیروي کي مگر اُنهوں نے یہہ خیال نهیں کیا کہ سید صاحب اُس کي بهي کچھہ پرواہ نهیں کرتے – ایک دفعہ ایک شخص نے سید صاحب کے سامنے بیان کیا کہ فلاں صاحب آپ کي نسبت یہہ بات بیان کرتے تھے جو کذب محض تهي – سید صاحب سنکر هنسے اور کہا کہ آپ اُن صاحب سے کہدیں کہ جناب مجھہ میں واقعي عیب کون سے کم هیں جو آپ کو خلاف واقع اتہام کرنے کي ضرورت پڑتي هی *

تحریرات میں مخالفین نے یہہ طریقہ اختیار کیا هی کہ محض غلط باتیں اُنکي نسبت لکھتے هیں اُن کے عمدہ اقوال کو بگاڑ کر تحریف کرکے چھاپتے هیں کہ سید صاحب کا یہہ قول اور یہہ عقیدہ هی حالانکہ وہ محض جھوت اور غلط هوتا هی یہہ بلا همارے هي اطراف کے لوگوں میں زیادہ تر پائي جاتي هی — اور ایساهي هونا بهي چاهیئے تها کیونکہ قدیم سے ایساهي هوتا چلا آیا هی واللہ درمن قال –

حسن زبصرہ بلال از حبش صہیب از روم
زخاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبیست

پنجاب کے بزرگوں نے جو اسقدر محبت سید صاحب کے ساتھہ کي اُس سے بھي اُن کے مخالف نہایت رنجیدہ ہوئے - اخبار نیراعظم مراد آباد نے بزرگان پنجاب کو بہت ملامت کي کہ کیوں سید صاحب کي اسقدر توقیر کي اور ایسے بد عقیدہ کو کیوں اپنا پیشوا بنایا اور موافق اپنے طریقہ کے چند عقاید نسبت سید صاحب کے منسوب کیئے کہ اُن کے یہہ عقیدے ہیں اور سوال کیا کہ آیا اہل پنجاب بھي انہي عقیدوں پر ایمان لائے ہیں یا سید صاحب نے اپنے عقاید بد سے توبہ کي ہی - افسوس ہی کہ اخبار نیراعظم مراد آباد میرے پاس موجود نہیں ہی ورنہ میں اُس کي بھي اسیطرح اس رسالہ میں نقل کرتا جیسیکہ شفاءالصدور کي نقل کي ہی — غالباً پنجاب کے کسي نوجوان تعلیم یافتہ نے اخبار نیر اعظم مرادآباد کے مضمون پر دو آرٹیکل لکھے ہیں اور ہمارے شفیق اڈیٹر پنجابي اخبار لاہور نے اپني مہرباني سے اُن کو اپنے اخبار میں چھاپا ہی جو واقعات سفر پنجاب کے قابل یاد واقعات میں ہوسکتا ہی اسلیئے ہم دونوں آرٹیکلوں کو بجنسہ اس رسالہ میں چھاپتے ہیں تاکہ آیندہ کو بھي اُن کي یادگاري رہے — اور جناب منشي عبداللطیف صاحب اڈیٹر پنجابي اخبار لاہور کا شکر ادا کرتے ہیں جن کي مہرباني اور قومي ہمدردي کے سبب وہ دونوں آرٹیکل اُنھوں نے اپنے اخبار میں چھاپے اور اُن کي بدولت اُن کے لکھنے والوں کے خیالات ہم تک پہونچے - اور اس رسالہ میں مندرج ہونے سے ہمارے اس رسالہ کي عزت کے باعث ہوئے *

# پنجاب اور سید احمد خاں

( مندرجہ پنجابي اخبار لاہور مطبوعہ ۵ مارچ سنہ ۱۸۸۴ ع )

جبکہ مسلمانوں کا جہاز افلاس کے گرداب میں چکر کہا رہا تھا - نفاق کي جھنڈي علماء وقت کے ہاتھہ میں تھي اسلام کي قوت ۷/۱ پر تقسیم ہوچکي تھي دینداریکا مدار صرف اس بات پر رہ گیا تھا کہ کسي مسلمان کو کافر و لامذہب کسیکو خارجي ناصبي و معتزلي کسي کو مقلد وغیر مقلد کہکر پکارا جاتا تھا - ہرایک کے دلمیں آپس کا حسد موج زن تھا - سب ایک دوسرے سے آلگ ہوتےجاتے تھے - تب خدا کو رحم آیا-اُسنے پردہ غیب سے

همارے لئیے ایک ایسا اولوالعزم ناخدا بهیجا جو همارے جهاز کو گرداب جہالت سے نکالکر ساحل ترقي پر کهینچے لیئے جاتا هی اور سبکو ایک بلند ناک آواز سے یہہ کہکر للکارتا هی " کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً " *

افسوس بعض ضدي مسلمانوں کے دشمن اُس کي پیاري باتوں اُس کي سچي تحریروں کو بگاڑ بگاڑ کر دکهلا رهے هیں کہ جو کچهہ وہ کهتا هی صحیح نہیں هی بلکہ تمکو دهوکا دیتا هی اسکي ایک نہ سنو — جو شخص سمجهدار هیں اپني گرہ کي عقل رکهتے هیں وہ تو کسي کي نہیں سنتے اور نہ کسي کي مخالفت کا اندیشہ رکهتے هیں بلکہ نہایت استقلال سے اسکي تحریروں کو پڑهتے هیں اور اس کي دلسوز تقریروں کو سنتے هیں اور سمجهتے هیں کہ جیسے ایک ڈاکٹر بچہ کے زخم میں نشتر مارتا هی تاکہ اس کي* تکلیف جلد رفع هو اور وہ ناسمجهہ چلاتا هی اور گالیاں دیتا هی — ڈاکٹر هنستا هی اور کہتا هی کہ کچهہ پرواہ نہیں جب یہہ سمجهہ دار هوجائینگے تو خود جان لینگے کہ میں انکا سچا غمخوار تها — اگر غور کیا جاے تو یہي حال بعینہ آجکل هندوستان کے آنریبل سید احمد اور اُس کے مسلمان بهائیوں کا هو رها هی کہ وہ اس نعمت رباني کو حسد کي لاتوں سے مار رهے هیں اس کي کوششوں پر طرح طرح کے حملے کر رهے هیں وہ بیچارہ کس کس جادو بهرے کلام سے اسکي تلافي کورها هی کہ " جوں جوں وہ همکو برا کہینگے همپر کفر کے فتوے دینگے توں توں همکو ان سے زیادہ رغبت هوتي جائیگي اور هم ان کي بهلائي میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرینگے " *

بعض اخبار نویسوں نے تو یہہ اپنا وظیفہ هي مقرر کرلیا هی کہ جہاں تک ممکن هو بزرگ سید کي کارروائیوں میں رخنہ انداز هوں تاکہ مسلمانوں کو تحت الثرے پهونچنے میں کوئي آڑ باقي نہ نرهے چنانچہ پرسوں میري نظر سے اخبار نیراعظم مرادآباد گذرا — جو تعظیم و تکریم سید صاحب کي پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں هوئي اسپر اڈیٹر اخبار نے بڑي بڑي نکتہ چینیاں کیں — جسکو دیکهکر مجهے کچهہ افسوس هوا اور کچهہ خوشي — افسوس تو اسلیئے هوا کہ جن لوگوں نے سید صاحب کي کارروائي کو ناپسند کیا اُنکو چاهیئے تها کہ اس سے بہتر کوئي تدبیر مسلمانوں کي ترقي کي کر دکهاتے — پهر کچهہ کہتے تو سننے کے قابل

هوتا - اپنے اپاهج هاتوں سے تو کچهه کرنسکے دوسرے کے کام کو پسند نه کیا - اب غریب مسلمان ادبار سے کیونکر قدم نکالیں ؟ خوشي اس وجهه سے هوئی که جسقدر سید صاحب کي باتیں لوگونکو بذریعه تفسیر بدنما کرکے دکھلائي جاتي هیں لوگ اُسیقدر سید صاحب کي طرف زیادہ رجوع هوتے جاتے هیں اور اُن کے خیالات کے مطالعه کا شوق روز بروز بڑهتا جاتا هی - حق و باطل میں تمیز کرکے اپني پچهلي حالت پر افسوس کرتے هیں *

سید صاحب نے کوئي نیا اسلام اختیار نهیں کیا جسپر لوگ انپر فدا هوگئے بلکه ان کا خیال جیسا که پهلے تها اب بهي ویسا هي هی البته فرق اتنا ضرور هی که پهلے جو سید صاحب کے خیالات هم تک پهونچے وہ آپکے ذریعه سے پهونچے تهے اور جو اب سید صاحب کي زبان مبارک سے سنے وہ بالکل خالص تهے - جن لوگوں نے سید صاحب کے خالص خیالات بذریعه اُنکي تصنیف کے دیکهے تهے وہ تو مدت مدید سے انپر جاں نثاري کر رهے تهے - جن لوگوں کو تصنیف دیکهنے کا موقع میسر نهوا تها اُنهوں نے اب زبان گوهر فشاں سے سن لیئے آپ جیسے غمخوار قوم نے جو بدنما کرکے دکهلائے تهے ان کي حقیقت سب پر کهل گئي - اسواسطے پنجاب کے سرسبز ملک نے سید صاحب کو اپنا حقیقي محسن سمجهکر سرآنکهونپر اوتها لیا *

سنٹرل انڈیا جیسے گرم ملک میں سید صاحب کي مخالفت هو تو کچهه تعجب نهیں کیونکه وهاں کي آب و هوا هي میں یهه تاثیر هی که حق و باطل میں تمیز نهیں هوسکتي البته پنجاب کي شاداب و سرسبز آب و هوا نے لوگوں کے دل پر ظاهر کردیا که بیشک ناخدا هو تو ایسا هي هو اور ریفارمر هو تو اسي صفت کا هو جسقدر علم پهیلے گا اُسیقدر سید صاحب کے قدردان پیدا هوتے جائینگے جس گرمجوشي اور فرط عقیدت سے لاهور کے هزاروں آدمیوں نے اور خاصکر پنجاب کے نوجوان تعلیم یافته گروہ نے ترکي لباس میں اُس رسته کے دونوں طرف صفیں باهدنکر حضور ممدوح کا استقبال کیا جس میں لال بنات کا فرش ریل گاڑي سے باهر کي ڈیوڑهي تک تها همیشه پنجاب کے لیئے فخر کا باعث هوگا - خیر جو هوا سو هوا - اے عزیزو اب اس مخالفت کو جانے دو - جو کام قومي بهلائي کا هی اس میں رخنه انداز نهو - مذهبي اعتقاد کسي کا کچهه هو جب هم اهل قرآن هیں تو سب آپس میں بهائي هیں - هم سے جهاں تک هوسکے

مسلمانونکي بہبود میں ملکر ساعي ہونا چاہیئے - یاد رکھو اگر ترقي کے اسباب پیدا نہ کیئے جائینگے تو یہہ افلاس کي گھٹا بیچارے مسلمان جولا ہوں - سقوں - دھوبیوں - نائیوں - بھٹیاروں اور حجاموں ھي پر محدود نہ رھي گي بلکہ تمام مسلمانوں پر بر سے گي جس سے سب کے سب تباہ ہوجائینگے پھر تمھارا اسلام کس کام آویگا *

اے ازلي ابدي خدا ہم پر رحم کر - ھمارے دلوں میں اُلفت ڈال *

راقـــــــم

محمدي

## آنریبل سید احمد خاں کے عقاید

( مندرجہ پنجابي اخبار لاھور مطبوعہ بارھویں مارچ سنہ ۱۸۸۴ع )

جو کچھہ ۱۱ فروري کے نیر اعظم میں ھمارے اور ھمارے ملک کي نسبت چھپا اور نیز ھمارے سامنے سید صاحب کے چند غلط عقاید پیش کرکے ہم سے دریافت کیا ھی کہ جس حالت میں سید صاحب کے ایسے عقاید ھیں تو تم لوگوں نے سید کي ایسي تعظیم کیوں کي اور اپنا پیشوا کیوں مانا ھی ؟ پس ہم تو جو کچھہ سید صاحب کے عقاید کي نسبت معلوم ھی پبلک کے سامنے پیش کرکے انصاف پذیر صاحبوں سے دریافت کرتے ھیں کہ آیا یہہ مخالفت اسلام کي ھی ؟ یا علماے وقت کي ؟ جس میں وہ خود بھي مختلف ہو رہے ھیں *

سب سے پیشتر ہم یہہ بیان کرنا چاہتے ھیں کہ دنیا میں انسان کو خدا نے مختلف طبایع پر پیدا کیا ھی جسکے سبب ھر ایک فرد بشر کي راے - پسند - اور سمجھہ بوجھہ بالکل مختلف ھی ( اس موقع پر ھم دو شخصوں کي نظیر دیتے ھیں جنکو زمانہ ابو جہل اور حضرت عمر رض پکارتا ھی ) جس کے سبب ایک گروہ ایک بات کو پسند کرتا ھی دوسرا اُس کو نفرت کي نگاہ سے دیکھتا ھی — اب ضرور ہوا کہ کوئي معیار انسان اپنے لیئے ایسي مقرر کرے جس سے اپني صداقت اور دوسروں کي غلطي کا فیصلہ کرلے وہ کیا ؟ وہ ایک کتاب ھی جو خدا نے اپنے ہاتھہ سے اپنے قلم سے لکھي جس کو لوگ نیچر یا فطرت اللہ کہتے ھیں — یہہ وہ کتاب ھی جوابدالاباد تک ویسي ھي سچي اور مستحکم رھیگي جیسي کہ

اب ہی یہہ وہ لازوال کتاب ہی جس سے خدا کي مرضي لوگوں نے پہچانيّ اسي کي تائيد کلام رباني يوں کرتا ہي، لا تبديل لخلق الله ذلک الدين القيم و لکن اکثرالناس لا يعلمون، ( سورةالروم ) ترجمہ خدا کے نيچر ميں کچھہ تبديلي نہيں ہي يہي مستحکم دين ہي ليکن اکثر لوگ نہيں جانتے، اس موجودات اور تجربہ سے انسان تمام باتيں اپنے ليئے اخذ کرتا ہي - جو چيز اپنے ليئے مفيد پاتا ہي اُس کو قبول کرليتا ہي جسکو مضر ديکھتا ہي فوراً چھوڑ ديتا ہي - اگر غور کيا جاوے تو يہي انسانيت کي اصل صفت ہي *

اب اس بات کا بيان کرنا بيفائدہ نہوگا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کي حالت روز بروز ابتر ہوتي جاتي تھي افلاس کي چيخ ہر ايک کے گھر سے آ رہي تھي — ہمارے ہي بيچ ميں سے ايک بندہ خدا نے اسکو اپنا فرض جانکر قوم کے ليئے ايک دارالعلوم بنا ديا جس ميں وہ پناہگير ہوں اور ہم لوگوں نے ايسے نازک وقت ميں اُسکو مدد دي يا اپنا پيشوا و رہبر سمجھا تو کيا برا کيا — اگر ايسي حالت کو پيري و مريدي سے تعبير کيا جاے تو نہايت افسوس کا مقام ہي اس زمانہ ميں اگر علم کو سب کا پير کہا جاتا تو شايد درست ہوتا کيونکہ آج کل اس کے تمام مريد ہوتے جاتے ہيں اس کي شعاعوں کے سامنے کسي کي کچھہ بات نہيں ٹھيرتي جو درست ہوتي ہي وہي قابل قبول ہوتي ہي *

اگر آپ ہمکو اس پير سے بعت کرنے سے روکتے ہيں تو آپ ہمارے درد خواہ نہيں اور نہ ہم آپ سے متفق الراے ہيں پنجاب ميں تمام فرقہ کے لوگوں نے جو سيد صاحب کي اسقدر تعظيم و تکريم کي تو اُس کا يہي سبب ہي کہ اس ملک کے باشندے علم دوست ہيں بلکہ اُس نے تمام ملک پر يہہ افتخار حاصل کرليا کہ جو شخص ان کے ليئے علم کا ذريعہ ہو اُس پر کيسي جان نثاري کرتے ہيں *

رہي يہہ بات کہ سيد صاحب کو ہمنے اپنا پيشوا مانا يا نہيں - سو اس پر يہہ عرض ہي کہ سيد صاحب کے جسقدر عقايد ہم لوگوں تک تحرير و تقرير کے ذريعہ سے پہونچے اُنہوں نے ہر ايک فرقہ کے محقق گروہ پر ثابت کرديا کہ وہ بے شبہہ پکے مسلمان اور اسلام کے سچے خيرخواہ ہيں — ان کے عقايد يا محققہ مسائل نے ہم پر يہہ بھي ظاہر کرديا

که اگر اُنہوں نے کچھہ مخالفت کي هی تو اسلام کے بعض علماء کے اعتقادات سے جو معصوم نه تھے — اسلام کي مخالفت کھلي تو جب زیبا هوتي جب وہ اسلام کو سچا مذهب نه جانتے - نبي کو برحق نه کہتے - قرآن مجید کو خدا کا کلام نه مانتے - خدا کووحدہ لا شریک خیال نکرتے - جب وہ ان تمام باتوں پر دل سے یقین کامل رکھتے هیں تو بلا شبهه پکے مسلمان اور ثوهت اسلام کے پیرو هیں *

سید صاحب کے جسقدر عقاید آپنے پبلک کے سامنے توڑ مروڑ کر پیش کئے هیں افسوس وہ سراسر غلطیوں سے لبریز هیں - جو کچھہ همکو جناب ممدوح کے عقاید کي بابت معلوم هی ناظرین کے سامنے پیش کرتے هیں جس سے اڈیٹر مذکور کي غلط بیاني دور هو جائے - بروقت ملاحظه کرلے اس اخبار کے ناظرین اخبار نیر اعظم کے چھٹے صفحه کے تیسرے اور چوتھے کالم کو سامنے رکھه لیں *

قرآن مجید بےشک جبرئیل کے ذریعه سے محمد صاحب صلعم کو پهونچا تھا - جبرئیل کے معني قوت الله کے هیں جبر بمعني قوت ایل کے معني الله کے هیں - جو خدا نے همکو حقیقت جبرئیل وحي کي بتائي وہ تو یهه هی " من کان عدوالجبریل فانه نزله علی قلبک باذن الله " ( سورہ بقر ) خدا نے محمد صلعم کو خطاب کرکے فرمایا - جبرئیل نے خدا کے حکم سے تیرے دل میں قرآن جمع کردیا یا ڈال دیا - اگر جناب کا یهه خیال هی که کوئي مجسم فرشته محمد صلعم کو قرآن سامنے کھڑا هوکر سنا جایا کرتا تھا تو قرآن ایسے مجسم هونے کي خود تکذیب کرتا هی - جہاں اُس نے فرمایا هی " وقالوا لولا انزل علیه ملک ولو انزلنا ملکا لقضي الامر ثم لا ینظرون " یعني کافروں نے کہا کیوں نهیں بهیجا پیغمبر پر فرشته اور اگر هم فرشته بهیجتے تو بات پوري هوجاتي اور ڈهیل میں نه ڈالي جاتي - اس سے پایا جاتا هی که عرب کے کافر آپ کي مانند فرشتوں کے مجسم هونے کے قائل تھے جب اُنہوں نے ظاهر کوئي فرشته محمد صلعم صاحب کے پاس آتا نهیں دیکھا تو " لولا اُنزل علیه ملک " کہا جس کے جواب میں خدا نے فرمایا اگر تمهارے خیال کے موافق فرشته بهیج بهي دیتے تو یهه بات ڈهیل میں نه پڑتي — علاوہ ازیں جو آیتیں آگے مذکور هیں اُن سے جبرئیل کا واسطه بهي نهیں پایا جاتا جیسے که

" ان علینا جمعه و قرآنه " یعني همارا ذمه هی وحي کو تیرے دل میں اکهٹا کر دینے اور اُس کے پڑهنے کا — پهر " فاذا قرآناه فاتبع قرآنه" فرمایا — یعني جب هم اُس کو پڑه چکیں تو تو اُس کے پڑهنے کي پیروي کر — پهر کہا " ثم علینا بیانه " یعني همارا ذمه هی اس کا مطلب بتانا — پهر دوسري جگهه اور زیاده صاف کرکے بتایا جہاں فرمایا " وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحي یوحی " یعني محمد صلعم اپني خواهش نفس سے نهیں کهتا مگر یهه وه بات هی جو اُس کے دل میں ڈالي گئي — جو آیت سوره النحل میں مذکور هی اس کے بهي آپ یقیني یهي معني سمجهتے هونگے که مکهي کو جبرئیل امین نے وحي کو پڑهکر سنا دیا تها جس کو مکهي مذکور نے یاد کرلیا هوگا چنانچه وه آیت یهه هی " و اوحي ربک الی النحل ان اتخذي من الجبال بیوتا و من الشجر و مما یعرشون" یعني وحي بهیجي تیرے خدا نے شهد کي مکهي کي طرف تاکه مکان بنائے پهاڑ کے اونچے درختوں میں — یہاں سے صاف پایا جاتا هی که مکهي کے دل میں خدا نے اس بات کا القا کردیا تها جس کے سبب وه ایسا خوبصورت مسدس گهر بناتي هی *

دیکهئے قرآن کیسے جوش سے سید کی تردید کرتا هی اگر آپ کو کوئي آیت فرشتوں کے مجسم هونے کي یاد هو تو فرمائیئے *

همنے آجتک سید کا کوئي قول نهیں دیکها جس میں اُنهوں نے یهه کہا هو که کوئي حدیث صحیح نهیں جب تک هماري رائے کے مطابق نهو — یهه محض افترا هی — البته جو سیدصاحب نے اپني رائے احادیث کي بابت لکهي هی — اُس مضمون کے اول میں سید نے علما کے اختلاف کو ظاهر کرکے لکها هی که " علماء متقدمین نے جو کچهه اُن کي نسبت رائے قایم کي هی وه صرف اُن کي رائے هی کوئي حدیث یا حکم منجانب شارع اس پر نهیں هی — پس همارا بهي یهي مقصود هی که جہاں تک ممکن هی هم بهي اُن راویوں اور بزرگوں کا ادب ملحوظ رکهیں اور همیشه دل سے حسن ظن ان کي طرف رکهیں مگر ایسا کرنے میں بالکل اندهے نهو جاویں اور خود کچهه بهي خیال نه کریں — همارا فرض هی که هم ان حدیثوں کو حدیث نبوي ٹههرانے کے لیئے کوئي عمده اُصول قرار دیں پس وه یهه هیں ( دیکهو تهذیب الاخلاق بابت جلد دو پرچه ۲۰ ) *

۱ — همکو دیکھنا چاهیئے که آیا وه حدیث احکام قرآن مجید کے برخلاف هی یا نہیں — اگر هو تو همکو یقین کرنا چاهیئے که وه حدیث نبوي نہیں هی جیسے که حضرت عایشه رضي الله عنها نے حدیث سماع موتی کے حدیث نبوي هونے سے بسبب مخالفت قرآن کے انکار کیا باوجودیکه صحابي اس کے راوي تھے اور نہایت قلیل زمانه عهد برکت مهد رسول مقبول صلعم سے گذرا تها *

۲ — اُس حدیث میں اشیاء موجود میں سے کسي شی کي حقیقت الهام سے بطور واقعه کے بیان کي هو نه بطور عرف عام کے اور وه بیان در حقیقت اس موجوده شی کي حقیقت کے برخلاف هو تو وه حدیث نبوي نہیں *

۳ — اس حدیث میں کوئي ایسا واقعه بیان هو جو تاریخ سے علاقه رکھتا هی اور تاریخ سے ثابت هو که وه واقعه صحیح نہیں هی تو هم اُس کو حدیث نبوي نہیں تسلیم کرتے *

۴ — اُس حدیث میں ایسا واقعه حسي بیان کیا گیا هو که اگر وه واقع هوتا تو هزاروں آدمي اُس کو دیکھتے مگر اُس کا هونا صرف اسي حدیث کے راوي بیان کرتے هوں تو وه بهي حدیث نبوي قرار نہیں پاتي *

۵ — اُس حدیث میں ایسي بات هو جو تمام لوگوں سے علاقه رکھتي هو اور جس کا جاننا سب کو ضرور تها مگر اُس سے صرف اسي حدیث کے راوي واقف تھے نه اَور کوئي تو وه حدیث بهي حدیث نبوي نہیں هوسکتي *

۶ — اُس حدیث میں کوئي بات برخلاف اُن احکام اور اصول مذهب اسلام کے هو جو معتبر حدیثوں سے ثابت هوچکي هیں تو وه بهي حدیث نبوي قرار نہیں پاسکتي *

۷ — اُس حدیث میں ایسے عجائبات بیان هوئے هوں جنے عقل تسلیم نه کرتي هو اور جب تک اُن کا الهام سے هونا نه ثابت هو تو تسلیم کرنے کے لایق نہیں هي *

جبرئیل اور شیطان کا نام خدا نے رکھا هی اُن کو آپ فرضي سمجھتے هونگے کیونکه آپکي نظر مبارک سے کبهي آجتک نہیں گذرے - شیطان کا جیسا جسم آپنے مقرر کر رکھا هی اگر ویسا هوتا یعني ایک بڑے قد کا

آدمي سر پر عمامه بندها هوا - گلے میں عربي جبه پڑا هوا - ٹخنوں سے اُونچا پاجامه پہنا هوا - تو ایسے وجود کا ضرور فطرت الله میں ثبوت ملتا — آپکو یاد رهے که وجود کي پانچ قسمیں هیں وجود ذاتي - وجود حسي - وجود خیالي — وجود عقلي - وجود شبهي - پس علماے اکابر متقدمین کے نزدیک اگر کوئي شخص تمام مذهبي باتوں کو ان پانچ وجود میں سے کسي وجود پر محمول کرے تو وہ شخص اسلام کا مصدق هی نه مکذب — علاوہ اس کے سید سے کئي سو برس پیشتر ایک بزرگ ملایک اور شیطان کے وجود کا فیصله کرگیا جس کا لقب امام الموحدین - کبریت احمر - اکسیر اعظم - اور شیخ الطایفه هی — ان حضرت کا نام محي الدین ابن عربي هی انہوں نے اپني کتاب فصوص الحکم میں جس کي شرح شیخ عارف بالله موید الدین ابن محمود المعروف بالهندي نے ملایکه کے وجود کي نسبت کي هی جو بحث لکھي هی اس کے یهه چند فقرے درج هیں وہ فرماتے هیں " اعلم ان الملائکة ارواح القواے القائمة بالصور الحسیة والارواح النفسیة والعقلیة القدسیة و تسمیتها ملائکه لکونها روابط و موصلات الاحکام الربانیة والاثار الالهیة الی العوالم الجسمانیة فان الملک في اللغة هو القوة والشدة * * فکانت الملائکة کالقوی الروحانیة والحسیة التي في نشاات الانسان و کل قوة منها محجوبة بنفسها لاتری افضل من ذاتها * * و اما القوة الروحانیة فکالمتخیلة والمتفکرة والحافظة والذاکرة والعاقلة والناطقة و هذا القوی الکلیات * * انواعها و شخصیاتها منتشرة و منبثة في فضاء السماوات والارضین و ما بینهما " اگر تمام عبارت کو نقل کیا جاتا تو کئي صفحے لکھنے پڑتے - جو صاحب چاهیں اصل کتاب میں یا سید صاحب کي تفسیر میں ملاحظه کرلیں — مطلب اس تمام کا یهه هی که جو قوا انسان میں هیں اُنهیں میں سے بعض کا نام ملایکه هی - پھر شارح فرماتے هیں که دیکھنا اور سننا اور سونگھنا اور چکھنا چھونا وغیرہ جو انسان میں هی وہ سب انهي قواے ملکوتي حسیه کے ماتحت هیں اور قوة متخیله و متفکرہ عاقله و ناطقه انهي قواے ملکوتي روحانیه کے تابع هیں جاذبه و ماسکه اور هاضمه و مصورہ وغیرہ انهي قواے ملکوتي طبیعه میں داخل هیں - حلم - علم اور وقار عدالت - شجاعت - سیاست اور ریاست انهي قواے ملکوتي حیوانیه

میں شامل ہیں اور یہہ تمام قوا زمین اور آسمان اور اُن کي فضا میں پہیلے ہوئے ہیں *

پہر شیطان کي بابت قیصري شرح فصوص میں لکہا ہی " قیل ابلیس ھو قوۃالوھمیۃ الکلیۃ التي فی العالم الکبیر و القوی الوھمیۃ التی فی الاشخاص الانسانیۃ * * * یعني بعض اکابر نے کہا ہی کہ عالم کبیر * * * میں جو قوت وھمیہ کلیہ ہی وھي ابلیس ہی اور ہر ایک انسان میں جو قوت وھمیہ ہی وھي ابلیس کي ذریات ہیں - خدا نے بہي دوسري آیت میں اسکي اصل حقیقت کہول دي یعني فرمایا ہی جو وسوسے تہرے دل میں آتے ہیں اُن کو ہم جانتے ہیں - پہر فرمایا ہی نفس ھي برائي کرنے کو کہتا ہی - غرضکہ تمام محققین اسبات کے قائل ہیں کہ انہي قوی کو جو انسان میں ہیں اور جن کو نفس امارہ یا قوا بہیمیہ سے تعبیر کرتے ہیں شیطان کہتے ہیں *

اول جاننا چاہیئے کہ معجزہ کیا چیز ہی ؟ وہ خرق عادت کا ایک شرعي نام ہی - یا اُسکو شرعي اصطلاح میں معجزہ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں - جب یہہ خرق عادت نبیوں اور غیر نبیوں دونوں سے ظہور میں آتي ہیں تو ہر ایک کے لیئے گنجایش نبوت نکل سکتي ہی تو پہر سچے نبي کي کیا نشاني ہوسکتي ہی ؟ دیکہئے امام حجۃالاسلام کي کیمیاے سعادت میں - وہ دل کے چند خواص بیان کرکے فرماتے ہیں کہ ایک یہہ بہي خاصہ ہی کہ اگر بیمار کیطرف ہمت باندھکر کہے کہ یہہ اچہا ہوجاے تو وہ اچہا ہوجاتا ہی - اگر ہمت کرے کہ بارش ہوجاے تو وہ ہوجاتي ہی - وہ فرماتے ہیں کہ " آنرا چشم زدگي گویند و سحر ہم گویند ازیں بابست در جملہ تاثیر نفس آدمي است * * پس ایں نیز از عجایب قدر تہاست کہ در دل ست و ایں چنیں خاصیت چوں کسی را پدید آید اگر داعي خلق باشد معجزہ گویند و اگر نباشد کرامات گویند و اگر درکار خیر باشد آں کس را نبي یا ولي گویند و اگر در شر باشد آنکس را ساحر گویند سحر و کرامات ومعجزہ ہمہ از خاصیت قدرت دل آدمي ست " پس معلوم ہوا کہ جادو کرامات و معجزہ ایک ھي چیز ہی مگر نام مختلف ہیں اسي کو آج کل کے تعلیم یافتہ لوگ مسمریزم کہتے ہیں *

علاوہ بریں کتاب اللہ سے بہي کہیں نہیں پایا جاتا کہ معجزہ نبوت

کي دليل هی بلکه جا بجا اسکي نفي پائي جاتي هی اور نه محمد صاحب نے کبھي معجزہ دکھانے کا دعوی کیا چنانچه جب کفار نے محمد صاحب سے نشانیاں یعني معجزے طلب کیئے تو خدا فرماتا هی که ان سے کہدے "وما منعنا ان نرسل بالایات الا ان کذب بها الاولون" یعني نہیں روکا همکو معجزے بھیجنے سے مگر یہه که ان کو اگلوں نے جھٹلا دیا تها - پهر دوسري جگهه فرمایا" لولا انزل علیه آیات من ربه قل انما الایات عند الله و انما انا نذیر مبین " عنکبوت ' کافروں نے کہا کیوں نه اتارے گئے پیغمبر پر معجزے اس کے جواب میں محمد صلعم سے کہا که اُن سے کہدے که معجزے الله کے پاس هیں سوا اس کے اور کچهه نہیں میں تو علانیه ( بري باتوں سے ) ڈرانے والا هوں - اسیطرح سورہ بني اسرائیل میں هی کافروں نے صاف صاف کہا که هم تجهپر هرگز ایمان نه لاوینگے جبتک تو زمین میں سے چشمے نه نکالے یا تیرے پاس کهجور و انگور کا باغ هو جسکے بیچ میں بہتي نہریں هوں یا تو همپر جیساکه تو سمجهتا هی آسمان کے ٹکڑے ڈالے یا خدا اور فرشتوں کو اپنے ساتهه لاوے وغیرہ وغیرہ - خدا فرماتا هی " قل سبحان ربي هل کنت الا بشرا رسولا " یعني ان سے کہدے پاک هی میرا پروردگار میں تو کچهه نہیں هوں مگر ایک انسان بھیجا هوا رسول هوں - بعض لوگ قرآن مجید میں سے ایک معجزہ شق القمر کا پیش کرتے هیں ان کو لازم هی که پہلے مقدس عالموں سے فیصله کرلیں نه که بزرگ سید پر اتہام لگاویں چنانچه شاہ ولي الله صاحب محدث دهلوي تفهیمات الهیه میں صاف لکهتے هیں که " اما شق القمر فعندنا لیس من المعجزات انما هو من آیات القیامة کما قال الله تعالی اقتربت الساعة وانشق القمر ولکنه صلعم اخبر عنه قبل وجودہ فکان معجزة من هذا السبیل "، یعني همارے نزدیک شق قمر معجزات میں نہیں هی هاں وہ قیامت کي نشانیوں میں سے هی جیساکه خدا نے فرمایا قریب هوئي ساعت پهٹ گیا چاند - لیکن آنحضرت نے اس کے هونے سے پہلے اسکي خبر دي اس راہ سے معجزہ هی - پهر اور بهي زیادہ تعجب هوتا هی جبکه وہ فرماتے هیں که الله سبحانه نے ان معجزات میں سے کچهه بهي اپنے قرآن میں ذکر نہیں کیا اور نه مطلق اسکي طرف اشارہ کیا هی یعني انکے نزدیک قرآن میں کوئي معجزہ نہیں هی اصل عبارت یہه هی * ولم یذکر الله سبحانه

شیئًا من هذه المعجزات في کتابه ولم یشر الیه قط بسر بدیع و هوان القرآن انما هو من الا سم فلا یذ کرفیه ماهو من تحته (تفہیمات الہیہ) *

سید صاحب نے جو کچھہ جنت و نار کي بابت تفسیرالقرآن میں لکھا اسکا ماحصل یہہ هی که بہشت کي حقیقت جو خدا نے بتائي هی وه یہہ هی که " فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون " یعني کوئي نہیں جانتا که کیا اُنکے لیئے آنکھوں کي ٹھنڈک (یعني راحت) چھپا رکھي گئي هی اسکے بدلے میں جو وه کرتے تھے اسي آیت کي تائید حدیث قدسي سے اسطرح هوتي هی جیسیکه بخاري و مسلم نے ابو هریره کي سند پر بیان کیا وه یہہ هی " قال الله تعالی اعدت لعبادي الصالحین مالاعین رات و لا اذن سمعت و لا خطر علی قلب بشر " یعني الله تعالی نے فرمایا که تیار کي هی میں نے اپنے نیک بندوں کے لیئے وه چیز جو نه کسي آنکھه نے دیکھي هی اور نه کسي کان نے سني هی اور نه کسي انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا هی - پس اگر بہشت میں درحقیقت یہي چاندي سونے کے محل لذیذ میوے اور خوب صورت عورتیں اور لونڈ ي هوں تو قرآن کي آیت اور خدا کے فرموده کے بالکل مخالف هی کیونکه ان چیزوں کو تو انسان جان سکتا هی — اگر فرض کیا جاوے که ویسي عمده چیزیں نه آنکھوں نے دیکھیں اور نه کانوں نے سنیں تو بھي " ولا خطر علی قلب بشر " سے خارج نہیں هوسکتیں عمده هونا ایک اضافي صفت هی اور جب که ان تمام چیزوں کا نمونه دنیا میں موجود هی تو اُس کي صفت اضافي کو جہاں تک ترقي دیتے جاؤ انسان کے دل میں اس کا خیال گذر سکتا هی حالانکه بہشت کي ایسي حقیقت بیان هوئي هی که " لا خطر علی قلب بشر " پس بہشت کي یہہ تمام چیزیں جو بیان هوئي هیں درحقیقت بہشت میں جو " قرة اعین " هوگا اس کے سمجھانے کو بقدر طاقت بشري تمثیلیں هیں نه بہشت کي حقیقتیں *

اگر آپ کے خیال کے موافق یہہ سمجھه لیا جاے که وهاں بھي دنیا کے سے چکلے موجود هیں اور حوریں ملمہه پر مثل کشمیر نوں کے پوتر ملے هوئے لال گال چمکا رهي هیں تو اس سے همارے خرابات هزار درجه بہتر معلوم هوتے هیں — اصل یہہ هی که چونکه هم اس قرةالعین کو نہیں

جان سکتے تھے اس لیئے خدا و رسول نے ہمکو ایسے پیرایہ میں سمجھایا جو ہمارے خیالات کے موافق عالي درجہ کے ہوسکتے تھے — قرآن کا سب سے بڑا معجزہ یہہ ہی کہ اُس کا طرز کلام ہرایک کے دماغ کے مناسب ہی اور نتیجہ پانے میں سب یکساں ہیں *

بیشک قرآن مجید میں خاص کسي آدم کا ذکر نہیں جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہی " لقد خلقنا کم ثم صورناکم ثم قلنا للملئکۃ اسجدوالادم " یعني خدا نے تمکو پیدا کیا پھر تمھاري صورتیں بنائیں پھر ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو — اس میں کم کا خطاب تمام انسانوں کي طرف ہی — چنانچہ تفسیر کشف الاسرار وہتک الاستار میں لکھا ہی و ما المقصود بادم آدم واحدہ *

بیشک قرآن مجید سے یہہ نہیں پایا جاتا کہ حضرت موسیٰ کي لاٹھي مارنے کے سبب سمندر درحقیقت جدا ہوگیا یا پھٹ گیا تھا بلکہ یہہ پایا جاتا ہی کہ وہ پہلے ہي سے پایاب تھا — جن لفظوں سے آپ صاحبوں نے یہہ نتیجہ نکالا ہی وہ یہہ ہیں فاضرب بعصاک البحر اگر اس مقام پر ضرب کے معنے چلنے کے لیئے جاویں جیسا کہ دوسري جگہہ خود قرآن میں موجود ہی و اذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ ( نساء ) یعني جب تم چلو زمین پر یعني سفر کرو تو کچھہ ہرج نہیں کہ نماز میں کمي کرو یہاں ضرب کے معنے چلنے کے ہیں — اور شاہ ولي اللہ صاحب نے اس آیت فا ضرب لہم طریقافي البحر کے یہہ معني کیئے ہیں کہ " پس برو براے ایشان در راہ خشک " یعني شاہ صاحب نے ضرب کے معنے زمین کے لیئے ہیں — پس معنے آیت کے یہہ ہوئے کہ موسی اپني لاٹھي کے سہارے سمندر میں چل وہ پایاب ( بسبب جوار بھاٹے کے ) ہو رہا ہی چنانچہ جو آیت ( سورہ طٰہٰ ) میں ہی اُس کا صاف یہہ مطلب ہی جہاں اُن سے فرمایا " و لقد اوحینا الی موسی ان اسر بعبادي فاضرب لہم طریقا في البحر یبسالا تخاف درکا ولاتخشی " یعني وحي کي ہم نے موسی کو میرے بندوں کو راتو کو سمندر میں سوکھے رستہ سے لیکر نکل چل — پس اگر معجزہ تھا تو یہي تھا کہ ایسے مشکل وقت میں خدا نے موسی اور اُس کے لشکر کو بچا لیا *

حضرت ابراہیم کي عبادت کو تو وحشیانہ کسي نے کبھي نہیں کہا

البتہ یہہ ضرور کہا ہی کہ حضرت ابراہیم کے وقت میں لوگ ننگے سر تہبند باندھکر ننگ دھڑنگ اس کوٹھے کے گرد کودا کیا کرتے تھے جو ابراہیم نے تعمیر کیا تھا اور جس کو اب طواف کہتے ہیں اگرچہ اس زمانہ کے مطابق وہ وحشیانہ طریقہ تھا مگر دل پر زیادہ اثر کرنے والا تھا کیونکہ آج کل دست بستہ صفیں باندھکر نہایت شایستگي و ادب سے خدا کي عبادت میں مشغول ہوتے ہیں *

نبوت کا ملکہ بیشک ایک خلقي امر ہی جس میں خدا نے یہہ ملکہ رکھا ہوگا ضرور وہ نبي ہوگا — سید صاحب کا قول ہی کہ نبي جب اپني ماں کے پیٹ میں ہوتا ہی نبی ہی ہوتا ہی اور جب مرتا ہی تو نبی ہي مرتا ہی کہا آپ یہہ سمجھتے ہیں کہ یہہ عہدہ کارگذاري پر منحصر ہی — لوھاري اور شاعري تو فن انسانی ہیں مگر خدا تو ایسا بے نیاز ہی کہ وہ مکھي کو بذریعہ وحي کے گھر کي تعمیر سکھاتا ہی جس کو بڑے بڑے انجنیر دیکھکر حیران ہوتے ہیں *

قرآن مجید میں ناسخ منسوخ نہونے کا خیال صرف سیدھي کا نہیں بلکہ ابو مسلم کا بھي ہی " ان المراد من الایات المنسوخة في الشرائع التي فی الکتب القدیمة من التوراة و لانجیل کالسبت و الصلوة الی المشرق و المغرب الخ " ان کے نزدیک قرآن کي آیتوں میں منسوخیت نہیں بلکہ اُن سے مراد پہلے احکام توریت و انجیل کے ہیں جیسے سبت کا دن اور نماز بیت المقدس کي طرف پڑھنے کي منسوخیت — اگر قرآن میں ناسخ منسوخ مان لیا جاوے تو ذات باري کے علم و دانش میں نقص لازم آتا ہی اور ہرایک شخص اپني عقل کے موافق تمام قرآن کي آیتوں کو ناسخ و منسوخ ٹھرا سکتا ہی *

قرآن کي نسبت سید صاحب فرماتے ہیں کہ " اس میں کچھہ شک نہیں قرآن شریف نہایت اعلی سے اعلی درجہ فصاحت و بلاغت پر واقع ہی " کیونکہ وہ کلام الهي ہی مگر قرآن میں اس کي فصاحت سے کسي جگہہ معارضہ نہیں چاہا گیا اگر کسي جگہہ ہو تو فرمائي ورنہ اپني حالت پر افسوس کیجیئے *

قرآن مجید میں متعدد جگہہ کہا گیا کہ اس کي مثل کوئی کتاب لاؤ اگر تم سچے ہو — مگر اس مثل کا مطلب سورہ قصص میں صاف کھول دیا

جہاں فرمایا قل " فاتوا بکتاب من عنداللہ ھو اھدیٰ منہما اتبعہ ان کنتم صادقین " یعني تو انسے کہدے کہ خدا کے پاس سے کوئي کتاب لاؤ جو توریت و قرآن سے زیادہ ھدایت کرنے والي ھو *

بلاشبہہ قرآن مجید میں سے کسي جگہہ بیان نہیں ھوا کہ مسیح کا کوئي باپ نہیں تھا یا وہ بغیر باپ کے پیدا ھوا سورہ انعام میں لکھا ھی کہ حضرت عیسیٰ حضرت ابراھیم کي ذریت سے ھیں — پس اگر وہ بغیر باپ کے ھوتے تو ابراھیم کي نسل سے کیوں پکارے جاتے علاوہ اسکے انجیل میں رومیوں کے خط کے ۱ باب ۵ ورس میں ھی کہ " وہ مسیح جسم کے حق میں داؤد کے تخم سے ھوا " پھر اعمال کے ۲ - ۳۱ میں ھی خدا نے داؤد سے قسمیہ کہا کہ میں تیرے تخت پر بیٹھنے کے لیئے جسم کے طور پر تیري کمر سے مسیح کو پیدا کرونگا " — پھر لوگوں نے کہا کہ " یہہ ( مسیح ) بڑھئي کا بیٹا نہیں " — کیا اسکي ماں مریم نہیں کہلاتي متي ۱۴ — ۵۲ چنانچہ یوسف کو انجیل میں متعدد جگہہ داؤد کے گھرانے سے ھونا بیان کیا ھی لوک ۱ - ۲۷ - متي ۱ - ۱۲۱ ' مسیح کے وقت میں کسیکو بھي ان کے بغیر باپ کے پیدا ھونے کا خیال نہ تھا - چنانچہ پادري رچرڈ واٹسن نے اپني تفسیر انجیل میں لکھا ھی " یہہ عام یقین تھا کہ حضرت عیسی یوسف بڑھئي کے بیٹے ھیں " *

آپ لوگوں نے اپني کم فہمي سے تین زمانوں کے واقعات کو جو قرآن میں مسلسل بیان ھوئے ایک ھي سمجھا ھی اول مریم کي خواھش کے موافق فرشتہ کا ایک لڑکے کي بشارت لیکر آنا جبکہ وہ کنواري تھیں — پھر دوسرا زمانہ جبکہ وہ حاملہ ھوئیں — پھر تیسرا زمانہ جبکہ مسیح نے لڑکپن میں فقیہوں سے مباحثہ کیا — اور اپنا نبي ھونا بیان کیا "قال اني عبداللہ اتني الکتاب و جعلني نبیا" یعني بولا میں اللہ کا بندہ ھوں مجھہ کو اسنے کتاب دي اور مجھہ کو نبي کیا — پھر فرمایا " و اوصاني بالصلواۃ و الزکوۃ ما دمت حیا " یعني جب تک میں جیتا رہوں مجھے نماز و زکوۃ کي تاکید کي ھی " پس جیسے عجائب پسند لوگوں نے ان تینوں زمانوں کو ایک سمجھا کہ جسوقت فرشتہ نے خبر دي اُسیوقت مریم حاملہ ھوگئي — پھر جھٹ پٹ بچہ پیدا ھوگیا — پھر مسیح نے اُسي وقت کہا کہ میں نبي ھوں اُس نے مجھے کتاب دي اور

نماز زکوۃ کي تاکيدکي - معمولي عقل کا آدمي ان تمام آيتوں سے يہہ نتيجہ نہيں نکال سکتا کہ يہہ تين واقعوں کا ذکر هی چنانچہ جو سب سے پچھلا ذکر هی اس سے پايا جاتا هی کہ جب وہ بالغ هوچکے تھے اور نبوت کي حد کو پہنچ گئے تھے کيونکہ بچوں کو نماز و زکوۃ کا حکم نہيں ملتا بلکہ وہ مرفوع‌القلم هوتے هيں چنانچہ ابو قاسم بلخي کا قول هی کہ حضرت عيسی جوان هونے کے قريب تھے جب يہہ واقعہ هوا — تفسير کبير ميں ان کا يہہ قول موجود هی اختلف الناس فيه فالجمهور علی انه قال هذا الکلام حال صغره و قال ابوالقاسم البلخي انه انما قال ذلک حين کان کالمراهق الذي يفهم و ان لم يبلغ حدالتکليف ( تفسير کبير ) *

پس هم اسمضمون کو زيادہ طول دينا نہيں چاهتے جن صاحبوں کو زيادہ تحقيق منظور هو سيد صاحب کي تفسيرالقران اور مولوي ممتاز علي صاحب کا رسالہ انفصال ولادت مسيح ملاحظہ کريں — جن ميں تمام شبہات کو برهان عقلي و نقلي سے اور نيز قرآن مجيد سے اور فطرت الله سے ثابت کيا هی *

هم نے جہاں تک غور کيا اور جو صاحب اس مضمون پر غور کرينگے اُن پر يہہ بات منکشف هوجاويگي کہ سيد صاحب کے عقايد بالکل کتاب‌الله اور متقدمين کے موافق هيں اگر کسي ميں قدرے اختلاف هی تو يہہ زمانہ حال کي تحقيقات کا سبب هی کيونکہ حقايق موجودات کا علم روز بروز کہلتا جاتا هی *

جو کچھہ کہ آپ صاحبوں کي اس وقت سمع فرسائي کي گئي اس سے هماري يہہ غرض نہيں کہ هم نے سيد صاحب کے معصوم ٹہرانے ميں کوشش کي — بلکہ همارا يہہ فرض تھا ( اور آيندہ بھي اسکے ادا کرنے کو موجود هيں ) کہ جب کوئي همارے ايسے محب قوم کي نسبت غلط عقايد بيان کرے تاکہ لوگوں ميں اسکي طرف سے نفرت پيدا هو تو هم اُسکو دور کريں جس سے اڈيٹر مذکور کي دهوکا دهي لوگوں پر ظاهر هوجاوے اور مسلمان اس کے فريب ميں آکر اس نعمت عظمی سے محروم نہ رهيں *

نہايت افسوس ايسے اخباروں[1] کے اڈيٹروں پر — دعوی تو يہہ کرنا کہ همارا اخبار سوشيل اور ملکي معاملات پر بحث کرتا هی ( يعني

اتفاق اتحاد کو بڑھاتا هی ) اور ساتھہ هي مذهبي پیرایه میں مسلمانوں میں نفاق ڈالنے جانا کولسي انسانیت کا فرض اعلی هی *

راقـــــــم
مسلمان

لاهور ٥ مارچ — ( ١١٨٣ ) }

زمانه قیام لاهور میں ایک دن منشي حامد علي صاحب چشتي ایک قصیدہ بزبان فارسي اور ایک تاریخ تشریف آوري سید صاحب بمقام لاهور کہہ کر لائے اور مجمع میں اُسکے پڑھنے کي اجازت چاهي — سید صاحب کو اگرچہ اپني مدح کے اشعار پڑھے جانے کسقدر ناپسند هوتے تھے مگر بپاس خاطر منشي صاحب اجازت دي اور کہا که اگرچہ میں اس لایق نہیں هوں که میري تعریف میں کوئي قصیدہ لکہا جاوے مگر جو آپ کي خوشي هی اُس کے برخلاف کرنے کي میں جرأت نہیں کرسکتا چنانچہ منشي صاحب نے نہایت خوبي سے اُس مجمع میں مندرجه ذیل قصیدہ معه تاریخ پڑھا *

# قصیدہ مدحیہ و شکریہ نوشتہ منشي حامدعلي صاحب چشتي

شب از شغل گیتي چو فارغ شدم * به بستر پئے خواب پہلو زدم
گذر بر زمینے فتادہ مرا * که گوئي بروئے زمین بد ارم
یمین و یسارش عمارات نغز * ولے نامرتب همه بیش و کم
به یکسو گلستان و دیگر طرف * ستادہ درختان پر پیچ و خم
زمسجد عیاں شد که این جائیکه * ز اسلامیا ں است بس محترم
فراتر که رفتم چو زانجا بشرق * رسیدہ ندائے بگوش اندرم
که اے قوم یا حسرتا حسرتا * ز بے وقت خوابت دریغ آیدم
چو این را شنیدم پئے آں ندا * بصد شوق زانجا روانه شدم
منور یکے حجرۂ یافتم * درونش یکے پیر ثابت قدم
ز بعد سلام و علیک و علیک * مصافحه نمودم بصدق اتم
بپرسید نام و طریق مرا * بگفتم که از اُمت احمدم
شنید این وبگریست بس زار زار * بگفتم سبب گفت اے خوش شیم

چگونه نگریم بر احوال وے * که در ذل و نکبت رود دمبدم
بگفتند یکسر همه خیر باد * بعلم و هنر اے دریغ آیدم
ز تدبیر بد اعتقادے کمال * کشیداست تقدیر تیغ دو دم
زدلش چو پرسم دهد ایں جواب * نه تقدیر دادہ قلم در یدم
زپستي همت بافلاس غرق * زمخدوم خادم شدہ اے ستم
گدائے و یا قصه خواني هنر * و یا با خراباتیاں هم قدم
و یا بهر تسخیر ملک عدم * بر افراشته بر مقابر علم
نصیحت گرے گر نصیحت کند * که ایں است بد نزد اهل همم
تفاخر کناں میدهد ایں جواب * که دنیاست چوں جیفه بگذاشتم
عذابست تحصیل علم و هنر * صوابست افلاس اے ذي الکرم
گذشته و آینده خواب و خیال * بموجود خوش زي تو اے محترم
ور از بهر اصلاح پوشاک وے * بگوید کسے گوئیدش از ستم
لباسیکه آدم بپوشید پس * شود تار کش را گنه لاجرم
کجارفت روشن خیالي او * کجارفت تهذیب و اخلاص هم
بجاے تواریخ داند کنوں * فسانه زمجنون و نل یا پدم
علوم و فنون والوالعزمیش * نظیرے و ضرب‌المثل به اعم
فسانه به بینم همه سر بسر * کنوں زانچه پیشینیاں شد رقم
بآواز گویند باصد بکا * عمارات هند و عراق و عجم
که اے بیخبر قوم عالي نژاد * کجا آں ترقي و جاہ و حشم
کجا شد شکوہ و کجا شان تو * کجا ثروت و جاہ و خیل و خدم
چگونه نگریم بر احوال وے * که درذل و نکبت رود دمبدم
همه شب دریں گریه و زاري ام * نه آرام و راحت نه خواب و خورم
بگفتم که اے پیر روشن ضمیر * بیادا دل و جان نثار قدم
علاجش چه باشد بفرما دگر * که یابم خبر زان من اے محترم
بگفتا که اینک مکان عظیم * نمودم بنایش بجهد اتم
تمناست در دل که بیت العلوم * شود نیز طیار پهلوے هم
اگر قوم سازد بدیں التفات * شود زود آسان کار اهم
بگفتم قدم رنجه سازي اگر * سوے ملک پنجاب اے محترم
بچندیم نماید که سکناے آں * نمایند کوشش بلطف و کرم

بگفتا سفر مردم پور زا * اگرچه بود شاق وقت هرم
و لیکن مرا بهر بهبود قوم * بسا خوش نماید زباغ ارم
تو هم یاددار ایں سخن را زمن * که آمد در اخبار شاه امم
غم دیں بود غم مخور غم دگر * نماید ازاں ایں سفر خوشترم
بتاریخ فرخ بروز سعید * روانه ازینجا شوم صبحدم
مبارک بس اے حاضریں باشما * که آمد بسر سانه سیدم
زهر گونه سازید باوے مدد * بدم یاورم یا قدم یا قلم
بها بعد مژد از خداے کریم * شود نیز خرش روح خیرالامم

## قطعه تاریخ نوشته منشي حامدعلي صاحب چشتي

چو مخدو مظا سیدي نجم هند * که بهبودے قوم جویند هردم
فزودند اعزاز و عزو شرف * بلاهور و اقطاع وے از قدم
دلم وقت رونق فروزي شاں * بگفتا که اے رهنما خیر مقدم

میں سمجهتا هوں که لاهور کي بڑي بڑي باتوں کا ذکر اب ختم هوگیا صرف چهوٹي چهوٹي دل لگي کي چند باتیں باقي هیں پهر اُن کو کیوں چهوڑوں – جب هم سب لاهور پهونچے تو یهه تجویز هوئي که اس سفر کي یادگاري میں پنج تن پاک کا جو باهم رفیق سفر تهے ایک گروپ فوٹوگراف کا بنوایا جاوے چنانچه مسترز جمس کریڈک سے جو نامي فوٹو گرافر لاهور کے هیں وه گروپ بنوایا گیا اور ایک نهایت عمده یادگار رفیقان سفر پنجاب کي بن گئي *

پهر ایک اَوْر گروپ کے بنوانے کي تجویز هوئي جس میں احباب پنجاب بهي شامل هوں یهه تجویز اخیر وقت پر هوئي اور اُسوقت تمام احباب کا جمع هونا نامکن تها چهه صاحب اُس وقت موجود تهے جو شریک هوئے *

### خاں بهادر محمد برکت علي خاں صاحب

خاں صاحب موصوف کے گروپ میں شریک هونے سے هم سب کو نهایت خوشي هوئي بلکه باعث افتخار هوا — خاں صاحب کي ایک قدیم سپاهیانه وضع هی وه پٹهاني لمبي نوک کي ٹوپي پهنتے هیں اور

اُسپر مختصر و خوبصورت عمامہ باندھتے ھیں اُن سے التماس کیا گیا کہ اس مجمع میں تو آپ کو بھی لال ترکی ٹوپی پہننی ھوگی اُنھوں نے از راہ مہربانی بلحاظ اس مقولہ کے کہ " آزردن دل دوستاں جہل است و کفارہ یمین سہل" اُس کو منظور کیا ۔ اور ایک وضع اور ایک فشن کے احباب کا گروپ تیار ھوا *

خان بہادر ممدوح کا کچھہ زیادہ ذکر لکھنا فضول ھی وہ پنجاب میں بسبب اپنے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کے آفتاب کی مانند روشن ھیں ۔ بسبب خدمات جوڈیشل و پولیٹکل کے جو اپنے زمانہ ملازمت سرکاری میں اُنھوں نے انجام کیں حکام کی آنکھوں میں بھی بہت زیادہ معزز ھیں گو اس زمانہ میں اُنھوں نے پنشن لی ھی مگر اُن کا اعزاز و اکرام حکام و اھل پنجاب کی آنکھہ میں ویسا ھی بلکہ اُس سے زیادہ ھی *

اُنھوں نے پبلک کی خدمت گذاری میں بہت بڑا حصہ لیا ھی انجمن پنجاب انجمن اسلامیہ پنجاب کی بناء اور اُس کی رونق زیادہ تر اُنھی کے سبب سے ھوئی ھی بادشاھی مسجد کی مرمت و درستی میں اُنھوں نے بہت کچھہ کوشش کی ھی ۔ قلعہ لاھور میں سکھوں کے وقت سے جو تبرکات تھے اُنکا مسلمانوں کو مل جانا اور قلعہ سے مسجد بادشاھی کو منتقل ھونا جس کے سبب تمام مسلمان زیارت سے مستفید ھوسکتے ھیں انھی کی سعی کا آخری نتیجہ ھوا ھی پنجاب کی یونی ورسٹی قایم ھونے میں بھی انھوں نے بہت کچھہ کوشش کی ھی اور اب اُس یونیورسٹی کے " فلو " ھیں *

مدرسۃالعلوم علیگڈہ بھی اُن کی فیاضیوں کا کچھہ کم ممنون نہیں ھی ھمیشہ اپنی جیب خاص سے مدرسہ کے قیام کے لیئے بہت فیاضی کی ھی ھمیشہ اُس کی تائید میں سرگرم رھے ھیں سنہ ۱۸۷۳ ع میں مدرسۃالعلوم کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن پنجاب میں گیا تھا جسمیں سید صاحب جناب مولوی محمد سمیع‌اللہ خاں بہادر ۔ جناب منشی محمد مشتاق حسین صاحب اور اور احباب شامل تھے اور اُن سب کے میزبان ھمارے خان بہادر ممدوح تھے اور صرف مہماں نوازی میں سیکڑوں روپیہ خرچ کردیا تھا اُس زمانہ میں بھی اُنھی کے سبب سے معتدبہ چندہ ھوا تھا ۔ حال کے سفر پنجاب میں اگرچہ سید

صاحب نے کوشش کي تھي که مهماني کے اخراجات سے دوستوں کو بچايا جاوے مگر وہ کوشش کامياب نهيں هوئي اور وهي قديم مهماں نواز ايکي دفعه بهي ميزبان هوئے اور نهايت فياضي سے تمام مهمانوں کي مهماں‌نوازي ميں بيدريغ روپيه خرچ کيا اور نقد بهي ديا اور فراهمي چنده ميں کوشش فرمائي اُن کي ان کوششوں کے ليئے صرف هم لوگ هي ممنون نهيں هيں بلکه تمام قوم اور آينده نسليں بهي ممنون هيں - خدا جسکے بندوں پر اور رسول جس کي اُمت پر وہ احسان کرتے هيں اُن کو اُسکا اجر دے *

## حاجي غلام حسن صاحب و شيخ غلام حسن صاحب

يهه دونوں حسنين همارے دوست بهي اس گروپ ميں شريک تهے جن کا نام نامي امرتسر کے حالات ميں متعدد جگهه آيا هی ان دونوں صاحبوں کے گروپ ميں شريک هونے سے نهايت خوشي هوئي هی - اس وقت وہ گروپ ميرے سامنے رکها هوا هی اور وهي لطف دے رها هی جو لاهور ميں اُس وقت تها اگر وہ صورتيں بولتي بهي هوتيں تو پورا پورا لطف حاصل هوتا *

## خواجه يوسف شاہ صاحب

بهي اس گروپ ميں شريک هيں جنکا بہت کچهه ذکر امرتسر کے حالات ميں بيان هوچکا هی خواجه صاحب ميں دور انديشي اور دانائي اور قوم کي آينده حالت کي فکر اور اخلاق قومي همدردي اور انسان کي بهلائي و ترقي کي بهي ايک اسپريت هی اور اسي سبب سے اُن کي شرکت سے گويا گروپ ميں جان پڑگئي هی *

## مرزا فتح محمد بيگ صاحب

يهه بهي اس گروپ ميں موجود هيں قومي همدردي کا جوش خدا تعالى نے ان ميں کوٹ کوٹ‌کر بهرا هی پنجاب ميں ميں نے ان سے زياده کسي شخص کو قومي همدردي کے جوش ميں بهرا هوا نهيں ديکها نهايت فصيح آدمي هيں اور بہت عمده عمده اور نهايت دلچسپ

لفظوں اور دلچسپ لہجہ سے اسپیچ دینے میں انجمن تصور کو ان کے سبب سے بہت کچھہ رولق هوتي هی — هر ایک قومي کام میں قلمي قدمي درمي سب طرح پر شریک هوتے هیں علیگڈہ میں بھي ایک دفعہ معہ چند احباب کے تشریف لائے تھے اور مدرسةالعلوم میں سید صاحب کي یادگار بنانے کي جو تجویز در پیش تھي اُس میں نہایت عمدہ گفتگو کي تھي *

## مولوي سید ممتاز علي صاحب

یہہ بھي اس گروپ میں موجود هیں اگر یہہ نہوتے تو پھر احباب لاهور کا گروپ هي نہ کہلایا جاتا مولوي صاحب نوجوان تعلیم یافتہ هیں اور نہایت لایق و ذهین اور سعادت مند جوان هیں اعلی درجہ کا ذهن و ذکاء خدا نے اُن کو عنایت کیا هی - سید صاحب سے دلي خلوص رکھتے هیں اور سید صاحب کو بھي ان سے دلي محبت هی - افسوس هی کہ اُس زمانہ میں وہ بیمار تھے گروپ میں بھي اُنکے چہرہ سے علالت اور ضعف ظاهر هوتا هی - سید صاحب جب اُس گروپ کو دیکھتے هیں تو اُنکي صورت سے جو علالت ظاهر هوتي هی اُسپر افسوس کرتے هیں *

## سردار دیال سنگھہ بہادر مجیتیہ

سکھہ سرداروں کے خاندان میں سردار صاحب ایک بہت نامي اور گرامي سردار هیں - مگر خانداني عزت سے بہت زیادہ خدا تعالی نے اُنکو ذاتي اعزاز عطا کیا هی - اخلاق اور عام محبت سب کے ساتھہ سلوک هر قوم کے لوگوں کے ساتھہ شفقت اُنکي جبلت ذاتي هی مسلمان بھي اُن کو سب سے زیادہ سچا دوست اور اپنا شفیق مکرم سمجھتے هیں پبلک کي بھلائي کي اسپریت ان میں بھري هوئي هی اور اُس کے ساتھہ رفاہ عام کے کاموںمیں بیدریغ فیاضي کي هی انڈین ایسوسي ایشن لاهورکے پریسیڈنٹ هیں ٹریبیون اخبار آپکي فیاضي کا نمونہ هی - نہایت لبرل میلنڈ رکھتے هیں یورپ کي سیر و سیاحت کي هی - ایک زمانہ تک لندن میں رهے هیں اور اُس سفر سے بہت کچھہ فواید اُٹھائے هیں مدرسةالعلوم بھي اُنکي فیاضي کا ممنون هی اس دفعہ جو اُنہوں نے فیاضي کي هی یہہ پہلي هي دفعہ نہیں هی بلکہ یہہ تیسري دفعہ هی جو اسقدر

کشادہ دلي سے مدرسةالعلوم کي نسبت فياضي کي هی اگر سچ پوچھو تو لاهور میں بلکہ پنجاب میں صرف یهي ایک شخص هیں جنپر پنجابي یا هندوستاني فخر کرسکتے هیں *

## نواب عبدالمجید خاں صاحب و نواب غلام محبوب سبحاني صاحب

اگر سچ پوچھو تو لاهور میں مسلمان سرداروں اور قدیم معزز و مفتخر خاندان کي نشانیوں میں یهي دو صاحب باقي هیں خدا ان کو سلامت رکھے اخلاق و مروت دونوں صاحبوں کا اُن کے عالي خاندان هونے کا روشن ثبوت هی - جناب نواب عبدالمجید خاں بہادر آنریري اسسٹنٹ کمشنر بھي هیں اور انجمن اسلامیہ لاهور کے پریسیڈنٹ بھي هیں ان دونوں صاحبوں کے سبب سے لاهور کے مسلمانوں کو عزت هی اور سب لوگ اُنکو معظم و مکرم سمجھتے هیں باایں همہ اُن کي حالت اور مکانات کو دیکھکر هر شخص یقین کرسکتا هی کہ بلاشبہہ یہہ دولت سرا مسلمان سرداروں معزز خاندان کے مسلمانوں کي هی *

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ * آثار پدید است صنا دید عجم را

## خان بہادر ڈاکٹر رحیم خانصاحب و راے بہادر ڈاکٹر برج لال گھوس صاحب

ڈاکٹري کے فن میں ان دونوں صاحبوں نے نہایت اعلی درجہ حاصل کیا هی اور اسي سلسلہ میں نہایت معزز عہدے رکھتے هیں مسلمان اور هندو دونوں کو فخر کرنا بجا هی کہ اُن کي قوم میں ڈاکٹر رحیم خانصاحب و ڈاکٹر برج لال گھوس صاحب جیسے ذي علم و لایق و فایق ڈاکٹر موجود هیں *

## ڈیوڈ راس صاحب سي آئي ای اور اُن کي میم صاحبہ

راس صاحب اور اُن کي میم صاحبہ کا ذکر کیئے بغیر میں لاهور کے حالات کو ختم نہیں کرسکتا - راس صاحب پنجاب ریلوے کے ڈ.ائکٹ

سپرنٹنڈنٹ ہیں اُن کے اخلاق کی لوگ تعریف کرتے ہیں - اُن کی میم صاحبہ کو یورپین لڑکیوں کی تعلیم کا بہت شوق ہی اُنہوں نے ریلوے کے متعلق یورپین ملازموں کی لڑکیوں کی تعلیم میں بہت کوشش کی ہی اور خود اُس میں بہت محنت کرتی ہیں - اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ع میں جب آنریبل مسٹر جسٹس محمود ولایت سے آتے تھے تو اتفاق سے اُن کی میم صاحبہ بھی اُسی جہاز میں تھیں جب میم صاحبہ موصوفہ نے سید صاحب کے لاہور میں آنے کا حال سنا تو اُنہوں نے سید صاحب سے ملنا چاہا - سید صاحب اور ہم سب لوگ اُن کی کوٹھی پر گئے جو نہایت ہی عمدگی و خوبصورتی سے آراستہ تھی راس صاحب اور اُن کی میم صاحبہ بہت مہربانی سے ملیں تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے چاء پی اور دوستانہ باتیں ہوتی رہیں - راس صاحب نے ایک کتاب اپنی تصنیف کی ہوئی جس کا " دی لینڈ آف فیف رورز اینڈ سندھ " نام ہی بطور تحفہ کے سید صاحب کو دی *

راس صاحب نے یہہ بھی مہربانی کی کہ اپنے احاطہ کے تمام اسٹیشن ماسٹروں کو سید صاحب کی لاہور کی روانگی کی تاریخ سے اطلاع دی اور یہہ چاہا کہ ہر اسٹیشن پر سید صاحب کے اور اُنکے اور اُنکے ہمراہیوں کے آرام کا خیال رکھا جاویگا - اور جہاں ضرورت ہو اُنکے اور اُنکے ہمراہیوں کے لیئے علحدہ گاڑی مہیا کی جاوے *

## صاحبان اخبارات پنجاب

اب ہمکو پنجاب کے احباب کا جن کے ہاتھہ میں اخبار ہیں شکر ادا کرنا باقی ہی ہم بالتخصیص حافظ عمردراز صاحب مدیر پنجابی اخبار لاہور اور اُنکے مربی منشی شمس‌الدین صاحب مترجم چیف کورٹ پنجاب — منشی محرم علی صاحب چشتی مدیر اخبار رفیق ہند - سید نادر علی شاہ صاحب سیفی مدیر اخبار رہبر ہند - جناب مولوی محمد اشرف صاحب بی اے مدیر اخبار انجمن پنجاب اور اڈیٹر صاحب تریبیون کا شکر ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس سفر کے حالات کو بذریعہ اپنے اخباروں کے شایع کیا — اور ہم مسافروں کے حال پر مہربانی کی — کوہ نور لاہور بھی بہت نامی اور پرانا اخبار لاہور کا ہی اُس کا شکریہ ادا کرنے سے بھی ہم باز نہیں رہ سکتے *

یہہ سب کچھہ تو هم نے لکھا مگر یہہ نہ لکھا کہ لاهور کے بزرگوں نے هم لوگوں کي نسبت بھي جو سید صاحب کے همراہ اس سفر میں تھے کچھہ کہا یا نہیں – هم کچھہ ایسے بے قدر نہ تھے کہ هماري نسبت کوئي کچھہ نہ کہتا همارے دوست منشي محرم علي صاحب چشتي نے اپنے اخبار رفیق هند میں جو ریمارک هماري نسبت لکھے هیں هم نہایت شکر گذاري سے بطور اُن کي عنایت کي یادگاري کے اس مقام پر لکھتے هیں *

## سید صاحب اور اُن کے رفقا

( منقول از اخبار رفیق هند مطبوعہ ۲ فروري سنہ ۱۸۸۴ ع )

خود سید صاحب بفضل الهي ایک بھاري بھر کم قوي اور تنومند بزرگ هیں – گو کمر بہت سے سالوں کے بوجھہ سے دبي هوئي معلوم هوتي هی مگر پھر بھي اُسے بہت خمیدہ هونے نہیں دیتے – پرهیزگاري اور باقاعدہ عادات نے اُن کا کونسٹیٹیوشن کو بہت عمدہ رکھا هی — گلے میں ایک رسولي هی مگر خضر صورت ریش مبارک اُسکو کسیقدر پردہ میں رکھتي هی — آواز خوب مضبوط هی – عام تقریروں میں عموماً وہ اپنا قومي همدردي کا جذبہ روک نہیں سکتے اور اکثر اُن کي بے بس اشکباري اُن کي فصاحت اور تاثیر تقریر میں بہت مدد دیتي هی — آپس کے میل جول میں هر ایک سے حد درجہ کا خلیقانہ سلوک هی – مزاج میں کسیقدر ظرافت بھي هی – مگر اُسیقدر کہ کالملح فی الطعام – باتیں بہت کرنے کي عادت نہیں – چہرہ سے ایک خاص قسم کا بزرگانہ رعب ظاهر هوتا هی *

جناب حاجي مولوي سید محمد اسمعیل خاں صاحب رئیس اعظم دتاولي ضلع علیگدہ ایک متوسط قد کے دیدارو جوان هیں — عموماً عربي پوشاک پہنتے هیں اور سچ مچ اُسي پاک خطہ زمین کے باشندے معلوم هوتے هیں – بہت متشرع اور متقي هنس مکھہ اور خلیق بزرگ هیں *

جناب مولوي سید اقبال علي صاحب منصف فیض آباد کامل جنٹلمین اور ٹھیک ترکي لباس پہنتے هیں – ڈاڑھي پوري چت رهتي هی – هرچہ گہرید مختصر گہرید — متوسط قد کے آدمي هیں اور چہرہ

سے چستي چالاکي برستي هی — سید صاحب کے رفقا میں بہت مستعد
هیں — اور گویا جناب ممدوح کے سکرتري اعظم هیں — ان کے عمدة
مضامین اور قومي همدردي کا عموماً اهل هند میں اسقدر شہرة هی کہ
شاید همارے ناظرین کے سامنے انکو زیادہ انٹروڈیوس کرنے کي ضرورت
نہیں — ایک کمال جو آپ میں پایا گیا وہ خاص طور پر ذکر کرنے کے
قابل هی — یعني یہہ صاحب ایسے زود رقم هیں کہ هر ایک مقام کے
هرایک جلسہ کي تقریروں کو فی الفور ساتھہ ساتھہ قلمبند کرتے جاتے هیں —
پہلے همارا خیال تھا کہ شاید انگریزي شارٹ هینڈ طریقہ پر آپ علامات کے
ذریعہ سے مطلب لکھتے جاتے هونگے مگر جب دیکھا گیا تو بلفظہ قلم کے ایک
عجیب تاتگ سے ایسا شعبدہ دکھاتے هیں جو بلاشبہہ قابل تقلید هی —
همارے کارسپانڈنٹوں کو جسقدر سید صاحب کي تقریروں وغیرہ حالات کا
خلاصہ ملا وہ زیادہ تر انہي کي مخلصانہ توجہہ کا نتیجہ هی جسکا هم
شکریہ ادا کرتے هیں — کسیقدر لطیفہ گوئي بھي آپ کي عادت میں هی
اور انگریزي سے بھي واقف هیں *

جناب بخشي اکرام اللہ خاں صاحب رئیس دهلي خاصی گورے چٹے
خوبصورت — خوب سیرت اور نہایت هي معقول اور متین شخص
هیں انگریزي میں عمدہ لیاقت هی — اگر هم غلطي نہیں کرتے تو
مسلمانوں کے مسئلہ جہاد کي نسبت جو ایک دو عمدہ مضمون کچھہ
عرصہ هوا سول اینڈ ملیٹري گزٹ میں شایع هوئے تھے آپ هي کے قلم کا
نتیجہ تھے — جسکا شکریہ سب مسلمانوں پر فرض هی — موجودہ
رواجي فیشن کے بموجب باوجود جواني کے اکثر عینک لگائے رکھتے هیں —
ضرورت کے بغیر بہت کم گفتگو کرتے هیں — غرض کہ جوانوں کے لیئے
ایک موڈل هیں *

سید محمد علي صاحب بورڈر مدرسة العلوم ایف - اے پاس کردہ
هیں - سید صاحب کے نواسے هیں اور پورا ترکي لباس پہنتے هیں - بہت
خلیق نوجوان هیں - ان کو سید صاحب کا پرائیوٹ سکرتري اس سفر
میں سمجھنا چاهیئے - انگریزي زبان کے متعلق سب کار و بار انہي کے
سپرد هیں - انگریزي میں بہت اچھي لیاقت هی - اور هونہار معلوم
هوتے هیں *

# ذکر شہر لاہور

لاہور ایک نہایت مشہور و پرانا شہر ہی مدت تک دارالسلطنت رہا ہی واقعات عظیمہ جو ہندوستان کی تاریخ میں معظم واقعات میں سے ہیں اس شہر میں گذرے ہیں - عمارات شاہی یہاں کی اور خصوصاً شالا مار باغ نہایت مشہور ہیں — جدید عمارتوں میں لارنس ہال اور اُس کے برابر مانٹگمری ہال نہایت عمدہ و نفیس عمارتیں ہیں جو ہندوستانیوں کے روپیہ سے بنی ہیں — مگر افسوس ہی کہ خدا تعالی نے ہندوستانیوں کو اس لایق نہیں کیا کہ اُن سے فائدہ اُٹھا سکیں - البتہ یورپین کے لیئے وہاں سب طرح کا عیش و آرام مہیا ہی — جب ہم اُس کو دیکھنے کو گئے تو وہاں دفتر کے چھوٹے کمرہ میں جو مانٹگمری ہال کے دروازہ کے متصل ہی ایک یورپین صاحب جو شاید منتظم یا منیجر ہال کے ہونگے تشریف فرما تھے - اُنہوں نے یہہ بات سنکر کہ چند ہندوستانی ہال کے دیکھنے کو آئے ہیں نہایت اکراہ سے اُن کے دیکھنے کی اجازت دی *

لاہور کے شہر کا ذکر بالتخصیص میں نے ایک جدید عمارت کے ذکر کے لیئے جو بن رہی ہی کیا ہی - وہ عمارت ایک نہایت بڑا اور عظیم‌الشان گرجا ہی جو طیار ہو رہا ہی اور جسکی طیاری میں کم سے کم پانچ لاکھہ روپیہ خرچ ہوگا اور یہہ کل روپیہ چندہ سے جمع ہوگا ایک یورپین انجنیر اُسکی تعمیر کا ٹھیکہ لینے کو ولایت سے آیا ہی وہ محض اپنے فائدہ کے لیئے نہیں آیا بلکہ جو حق‌المحنت اور نفع اس ٹھیکہ میں ہوگا اُس میں سے بقدر اپنے صرف و ضرورت کے لیگا باقی سب گرجا کو بطور چندہ کے چھوڑ دیگا — مشہور ہی کہ علاوہ چھاونی میاں میر کے گرجے کے جو بنا ہوا موجود ہی یورپین نے گورنمنٹ سے ایک اور گرجا بننے کی درخواست کی تھی جسکی وہ ضرورت سمجھتے تھے مگر جو کہ ایک گرجا موجود تھا گورنمنٹ نے درخواست منظور نہیں کی اُس پر لوگوں نے ہمت کی اور خود آپس میں چندہ کرنے پر کمر باندھی اور ایسا بڑا گرجا بنوانا شروع کیا کہ گورنمنٹ بھی اگر چاہتی تو اتنا بڑا نہ بنواسکتی — اس واقعہ پر اگر غور سے نظر کی جاوے تو اہل ہند کو عبرت پکڑنے کا مقام ہی *

لوگ خیال کرینگے که مسلمانوں اور هندوؤں کي همت بھي اس سے کچھه کم نہیں هی امرتسرکي مسجدیں سہارنپور کي نئي جامع مسجد اس کي نظیریں موجود هیں — مگر اس میں یہه غلطي هی که یہه چیزیں قوم کے لیئے یا قوم کي عبادت کے لیئے بنائي جاتي هیں پس ان عمارتوں کے وجود سے پہلے قوم کے قوم بنانیکي فکر مقدم هی - یورپین نے اپني قوم کو قوم بنا لیا هی - اب وہ جو چاهیں سو کریں — لیکن جبکہ مسلمانوں نے نہ قوم کو قوم بنایا هی اور نہ اُسکے بنانے کي کچھه فکر کرتے هیں تو پھر صرف اینٹ پتھر کا مکان بنانے سے گو که وہ مسجد هو یا امام بارہ کیانتیجہ هی — لوگوں نے چند کاموں کو سمجھه رکھا هی که ثواب کے کام هیں اور اُسي خیال پر وہ کام کرتے هیں حالانکہ یہه اُنکي محض غلطي هی قوم کو جس چیز کي زیادہ ضرورت هی وهي کام زیادہ ثواب کا هی — ورنہ نہ مسجد بنوانے سے کچھه ثواب هی نہ امام بارہ بنوانے سے خدا کي زمین مسجد هونے کے لیئے اور مومنین کا دل حسین علیہ السلام کے غم کے امام بارہ هونے کے لیئے کافي هی *

چوتھي فروري سنہ ۱۸۸۴ ع دس بجے صبح کے سید صاحب کي لاهور سے روانگي کا وقت قرار پایا تھا مگر کسی کو روانگي کے وقت سے اطلاع نہیں دي گئي تھي پھر بھي اکثر احباب خدا حافظ کرنے کے لیئے ریل کے اسٹیشن پر جمع هوگئے تھے اخبار انجمن پنجاب نے سید صاحب کي روانگي کي نسبت اپنے اخبار مطبوعہ نویں فروري میں یہه فقرہ لکھا هی *

مشایعت کے وقت زیادہ آدمي نہ تھے کیونکہ اول تو کسي کو خاص طور پر بلایا نہیں گیا تھا لیکن بڑا سبب یہه هی که موسم بڑا خراب تھا ترشح بھي هو رہا تھا اور متعلقین دفاتر و مدارس وغیرہ اس لیئے نہ حاضر هوسکے که دفتر وغیرہ سے غیر حاضري نہ کرسکتے تھے — پھر بھي رؤساء اور دیگر تعلیم یافتہ صاحبوں میں سے بہت سے اصحاب موجود تھے — نواب عبدالمجید خاں صاحب بہادر - خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب - سید فضل شاہ صاحب - ڈاکٹر امیر شاہ صاحب - صدرالدین خاں صاحب خلف الصدق ڈاکٹر رحیم خاں صاحب - مولوي میرزا فتح محمد بیگ صاحب - مولوي سید ممتاز علي صاحب

اور دیگر صاحبان مشایعت میں شامل تھے سید صاحب کی جس وقت ٹرین روانہ ہوئي تو ایک " ہرا " کیا گیا لیکن یہہ ہرا پر افسوس تھا اور جو ہرا اُن کے آنے کے وقت ہوا تھا اُس میں اور اس میں بہت بڑا فرق تھا جو آوازوں سے — چہروں سے ہر طرح ظاہر ہوتا تھا سید صاحب کے دوستوں کو اُن کي مفارقت کا بڑا صدمہ معلوم ہوتا ہی جس کا کوئي چارہ نہیں ہوسکتا — سید صاحب کا یہہ لاہور کا سفر مدت تک یاد رہیگا اور اُس کے نتائج بھي بہت خاطر خواہ ہونگے *

ایک عجیب بات یہہ ہوئي کہ ریل کي روانگي میں دو منٹ سے بھي کم باقي ہونگے کہ دفعتاً جناب مولوي فیض الحسن صاحب سید صاحب سے ملنے اور رخصت کرنے دونوں کام اکھٹے کرنے کو تشریف لائے — اُسوقت سب لوگ گاڑي میں بیٹھہ چکے تھے گاڑي کا دروازہ بھي بند ہوچکا تھا مگر سید صاحب نے کھڑکي ہي میں سے اُن سے مصافحہ کیا اور اُس ترشح میں تشریف لانے اور تکلیف اُٹھانے کي زیادہ تر احسانمندي قبول کي مولوي صاحب نے فرمایا کہ میں تو مہاراجہ کپورتھلہ کي کوٹھي پر تمسے ملنے گیا تھا وہاں جاکر تمہارا روانہ ہونا معلوم ہوا میں وہاں سے یہاں آیا خوب ہوا کہ ابتي ریل نہ چھوٹي تھي سید صاحب اس کا پورا شکر بھي ادا کرنے نہ پائے تھے کہ ریل چلدي سب دوستوں نے ہمکو اور ہم نے سب دوستوں کو خدا حافظ کہا *

---

# حالات مقام جالندهر

مرتبه دوم

## بروقت مراجعت از لاهور

لاهور کے دوستوں کو رخصت کرکے اُسے تاریخ چوتھي فروري سنه ۱۸۸۴ع کو چار بجے سید صاحب اور اُنکے همراهي جالندهر کے استیشن پر پهونچے - جو خط سید صاحب نے لاهور سے مولوي شیخ مراد علي صاحب کي خدمت میں بهیجا تها اور جس میں تاریخ و وقت پهونچنے جالندهر کا مندرج تها وه کسي سبب سے اُنکے پاس نهیں پهونچا - افواهاً اُنکو پهونچنے کي تاریخ معلوم هوگئي تهي مگر تردد باقي تها - باوجود اسکے ریلوے استیشن پر متعدد احباب تشریف رکهتے تهے اور سواریاں موجود تهیں — سید صاحب معه اپنے همراهیوں کے سردار بکرماں سنگهه بهادر سي ایس آئي کي کوتهي میں جهاں سردار صاحب خود بهي تشریف رکهتے هیں فروکش هوئے اور اُنهي کے مهمان هوئے *

کوتهي نهایت وسیع وعمده اور ایک بهت بڑے احاطه میں واقع هے تمام کمرے نفیس اسباب و شیشه آلات و فرش فروش سے سجے هوئے هیں کوتهي کے ایک طرف وسیع چبوتره هے جسپر شامیانه تانا گیا تها اور اُسي چبوتره پر دو نفیس ڈیرے بهي استاده تهے تاکه اگر ضرورت هو تو کام میں آویں خود سردار صاحب اپني وسعت اخلاق کے سبب اور اُنکے فرزند ارجمند ٹیکا پرتاب سنگهه صاحب جو بمصداق اس شعر کے -

بالاے سرش ز هوشمندي * مي تافت ستاره بلندي

لایق اور هوشیار اور هونهار معلوم هوتے هیں - اور کرنل محمد علي خاں صاحب جو سردار صاحب کي سرکار میں بطور نایب هیں مهمانوں کي خاطر و تواضع میں مصروف تهے *

همارے مخدوم و مکرم خان بهادر سردار یار محمد خاں صاحب اور مولوي شیخ مراد علي صاحب هر وقت هم لوگوں پر شفقت و عنایت فرمانے کو موجود تهے جلسه کا انتظام نهایت خوبي سے کیا گیا تها اور ٹکٹ تقسیم هوئے تهے اور کوتهي کا بڑا هال بشمول اُس بڑے چبوتره کے جسپر شامیانه تانا گیا تها لکچر کے جلسه کے لیئے مقرر کیا گیا تها *

وقت معینہ پر ایک مجمع کثیر جس میں چند یورپین اور هندوستانی عیسائی بھي شامل تھے جمع ہوگیا سید صاحب خان بہادر سردار یار محمد خاں اور مولوي شیخ مراد علي صاحب کے همراه اپنے کمرہ سے بڑے هال میں تشریف لائے جہاں تخت بچھاکر ایک اونچي جگھہ لکچر دینے کے لیئے بنائي گئي تھي - سید صاحب ایک لمحہ اپني کرسي پر بیٹھے اور پھر کھڑے ہوئے اور مندرجہ ذیل لکچر دیا *

# سید صاحب کا لکچر بمقام جالندھر

## کرتھي سردار بکرماں سنگھہ بہادر سي ایس آئي میں

جناب سردار صاحب و دیگر بزرگان -

آج مجھکو نہایت خوشي هی کہ دوسري مرتبہ آپ صاحبوں کي خدمت میں حاضر ہونیکا مجھکو اتفاق ہوا هی - پہلي دفعہ اور نیز اس دفعہ جالندھر کے بزرگوں نے جو کچھہ عنایت و شفقت میرے حال پر فرمائي هی اُسکا میں دلي شکر ادا کرتا ہوں - اگلي دفعہ جب میں یہاں آیا تو ایک مضمون خاص پر بشمول دیگر مضامین کے لکچر دینا قرار پایا تھا لیکن وہ ملتوي ہوگیا اب اُنھي مضمونوں کو پھر اختیار کرنا اور اُنھي کے بیان پر پھر متوجہ ہونا میں غیر ضروري سمجھتا ہوں - میرا ارادہ هی کہ جو چیز هندوستانیوں کے لیئے زیادہ ضروري اور زیادہ تر مفید اور کار آمد هی اور جسپر هندوستانیوں کو زیادہ غور کرنا اور دل سے متوجہ ہونا درکار هی اور جو درحقیقت ملک کے لیئے سب سے زیادہ فائدہ مند هی اُسي کے متعلق کچھہ بیان کروں - جس چیز پر میئے اسقدر زور دیا هی وہ چیز تعلیم هی اور اُسي کے ساتھہ تربیت اگرچہ مجھے بہت خوشي هی کہ دس برس کے بعد جو میں اس مرتبہ پنجاب میں آیا اور مختلف اضلاع کے لوگوں سے ملا تو مجھکو معلوم ہوا کہ اس خطہ نے هرایک امر میں بہت کچھہ ترقي کي هی میں اس ترقي پر رؤساء پنجاب کو مبارکباد دیتا ہوں اگر کوئي شخص اپني آنکھہ سے نہ دیکھے تو اُسکو اسبات پر مشکل سے یقین ہوگا کہ اس تھوڑے سے زمانہ میں اس ملک میں اسقدر ترقي ہوگئي هی - تعلیم کي نسبت بھي یہاں کچھہ کم ترقي نہیں ہوئي اضلاع شمال و مغرب میں جہاں اسي برس سے گورنمنٹ کي

عملداري هی اگر پنجاب سے مقابلہ کیا جاے تو صاف ظاهر هوتا هی که
اُس ملک میں ترقي کي چال کسقدر آهستہ اور پنجاب میں کسقدر
تیزي پر هی اور پنجاب کس طرح اُن اضلاع پر غالب هوگیا هی - لیکن
میں یہہ نہیں کہتا که پنجاب کو اب کچھہ کرنا باقی نہیں هی بلکه
ابھي اُسکو بہت کچھہ کرنا هی پنجاب کو ایک یونیورستي بھي ملگئي
هی جسکے اصول پر لوگوں کي رایوں میں بہت کچھہ اختلاف هوا تھا
اور اُسکے تقرر کے وقت بہت سے جھگڑے بھي پڑے تھے یہہ مخالفت
عجب طرح کي تھي جو لوگ اُسکے مخالف تھے وہ بھي ملک اور قوم کے
خیر خواہ تھے اور جو لوگ که اُسکے طرفدار اور قایم کرنے والے تھے وہ بھي
اپني دانست میں ملک اور ملک کے لوگوں کي بہتري چاهتے تھے —
کوئي شک نہیں هی که ابتدا میں اُسکي بنا کے طریقه نے ایک نامناسب
صورت پکڑي تھي مگر حال کے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے اُسمیں
کچھہ اصلاح کي اور اُسکي صورت کو سنوارا اب پنجاب یونیورسٹي
ایک ایسے درخت کي مانند هوگئي هی جس میں دو قسم کے پھل
لگتے هیں ایک میٹھا اور دوسرا پھیکا یا دو پھول کھلتے هیں ایک خوشنما
اور خوشبودار اور دوسرا بغیر خوشبو کا اب یہہ بات که کس پھل اور
کس پھول سے عمدہ نتیجہ ملک کي ترقي کا اور ملک میں اعلی درجه
کي تعلیم کے پھیلنے کا حاصل هوگا غور طلب باقي هی اب پنجاب کے
لوگوں کے اختیار میں هی که اُسپر غور کریں اور جسکو پسند کریں اختیار
کریں - اے حضرات میں بھي هندوستان هي کا رهنے والا هوں میرے باپ دادا
نے مشرقي هي علوم میں تعلیم پائي تھي اُسي سے فائدے اُٹھائے تھے میرے
هندو بھائیوں نے بھي اپنے هي علوم میں بڑي ترقي کي تھي اُنکي مقدس
زبان سنسکرت میں بہت سے علوم موجود هیں جنپر اُنکو فخر کرنے کا
مقام هی که اُنکے باپ دادا نے ایسے علوم جاري کیئے تھے اور اُن میں ایسي
عمدہ عمدہ کتابیں لکھي تھیں اور وہ سب مشرقي هي علوم تھے - جو
مناسبت مجھکو مشرقي علوم سے بوجہہ هندوستان کے باشندہ هونے یا باپ
دادا کے موروثي علوم هونے کے سبب سے هی میرے دل میں اِسي بات کو
آنا چاهیئے تھا که وهي علوم قابل ادب هیں اور اُنهي علوم کو از سر نو زندہ
کرنا یا ترقي دینا چاهیئے مگر زمانه کي چال نے مجھکو یہہ سکھایا هی

اور اُس پر مجبور اور مضبوط کردیا هی که میں یهه کہوں که همارے نوجوان طالب علم اور پیارے بچے انگلش لٹریچر اور یورپین سینس سیکھیں *

اے دوستوں ایک زمانه تها که همارے باپ دادا اپنے حاصل کیئے هوئے علوم پر فخر کرتے تھے هندو صاحبوں کے باپ دادا کا بهي ایساهي حال تها وه فخر بے شک همیشه رهیگا اور اُن بزرگوں کے نام عزت سے لیئے جائینگے مگر اس زمانه میں یهه چیز قابل دیکھنے کے هی که کونسي چیز اب همکو اور همارے ملک کو مفید هی کونسے علوم همکو مہذب بناوینگے اور کس زبان کا سیکھنا هماري شایستگي کو ثابت کریگا اور دنیا میں همکو بکار آمد بناویگا میں اس بات کے کہنے پر مجبور هوں که وه انگلش لٹریچر اور سینس هی - جس زمانه میں مشرقي علوم همارے اور تمہارے باپ دادا نے حاصل کیئے تھے اُسکو هزاروں برس هوگئے جو علوم سابق میں جاري اور ایجاد هوئے تھے اُنمیں بعض علوم تو بلاشبهه ابتک سچے ثابت هوئے هیں مگر اُن میں بهي بهت کچهه ترقي هوگئي هی اور بهت‌سے علوم اب ایسے ایجاد هوئے هیں جنکو همارے تمہارے باپ دادا نجانتے تھے اور وه اس زمانه کے لیئے مفید اور کار آمد هیں اگر هم اُسي پراني لکیر کو پیٹتے رهیں تو گویا هم موجوده زمانه سے سیکڑوں برس پیچھے هٹتے هیں حالانکه همکو آگے بڑهنا چاهیئے (چیرز) میں کہتا هوں که پنجاب کے لوگوں کا یهه خیال هی که وه اُن جدید علوم کو اپني زبان کے ترجموں سے حاصل کرلینگے اور یهي بنا مشرقي زبان کي یونیورسٹي قایم کرنے کي هوئي مگر میں آپ کو بتاتا هوں که میں پہلا شخص هوں جس کے خیال میں بیس بائیس برس قبل یهي بات آئي تهی میں نے صرف اُس کو خیال هي نهیں کیا تها بلکه کرکے دکھایا اور آزمایا تجربه کیا سین ٹیفک سوسئیٹي قایم کي جو ابتک زنده هی اُس میں یهي کام شروع کیا تها تاکه علوم اور فنون کي کتابیں اپني زبان میں ترجمه هوکر قوم کي تعلیم کے لیئے شایع کي جاویں مگر بعد تجربه کے معلوم هوا کهاِن جدید علوم کا ترجمه کرکے اپني قوم کو سکھلانا نا ممکن هی —— میں اس کا مخالف نهیں هوں که بذریعه ترجمه کے وه علوم هماري زبان میں نه لائے جاویں مجهکو جسقدر مخالفت هی وه اسبات سے هی

کہ ہمارے ملک کی تعلیم اور خصوصاً اعلی درجہ کی تعلیم اُنہی پر منحصر رکھی جاوے یا وہی کافی متصور ہوں اور انگریزی زبان میں تعلیم کی ضرورت نہو - جن لوگوں نے ترجمہ کا کام کیا ہی وہ جان سکتے ہیں کہ غیر زبان کی اصطلاحوں کو اپنی زبان میں لانے کے واسطے کسقدر دقتیں پیش آتی ہیں پھر اس کے سوا یہہ کیسی دقت ہی کہ جبتک کسی ایک علم کی کتاب کا ترجمہ ہوکر شایع ہونے کا وقت آئے تبتک اُس علم میں بہت سی اصلاح اور بہت کچھہ ترقی ہو جاتی ہی ہاں یہہ اُسوقت ہوسکتا تھا کہ جب علم محدود ہوگئے ہوتے اور ہماری زبان حکمران زبان ہوتی ہمارا یہہ حال نہیں ہی ہماری حکمراں زبان انگریزی ہی ہم کیسی ہی کوشش کریں ناممکن ہی کہ ہماری زبان میں علوم پھیل سکیں یورپ میں بھی غیر قوم کے علوم کی کتابوں کے اپنی زبان میں ترجمہ کرنے کا کام ہوا ہی اور ہوتا ہی باوجودیکہ اُنہوں نے ترجموں میں اصطلاحیں قرار دینے کو مجلسیں مقرر کیں اور بڑے بڑے عالموں نے اُس پر توجہہ کی پھر بھی اصطلاحات کے مقرر کرنے میں غلطیاں نکلتی ہیں اور ثابت ہوتا ہی کہ اُن سے چارہ نہیں معہذا وہ ترجمے اس لیئے نہیں ہوئے اور نہ اس لیئے ہوتے ہیں کہ وہ ترجمے یورپ کے لیئے علوم کے سرمایہ ہونگے بلکہ وہ صرف اس بات کے جاننے کے لیئے ہوتے ہیں کہ اور قوموں کے کیا خیالات تھے ہمارے مسلمان بھائی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ خلفاء عباسیہ کے وقت میں یونانی علوم اپنی زبان میں ترجمہ کرکے شایع کیے گئے تھے اور ملک و قوم کے لیئے مفید ہوئے مگر اس میں دو غلطیاں ہیں ایک تو میں ابھی بیان کرچکا ہوں کہ ترجموں کے ذریعہ سے علوم پھیلنے کے لیئے ترجموں کی زبان وہی حکمران زبان ملک کی ہونی چاہیئے خلفاء عباسیہ کے وقت میں وہی زبان ملک کی حکمراں زبان تھی لوگوں کو دوسری زبان سیکھنے کی حاجت نہ پڑتی تھی اور اُسی زبان میں علوم پھیلتے تھے اس کے سوا دوسری بات یہہ ہی کہ اُن کو یونان کی چند اور محدود کتابیں ملی تھیں اُس زمانہ میں یونان کے علوم ترقی کرکے رک گئے تھے اُن میں روز روز نئی اصلاحیں نہوتی تھیں اُس وقت میں اُن ترجموں سے کام نکل سکتا تھا اس زمانہ میں یورپ کے جدید علوم نے ایک جگہہ قرار نہیں پایا ترقی موقوف نہیں ہوئی خدا کرے کہ اسکی

ترقي موقوف بهي نهو اس زمانه مين كوئي مهينه كوئي هفته نهين جاتا كه علوم مين كوئي نه كوئي نئي بات پيدا نهو طلبا كو روز بروز أس كو ديكهنا اور أس سے واقف هونا چاهيئے كيا يهه بات كسيطرح ممكن هى كه جو دريا روز بروز موج مارتا هوا بڑهتا آتا هو اور أس كو ايك كوزه مين بند كرلين كالج كے طالبعلم بخوبي جانتے هين كه دس برس أسطرف جو كتابين تيست بك تهين اب وه ردي هين اگر ميري ياد مين غلطي نهو توتهوڑے دن هوئے كه لارڈ ڈفرن نے قاهره ملك مصر مين تعليم پر ايك لكچر ديا تها مصر كي حكمران زبان عربي هى وهان علوم كي كتابون كا ترجمه عربي زبان مين كيا جاتا هى فرانس اور جرمن مين جاكر لاكهون روپيه خرچ كر كے وهان كے علوم اپني زبان مين ترجمه كرتے هين اور وهي كتابين وهان شايع هوتي هين لارڈ ڈفرن نے لوگون كو يهه بات دكهائي كه بهت سي كتابين جو ابهى چهاپه خانه سے نكلنے بهي نهين پائي تهين وه ردي هوگئين علوم كا ايك حد تك ركهنا اور چيز هى اور ترقي دينا اور چيز هى مين سمجهتا هون كه هملوگ كيا اگر گورنمنت بهي بهت بڑا حصه خرچ كا دے تب بهي أن تمام علوم كا جو شايع هوتے جاتے هين أن كا ترجمه اور همكو أن سے فائده پهونچنا نا ممكن هى ادنے ترين تعليم كے ليئے وه ترجمے مفيد هوسكتے هين اعلى درجه كي تعليم كے ليئے جو يونيورسٹي كي تعليم كهلاتي هى صرف نا مفيد هي نهين هين بلكه ملك و قوم كے ليئے نهايت مضر هين همكو يهه ديكهنا چاهيئے كه آگے بڑهين يا پيچهے هٹين ترجمون كے پيچهے پڑا رهنا ميري دانست مين پيچهے هٹنا هى بعض مسلمان مجهه سے كهتے هين كه انگريزي پڑهنےسے اور علوم جديده كے سيكهنے سے عقايد اسلام مين سستي آجاتي هى بهت سے خطوط بهي ميرے پاس اس مضمون كے آئے هين مگر مين نهين جانتا كه يهه گفتگو كس بنياد پر هى ميرے خيال مين تو يهه مباحثه نئي بات نهين هى خلفاء عباسيه كے وقت مين بهي علمانے جو ساده مزاج تهے اور جن مين دور انديشي كا ماده نتها ايسے هي فتوے ديئے تهے كه فلسفه اور لاجك كا پڑهنا ممنوع هى اور پڑهنے والا گنهگار مگر مسلمانون كے مشهور اور مقدس عالمون مين كوئي ايسا نه نكلے گا جسنے فلسفه اور منطق نه پڑها هو اگر كسي نے ايسا نهين كيا تو وه أس درجه كو نهين

حاصل کرسکتا تھا جو عالموں کا درجہ کہلاتا ہی میں خیال کرتا ہوں کہ
کوئی وجہہ نہیں ہی کہ انگریزی پڑھنے سے مذہب میں نقصان آتا ہو ـ
ایک زحمت کا زمانہ ہندوستان پر اور گذرا ہی میری سمجھہ میں کم
لوگ موجود ہونگے جنہوں نے اُسکو دیکھا ہوگا اور اس جلسہ میں یقینا
بہت کم لوگ ہونگے جو اُس سے واقف ہونگے یہہ وہ زمانہ تھا کہ جب
لارڈ مکالی پریسیڈنٹ ایجو کیشنل بورڈ کے تھے اُس وقت اس کی تکرار
اور بحث تھی کہ ہندوستانیوں کو آیا انگریزی علوم اور فنون سکھائے
جاویں یا اُنکوں اُنہی مشرقی علوم میں مبتلا رکھیں جن میں وہ ابتدائے
عملداری انگریزی سے سنہ ۱۸۳۰ ع یا سنہ ۱۸۳۲ ع تک مبتلا تھے یہہ
تکرار علوم انگریزی کے مفید یا غیر مفید ہونے پر نہ تھی بلکہ اسبات پر
تھی کہ خدا نے جن بندوں کو ہمارے قبضہ میں دیا ہی اُنکو اپنے فائدہ
کی نظر سے اندھیرے میں رکھنا بہتر ہی یا خدا کا ملک کا انسانیت کا
فرض ادا کرنے کے خیال سے اُنکو روشنی میں لانا فرض ہی ـ یہہ بحث
نہ صرف ہندوستانمیں تھی بلکہ اس بحث سے پارلیمنٹ کے کمرے انگلستان
میں بھی گونجتے تھے ـ وہ شخص جو اپنی نیک دلی سے خدا کے بندوں
پر نیکی کرنا چاہتا تھا اس امر میں گورنمنٹ سے مخالف تھا مگر بڑی
بحث کے بعد وہ نیک بندہ خدا کے بندوں پر شفقت کرنے والا یعنی لارڈ
مکالی جیت گیا میری دانست میں کوئی گورنر جنرل کوئی ویسرائے کوئی
ملک کا خیرخواہ ایسا نہیں گذرا جس نے لارڈ مکالی سے زیادہ ہندوستان
پر اور ہندوستانیوں پر احسان کیا ہو جسنے اسطرح کے استقلال اور ملک
کی خیر خواہی زور قلم اور سچی رائے سے ثابت کر کے یہہ طے کرا دیا
کہ انگریزی زبان اور یورپین سینز کی ہندوستانیوں کو اعلی درجہ کی
تعلیم ہو ـ میں پنجاب کے لوگوں سے کہتا ہوں کہ اُس کے احسان کو یاد
رکھیں اور سونچیں کہ اُس نے کیسی مفید چیز ہمکو دلائی ہی اور لوگوں
کو خود دیکھنا چاہئیے کہ اُنکو کیا چیز مفید اور کیا مضر ہی ابھی دو دن
کا عرصہ ہوا کہ میں ایک ایوننگ پارٹی میں شریک تھا جو براہ مہربانی
مجھے دی گئی تھی اُس میں میں بہت سے بی اے جوانوں سے ملا
جنہوں نے یورپین سینز اور لٹریچر میں ڈگری حاصل کی ہی اور ایسے
بزرگوں سے بھی مشرف ہوا جنہوں نے مشرقی علوم اور اوریئنٹل زبانوں کے

ذریعه سے ڈگری پاتی هی — میں ان پچھلے عالموں کو غور سے دیکھتا تھا
که وه مشرقي علوم اور مشرقي زبانوں کے عالم اس زمانه میں کس کام کے
هونگے اور ملک کو اُن سے کیا فائده هوگا مانا نه وه علم کے خزانے رکھتے هیں
مگر وه خزانے همارے کس کام آوینگے جبکه همارے حکمران زبان وه زبان
نہیں هی اُن کي مثال ایسي هي هی جیسے که ایک پلنه کے پیٹ
میں بہت سي کتابیں بھردیجاویں ( چیرز ) پنجاب یونیورسٹي کا
مسوده قانون جب پیش هوا تها تب میں بهي کونسل میں تها میرے
دلپر اسکا بہت اثر هوتا تها که اگر یهه مسوده اُسي حیثیت پر پاس هوگیا
تو پنجاب کي قسمت ڈوب جاویگي مگر مبارکي هو سر چارلس ایچیسن
کو جنهوں نے کسیقدر تکمیل اور اصلاح کے بعد اُسکو پاس کرایا اب پنجاب
کا ڈوبنا یا ترنا اُسیکے باشندوں کي راے پر منحصر هی همکو گورنمنٹ
کی پالسي سے آنکهه بند کرلیني چاهیئے همکو وهي طریقه اختیار کرنا
چاهیئے جو همارے ملک اور قوم کے لیئے بهتري کا باعث هو همکو گورنمنٹ کا
مشکور هونا چاهیئے جس نے همکو آزادي دي هی همارے واسطے ایسا
امن قایم کیا هی جو هم هندو اور مسلمانوں کو کبهي پہلے حاصل نه تها
همکو گورنمنٹ کا خیر خواه رهنا چاهیئے و فاداري اور فرمانبرداري میں
دریغ نکرنا چاهیئے جو بحیثیت ایک لایل سبجکٹ هونے کے همارا فرض
هی مگر جو چیز همارے ملک اور قوم کے لیئے مفید هی اور جس کے
اختیار کرنے میں گورنمنٹ همارے مزاحم بهي نہیں هی خود سوچ کر
همکو اختیار کرنے چاهیئے همکو گورنمنٹ کي پالسي کا شکر گذار هونا
چاهیئے جس نے براه مہرباني همارے لیئے تعلیم کا بڑا بوجهه اسطرح سے
اپنے اوپر اُٹها لیا هی جسکي نظیر دنیا میں نظر نہیں آتي گورنمنٹ همارے
لیئے اس سے زیاده اور کچهه کرنہیں سکتي هندوستان جیسے ملک میں
جہاں مختلف قوم مختلف حاجتوں مختلف عقاید مختلف مقاصد
اور اغراض کے لوگ هوں بجز یکساں طریقه تعلیم جاري کرنے کے اور
کچهه نہیں کرسکتي اور یهي امر اُس کا بڑي تعریف کے لایق هی مگر
یهه یاد رکهنا چاهیئے که هندوستان جیسے ملک کے لوگ گورنمنٹ کي
اس پالسي سے اپنے اپنے مقاصد اور اغراض کے لایق فایده نہیں اُٹها سکتے
فرض کهجیئے که گورنمنٹ کي عام پالسي هی که وه تعلیم مذهبي سے

بالکل علحدہ رہے یہہ پالسي اُس کي تمام قوموں میں لایق تعریف اور تمام دنیا اُس کي ثنا خواں هی ( چپرز ) مگر اس ملک میں بہت لوگ هیں جو مذهبي تعلیم بهي چاهتے هیں اس میں خواہ هندو هوں خواہ مسلمان یہہ لوگ کیونکر گورنمنٹ پر ایسي تعلیم کا بهروسا رکهہ سکتے هیں اُن کو تو ضرور اپني تعلیم اپنے هاتهہ میں لیني چاهیئے اے دوستو هندوستان جو مدت سے علم اور سویلیزیشن میں مشہور چلا آتا هی اور یہہ شہرت اُسکي اُسوقت سے تهي جب کہ دوسري قومیں وحشي اور جانور کے موافق تهیں کیا اُن کو غیرت نہیں آتي کہ اپنے بچوں کي تعلیم کے لیئے جو بنیاد تہذیب کي هی گورنمنٹ کا منهہ دیکهے اور مشنري اسکولوں کي طرف تکے جس کے بانیوں نے اپنے خیال کے موافق انساني همدردي سے جو کچهہ کیا هو اُسکو غنیمت سمجهے اور اپني اولاد کو اُس مہرباني اورخیرات کي تعلیم پر چهوڑ دے تم کو غیرت نہیں آتی کیا تمہاري مجموعي قوت تمہاري همت تمہاري دولت اسقدر بهي نہیں هی کہ تم اپنے بچوں کو تعلیم دے سکو - مذهبي انگریزي دنیوي تعلیم کے تم مختار بنو اور جسطرح پر چاهو اپني اولاد کو تعلیم دو - کئي روز هوئے جبکہ میں امرتسر میں تها مجهکو خبر ملي کہ ایک زنانہ اسکول الکذنڈریا وهاں قایم هوا هی ریورنڈ کلارک صاحب نے براہ مہرباني میري خواهش کے بموجب وہ اسکول مجهکو دکهایا میں بیان نہیں کرسکتا جسقدر اُن مشنریوں کي عزت اور خوبي میرے دل میں اُس کے دیکهنے سے بڑهي هی اس اسکول میں غیر قوم کي لڑکیاں تعلیم پاتي هیں جن سے اسکول کے منتظموں کا نہ کچهہ رشتہ هی نہ هم قوم هیں نہ برادري نہ ایک ملک کے رهنے والے هیں - اُن لڑکیوں کي تعلیم جسقدر خوبي اور عمدگي اور صفائي سے هوسکتي هی وهاں هوتي هی اور اُس کے دیکهنے سے ریورنڈ کلارک کي بڑي قدر دلوں میں بڑهتي هی میں نے جہاں تک دیکها کہہ سکتا هوں کہ جس عمدگي سے الکذنڈریا اسکول قایم هوا هی هندوستان میں بے نظیر هی - پچانوے هزار روپیہ کے قریب اُس کي عمارت میں خرچ کیا گیا هی یہہ اُن کي قوم اور ان کے بچوں کے لیئے نہیں هی بلکہ اس ملک کي هندوستاني عیسائي لڑکیوں کے لیئے هی غرض کہ جسقدر عزت اُن مشنریوں کي میري نظر میں بڑهي اُسیقدر بے عزتي اپنے ملک اور قوم کي دکهائي دي - اُن لوگوں نے بهیک مانگکر

دوسري قوم کے بچوں کے لیئے یہہ بندوبست کیا ہی مگر حیف ہی ہندوستانیوں پر کہ اپني قوم اور بچوں کے لیئے کچھہ نہیں کرتے- اگر فرض کیا جاوے کہ اُنہوں نے گورنمنٹ کی دي ہوئي تعلیم بچوں کے لیئے کافي سمجھي ہی تو یہہ خیال غلط ہی — اگر میري راے غلط نہو تو نري تعلیم کسي کام کي نہیں جب تک اُس کے ساتھہ تربیت نہو تربیت کے معني یہہ نہیں ہی کہ بچہ دوزانو ہوکر بیٹھے اور ہاتھہ جوڑ کر ہماري ہاں میں ہاں ملائے یہہ تو انسان کي تعلیم نہیں ہی یہہ تو بندر کو بھي سکھا دیا جاتا ہی بچوں کي تربیت کے لیئے سچائي نیکي لحاظ سچي آزادي ہوني چاہیئے اور یہہ تمام باتیں گھر پر تعلیم پانے سے نہیں آ سکتیں جب تک اُن کے لیئے ایک ایسي تعلیم گاہ نہو اور وہ اُس تعلیم گاہ کے اڑ گڑے میں نہ ڈال دیئے جائیں جہاں بجز تعلیم اور تربیت کے اور کوئي چیز نہو جن لوگوں نے کیمبرج اور آکسفورڈ کے کالجوں کي تعلیم اور وہاں لڑکوں کا رہنا ندیکھا ہو اُن کے خیال میں اُس کي خوبي واقعي ذرا مشکل سے آویگي وہاں جوان جوان اور خوبصورت لڑکے نہایت صفائي اور ستھرائي سے بسر کرتے ہیں اور کالج لیف کا اُن کے اخلاق اور تربیت پر ایسا اثر ہوتا ہی جس سے وہ دنیا میں تربیت یافتہ اور شایستہ کہلاتے ہیں ہندوستان میں راجہ - سردار بہادر — خان بہادر - اور اور نامي وگوں نے اپنے بچوں کي تربیت کا کیا بندوبست کیا ہی گو میں ایک غریب آدمي ہوں مگر میں نے بڑے بڑے امیروں کے بچے دیکھے ہیں وہ نوکروں کے لونڈوں اور اگر وہ نہوں تو بازاري لونڈوں کي صحبت اُٹھاتے ہیں — گالي گلوج برے الفاظ بد اخلاقي کي باتیں خراب عادتیں سنتے دیکھتے اور سیکھتے ہیں اسکے سوا اور کچھہ نہیں - بھلا ایسي حالت میں بھي تربیت ہوسکتي ہی ہرگز نہیں مدرسہ میں جاکر چار گھنٹے ماسٹر یا زیادہ سے زیادہ انگریزي پروفیسر کے پاس بیٹھنے سے تربیت نہیں آ سکتي وہ مقام کچھہ جادو گھر نہیں ہی کہ وہاں تین یا چار گھنٹہ کا رہنا باقي چوبیس گھنٹوں کي خراب صحبتوں کي خرابیوں کو دور کرسکے — آپ کلکتہ سے پشاور تک ہمالیہ سے لیکر دکن تک کوئي جگہہ بتائے جہاں لڑکے تربیت اور تعلیم پاسکتے ہوں گو میں تو یہہ کہہ سکتا ہوں کہ جیسا چاہیئے تعلیم بھي نہیں پاسکتے لیکن بفرض تعلیم کے تربیت تو ہرگز نہیں

پاسکتے کوئي رئیس کیساھي بڑا رئیس کیوں نہو کوئي سامان کافي اپنے گھر پر تعلیم اور تربیت کا نہیں کرسکتا اس تعلیم کے واسطے یہہ ضروري هی که عمدہ خاندان عمدہ اخلاق عمدہ تعلیم کے معلم اور پروفیسر هوں اور لڑکے جو آپس میں ساتھہ پڑھتے اور رھتےھوں اُسیطرح اچھے خاندان اور اچھي عادتوں کے خوگر هوں یہہ امور هر جگھہ مہیا هونے ناممکن هیں اور واقعي جب ایسا نہو تو کوئي شخص اپنے لڑکے کو بلا لحاظ اُس کي تیمار داري اور خرابیوں سے بچنے اور هر طرح کي حفاظت سے محفوظ رهنے کے بھروسہ پر کہیں نہیں بھیج سکتا یہہ اُسي وقت میں هوسکتا هی که وهاں سب عمدہ سامان موجود هوں اور مربي اپنے لڑکوں کو اور روپیہ خرچ کا بیپچکر سب طرح پر مطمئن هوں ( چیرز ) یہي خیالات میرے دل میں تھے جبکہ مینے علیگڈہ میں کالج کي بنیاد ڈالنے کا ارادہ کیا اور اُس کا ایک ایسا وسیع تعلیم گاہ بنانا تجویز کیا جس میں کافي تعداد هماري قوم یعني ملک کے باشندوں هندو اور مسلمان دونوں کي گنجایش هو اور دونوں گروہ عمدہ طور سے وهاں تعلیم اور تربیت پاویں جب یہہ خیال میرے دل میں آیا تو میں لندن گیا وهاں کے کالجوں بورڈنگ هوسوں کیمبرج کے طلبہ کے رهنے کا حال دیکھا اور سمجھا که حقیقت میں جبتک اپنے ملک کے بچوں کے لیئے ایسي جگھہ نہ بناویں تو تعلیم اور تربیت ناممکن هی • مگر جب مینے اپنے دوستوں سے ایسا ارادہ ظاهر کیا تو اُنھوں نے روپیہ کي تعداد پوچھي جو اُس کے واسطے ضروري تھي مینے ایک معتدل تعداد پندرہ لاکھہ روپیہ کي بیان کي جو حقیقت میں اتنے بڑے کام کے واسطے کافي نہ تھي اس تعداد کو سنکر میرے وہ دوست بھي جو میري راے کو پسند بھي کرتے تھے متعجب هوئے اور اُن کے منہہ سے یہہ آواز نکلي که پندرہ لاکھہ روپیہ اور هندوستان کیا کچھہ جلون هوگیا هی مگر مجھے تعجب اس آواز سے نہیں هوا گو میں سمجھتا تھا که قوم کو اس کام میں پندرہ هزار روپیہ خرچ کرنے کي بھي توفیق نہیں تھي — اے میرے دوستو میں یہہ نہیں کہتا که هندوستان کے لوگ روپیہ خرچ کرنے میں اور قوموں سے پیچھے رهتے هیں بیشک وہ مکانات مساجد خانقاہ شوالہ دهرم سالہ بنانے اور شادي بیاہ میں آرایش اور آتشبازي عیش کے سامان مہیا کرنے میں بڑي فیاضي سے

روپیہ صرف کرتے ہیں اُن میں جو کچھہ نقص ہی وہ یہہ ہی کہ وہ یہہ نہیں سمجھتے کہ کہاں روپیہ صرف کرنا چاہیئے اور کہاں نہیں ( چیرز ) یہہ حال انگلستان اور شایستہ ملکوں میں بھی ہی وہ لوگ بھي فضول خرچي کرتے ہیں اپنے دل کي خوشي میں بہت کچھہ صرف کرڈالتے ہیں لیکن وہ لوگ اپني ترقي کا سامان سب کچھہ کرچکے ہیں اب وہ جو چاہیں کریں ہندوستان میں ملک کي بھلائي کي کوئي چیز ابھي تک نہیں ہی اگر ہندوستان کے لوگ بھي اپنے ملک کي ترقي اور بہتري کے سامان مہیا کرلیں تو پھر خوشي سے جو چاہیں کریں اُن پر بھی اعتراض نہو اعتراض تو اس بات کا ہی کہ ملک اور قوم کي بھلائي کا کوئي کام نہیں کیا اور نہیں کرتے اور فضول خرچي کرنے میں اندھے ہیں تاہم میں اس بات کا ذکر ضرور کرونگا کہ اُن میں کچھہ تحریک پیدا ہوگئي ہی پانچ لاکھہ روپیہ کا سرمایہ اس تعلیم گاہ کے واسطے ہوگیا دو ڈھائي لاکھہ روپیہ اُسکي عمارت میں خرچ ہوچکا ہی کوئي انگریز جو علیگڈہ سے گذرتا ہی شاید ہی ہی کہ اُن میں سے کوئي ایسا ہو کہ اس کالج کو ہندوستان میں ایک نئي چیز سمجھکر نہ دیکھتا ہو ایجوکیشنل کمیشن نے اسي کالج کے ہونے کے سبب سے وہاں ایک اجلاس کیا اور اپني رپورٹ میں اُس کمیشن کے پریسیڈنٹ مشہور عالم فاضل ڈاکٹر ہنٹر اور اُس کمیشن کے لایق ممبروں نے یہہ لکھا کہ ہندوستان میں کوئي کالج اس سے عمدہ نہیں ہی اور بورڈنگ ہوسوں کی نسبت یہہ لکھا کہ وہ کیمبرج کے بورڈنگ ہوسوں کے موافق ہیں بلکہ بعض اچھے ہیں تین سو لڑکے ہندو مسلمان کے اُس میں تعلیم پاتے ہیں سني شیعہ اپنے اپنے مذہب کے طریقہ پر نماز پڑھتے ہیں ہندو اپنے مذہبي طریقے بجا لانے کے واسطے خود مختار ہیں مسلمان اور ہندو دونوں بورڈنگ ہوسوں میں رہتے ہیں ان دونوں گروہوں کے کھانے کا بندوبست جدا جدا کیا گیا ہی ایک جگہہ رہنے سے آپس میں محبت بڑھتي ہی ایک دوسرے کا ہمدرد ہوتا ہی اس کو ہندوستانیوں سے نہیں انگریزوں سے پوچھنا چاہیئے وہ اس کي قدر خوب جانتے ہیں کہ ایک کالج میں رہنے سے باہمي طلبہ کے کیسي محبت اور برادرانہ رسم ہوجاتي ہی خدا کا شکر ہی کہ اُس کالج میں ان سب باتوں کا برتاؤ ہوتا ہی گو مجھے

اس بات کے بیان کرتے هوئے افسوس هوتا هی که ابتک روپیه نهونے کي وجهه سے نماز پڑهنے کے واسطے مسجد تک تیار نهیں هوسکي صرف ایک بهت وسیع چبوترہ هی جس پر ایک طرف شیعه دوسري طرف سني اپني اپني نماز پڑهتے هیں یهه تمام باتیں باهم اتفاق قایم هونے کي هیں جس کي هندوستان میں اشد ضرورت هی اے صاحبو صدیاں گذر گئیں جب سے خدا کو یهه منظور هوا که هندو اور مسلمان اسي ملک کي هوا اور پیداوار کهائیں اسي زمین پر جیئیں اور اسي پر مریں ان واقعات سے خدا کي یهه مرضي پائي جاتي هی که یهه دونوں گروہ اسی ملک میں باهم دوست هوکر بلکه دو بهائي کي طرح هندوستان میں رهیں هندوستان کے خوبصورت چهرہ کي یهه دونوں دو آنکهیں بنیں — یهه دونوں قومیں جو دال اور چاول کي طرح سے مل گئي هیں متفق هوکر رهیں جب تک یهه اتفاق نهیں هوتا بیشک قومي تعلیم کا بهی بندوبست نهیں هوسکتا اگر هندو اپني دو پتهروں کي اور مسلمان اپني تیرہ اینٹ کي جدا جدا عمارت بنائینگے تو کچهه نهوسکے گا ان دونوں کو چاهیئے که متفق هوکر پهلے ایک کام کو پورا کریں اور جب وہ ختم هوجاے تب دوسرے میں هاتهه لگائیں مجهکو اس بات کے ظاهر کرنے میں خوشي هی که همارے کالج میں همارے هندو بهائیوں نے مدد کي هی اور خدا ترسي کے خیال سے اپنے محتاج مسلمان بهائیوں کا حق ادا کیا هی کالج کے منتظموں نے بهي اُس احسان کو بهلایا نهیں اُنهوں نے ایک جگهه پر رهنا ایک بینچ پر بیٹهه کر تعلیم پانا ایک احاطه میں رهنا پهرنا کهیلنا دونوں قوموں کے لیئے ایک هي طرح پر قرار دیا هی جس سے باهمي دوستي کو ترقي هوتی هی میرے خیال میں اس سے عمدہ کوئي اور طریقه نهیں هی مگر میري یهه غرض نهیں هی که همارے ملک کے لوگ قوم کي بهلائي کي کوئي اور بات نه سونچیں اُنکو چاهیئے که وہ اسپر غور کریں که جو کچهه میں کهتا هوں اگر اسکے سوا کوئي اور چیز اُنکو نظر آوے تو اُسکو وہ کریں لیکن یهه نهونا چاهیئے که ایک کام ادهورا چهوڑکر دوسرا کام شروع کردیا جاوے *

اے صاحبو ایک زمانه گذرا جبکه هندوستان ایسي قوم کے زیر حکم تها جنکو لوگ هندو کهتے هیں پهر مسلمان اسپر حکمراں هوئے ابهي ایک

تھوڑا زمانہ گذرا ھی کہ اسي ملک پنجاب میں ایک بہت بڑي بہادر اور جري قوم سکھوں کي حکومت تھي یہہ تمام زمانے اور حکومتیں کیسے ھي کچھہ رھے ھوں مگر مدتوں سے اس ملک کے رھنے والوں کو علم کی ترقي دینے کا کوئي موقع نہ تھا اسوقت پر فخر کرنا چاھیئے جبکہ خدا نے همکو ایک ایسي گورنمنٹ دی ھی جسنے امن قایم کیا ھی اصلي آزادي همکو دي ھی آزاد قانون وضع کیئے ھیں ھر شخص اپنے فعل کا مختار ھی گورنمنٹ کي طرف سے کسي قسم کي روک ھماري ترقي میں نہیں ھی ایسي پر امن سلطنت میں بھي اگر ھم غافل رھے تو ھماري قوم کو اور کب اُمید ھوگي اور اب وہ کونسا زمانہ آویگا کہ دنیا میں ترقي کرکے ایک معزز قوم کہلائینگے — ( بہت زور سے چیرز ) *

اس لکچر کے ختم کرنے کے بعد سید صاحب اُس تخت پر سے اوترے اور جہاں اور سب لوگ بیٹھے تھے وھاں آبیٹھے - اُسوقت سید اولاد علي صاحب اپني کرسي پر سے اوٹھے اور سید صاحب سے اجازت چاھي کہ نوجوانان جالندھر کے دل میں جو آپکي شکرگذاري کا جوش ھی وہ اُسکو بذریعہ ایک سپاسنامہ کے عرض کرنا چاھتے ھیں اور اُسکے پڑھےجانے کي اجازت چاھتے ھیں - سید صاحب نے نہایت خوشي سے اُسکو منظور کیا اور سید اولاد علي صاحب نے اُس شکریہ کو نہایت خوبي سے پڑھا - سید صاحب نے مختصر مگر دلچسپ اُسکا جواب دیا جو ذیل میں مندرج ھی *

# کورنش نوجوانان مسلمانان جالندھر

بعالي خدمت

## جناب جوادالدولہ عارف جنگ آنریبل مولوي سید احمد خاں صاحب بہادر سي - ایس - آئي

جناب فخرالاسلام ! —

اُن احسانات کو جو جناب نے اپني قوم پر کیئے ھیں اور اُن خدمات کو جو جناب نے اپنے سچے مذھب اور گورنمنٹ کي کي ھیں بیان کرنا ھم ھیچمدانوں کا مقدور نہیں کسي فصیح زبان کا کام ھی اور اُن تکالیف اور مصائب کي جو جناب نے قوم و ملک کي بہتري کي سعي و محنت میں اپنے جد بزرگوار کي طرح اپني ھي قوم سے برداشت کي

هیں ظاهر کرنے کا حوصله کسي سنگدل میں هي پڑے هم ارادت مندوں کي مجال نہیں *

جناب نے بایں همه قدر و منزلت کے که جناب نواب لفٹننٹ گورنر صاحب جیسے معزز اور عالي مراتب اشخاص اسبات کا فخر کریں که " وہ جناب کے دوستوں میں سے هیں " یہه جو ایک قسم کي گدائي اختیار فرما کے اپني قوم و ملک کے لیئے ولایت کي یونیورسٹیوں کے نمونه پر ایک کالج قایم کیا هی اور یہه جو جناب نے اپنا قدیمي وطن مالوفه دهلي جیسا پر فضا شهر اور اپنے خویش و اقربا چهوڑ کر همارے بهائي طالبعلموں کي تعلیم و تربیت کے واسطے علیگڈه جیسے ویرانے میں اپني سکونت اختیار فرمائي هی اور یہه جو جناب نے همارے مفلس اور نادار بهائیوں کو بهي سول سروس میں بهیجنے کا بیڑہ اوٹهایا هی تو ان سے اور جناب کے دیگر نیک کاموں سے جناب کا نام نامي هي صرف صفحه روزگار کي تاریخ پر نہیں رهیگا بلکه آینده نسلیں جناب کے کارناموں کو نہایت عزت اور ادب کي نگاهوں سے دیکهینگي اور نہایت اعلی درجه کے بزرگ القابوں سے جناب کو یاد کرینگي *

یہه جناب کي هي سراسر عنایت هی که جناب نے ادهر تو همارے دلوں میں گورنمنٹ کي خیر خواهي اور تابعداري کا بیج بویا اور همکو حضرت قیصر هند دام ملکہا و سلطنتہا کي وفادار اور جان نثار رعیت بنایا اور اُودهر گورنمنٹ کے آئینه دل سے وہ غبار جو چند لوگوں کي بیدانشي اور حرکات ناشایسته اور بعض کي کم فہمي سے بیٹهه گیا تها اپني پرتاثیر تحریرات اور تقریرات سے دهویا اور گورنمنٹ کو هماري حالت زار پر متوجهه فرمایا تو اس لحاظ سے اگر هم نہایت خوشي سے پکاریں که " مبارک هی گورنمنٹ کا خیر خواہ - امن کا باني اور قوم کا فخر " تو بہمه وجوہ زیبا هی *

اس میں کچهه شک نہیں که مختلف ملکوں - قوموں اور زمانوں میں ریفارمر گذرے هیں جنہوں نے کسیقدر تکالیف اوٹهاکر اپني اپني قوم و ملک کو فواید پهونچائے هیں - لیکن اُن میں اور جناب میں فرق هی کیونکه اول تو اُن سے ایسے ایسے کارهاے نمایاں جو جناب کي ذات والا صفات سے گورنمنٹ کي خیر خواهي اور قوم و ملک کي بہتري کے

لیئے ظہور میں آئے هیں نہیں هوئے - دوم نہ اُنکو مختلف عقاید کي مختلف اقوام کے بیجا اعتراضات کے دفعیہ میں جو قوم پر هوئے اس طرح کي کوئي مشکل پیش آئي اور نہ اُنکي اپني قوموں نے کوئي مذهبي آڑ رکھہ کے ایسي سخت مخالفت کي اور نہ اُن زمانوں کي اقوام کو ایسے اسباب مخالفت دستیاب تھے ما سواے ازیں جناب نے یہہ جو بڑا بھاري احسان قوم پر کیا هی کہ نوجوان مسلمانان اعلی تعلیم یافتگان کو جنکے دلوں میں بباعث مطالعہ علوم فلسفہ وغیرہ الحاد اور کفر گھر کرتا جاتا تھا الحاد سے بچایا اور حلقہ اسلام میں رکھا اور آیندہ نسلوں کو اس کمبخت مصیبت سے نجات دي تو پس اس سے اگر هم کہیں کہ " ریفارمیشن اور سچي حب قومي کا جامہ صرف جناب کي هي ذات مبارک پر قطع هوا هی " تو کچھہ مضایقہ نہیں *

کوئي برے سے برا نام جہاں میں نہیں رہا جو جناب کو اُسي قوم نے جسکي بہتري کے لیئے جناب نے مال و جان تک دریغ نہیں فرمایا نہ دیا هو - لیکن برخلاف اسکے کوئي بزرگ اور مقدس نام بھي باقي نہیں جو جناب کي شان میں نہ کہا گیا هو - الا یقیناً عرض کیجاتي هی کہ جسقدر یہہ ناشایستہ نام برے اور سخت هونگے اُسیقدر وے آیندہ روشني کے زمانہ میں جناب کي ثابت قدمي اور استقلال کے ثبوت اور جناب کي حب قومي اور همدردي کے زیور اور جناب کي تعظیم و تکریم اور ادب کے باعث هونگے - في زمانناً بھي هم جناب کو مبارکباد دیکر عرض کرتے هیں کہ بہت سے اهل قلم و علم سچے دل سے اپنے آپ کو جناب کے نیازمندوں میں شمار کرتے هیں *

هم نہایت ادب سے جناب کي خدمت میں تہذیب الاخلاق کے دوبارہ جاري فرمانے کے واسطے عرض کرتے هیں کیونکہ جسقدر اُس سے قوم و ملک کو فواید حاصل هوئے هیں وہ جناب نے اس سفر پنجاب میں بچشم خود ملاحظہ فرمائے هونگے - اگرچہ جناب کو کثرت کار کے باعث فرصت بہت کم هی - چونکہ اس میں قوم و ملک کي ترقي هی تو اسلیئے اُمید قوي هی کہ جناب و جناب کے احباب جنہوں نے قوم کي بہتري کے لیئے کوئي دقیقہ نہیں چھوڑا اپنے بیش قیمت وقت کا کچھہ حصہ مثل سابق صرف فرماکر اس هماري عاجز درخواست کو قبول فرماوینگے *

اخير ميں هم سب سے اول خداوند كريم كي درگاه پاک ميں يهه دعا مانگ كر اس معروض كو ختم كرتے هيں كه خداے تعالى هماري گورنمنٹ كو جس كے عهد معدلت مهد ميں هميں وه آسايش ـ وه امن ـ وه آزادي حاصل هى جو آگے اِس ملک كو كبهي نصيب نهيں هوئي باروز افزوں ترقي سلطنت سلامت ركهے اور همكو جناب قيصر هند كي سچي تابعدار اور جان نثار رعيت بناوے اوو هماري گورنمنٹ اور قوم كے خير خواه كو جميع مقاصد و مطالب ديني دنياوي پر كامياب و سرسبز فرماوے اور همكو حب قومي اور همدردي كي توفيق دے " آمين ثم آمين " " بحق اياک نعبد و اياک نستعين " مقمقام جالندهر *

چهارم فروري سنه ١٨٨۴ع

آپ كے خادم

محمد نيازالدين خاں دانشمند ـ محمد بيدار خاں غذ ـ محمد رحيم‌الدين خاں دانشمند ـ اصغر علي انصاري ـ محمد ضياءالدين‌خاں ـ چراغ محمد ــ فتح‌الدين خاں *

## سيد صاحب كا جواب

اے نوجوانان جالندهر ـ

آپ لوگوں كا جنهوں نے يهه اڈريس ميرے سامنے پيش كي هى ميں دل سے شكر گذار هوں مجهے اس بات كے سننے سے كه آپ ميں خيال قومي همدردي كا پيدا هوا هى قوم كو قوم سمجهنے لگے هيں بهت خوشي هوئي اور جيسا كه آپنے اپني تحرير ميں ذكر كيا هى اگر يهه خيال ميري هي سبب سے هوا هى ؛ تو ميں خود اپنے اوپر فخر كرتا هوں مگر اے دوستو يهه بات اسطرح نهيں هى خدا نے تمهارے دل اسطرح بنائے تهے كه تهوڑي سي تحريک پر تم لوگ نيک كاموں كي طرف مائل هوگئے آپ لوگ اس خيال كواپني هي نيک دلي كي طرف رجوع كيجئے آپ نے جو كچهه ذكر أن خدمتوں كا كيا هى جو ميئے اپني گورنمنٹ كي كيں ميں آپ كي اس قدرداني كا ممنون هوں ليكن آپ اس بات كو ياد ركهئے كه مجهسے اگر كچهه اچهي خدمت يا وفاداري گورنمنٹ كي هوئي تو وه بالكل ميئے اپنے مذهب كي پيروي كي هى ميں اپنے خدا اور رسول كا جنهپر كه ميں يقين ركهتا هوں يهي حكم سمجهتا هوں كه جس

حاکم کے امن میں رهیں اُس کي اطاعت کریں پس میںنے جو کچهه کیا اپنے خدا و رسول کي اطاعت کي بیشک میں نے گورنمنٹ کي خدمت کي هی مگر اُسکا اصلي سبب وهي تها- تمام هندو اور مسلمان اس کو یاد رکهیں که رعیت کا کام هی که جس حاکم کي رعیت هوں اور اُس کے امن میں هوں اُسکي اطاعت کریں ( چیرز ) تهذیب الاخلاق کا پرچه ابتدا میں اسي واسطے جاري کیا گیا تها که هندوستانیوں کے دل جو مرده هوگئے هیں اُن میں کچهه تحریک لائي جاوے هندوستان کي حالت ایک بند پاني کي سي هوگئي تهي جس سے طرح طرح کے نقصان اور مضرت کا اندیشه تها اُس کے واسطے ایک چیز کي ضرورت تهي که وه اُس کو هلادے اُسنے اپنا کچهه کام کیا اب تحریک پیدا هوگئي هی هندوستانیوں کي زبانوں اور قلموں سے قومي ترقي اور همدردي کے الفاظ نکلنے لگے هیں اخباروں میں قومي بهلائي اور قومي ترقي کے الفاظ بلکه آرٹیکل نظر آنیلگے جس سے یهه سمجها جاتا هی که اُس پرچه نے اپنا کام پورا کیا جب قوم میں تحریک اور اپنے تئیں ذلت کي حالت میں هونے کا خیال پیدا هوجاتا هی تو یهي ذریعه اُن کي ترقي کا هوتا هی میري فرصت اور کاموں کا حال وهي لوگ جانتے هیں جو دیکهتے رهتے هیں وقت کم اور کام بہت نه مجهه میں یهه قوت هی که سورج کو ٹهراکر دنکو بڑهادوں نه یهه طاقت که سورج کو نکلنے سے باز رکهکر رات کو وسعت دے دوں اگر ایک طرف ایک کام پر متوجهه هوتا هوں تو اور بہت سے ضروري کام ملتوي رهجاتے هیں اس سبب سے بمجبوري اُس پرچه کو بند کرنا پڑا مگر مجهے اُمید هی که کوئي شخص اور اوٹهه کهڑا هوگا جو آپ کي اس خواهش کو پورا کریگا آپ نے بنظر همدردي اُن مخالفتوں کا بهي ذکر کیا هی جو میرے کاموں میں هوئیں اے دوستو جب میںنے یهه خیال کیا تها که قوم اچهي حالت میں نہیں هی اُس کے واسطے کچهه کرنا چاهیئے تو میںنے یهه خیال کرلیا تها که اسمیں سخت مخالفتیں هونگي مگر میں یقین دلاتا هوں که جوں جوں مجهپر تهمتیں لگائي گئیں گالیاں دي گئیں مکه سے کفر کے فتوی منگائے گئے میري محبت اپنے مخالفونکي طرف بڑهتي گئي اور میري کوشش کو ترقي هوتي گئي کیونکه میں سمجهتا رها که میرے مخالف جو کچهه کرتے هیں نا سمجهي سے کرتے هیں اگر

قوم کي ايسي حالت نهوتي که وه اپنے نفع و نقصان کو نه سمجهتي تو همکو کوشش کي کيا حاجت تهي اُن کے ان افعال سے يهه ثابت هوا که اور زيادہ کوشش کرنے کي حاجت هی ابتدا ميں جو کوشش شروع کي گئی تهي اُس کو روز بروز ترقي هوتي گئي مگر يهه کوشش ميري نه کسي دنيوي فايده کي غرض سے تهي نه ديني ثواب کي غرض سے بلکه اُس محبت کے سبب سے هی جو مجهکو قوم کے ساتهه هی اے دوستو ميں ايسے شخص کو جو ايسا کام اس غرض سے کرے که اُسکو کوئي نفع هو ميں اُسکو تاجر سمجهتا هوں که ايک چيز بيچکر دوسرا نفع حاصل کرنيکي فکر ميں هی آخرت کے ثواب کے واسطے کوئي کام کرنے اور دنيا کي تجارت ميں صرف جلد اور دير ميں نفع پانے کا فرق هی ميرا مذهب يهه هی که بهائيونکي خدمت کرني چاهئيے نه خدا کے ليئے بلکه بهائيوں کے ليئے آخر ميں ميں آپ کے شکريه پر اپنے بيان کو ختم کرتا هوں ( چيرز زور سے ) *

ايڈريس کے جواب ختم هونے پر مولوي شيخ مراد علي صاحب نے مبلغ تين سو چورانوے روپيه ايک آنه ممبران انجمن اسلاميه و ديگر احباب جالندهر کي طرف سے بطريق دعوت سيد صاحب کے پيش کيئے جسکو سيد صاحب نے نهايت اخسانمندي سے قبول کيا اور يهه تجويز هوئي که يهه روپيه کار عمارت مدرسة العلوم ميں صرف کيا جاويگا اس عطيه ميں جناب سردار بکرماں سنگهه بهادر کسي سبب سے شريک نهيں تهے *

اس کے بعد جلسه برخاست هوا تهوڑي دير آپس ميں احباب گفتگو کرتے رهے پهر کهانا کهانے کا وقت هوا هم سب لوگ کهانے کے کمره ميں گئے جهاں همارے ميزبان سردار صاحب کي طرف سے نهايت سليقه سے ميز آراسته تهي اور تمام کهانے نهايت عمده و نفيس تهے - ميز پر سيد صاحب کي پارٹي کے سوا خان بهادر سردار محمد يار خاں صاحب - منشي سيد اولاد علي صاحب - فقير ظفرالدين صاحب - مولوي شيخ مراد علي صاحب - بابو برمناتهه صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمه صاحب کمشنر بهادر بهي شريک تهے *

## خان بهادر سردار يار محمد خانصاحب

سردار يار محمد خاں صاحب نهايت عالي خاندان هيں - ان کے دادا شاه مراد خاں پوپلزئي تيمور شاه کابل کے بادشاه کے دربار ميں بخطاب

ضبط بیگی اور لقب امیر اعظم کے ممتاز تھے یہہ عہدہ اور یہہ خطاب و لقب جدید نہ تھا بلکہ موروثي تھا - اُن کي وفات کے بعد سردار محمد شریف خاں اپنے باپ کي مسند پر بیٹھے اور شاہ شجاع کے عہد میں علاوہ منصب ہاے سابقہ کے اور متعدد منصب پائے اور وزارت اعلی اور مہر مال کل ممالک افغانستان کے منصب پر سرفراز ہوئے *

اسي زمانہ میں کابل میں وزیر فتح خاں اور شاہ شجاع میں لڑائي شروع ہوئي اور وزیر فتح مند اور شاہ مغلوب ہوگئے اُسکے ساتھہ سردار محمد شریف خاں کے خاندان کو بھي صدمہ عظیم پہونچا *

جب شجاع الملک نے بمدد گورنمنٹ انگریزي کابل پر فوج کشي کي تو سردار پایندہ خاں خلف سردار محمد شریف خاں افغانستان کي فوج کے سپہ سالار تھے سردار دوست محمد خاں سے متعدد لڑائیاں لڑے اور امیر دوست محمد خاں کے تمام کنبہ کو گرفتار کرکے سرکار انگریزي کے سپرد کردیا جو آخر کو معہ دوست محمد خاں کے قیدي ہوکر ہندوستان میں بھیجدیا گیا *

جب کہ امیر دوست محمد خاں نے قید سے رہائي پائي اور پھر کابل کا امیر ہوا تو اُس نے ورثاے سردار محمد شریف خاں کو جلاوطن کردیا اور تمام جائداد و املاک ضبط کرلي سردار پایندہ خاں نے جو قندہار میں علي زئي کي لڑائي میں زخمي بھي ہوئے تھے معہ اپنے بھائیوں کے گورنمنٹ انگریزي کي پناہ لي اور تمام خاندان پوپلزئي کي سرکار انگریزي سے بطور وظیفہ ریاستي کے پنشن مقرر ہوگئي *

پنجاب کے فتح ہونیکے بعد گورنمنٹ انگریزي نے سردار گلستان خاں - سردار محمد صدیق خاں - سردار محمد خاں کو جو سردار محمد شریف خاں کے بیٹے اور ہمارے مخدوم سردار یار محمد خاں کے بھائي تھے فوج میں سردار بہادر کے عہدوں پر مقرر کیا اور اُن کے ایک بھائي سردار عطا محمد خاں دیرہ اسمعیل خاں میں مدت تک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہے اور سردار محمد حیات خاں پوپلزئي اُن کے ایک بھائي گورداسپور میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہیں جنکا نام نامي گورداسپور کے حالات میں آیا ہی اور ہمارے مخدوم و مفخر میزبان سردار یار محمد خاں صاحب سنہ ۱۸۵۰ میں اول تحصیلدار ہوئے اور اب تخمیناً بیس برس

سے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ھیں — مسلمانوں کي بھلائي کے کام میں
بدل مصروف رھتے ھیں انجمن اسلامیہ جالندھر کے پریسیڈنٹ ھیں
مدرسۃالعلوم کےچندہ میں بھي اعانت کي ھی تمام قوم اُنکا ادب کرتي ھی
خدا تعالے قومي بھلائي میں کوشش کرنے کے لیئے اُنکو سلامت رکھے ھم
سب بھي اُنکي عنایت و مہماں نوازي کے بدل ممنون ھیں *

اسي رات جالندھر سے روانگي قرار پا چکي تھي شہر کے اسٹیشن پر
ریل بہت کم ٹھہرتي ھی اور کیمپ کے اسٹیشن پر جو شہر سے چند میل
کے فاصلہ پر ھی زیادہ دیر تک ٹھہرتي ھی اسلیئے ھم نے اپنا سب اسباب
کیمپ کے اسٹیشن پر بھیجدیا تھا اور اُسي اسٹیشن سے سوار ھونیکا ارادہ
تھا اس لیئے کھانے کےبعد سردار بکرماں سنگھہ بہادر سے بعد شکر گذاري اُن
کي عنایت و مہماں نوازي کے اور خان بہادر سردار یار محمد خاں اور
مولوي شیخ مراد علي صاحب اور دیگر احباب سے رخصت ھوئے اور
سردار بکرماں سنگھہ بہادر کي تیز رو جوڑي کي گاڑیوں پر سوار ھوکر
اسٹیشن پر پھونچے اور بقصد پٹیالہ اسٹیشن راج پورہ کو روانہ ھوئے *

# حالات مقام پٹیالہ

چوتھي فروري سنہ ۱۸۸۴ع کي رات کو هم سب جالندھر سے چلے اور پانچویں فروري کو صبح هونے سے پیشتر راجپورہ کے اسٹیشن پر پہونچے - حاجي محمد اسمعیل خاں صاحب بعض ضروري کاموں کي وجہہ سے سیدھے علیگڈہ کو چلے گئے سید صاحب اور محمد اکرام‌الله خاں صاحب - سید محمد علي صاحب اور میں راجپورہ اسٹیشن پر اوترے میر محمد حسن صاحب نائب ناظم راجپورہ اسٹیشن پر موجود تھے اُن سے ملاقات هوئي راجپورہ سرکار پٹیالہ کي ریاست میں واقع هی اسٹیشن کے قریب ڈاک بنگلہ سرکار پٹیالہ کي طرف سے بنا هوا هی هم سب نے اُس میں آرام کیا *

راجپورہ میں پٹیالہ سے دو گاڑیاں چوکڑي کي اور ایک گاڑي جوڑي کي اسباب کے لیئے آئي هوئي تهیں صبح هوتے هي وہ سواریاں وهاں حاضر هوئیں - صبح کو سردار بسنتا سنگھہ صاحب ناظم راجپورہ سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے تھوڑے دن چڑھے هم سب وهاں سے پٹیالہ کو روانہ هوئے *

سید صاحب کو پٹیالہ میں آنے سے بجز وزیرالدولہ مدبرالملک خلیفہ سید محمد حسن خاں بہادر اور مشیرالدولہ ممتازالملک خلیفہ سید محمد حسین خاں بہادر کي ملاقات کے اور کچھہ مقصود نہ تھا - پٹیالہ ایک میل یا ڈیڑ میل باقي رہ گیا هوگا کہ دونوں خلیفہ صاحبوں کو دور سے آتے هوئے دیکھا جب گاڑیاں قریب آئیں تو ٹھہرگئیں سب لوگ گاڑیوں پر سے اوترے جس طرح طرفین کو اشتیاق ملاقات تھا اسي طرح آپس میں ملے دل خوش هوا خدا کا شکر کیا - خلیفہ عنایت حسین صاحب فرزند ارجمند مشیرالدولہ بہادر بهي اُنکے ساتھہ تھے سید صاحب اُنسے ملکر بہت خوش هوئے *

وهاں سے گاڑیاں تبدیل هوگئیں سید صاحب اور میں وزیرالدولہ بہادر کي گاڑي میں اور محمد اکرام الله خاں اور سید محمد علي - خلیفہ عنایت حسین مشیرالدولہ کے ساتھہ سوار هوئے اور چند لمحہ کے بعد پٹیالہ پہونچے - وزیرالدولہ بہادر کي کوٹھي میں اوترے جو نہایت عمدگي سے سجي هوئي هی *

اُس کوٹھی میں میں نے ایک تصویر دیکھی جسکو دیکھکر میں متعجب ہوگیا - سمندر کے کنارہ پر سید صاحب ایک درخت سے کمر ٹیکے ہوئے متحیر کھڑے ہیں اور کسیقدر فاصلہ پر ہز اکسلنسی سرسالار جنگ بہادر مرحوم استادہ ہیں - سمندر طوفان کی حالت میں ہی موجیں اُٹھہ رہی ہیں اور ایک جہاز جس میں بہت سے مسافر چڑھے ہوئے ہیں طوفان میں آگیا ہی اُسکا مستول ٹوٹ گیا ہی اور ڈوبنے کو ہو رہا ہی چند آدمی پانی میں گرپڑے ہیں اور ڈبکیاں کھا رہے ہیں - ایک کشتی میں چند آدمی سوار ہیں اور اُن ڈوبتوں کے بچانے کو جارہے ہیں اُس کشتی کے پھریرے پر انگریزی میں لکھا ہوا ہی "ون لک روپی" سید صاحب اُس حیرت اور مایوسی کی حالت میں کہہ رہے ہیں " ناٹ سفشنٹ " یعنی یہہ روپیہ کافی نہیں ہی - ایک فرشتہ آسمان پر سے اوترا ہی اور ایک ہاتھہ سید صاحب کے کندھے پر رکھا ہی اور دوسرے ہاتھہ کو لنبا کرکے اور اُنگلی اُٹھا کر سرسالار جنگ کی طرف اشارہ کرتا ہی اور سید صاحب سے کہتا ہی " لک ٹو دس نوبل مین " مجھکو یہہ معما نہیں کھلا کہ کیا ہی بعد اسکے وزیر صاحب کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ یہہ صرف تصویر ہی نہیں ہی بلکہ سید صاحب کی ایک عرضداشت کا فوٹوگراف ہی جو اُنہوں نے مدرسۃالعلوم مسلمانان کی امداد کے مطلب سے سرسالار جنگ مرحوم کی خدمت میں بھیجی تھی - اُسوقت تک صرف ایک لاکھہ روپیہ کا سرمایہ مدرسۃالعلوم کے لیئے جمع ہوا تھا جو کافی نہ تھا - اس حال کے معلوم ہونے پر مجھکو نہایت لطف آیا اور دیر تک اُس تصویر کو دیکھتا رہا *

دو دن ہم پٹیالہ میں رہے اور اپنے گھر سے زیادہ آرام پایا اور یہہ دو دن نہایت خوشی و خورمی سے گذرے - سید امداد علی خاں صاحب چیف جسٹس ریاست پٹیالہ نے پچیس روپیہ جناب مشیرالدولہ ممتازالملک خلیفہ سید محمد حسین خاں بہادر نے دو سو روپیہ سید صاحب کو بھیجے اور اور صاحبوں نے بھی کچھہ کچھہ بھیجا وہاں بھی مبلغ دو سو چھپن روپیہ مدرسۃالعلوم کے لیئے سید صاحب کو مل گئے — چھٹی فروری کی شام کو ہم پٹیالہ سے روانہ ہوئے کیونکہ دوسرے دن مظفر نگر میں ٹھہرنا ضرور تھا *

# حالات مظفر نگر

نواب محمد اسحاق خاں صاحب خلف نواب محمد مصطفی خاں بہادر مرحوم رئیس جہانگیرآباد کئي برس سے مظفر نگر میں حسب قاعدہ جدید انڈین سول سروس کے اسسٹنٹ هوگئے هیں - اُنکے والد مرحوم سے اور سید صاحب سے نہایت دوستي اور ملاقات تھي اس سبب سے نواب محمد اسحق خاں سید صاحب کو اپنا بزرگ اور سید صاحب اُنکو اپنا عزیز سمجھتے هیں اُنکي نہایت خوشي تھي که پنجاب سے مراجعت کرتے وقت ایک دن سید صاحب وهاں ٹھہریں سید صاحب نے بپاس خاطر نواب محمد اسحق خاں اُسکو قبول کرلیا تھا - جب لوگوں کو یهه بات معلوم هوئي تو مظفر نگر کے بھي چند روشن خیال لوگوں نے قرار دیا که مظفر نگر میں آنے پر سید صاحب کو ایک اڈریس دي جاوے اور مظفر نگر کے اسکول میں وہ جلسه هو *

غرضکه هم سب رات هي کو مظفر نگر پہونچے اسٹیشن پر نواب محمد اسحق خاں صاحب — سید آفتاب حسین صاحب ڈپٹي مجسٹریٹ - سید اصغر علي خاں صاحب رئیس جانسٹھه — سید ابوالمظفر صاحب رئیس منصور پور — نواب حمیدالظفر خاں صاحب تحصیلدار - عبدالمجید خاں صاحب رئیس نجیب آباد - بطریق استقبال موجود تھے وهاں سے نواب محمد اسحق خاں کي کوٹھي میں آئے جو نہایت خوبي و خوش اسلوبي سے سجي هوئي تھي تھوڑي دیر معمولي بات چیت رهي پھر سب سو رهے *

صبح کو سید حسین علي خاں بہادر رئیس جانسٹھه - منشي علي جان صاحب ڈپٹي کلکٹر بہادر - منشي احمد حسین صاحب تحصیلدار - محمد سعید خاں صاحب منصف - سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے ساڑھے گیارہ بجے سید صاحب ضلع اسکول میں تشریف لیگئے جہاں ایڈریس کا پیش هونا قرار پایا تھا اسکول میں بہت بڑا مجمع وهاں کے معززین و عمائد کا تھا - دروازہ پر سید صاحب کا استقبال کیا گیا اور اُنکو اسکول میں لیگئے جب سید صاحب اپني کرسي پر بیٹھه گئے تو نواب محمد اسحق خاں صاحب نے مندرجه ذیل گفتگو کي *

# تقرير محمد اسحق خاں صاحب

صاحبان —

مجھکو جناب آنريبل سيد احمد خاں بہادر سي ايس آئي كي نسبب جنھوں نے اپني عمر قومي بھلائي كے كاموں ميں صرف كي هے كچھہ زيادہ كھنے كي ضرورت نہيں هى كون شخص هى جو اُنكو نہيں جانتا - اُنكے حال كے سفر پنجاب ميں جو كچھہ قدر و منزلت اُنكي وهاں كے لوگوں نے كي وہ اس لحاظ سے غور كے لايق هى كہ هم خدا تعالى كا اسبات پر شكر كريں كہ همارے قوم ميں بهي اب يہہ جوش پيدا هوگيا هى كہ قومي خيرخواہ كو اسقدر عزت و شكر گذاري كا مستحق سمجھتے هيں - اتفاق سے اُنكا تشريف لانا اس چھوٹے سے قصبہ ميں هوگيا هى جسكے باشندوں نے اپنے احسان بھرے دل سے جناب ممدوح كي خدمت ميں ايڈريسوں كا ديا جانا قرار ديا هى پس ميں جناب سيد صاحب سے ملتجي هوں كہ اُن ايڈريسوں كو قبول فرماويں اور اُنكے پڑھے جانے كي اجازت ديں *

دو ايڈريسيں لكھي گئي تھيں ايک عربي ميں ايک اُردو ميں عربي ايڈريس كو مولوي محمد ضياءالحسن صاحب رئيس كاندھلہ نے اور اُردو ايڈريس كو محمد سعيد خاں صاحب منصف نے پڑھا - سيد صاحب نے دونوں ايڈريسوں كا يكشامل جواب ديا وہ ايڈريسيں اور اُنكا جواب ذيل ميں مندرج هى *

## عربي ايڈريس

نحمده بما انعم علينا بنعمائه الاخص والاعم و نشكره على ما علمنا مالم نعلم و انطق السنتنا بالصلوة على سيدنا النبي الموصوف بعظم الاخلاق والشيم و وفقنا به تبليغ الاسلام على اولاده و اصحابه الاكرم و شرفنا بخير الامم فبعد الحمد والصلوة جماعة المسلمين من فوادالقلب يشكرون السيد الشريف الامجد المسمى بسيد احمد صانه الله الصمد عن آفات البغض والحسد و كيف لا يشكرون المنعم المحسن الذي يصرف همته في اعلاء كلمة الدين و اعانة المسلمين و يتحمل على نفسه في تلك الاعلاء والاعانة طعن الملاعن والمطاعن ولا يخاف لومة لائم لما وصل حالة القوم الى حال

لو لم ينظر الى اصلاحه لهلک القوم و غرقت سفينته و لم ينج من المهلكة نجاة قط فمعنى الاعانة هذه لا كما يفعله المخالفون الذين يصدق عليهم لم تقولون مالا تفعلون كبر مقتاً عند الله ان تقولوا مالا تفعلون فهذا الفقير الكاتب لهذه السطور المدعو بضياء الحسن صانه الله عن الافات والفتن ذهب فى المدرسة للمسلمين مراراً و اقام في احاطة المدرسة اياماً ولاحظ طرق الدرس والتدريس و تامل في حال الطلاب و تعليمهم و تعلمهم فلم يجد وقتاً من الاوقات ان يفعلوا في هذا الوقت امراً من أمور الدنيا و يشغلوا في لهو و لعب فهذا من حسن انتظام الاساتذة والمنتظم فخطر ببالي باي سبب يسبون الطلبة و يطعنون المنتظمين للمدرسة فتفكرت غاية الفكر و تاملت نهاية التامل فوجدت سبباً يكره القوم و هو التغير في اللباس فارجو واتمني من السيد المكرم والمنتظم المعظم ان يغير لباسهم الذي يلبسونه الطالبين للعلم و يخص هذا اللباس بوقت مخصوص من الاوقات حين شمول الطلباء في مجالس الامراء والگورنر ولا يلبسونه في عامة الاوقات فكما يتوجه السيد العالي خاطره الشريف الى حالة القوم في تهذيب امور الدنيا فليتوجه في تربية امور آخرتهم ليميل القوم باجمعهم الى المدرسة كل الميل فاختم الكلام على دعاء بقاء المدرسة والسيد الكرام الى قيام يوم القيام *

# اُردو ايڈريس

## جناب آنريبل سيد احمد خاں صاحب بهادر

## سي ايس آئي

اس وقت هم بهيئت مجموعي كل مسلمانان ضلع مظفر نگر آپ كا خير مقدم كهنے كو جمع هوئے هيں اور تهه دل سے آپ كے شكر گذار هيں كه آپ كے يہاں تشريف لانے سے نه صرف همكو فخر هي حاصل هوا هى بلكه ايک نعمت غير مترقبه ملي هى هم اپني خوبي قسمت پر نازاں هيں كه همیں آج آپ سے ملازمت حاصل كرنيكا ايک عمده موقع ملا هى اور همكو آج كيسي انبساط هى كه هم اپني اُس خير خواه قوم كو جسكي همدردي كے فيض سے جهان مالا مال هى اپني مجلس ميں شريک پاتے هيں آپ كي محنت اور جانفشاني اور همدردي نے جو آپ

کو اس قوم برگشتہ بخت کے ساتھہ ھی ھمارے دلوں پر بڑا اثر کیا ھی اور ھمکو اس امر کے ظاھر کرنے میں بڑا فخر ھی کہ آج تک ھماري قوم میں کوئي ایسا اولوالعزم شخص پیدا نہیں ھوا جسنے اپني جان و مال و آرام کو اپني قوم کي فلاح اور بہبودي کي غرض سے مثل آپ کے صرف کیا ھو اور اپني قوم کي ترقي کے لیئے ایسے سامان جمع کیئے ھوں جیسے کہ آپ نے اپني سعي بلیغ سے مہیا کیئے ھیں اور نیز ھمکو اس بات کے کہنے میں بھي بہت بڑي خوشي ھی کہ جسقدر کامیابي آج تک آپ کے مقاصد میں حاصل ھوئي ھی یہہ تنہا آپ کي ھي ھمت اور جواں مردي کا نتیجہ ھی آپ نے ایک ایسا بار عظیم تن تنہا بلا امداد غیرے اپنے بازؤں پر اُٹھالیا اور باوجودیکہ بہت مشکلات وقتاً فوقتاً آپ کو پیش آئیں اور ایک کافۂ آنام نے آپ کے ساتھہ اختلاف کیا مگر ھرگز آپ کا قدم ھمت نہ ڈگمگایا بلکہ آپ کے استقلال نے اپني قوم کے ڈوبتے ھوئے جہاز کو اُس گرداب بلا سے جس میں کہ اُسے ٹکریں کھاتے ھوئے برسوں ھوگئے تھے قریب بکنارہ نجات پہونچایا ھمکو نہایت افسوس ھی کہ آپ کي نیت اور مقاصد کو ایک مدت دراز تک ھماري قوم مطلق نہ سمجھي اور اس غلطي میں برسوں تک مبتلا رھي جس غلط فہمي کے سبب سے وہ اپنے بڑے مقاصد میں کامیاب نہوسکي آپ کا منشاء یہہ تھا کہ آپ اپني قوم اسلام کو بھي مثل اور اقوام باشندگان ھندوستان کے سرسبز اور موقر و تعلیم و تربیت یافتہ دیکھیں اور یہہ دیکھیں کہ وہ بھي بقدر اپني فضیلتوں کے اپني مہربان گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کے فیض عام سے حصہ لے رھي ھی اور اُس نے اپنے کو اُس گورنمنٹ کي ایک وفادار اور مہذب رعایا بنایا ھی اور اُس تاریکي سے جو اُس پر ایک اندھیري گھٹا کي طرح چھا رھي ھی باھر نکلتي آتي ھی اور جو روشني کہ آج ھماري گورنمنٹ کي آفتاب سلطنت کي شعاعوں نے پھیلا رکھي ھی اُس سے اپني آنکھوں اور دماغ کو روشن کر رھي ھی *

اے سید صاحب آپ کي کوششیں جو کچھہ ایسے مقاصد کے حصول میں ھو رھي ھیں وہ فی الحقیقت ایسي ھیں کہ اُن کا نقش ھر فرد بشر کے دلپر منقش ھی ھر خاص و عام آپ کي ھمت دریا نوال کو دیکھکر اسطرح صلائي عام پر نعرہ زن ھی کہ " الصبوح الصبوح یا اصحاب" یعني

آؤ اور وہ بے بہا چیز تھوڑا سا سرمایہ و ہمت خرچ کرکے حاصل کرو جسکا فیض ایسا متعدی هی کہ تمہاری آیندہ نسلیں اُس سے کامیاب هونگی اور ایک عالی همت کی فیض رسانی میں تم بھی شریک هو جاؤگے - آپ کا جو کام تھا وہ آپ کرچکے یعنی اپنے ایک ڈھانچ بنادیا مگر اُس ڈھانچ میں جان ڈالنا اور اُسکو نشو و نما دینا یہہ تمام قوم کی همت پر موقوف هی مگر همیں اُمید هی کہ اب هماری قوم ضرور صرف همت کریگی کس واسطے کہ آج کل کے حالات قوم کے دیکھنے سے یہہ سمجھہ میں آتا هی کہ اُسکو کچھہ اپنی فکر هوئی هی - ایک کام کا سرانجام اُس کے آغاز سے سمجھاجاتا هی جیسے کہ روز روشن هونے کی خبر سورج کی اُن کرنوں سے ملتی هی جوکہ قبل از طلوع آفتاب نمودار هوتی هیں اُسیطرح اب اپنی قوم کی همت سے همیں اُمید هی کہ وہ ضرور اُس ڈھانچ میں جان ڈالیگی اور ترقیات روز افزوں سے بہرہ ور هوگی هم آپ کو مبارک باد دیتے هیں کہ آپکی صرف همت کا یہہ نتیجہ هوا کہ آپ کی مردہ دل قوم کو پھر ایک جوش اپنے مدارج کی ترقی کا پیدا هوا اور اُن کو وہ خواب جس کو وہ دیکھکر بھول گئی تھی یاد آگیا اور اب وہ اُس نوم غریق سے چونکتی جاتی هی اور اُس کی تعبیر کے حاصل کرنے کی کوشش کرتی هی هم نے اسوقت آپ کی بہت سامع خراشی کی هی مگر همیں اُمید عفو هی کسواسطے کہ یہہ جو کچھہ هم نے کہا هی محض مقتضاے جوش دل تھا اور حقیقت میں هماری تحریر و تقریر میں یہہ قدرت کہاں تھی کہ جو آپ کی همت عالی کی داد دے سکیں مگر هر کوئی شخص اپنے حوصلہ کے موافق اپنے جوش دل کو ظاهر کرتا هی اس واسطے هم نے بھی اس قطعہ کے اوپر عمل کیا هی *

## قطعہ

لایق نبود قطرہ بعماں بردن * خار و خس صحرا بگلستاں بردن
لیکن چہ کنم کہ رسم موراں باشد * پاے ملخے پیش سلیماں بردن

اب اس اڈریس کے ختم پر هم آپکا دوبارہ شکریہ ادا کرتے هیں کہ آپ نے اپنی تشریف آوری سے همکو بڑی عزت بخشی هی اور خدا تعالی سے یہہ دعا مانگتے هیں کہ آپکی مساعی جمیلہ مشکور هوں *

# دونوں ایڈریسوں پر سید صاحب کا جواب

بزرگان و حاضرین جلسہ —

آپ صاحبوں نے جو اپنی مہربانی سے اس وقت دو ایڈریسیں میرے سامنے پیش کیں جس میں سے ایک عربی میں تھی جو ہمارے مقدس جزیرہ اور مقدس ملک کی زبان ہی جس سے نور اسلام کا نکلا اور تمام عالم کو روشن کردیا اور دوسری ہمارے ملک کی زبان میں تھی جو مختلف ملکوں کی زبان سے پاکیزہ الفاظ چنکر بنائی گئی ہی میں ان دونوں ایڈریسوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبہ مغربی اور شمالی میں یہہ پہلا ضلع ہی جس میں مجھہ سے ناچیز کی نسبت یہہ معزز کارروائی کی گئی جس سے مجھکو بہت کچھہ عزت حاصل ہوئی اور مجھے بہت فخر ہوا – اے دوستو مسلمانوں کی حالت اب ایسی ہوگئی ہی جس کو سب لوگ سمجھنے لگے ہیں اور اُس کے بیان کی حاجت نہیں کوئی چیز جو صرف عقلی یا خیالی ہوتی ہی اور جو خیال کے ذریعہ سے ظاہر کی جاتی ہی اور صرف دلایل سے اُس کی آیندہ حالت بتائی جاتی ہی وہی حالت ایسی ہوتی ہی جو تقریر کی محتاج ہو – مسلمانوں کی حالت اب آنکھہ سے دکھائی دیتی ہی ادبار ذلت بد بختی روزانہ تنزل جو اُن پر آتے جاتے ہیں اُن کو ہر شخص آنکھہ سے دیکھتا ہی جو مسلمانوں کے حالات سے ظاہر ہوتے جاتے ہیں ہر شخص اعلی رتبہ کا رئیس ہو یا ادنے درجہ کا آدمی ہو اگر وہ سرسری طور پر بہی اُس کو دیکھنا چاہے تو وہ بہت دور نجائے وہ صرف اپنے باپ کی حالت اور اپنی حالت کا مقابلہ کرے تو بغیر کسی دلیل اور بیان کے یقین کرلیگا کہ اُس کی اور اُس کے خاندان کی حالت روز بروز بد تر ہوتی جاتی ہی یہہ حالت کی بدتری ابہی اسدرجہ کو نہیں پہونچی کہ جس کو یہہ کہا جاے کہ ختم ہوگئی وہ روز بروز بدتری کی طرف چلتی جاتی ہی جس حساب سے یہہ تنزل شروع ہوا ہی اگر اُسی اوسط سے اس کا اندازہ کیا جاے تو معلوم ہوتا ہی کہ چند ہی برس اس بات کو باقی ہیں کہ مسلمان سائیسی خانسامانی خدمتگاری گہسکہودے ہونے کےسوا اور کسی درجہ

میں نرھینگے اور کوئي ایسا گروہ جسکو دنیا میں کچھہ بھي عزت حاصل هو مسلمانوں کے نام سے نہ پکارا جائیگا - اے بھائیو ایسي حالت میں دعویدار اسلام هوکر خانداني شرافت کا دعوی کرکے چپ هو رهنا بڑي بے شرمي کي بات هی جو لوگ اس قسم کا دعوی کرتے هوں اُن کا فرض هی کہ غور کریں اور سمجھیں کہ آیندہ اُن کي اولاد اور نسلوں کي کیا حالت هونے والي هی انھیں تمام باتوں نے میرے دل میں یہہ خیال ڈالا کہ جہاں تک مجھہ سے هوسکے میں اس حالت کو درست کرنے کي کوشش کروں سب سے زیادہ جو مشکل کام حالت کي درستي کے واسطے تھا وہ اس بات پر غور کرنا تھا کہ مسلمانوں کي یہہ حالت کیوں هوتي جاتي هی بڑا سبب یہہ معلوم هوا کہ جو تعلیم اور تربیت اس زمانہ کے مناسب درکار تھي جس سے قومي عزت اس زمانہ میں حاصل هوسکتي تھي وہ اُن میں نہیں هی ( چیرز ) اسوقت میري زبان سے قومي عزت کا لفظ نکلا هی میرے خیال میں وہ تو بڑا وسیع لفظ هی مجھہ سے کسیقدر غلطي هوئي جو اس لفظ کا استعمال کیا هم لوگوں کي خانداني عزت بھي جو تھوڑے دنوں پہلے موجود تھي وہ بھي باقي نہیں رهي - اے مسلمانو جو اسوقت موجود هو جو اپنے باپ دادا کي بزرگیوں پر فخر کرتے هو خیال کرو کہ اُنمیں کونسي چیزیں تھیں جن پر تم کو فخر هی بڑا فخر اُنکي دنیوي شان و شوکت کا تھا عباسیہ سلطنتوں کا فخر مغلیہ خاندان کے بادشاهوں کي عظمت اور شوکت اُسوقت کے امرا کي نامورياں ایسي تھیں جن پر اسوقت تک لوگ تفاخر کرتے هیں اور صرف اُن کي نسلوں میں هونا اپني عزت کا باعث جانتے هیں یہہ سب باتیں اُن کو کیونکر حاصل هوگئیں تھیں اُنھوں نے زمانہ کے موافق اپنے تئیں درست کیا تھا اور اُنھیں کي وجھہ سے اسلام ایک مجسم عزت کے پیرایہ میں نظر آنے لگا تھا ( چیرز ) اسلام کوئي مورت نہیں هی جو سامنے کھڑي هووے اور نظر آوے اُس کي عزت یا ذلت اُس کے پیروں کي حالت سے دکھائي دیگي جو مسلمانوں کي حالت هوگي وهي حالت اسلام کي سمجھي جاویگي جسقدر مسلمان ذلیل هوتے جائینگے اُسیقدر غیر قوم کي نظروں میں اسلام ذلیل معلوم هوگا جو کوشش هندوستان کے مسلمانوں کي بھتري کي سوچي گئي هی وہ ایسي هی کہ اگر اُس میں کامیابي هو تو اسلام کي عزت زائل نہیں

هوسکتي أسي خيال پر ايک مدرسه بنانے کي ميں نے تجويز کي مجهکو افسوس هی که قوم نے أس کي حالت پر اور أس کے اسباب پر کافي غور نهيں کيا اور أس کو ايک نئي چيز سمجها جو چيزيں که أس ميں مهيا کي گئي هيں ضرور هی که أس کے متعلق لوگوں کو کچهه اختلاف بهي هو کيونکه جزوي امور کسي کام کے بهت کم ايسے هوسکتے هيں جنميں رائيں مختلف نهوں ( چيرز ) همارے مخدوم مولوي صاحب نے اپني عربي اڈريس ميں اس کا کچهه اشاره بهي کيا هی مگر پچهلي تاريخوں اور گذشته زمانه کي هسٹري همارے لئيے گواه هی که کوئي شخص دنيا ميں اجتک ايسا نهيں گذرا جس کے کاموں پر لوگ اب گرويده هيں اور أس کو عمده سمجهتے هيں مگر ابتدا ميں أس سے مخالفت نه کي گئي هو هزاروں آدمي شروع ميں أس پر لعنت کرتے تهے اور يهه لعنت کچهه دنياوي امور پر محدود نه تهي بلکه مذهبي امور کے شمول ميں أن پر يهه لعنتيں کي جاتي تهيں کياکوئي شخص بهول گيا هی امام غزالي کا حال جسکو آج لوگ نهايت بزرگ اور پيشوا اور مقتدا تمام علما کا سمجهتے هيں اور أنکي کتاب احياءالعلوم و کيمياے سعادت علم دين کے خزانه کي کنجي خيال کي جاتي هی مگر أنکي حيات ميں اور کتابوں کے تحرير کے وقت أنپر لعنت هوتي تهي تکفير کے فتوے ديئے جاتے تهے قتل کا حکم هوتا تها کوئي ذلت کوئي خرابي أن کے واسطے باقي نهيں رهي تهي اور أن پر کيا هی کوئي کام بهلائي کا جسکو لوگ نيا سمجهتے هوں ايسا نهيں هوا جس کے کرنے والے پر لعنت و ملامت نهوئي هو پس اگر ميرے ساتهه بهي ويسا هي برتاؤ کيا گيا تو کون تعجب کي بات هی مگر جو شخص سچے دل اور نيک نيتي سے أس کام کو کرتا هی أسکو برا کهنے والوں سے غرض نهيں هوتي أسکو خدا سے غرض هوتي هی اور جبکه خدا سے غرض هی تو لوگوں کے برا کهنے سے أسکے دل پر کچهه اثر نهيں هوتا بلکه أن لوگوں کے ساتهه أس کي محبت بڑهتي جاتي هی اور وه زياده کوشش کرنے لگتا هی وه سمجهتا هی که ان لوگوں کے فائده پهونچانے اور سمجهانے کے لئيے زياده کوشش درکار هی — اور جوں جوں مخالفت بڑهتي جاتي هی أس کي کوشش بهلائي کيواسطے ترقي کرتي جاتي هی مجهکو بڑي خوشي هی که عربي ايڈريس پيش کرنے والے نے جو ايک نهايت مشهور مقدس عالي

خاندان کي اولاد میں هی مدرسه میں رهکر وهاں کے حالات اپني آنکهوں سے دیکهے هیں اور اُنکو وهاں کے حالات پر کوئي اور موقع ایسا نهیں ملا که اُس کي اصلاح کي طرف توجهه دلاتے اُنهوں نے طالبعلموں کے لباس کي نسبت کچهه اعتراض کیا هی اُس کي نسبت اول مجهکو یهه بیان کرنا هی که مدرسه میں جو طالب علم رهتے هیں اُن کے واسطے کسي خاص لباس کي قید نهیں هی نه کوئي حکم منتظمان مدرسه نے ایسا دیا هی جس سے طلبا کو اُس کي پابندي هو وهاں هر شخص کي خوشي پر منحصر هی جس قطع کا لباس شرفا میں مروج هو اُسکا وه استعمال کریں مدرسه کے منتظموں کے دل میں یهه بات نهیں آئي که کسي پر اس بات کا جبر کرے که وه لوگ کسي خاص لباس کے پابند هوں یهه جو کچهه مینے بیان کیا مدرسه کے قواعد کے متعلق تها مگر میں اُس حد سے اب کچهه بڑهنا چاهتا هوں اور کهتا هوں که اگر مسلمانوں کا یهه خیال هی که لباس ایک جزو مذهب کا هی اور کسي لباس سے مذهب اسلام جاتا رهتا هی یا اُس میں کچهه نقص آتا هی تو وه بالکل غلطي پر هیں جو لوگ مذهب اسلام کي سچائي پر یقین رکهتے هیں وه سمجهتے هیں که اسلام ایسي چیز نهیں هی جو ایسي بیروني باتوں سے رهے یا جاے وه لباس سے مذهب کو کچهه بهي نقصان پهونچنا خیال میں نهیں لاتے وه سمجهتے هیں که همارے مذهب کے ایک بڈهے مولوي نے اپني کتاب گلستان میں خوب کها هی -

حاجت بکلاه ترکي داشتنت نیست * درویش صفت باش وکلاه تتري دار

مگر میں آپ سے کهتا هوں که کیا اسلام ایسا هی که ایک چونهڑا چیر کر آگے لٹکا لینے سے تو باقي رهی اور اگر اُسمیں بٹن لگادیئے جائیں تو جاتا رهے میں کهونگا که ایسا یقین اسلام کي سچائي کے بالکل برخلاف هی اسلام ایک نور هی جو دل میں هوتا هی اور جس سے اُس نور رکهنے والے کے عقیدے مضبوط هوتے هیں یهه نهیں هی که مولي کهانے سے اسلام مضبوط هو اور انڈا کهانے سے وه کمزور هو جاوے اُس کو لباس اور ان معمولي دنیوي طریقوں سے کچهه غرض نهیں وه خدا کے ساتهه پکا عقیده رکهنے کي هدایت کرتا هی میں سوال کرتا هوں که جو مسلمان اسوقت یهاں موجود هیں آیا جن بزرگوں کي وه پیروي کرتے هیں رسول خدا اصحاب کرام

اهلبیت علیہ السلام کا کہا یہی لباس تھا جو اس وقت ہم پہنے بیٹھے ہیں یہہ تو کوئی بھی نہیں کہے گا کہ ہاں یہی تھا اور جب یہہ نہ تھا اور ہمنے اُس میں کئی طرح کی تبدیلیاں کی ہیں آتش پرستوں مجوسیوں ہندوؤں کے لباس سے مل ملاکر ہمارے لباس میں ایک ترکیب دی گئی ہی تو پھر کیا ایسی تبدیلی کرنے والوں کا اسلام باقی نہیں رہا یہہ ایک غلط خیال ہی جو مسلمان لباس کی نسبت کرتے ہیں اسلام نے ہمکو کچھہ نہیں بتایا کہ ہمارے لباس کی کیا قطع ہونی چاہیئے کیا تم اُن حدیثوں کو بھول گئے ہو جن میں ذکر ہی کہ عیسائیوں اور مجوسیوں نے اُس قسم کے چغے جو اُن کے ہاں کے قسیس و رہبان پہنتے تھے اور جن کو حدیثوں میں جبہ رومیہ ضیق الکمین یا واسع الکمین سے تعبیر کیا ہی آنحضرت صلعم پاس تحفہ میں بھیجے اور آپنے اُن کو پہنا ــ پس لباس کے لحاظ سے طعن کرنا نعوذباللہ اُس فعل پر نا سمجھی سے طعن کرنا ہی جو آنحضرت صلعم نے کیا ہی ــ اگر مسلمان یہہ سمجھتے ہیں کہ لباس کو اسلام میں کچھہ دخل ہی تو یہہ ایک سخت بدعت سیئہ ہی جو اعتقاد اور عمل دونوں معنوں میں صادق آتی ہی اور اُس بدعت کا دور کرنا ہر ایک مسلمان پر لازم ہی اور اس لیئے سب سے اول مقدس مولویوں ہی کو تبدیل لباس لازم ہی پس مدرسہ کے کسی طالب علم نے اگر بغیر کسی تحریک منتظمان مدرسہ کے کوئی تغیر اپنے لباس میں کیا یعنی ترکی لباس پہنا جو ایک معزز کثیر گروہ مسلمانوں میں رایج ہی تو کوئی وجہہ مولویوں کو اُس پر اعتراض کرنے کی نہیں ہی یہہ وہی تاریک خیالات ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو اس حال پر پہنچایا اور ذلت میں ڈالدیا اگر ہم ایسے ہی خیالوں کی پیروی کرنی چاہیں تو یقین کرنا چاہیئے کہ ترقی کی کوششوں سے پہلے ہی دست بردار ہونا چاہیئے ( چیرز ) ایسے خیالات کے ساتھہ جو ہمارا مقصد دنیاوی ترقی کا مع بقاے اسلام و یقین خدا و رسول کے بالکل ساقط ہو جائیگا ( چیرز ) میں اُمید کرتا ہوں کہ قوم کی بھلائی چاہنے والے ان بے اصل باتوں اور غلط خیالات کو چھوڑکر سچے اسلام اور اسچے ایمان کی روشنی میں قایم رہینگے اور توہمات کو اسلام یا ایمان کا یقین نہ سمجھینگے ــ ہمارے دوسرے شفیق ملصف صاحب نے اپنی اُردو اڈریس میں براہ مہربانی یہہ بیان کیا ہی کہ

مدرسۃالعلوم میری کوشش اور سعی سے قایم ہوا ہی مجھے افسوس ہی کہ میں اُن کے ان عنایت آمیز الفاظ کو تسلیم نہیں کرسکتا کیونکہ مدرسہ فی الحقیقت اُن لوگوں کی فیاضی سے قایم ہوا ہی جنھوں نے عمدہ مشورے دیئے اُس میں روپیہ دیا اُس کے کار و بار میں مدد کی اگر وہ سب لوگ ایسی مدد نکرتے تو ممکن نہ تھا کہ وہ مدرسہ اپنی موجودہ حالت پر تو کیا اُسی ایک چھوتی اسکیل پر بھی نہ قایم ہو سکتا پس حقیقت میں مدرسہ کا بانی اُنھیں لوگوں کو سمجھنا چاھیئے جنھوں نے اُس میں روپیہ اور محنت سے مدد دی اُن لوگوں کے ساتھہ میں خاصکر اپنے ھندو بھائیوں کا احسان نہیں بھولتا جنھوں نے قوم اور اپنے بھائیوں کو تباہ حالت میں دیکھکر اُن کی بہتری کے لیئے ہزاروں روپیہ چندہ میں دیا اُنکا شکریہ سب سے زیادہ لازم اور مقدم ہی اُنھیں نے اصل میں انسانیت اور خیرات کا کام کیا ہی اُن کے احسانات مدرسہ کی در و دیوار سے ہمیشہ ظاہر رہینگے اُن کے احسانات ایسے زیادہ ہوتے جاتے ہیں جن کو اب حد سے بڑھا ہوا کہنا چاھیئے اے مسلمانوں ایک واقعہ حال کا میں بیان کرتا ہوں جس کو سنکر اگر مسلمانوں میں کچھہ بھی غیرت باقی ہی تو یقین ہی کہ کوئی بھی اس ہال سے زندہ باہر نہ جائیگا مسلمانوں کی حالت اب یہاں تک پہونچ گئی ہی کہ اُن کے ہمسایہ اُن کے حال پر روتے ہیں پرسوں مدراس سے کچھہ کاغذات میرے پاس آئے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ اُس ملک کے ھندوؤں نے اس بات کا خیال کرکے کہ مسلمان روز بروز تباہ ہوتے جاتے ہیں ایک کمیٹی اُن کی تعلیم میں کوشش کرنے کے واسطے قایم کی ہی اُس میں سواے ایک کے کوئی مسلمان شریک نہیں ہمارے بھائی خدا ترس ھندوؤں نے ہماری بہتری کے لیئے چندہ شروع کیا ہی جس کے چندہ دینے والوں میں صرف ایک مسلمان کا نام ہی جو شاید اتفاقیہ شریک ہوگیا کل ھندو شریک ہیں اب بھی مسلمانوں کو خیال نہیں آتا کہ ھندو بھائیوں نے اُن کو سسکتا دیکھہ کر مدد کی طرف توجہہ کی اور اُن کی بہتری کے واسطے چندہ کیا اس سے زیادہ بیغیرتی مسلمانوں کے لیئے اور کیا ہوگی دیکھنا چاھیئے کون کون لوگ اُن کے حال پر رحم کرتے ہیں وہ بیچارے ھندو در بدر مسلمانوں کے لیئے بھیک مانگتے ہیں دور دور ملکوں میں چٹھیاں بھیجتے ہیں مگر

همارے ملک کے دولتمند آسودہ اور متوسط درجہ کے مسلمانوں کو اس سے بھي غیرت نہیں آتي اب اور کونسي باتیں هونگي جو اُن کي بے غیرتي کي نظر آوینگي اُردو اڈریس میں جو سب سے زیادہ سچي بات لکھي گئي هی اور جس نے میرے دل پر اثر بھي کیا هی اور اُس سے مجھے خوشي بھي هوئي هی وہ یہہ هی کہ جو مدرسہ اس وقت قایم هوا هی وہ ایک ڈھانچا هی اور اُس میں جان ڈالدینا قوم کا کام هی بیشک یہہ سچ هی کہ باوجودیکہ مدرسۃالعلوم ایسي حالت کو پہونچ گیا هی کہ اپنا نظیر هندوستان میں نہیں رکھتا مگر میں کہتا هوں کہ وہ اب تک بیجان هی جبتک وہ پورا تکمیل کو نہ پہونچ جاے اور یہہ کام کسي ایک شخص کے کرنے سے نہیں هوسکتا یہہ کل قوم کا کام هی جب تک سب اتفاق نہ کرینگے اُس میں جان پڑنا مشکل هی اُردو اڈریس میں یہہ بھي بیان کیا گیا هی کہ قوم کچھہ هوشیار هو چلي هی بیشک میںنے اس کا کچھہ نمونہ بھي دیکھا اور اخباروں میں بھي ایسے مضامین پڑھے کہ مسلمانوں کو ذلت سے نکلنا اور اپني حالت درست کرنا چاهیئے بعض بعض جگہہ لوگوں کو کوشش کرتے بھي پایا حقیقت میں اگر کچھہ تحریک هوئي هی تو اُمید هی کہ یہہ تحریک زیادہ هو جاویگي دنیا میں کسي قوم کي ترقي کے بھي دو نشان هیں ایک یہہ کہ وہ سمجھنے لگیں کہ وہ ذلت اور خرابي میں مبتلا هیں اور دوسرا نشان یہہ هی کہ اُس ذلت سے نکلنے کي کچھہ کوشش شروع کردیں اگر حقیقت میں یہہ دونوں باتیں هماري قوم میں پیدا هوگئي هیں تو نہایت خوشي کي بات هی اور خداوند تعالی سے جو بڑا رحیم هی اُمید رکھني چاهیئے کہ هماري قوم بھي ترقي کریگي ( چیرز زور سے ) *

جلسہ کے برخاست هونے کے بعد هم سب لوگ پھر نواب محمد اسحق خاں کي در دولت پر حاضر هوئے وهاں کھانا طیار تھا اور نہایت عمدگي اور خوش اسلوبي اور خوبصورتي سے میز آراستہ تھي انواع و اقسام کا کھانا اسقدر کثرت سے تھا جو فضولي میں داخل هوسکتا هی ـ تعدد انواع اس کثرت سے تھا کہ ایک ایک لقمہ کھانے پر بھي تمام کھانے چکھہ بھي نہ سکے *

میز پر علاوہ میزبان عزیز اور سید صاحب اور اُنکی پارٹي کے سید حسن علي خاں صاحب رئیس جانسٹھہ ـ سید اصغر علي خاں صاحب ـ

سید آفتاب حسین صاحب - میر نثار حسین خاں صاحب - نواب عبدالمجید خاں صاحب - منشي علي جان صاحب - منشي احمد حسین صاحب - محمد سعید خاں صاحب شریک تھے - شمال مغربي اضلاع میں نواب محمد اسحق خاں صاحب پہلے مسلمان ھیں جو ملکي سول سروس کے قاعدہ سے سویلین ھوئے ھیں - هم دیکھه کر اُنکو نہایت خوش ھوئے اور خدا سے اُنکي کامیابي کي دعا کي *

کھانے کے بعد آپس میں دوستوں کا جلسہ رھا اور ھر قسم کي بات چیت ھوتي رھي اُس میں ایک بات کا تذکرہ فائدہ سے خالي نهوگا — ایک صاحب نے سید صاحب سے کہا کہ سول سروس کے لیئے جو آپ فنڈ جمع کرتے ھیں اُس امتحان کي کامیابي میں بہت سے موانع ھیں اُنیس برس کي عمر میں کسي هندوستاني کو کامیابي نہیں ھوسکتي اس میں کوشش بے فائدہ معلوم ھوتي ھی *

سید صاحب نے کہا کہ جو کچھه مشکلات ھوں ھوں همکو اُنکا مقابلہ کرنا چاھیئے عمر گھٹا دینے کي شکایت واجبي ھی اُسکو رفع کرنے میں کوشش کرني دوسري بات ھی لیکن اگر عمر کي حد کا اضافہ نهو تو بھي مایوسي کي حالت اختیار کرني نہیں چاھیئے اب میں بطور معارضہ کے کہتا ھوں کہ عمر کي حد گھٹا دینے سے نتیجہ امتحان میں هندوستانیوں کا کیا نقصان ھی اُنیس برس کي عمر تک جس طرح هندوستانیوں کے علم کو کامل ترقي نہیں ھوتي اسیطرح یورپین کے علم کو بھي ترقي نہیں ھوتي — اکیس برس کي عمر تک جسقدر علم کي ترقي هندوستانیوں کو ھوگي اُسي نسبت سے یورپین کو بھي ترقي ھوگي اور ھر حال میں جو نسبت هندوستانیوں اور یورپین کو بلحاظ امتحان اُنیس برس کي عمر میں ھی وھي نسبت اکیس برس کي عمر میں بھي ھی — پس اُنیس برس کي عمر سے ڈرنا اور مایوس ھوجانا اور ھمت و کوشش کو چھوڑ دینا محض ناواجب ھی *

مسلمانوں کو چاھیئے کہ سول سروس کے امتحان میں پاس ھونے کے لیئے عربي زبان اختیار کریں وہ مسلمانوں کے لیئے ایسي ھی جیسے یورپین کے لیئے لیٹن یا گریک یقیناً مسلمان یورپین کے برابر رھینگے میتھیمیٹکس ایک ایسي چیز ھی کہ جب اُسکے قواعد یاد ھوجاویں اور مشق ھوجاوے

تو هندوستانی اور یورپین دونوں برابر هیں — انگلش گریمر هندوستانی به نسبت یورپین کے زیادہ یاد کرلیتے هیں انگلش میں کسیقدر وہ پیچھے رهینگے مگر نه اسقدر جس سے نا امیدی هی هو پھر کیا وجه هی که هم کوشش نکریں اور همت هار بیٹھیں *

مظفر نگر میں بھی لوگوں نے مدرسةالعلوم کے لیئے کچھه چندہ دیا جسکی مقدار ایکسو چھیانوے روپیه هوگئی *

اسی قسم کی باتوں میں دن ختم هوگیا شام قریب هوئی ریل کا وقت آیا مسافروں نے اپنا اسباب باندھا ریل پر پهونچے نواب محمد اسحاق خاں صاحب همارے ساتھه تھے ریل کے اسٹیشن پر منشی علی جان صاحب — محمد سعید خاں صاحب — سید حسین علی خاں صاحب — نواب حمیدالظفر خاں صاحب اور اور دو ایک صاحب تشریف لائے ریل نے کوچ کی سیٹی بجائی جرس نے فریاد کی که " بربندید محمل ها " هم سب نے دوستوں کو خدا حافظ کہا اور روانه هوئے *

غازی آباد کے اسٹیشن سے محمد اکرام الله خاں دهلی چلے گئے میں اور سید صاحب اور سید محمد علی اسی رات علیگڈہ پہونچے دوسرے دن میں علیگڈہ میں رها شام کو فیض آباد روانه هوا اور پنجاب کے سفر کی کهانی ختم هوئی *

تمام شد